عمران سیریز

ڈائمنڈ جوبلی نمبر

سی ورلڈ

ظہیر احمد

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 125/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

محترم قارئین۔

السلام علیکم۔

ڈائمنڈ جوبلی نمبر ڈائمنڈ مشن کا نیا ناول ''سی ورلڈ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ڈائمنڈ مشن کے تسلسل کا پانچواں حصہ ہے۔ ڈائمنڈ جوبلی نمبر جس کے بارے میں آپ کو میں پہلے ہی مطلع کر چکا ہوں کہ یہ ناول دو ہزار صفحات سے زائد پر مشتمل ہے آپ کو قسط وار تسلسل کے ساتھ مل رہا ہے چونکہ ایک طویل ناول ایک جلد میں شائع نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے اسے ہر ماہ دو حصوں میں آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ پہلے چار حصے آپ پڑھ چکے ہیں اور میرے اس طویل ترین لکھے ہوئے ناول کے چار حصے پڑھ کر آپ نے انہیں جس قدر پسند کیا ہے اور پذیرائی کے خطوط لکھے ہیں وہ مسلسل مجھے مل رہے ہیں۔ اس ناول کو ہر طبقے میں انتہائی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہانی کا تھیم اور اس کا مزاج میرے سابقہ ناولوں سے ہٹ کر نیا اور اچھوتا ہے جسے آپ نے بہت سراہا ہے اور مجھے مبارک باد سے نواز رہے ہیں۔ اس کے لئے میں آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے مشکور ہوں۔

ڈائمنڈ جوبلی نمبر کے آخری دو حصے بیک وقت شائع کئے جا رہے ہیں۔ اس ناول کے بعد آئندہ ماہ آپ کو میرا لکھا ہوا ماورائی

نمبر 'کارکا' پڑھنے کو ملے گا یہ ناول بھی اپنی مثال آپ ہے۔ اس ناول میں عمران کے ساتھی جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں عمران کے دشمن بن گئے اور پھر وہ دشمنی کی اس انتہا تک پہنچ گئے کہ انہوں نے عمران کے خلاف باقاعدہ اعلانِ جنگ کر دیا اور اسے ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے۔ جولیا، صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور فور سٹارز جیسے منجھے ہوئے ایجنٹ جب عمران کے خلاف متحد ہوئے تو عمران کا انجام ہو سکتا تھا جبکہ عمران ان کے خلاف ایک قدم بھی نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ ایک نئے انداز کا انتہائی منفرد ناول جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہ پڑھا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ 'ڈائمنڈ مشن' جیسے عظیم، طویل اور انفرادیت کا حامل جوبلی نمبر پڑھنے کے بعد 'کارکا' کو پڑھ کر آپ کا لطف دوبالا ہو جائے گا۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

بگ کنگ سی ورلڈ میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ تیز سیٹی کی آواز سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا اور دروازے پر لگا ہوا سرخ بلب دیکھنے لگا جو سیٹی بجتے ہی اسپارک کرنا شروع ہو گیا تھا۔

''کون ہے باہر''...... بگ کنگ نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ایم سی ٹو ہوں بگ کنگ''...... دروازے کے باہر سے ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

''او کے۔ اندر آ جاؤ''...... بگ کنگ نے کہا تو اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ لفٹ کے دروازے کی طرح کھلا اور دوسرے لمحے ایک لمبا چوڑا اور انتہائی مضبوط جسم والا روبوٹ اندر داخل ہوا۔ اس روبوٹ نے سفید رنگ کا خلائی لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بے حد بڑا تھا۔ اس کے سینے پر ایک بڑی سی شیلڈ لگی ہوئی تھی جس پر ایم سی ٹو لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے

ہاتھوں پر موٹے دستانے چڑھے ہوئے تھے۔ وہ انسانوں کے انداز میں چلتا ہوا آگے آیا اور بگ کنگ کی میز کے سامنے بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"یس ایم سی ٹو۔ کیسے آئے ہو"...... بگ کنگ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"آپ کو جزیرہ لوکوٹ کے بارے میں رپورٹ دینی ہے بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جزیرہ لوکوٹ پر موجود تمام مشینری جام ہو چکی ہے اور وہاں جتنے بھی روبوٹس تھے سردی کی شدید اثر کی وجہ سے منجمد ہو چکے ہیں۔ جزیرے کو منجمد کرنے والا پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت پہلے ہی جزیرے پر پہنچ چکا تھا۔ اب اطلاع کے مطابق میجر پرمود اور اس کی ٹیم بھی جزیرہ لوکوٹ پہنچ چکی ہے اور میں نے آپ کے حکم کے تحت ان دونوں گروپس کی سرکوبی کے لئے انسانی سپیشل فورس جزیرہ لوکوٹ پر بھیجی ہے جس نے ان گروپس کو ختم کرنے کے لئے اپنی پوری قوت لگا دی۔ آپ نے حکم دیا تھا کہ ان دونوں گروپس کا جب خاتمہ ہو جائے تو میں بذات خود آپ کے پاس آ کر آپ کو خوشخبری سناؤں اور بگ کنگ خوشخبری یہ ہے کہ دونوں گروپس ختم ہو چکے ہیں۔ سپیشل فورس نے ان سب کو ڈھونڈ نکالا تھا اور انہوں نے

ان سب کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں جلا کر راکھ بنا دی ہیں"...... ایم سی ٹو نے کہا تو بگ کنگ کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ سپیشل فورس نے عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کو ڈھونڈ کر ہلاک کر دیا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہوا ہے"...... بگ کنگ انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میری سپیشل گروپ کے کمانڈر گراس لوئے سے بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے جلی ہوئی لاشوں کا ڈھیر بھی دکھایا ہے جو عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی لاشیں ہیں"۔ ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"دکھایا ہے۔ کیا مطلب۔ تم نے تو مجھے بتایا تھا کہ تم اس گروپ کو مسلسل مانیٹر کر رہے ہو۔ اگر عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی سپیشل گروپ کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں تو پھر یہ تمہیں خود پتہ کیوں نہیں چلا۔ تمہیں خاص طور پر کمانڈر گراس لوئے نے ہی ان کی جلی ہوئی لاشیں کیوں دکھائی ہیں"...... بگ کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میں انہیں مسلسل مانیٹر کر رہا تھا لیکن آپ نے مجھے فوری طور پر سی ورلڈ ٹو روانہ کر دیا تھا۔ سی ورلڈ ٹو تباہی کے دہانے پر تھا جسے ٹھیک کرنے کی ذمہ داری آپ نے مجھے سونپی تھی۔ سی ورلڈ ٹو میں جا کر ظاہر ہے میں اس گروپ کی نگرانی نہیں

کر سکتا تھا''...... ایم سی ٹو نے کہا تو بگ کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''بہرحال کمانڈر گراس لوئے نے تم سے بات کی ہے اور اس نے تمہیں ان سب کی لاشیں دکھائی ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ کمانڈر گراس لوئے سی ورلڈ کا معتبر آدمی ہے۔ وہ جھوٹ نہیں بول سکتا ہے اس لئے اس نے جو کہا ہے وہ یقیناً سچ ہی ہو گا''...... بگ کنگ نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''اب تم ایک اور کام کرو''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''کمانڈر گراس لوئے سے کہو کہ وہ جزیرے سے واپس آنے سے پہلے سارے جزیرے پر گرائس لائٹ بم نصب کر دے۔ ان سب بموں کو ڈی چارجر سے لنک کر دے اور پھر وہ جیسے ہی اپنے گروپ کو لے کر جزیرے سے دور جائے تو ان بموں کو بلاسٹ کر دے۔ گرائس لائٹ بموں سے جزیرہ تنکوں کی طرح بکھر جائے گا اور مکمل طور پر سمندر برد ہو جائے گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں یا میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں میں سے کوئی اگر بچ بھی گیا ہو گا تو وہ اس جزیرے کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ یہ جزیرہ ویسے بھی ہمارے لئے وبال جان بنا ہوا ہے۔ اس لئے اس جزیرے کا اب ختم ہو جانا ہی بہتر ہے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''اوکے بگ کنگ۔ میں ابھی کمانڈر گراس لوئے کا احکامات جاری کر دیتا ہوں''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

''یہ بتاؤ کہ ایس کنگ نے یہ گروپ کہاں سے بھیجا تھا''۔ بگ کنگ نے پوچھا۔

''یہ گروپ سی ورلڈ ٹو سے آیا تھا بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کام ختم ہوتے ہی یہ گروپ واپس سی ورلڈ ٹو میں ہی جائے گا اور سنو۔ اگر سی ورلڈ ٹو کی سارے فالٹ درست ہو گئے ہیں تو اسے مکمل طور پر ایکٹیو کر دو۔ وہاں پہلے کی طرح تمام کام ٹھیک طریقے سے ہونے چاہئیں۔ میں آج ہی ایس، ڈی اور ای کنگز کو مستقل طور پر سی ورلڈ ٹو منتقل ہونے کا کہہ دیتا ہوں۔ وہ اب وہیں رہیں گے۔ اب وہ وقت قریب آ گیا ہے کہ ہم پوری دنیا میں ایک ساتھ روبوٹس بھیج سکیں اور ہر ملک پر قبضہ کر سکیں''۔ بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

''جاؤ اور جیسا کہا ہے اس پر فوراً عمل کرو''...... بگ کنگ نے اسی انداز میں کہا۔

''اوکے۔ بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے کہا اور پھر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اسی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے وہ اندر آیا تھا اور بگ کنگ اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ اس

نے تینوں کنگز جن میں ای کنگ، ڈی کنگ اور ایس کنگ شامل
تھے کے ساتھ ساتھ ان تمام افراد سے رابطے کئے جو پہلے سی ورلڈ ٹو
میں موجود تھے اور وہاں خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے سی ورلڈ ون
میں شفٹ ہو چکے تھے۔ بگ کنگ نے ان سب کو فوری طور پر سی
ورلڈ ون سے سی ورلڈ ٹو میں واپس جانے کے احکامات دینا شروع
کر دیئے اور پھر تقریباً چار گھنٹوں کے بعد دیوار پر لگی ہوئی اسکرین
روشن ہوئی اور اس پر ایم سی ٹو کا چہرہ دکھائی دیا۔

"بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بگ
کنگ سے مخاطب ہو کر کہا اور بگ کنگ جو ایک فائل دیکھنے میں
معروف تھا اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔ اس نے سر اٹھایا اور
اسکرین کی طرف دیکھنے لگا۔

"یس ایم سی ٹو۔ بولو"...... بگ کنگ نے کہا۔

"آپ کے احکامات پر عمل کر دیا گیا ہے بگ کنگ۔ میں نے
سپیشل فورس کے کمانڈر گراس لوئے کو جزیرہ مکمل طور پر تباہ کرنے
کے احکامات دے دیئے تھے۔ اس کی طرف سے ابھی رپورٹ ملی
ہے کہ اس نے جزیرہ لوکوٹ میں گرائس لائٹ بم نصب کر دیئے
تھے اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے نکل گیا اور دور
جاتے ہی اس نے ڈی چارجر کے ذریعے بموں کو بلاسٹ کر دیا ہے
جس کے نتیجے میں جزیرہ لوکوٹ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اب
سمندر کے اس حصے میں جزیرہ لوکوٹ کا نام و نشان بھی موجود نہیں

ہے"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"گڈ۔ یہ اچھا ہو گیا۔ وہاں عمران، میجر پرمود اور ان کے
ساتھیوں میں سے اگر کوئی زندہ بھی ہوا تو جزیرے کی تباہی کے
ساتھ اس کے چیتھڑے اڑ گئے ہوں گے"...... بگ کنگ نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"سپیشل فورس جزیرے کو تباہ کرنے کے بعد کہاں گئی ہے"۔
بگ کنگ نے پوچھا۔

"آپ کی ہدایات کے تحت انہیں سی ورلڈ ٹو میں بھیج دیا گیا ہے
بگ کنگ۔ وہ سب وہاں پر موجود ہیں البتہ پندرہ افراد کو آپ کے
حکم پر سی ورلڈ ون بھیجا گیا ہے اور وہ کچھ دیر بعد وہاں پہنچ جائیں
گے"...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ سی ورلڈ ٹو کا چیف سیکورٹی انچارج کون
ہے"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"سی ورلڈ ٹو میں تینوں کنگز اور وہ تمام افراد واپس پہنچ چکے ہیں
بگ کنگ جو سی ورلڈ ون میں آئے ہوئے تھے۔ چونکہ سی ورلڈ ٹو
نے نئے سرے سے کام کرنا شروع کیا ہے اس لئے سی ورلڈ ٹو کے
سیکورٹی انچارج کے فرائض ابھی ای کنگ خود سر انجام دے رہا
ہے۔ خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے چونکہ سی ورلڈ ٹو مکمل طور پر خالی
کر لیا گیا تھا اس لئے ابھی وہاں تھری کنگز اور مخصوص ورکرز کو ہی

واپس بھیجا گیا ہے۔ ای کنگ کی ہدایات کے مطابق ان تمام افراد کو واپس سی ورلڈ ٹو میں بلایا جا رہا ہے جو پہلے وہاں موجود تھے۔ اگلے دو گھنٹوں تک سی ورلڈ ٹو کے تمام افراد اور روبوٹس واپس وہاں پہنچ جائیں گے''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

''او کے۔ یہ بتاؤ کہ کیا سی ورلڈ ٹو کا سیکورٹی سسٹم مکمل طور پر ایکٹو ہو گیا ہے یا نہیں اور کیا سی ورلڈ ٹو میں جانے والے افراد اور روبوٹس کی مکمل شناخت اور جانچ پڑتال ہوتی ہے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''سی ورلڈ ٹو کا مین سیٹ اپ ای کنگ کے پاس ہے بگ کنگ۔ آپ کے اس سوال کا جواب ای کنگ ہی دے سکتا ہے''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا سی ورلڈ ٹو کے سیٹ اپ کا تمام انتظام ای کنگ کے پاس ہے''...... بگ کنگ نے چونک کر کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

''اوہ نہیں۔ تم نے سی ورلڈ ٹو کا مکمل سیٹ اپ اس کے ہاتھوں میں کیوں دے دیا ہے نانسنس''...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ نے حکم تھا بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

''میں نے تم سے کہا تھا کہ سی ورلڈ ٹو کا وقتی انچارج ای کنگ ہو گا وہ بھی اس وقت تک جب تک ان کنگز کو ان کے سپیشل سیکشنز

میں واپس نہیں بھیج دیا جاتا۔ وہ تینوں سی ورلڈ ٹو میں رہ سکتے ہیں۔ سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن سی ورلڈ ٹو کا سیٹ اپ اور اس کے تمام حفاظتی انتظامات تمہارے پاس ہونے چاہئیں۔ وہاں ایسا کوئی سیٹ اپ نہیں ہونا چاہئے جسے ای کنگ، ڈی کنگ یا پھر ایس کنگ تبدیل کر سکے یا اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکے۔ سی ورلڈ ٹو، سی ورلڈ ون کا حصہ ہے جسے دنیا کو ڈاج دینے کے لئے بنایا گیا تھا لیکن میں نے روبوٹس کی مدد سے اسے بھی مکمل طور پر سی ورلڈ ون کی شکل دے دی ہے۔ اب سی ورلڈ ٹو بھی ہمارے لئے اتنا ہی قیمتی ہے جتنا کہ سی ورلڈ ون''...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

''تو جاؤ۔ ابھی جا کر سی ورلڈ کا تمام انتظام خود سنبھال لو۔ اس کا انتظامی انچارج ای کنگ کو رہنے دو لیکن سی ورلڈ ٹو کی حفاظت کے تمام انتظامات اور وہاں ہونے والے ہر ورک کا انتظام اور مشینوں کا کنٹرول تمہارے پاس ہونا چاہئے۔ ایسا سیٹ اپ بناؤ جس طرح سے یہاں ایم سی ون نے بنا رکھا ہے۔ وہ سی ورلڈ ون کی حفاظت کے ساتھ ساتھ تمام آپریشنل مشینوں کو کنٹرول کرتا ہے اور میری ہدایات کے مطابق یہاں ہر کام ہوتا ہے۔ سی ورلڈ ٹو کا سیٹ اپ بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کہ وہاں ہر کام میری مرضی کے مطابق ہو سمجھ گئے تم''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو جاؤ۔ ابھی جاؤ اور جا کر سب سے پہلے سی ورلڈ ٹو کے سیٹ اپ کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لو اور پھر اس کے بارے میں مجھے رپورٹ دو۔ وہاں پہنچ کر تم نے ایک اور کام بھی کرنا ہے اور وہ یہ کہ جزیرہ لوکوٹ میں عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی سرکوبی کے لئے جتنے افراد بھیجے گئے تھے ان سب کی تم نے مکمل اسکیننگ کرنی ہے اور یہ چیک کرنا ہے کہ وہ سب سی ورلڈ کے افراد ہیں یا نہیں''...... بگ کنگ نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا آپ کو شک ہے بگ کنگ کہ ان میں ہمارے افراد کے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے''...... ایم سی ٹو نے پوچھا۔

''ہاں۔ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی ہلاکت پر میں آنکھیں اور کان بند کر کے یقین نہیں کر سکتا ہوں۔ ان شیطانوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ وہ ہمارے آدمیوں کی جگہ ان کے لباسوں اور حلیوں میں سی ورلڈ ٹو پہنچ جائیں کیونکہ تم نے ان کی باقاعدہ مانیٹرنگ نہیں کی ہے اس لئے تمہیں معلوم نہیں ہے کہ جو افراد وہاں گئے تھے وہی واپس سی ورلڈ ٹو پہنچے ہیں۔ لہذا انہیں تم نے خود جا کر چیک کرنا ہے کہ جو افراد واپس آئے ہیں وہ سب ہمارے آدمی ہی ہیں نا''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

''اب تم جاؤ اور جا کر جلد سے جلد ساری چیکنگ کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو''...... بگ کنگ نے کہا۔

''اوکے بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا اور اسکرین یکلخت تاریک ہو گئی۔

''ہونہہ۔ نجانے کیوں میرا دل یہ ماننے کو تیار نہیں ہو رہا ہے کہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں جلا کر راکھ بنا دی گئی ہیں''...... اسکرین آف ہونے کے بعد بگ کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے سامنے دیوار کی طرف دیکھا۔

''ای کنگ''...... بگ کنگ نے کہا تو اسی لمحے اسکرین پر بجلیاں سی تڑپیں اور چند لمحوں بعد اسکرین پر ایک انسانی چہرہ ابھر آیا۔ یہ ای کنگ تھا۔

''یس بگ کنگ''...... ای کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جزیرہ لوکوٹ پر دشمنوں کی سرچنگ اور سرکوبی کے لئے ایس کنگ نے جو سپیشل فورس بھیجی تھی اس میں کتنے افراد شامل تھے''۔ بگ کنگ نے پوچھا۔

''ان کی تعداد دو سو تھی بگ کنگ اور ان کا انچارج گراس لوئے کو بنایا گیا تھا''...... ای کنگ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ آپریشن ختم ہونے کے بعد واپس سی ورلڈ ٹو میں پہنچ گئے ہیں''...... بگ کنگ نے پوچھا۔

''یس بگ کنگ۔ وہ ابھی کچھ دیر پہلے واپس آئے ہیں''۔ ای

کنگ نے جواب دیا۔

"کتنی تعداد میں واپس آئے ہیں وہ"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"وہ سب کے سب واپس آئے ہیں بگ کنگ۔ ان میں سے کوئی ایک بھی مسنگ نہیں ہے"...... ای کنگ نے جواب دیا۔

"کیا تم نے ان کی اسکیننگ کمپیوٹر سے کرائی ہے۔ کیا وہ سب وہی ہیں جنہیں یہاں سے بھیجا گیا تھا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میں نے ابھی کچھ دیر پہلے یہاں آ کر سی ورلڈ ٹو کا چارج سنبھالا ہے۔ میں سی ورلڈ ٹو کی کمپیوٹرائزڈ مشینوں کا جائزہ لے رہا ہوں اور ان کے سیٹ اپ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اس لئے میں نے گراس لوئے کی سپیشل فورس کی اسکیننگ کا کام سی ورلڈ ٹو کے سُپر کمپیوٹر کے سپرد کر دیا تھا۔ سپر کمپیوٹر نے ان کی مکمل اسکیننگ کی ہے اور اوکے کی رپورٹ دی ہے۔ یہ سب وہی افراد ہیں جو گراس لوئے کے ساتھ گئے تھے"...... ای کنگ نے جواب دیا۔

"سپر کمپیوٹر نے ان کی کیسے اسکیننگ کی ہے۔ ان خصوصی لباسوں کے ساتھ جو وہ پہن کر گئے تھے یا خصوصی لباس اتروا کر"۔ بگ کنگ نے پوچھا۔

"یہ میں نے سپر کمپیوٹر سے نہیں پوچھا بگ کنگ۔ آپ مجھے تھوڑا وقت دیں۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو مکمل رپورٹ دیتا

ہوں"...... ای کنگ نے کہا۔

"نہیں۔ رہنے دو۔ میں نے ایم سی ٹو کو سی ورلڈ ٹو میں بھیج دیا ہے۔ وہ خود آ کر ان کی اسکیننگ کر لے گا۔ تم اس کے آنے تک گراس لوئے سمیت تمام افراد کو بلیک روم میں پہنچنے کا حکم دو۔ انہیں اس وقت تک بلیک روم سے باہر نہیں نکلنا چاہئے جب تک ایم سی ٹو خود آ کر ان کی اسکیننگ نہیں کر لیتا"...... بگ کنگ نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے بگ کنگ"...... ای کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ کیا ان سب نے واپس آ کر سارا اسلحہ سٹور کیا ہے یا نہیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ سی ورلڈ کے انٹری ڈور سے وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے تھے۔ فرسٹ سٹیپ پر موجود روبوٹس نے ان سے سارا اسلحہ لے لیا تھا اور ان روبوٹس نے اسلحہ خود لے جا کر سٹور کرایا تھا"...... ای کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ بلیک روم میں جاتے ہوئے انہوں نے اگر خصوصی لباس پہنے ہوئے ہوں تو ان سے کہنا کہ وہ اپنے لباس اتار کر بلیک روم میں جائیں۔ کسی کو خصوصی لباس میں بلیک روم میں نہ جانے دینا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اوکے بگ کنگ"...... ای کنگ نے کہا۔

"اس کے علاوہ تم نے ایک اور کام کرنا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ حکم"...... ای کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بگ کنگ اسے سی ورلڈ ٹو کے تمام انتظامات واپس ایم سی ٹو کے سپرد کرنے کے احکامات دینے لگا۔

"یس بگ کنگ۔ میں سی ورلڈ ٹو کا عبوری انتظام اپنے پاس رکھ کر انتظامی سیٹ اپ ایم سی ٹو کو دے دوں گا"...... ای کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے جب ہم پوری دنیا میں ایک ساتھ روبوٹس کی فورس بھیجیں گے جو پہلے بھیجے جانے والے روبوٹس سے کہیں زیادہ طاقتور اور ناقابل شکست ہوں گے۔ اس بار پوری دنیا ان روبوٹس کی طاقت سے ہماری مٹھی میں آجائے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اب ہمیں دنیا پر قبضہ کرنے سے نہیں روک سکے گی۔ اب ساری دنیا کو صرف اور صرف ہمارے اشاروں پر چلنا پڑے گا۔ پوری دنیا کا میں بگ کنگ بنوں گا اور پھر پوری دنیا پر صرف اور صرف میری حکمرانی ہو گی۔ صرف بگ کنگ کی حکمرانی"...... بگ کنگ نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ۔ آپ کی اس کامیابی کے لئے ہم ہر قدم پر آپ کا ساتھ دیں گے"...... ای کنگ نے کہا۔

"تم سب بھی دنیا میں اپنے سیکشن کے انچارج اور کنگز ہو گے

اور تم تینوں بھی ورلڈ کنگز کہلاؤ گے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ وہ ہمارے لئے انتہائی خوش قسمت لمحہ ہو گا جب آپ دنیا کے بگ کنگ اور ہم اپنے سیکشنز کے کنگز بن جائیں گے اور پھر دنیا پر حکمرانی کریں گے"...... ای کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سمجھ لو ای کنگ کہ وہ وقت آ گیا ہے۔ میں جلد ہی تم تینوں کو تمہارے سیکشنز میں واپس بھیج دوں گا اور پھر تم پہلے تین کنگز کی طرح کام کرو گے جیسے وہ تینوں کرتے آئے تھے۔ تم ای کنگ کے طور پر ارتھ کنٹرول کرو گے۔ ڈی کنگ پھر سے ڈیزرٹس کو سنبھال لے گا اور ایس کنگ اسکائی کنٹرول سنبھال لے گا۔ میں سی کنگ کے طور پر سی ورلڈ کو سنبھالوں گا اور پھر ہم اپنے اپنے حصے کا کام کرتے ہوئے اس پوری دنیا کے حاکم ہوں گے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ای کنگ نے رٹے رٹائے طوطے کی طرح مسلسل یس بگ کنگ بولتے ہوئے کہا۔ بگ کنگ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے اسکرین آف کر دی اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

گراس لوئے اور اس کے ساتھی پورے جزیرے کا راؤنڈ لگا رہے تھے۔ گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں نے سروں پر جو گلوبس چڑھائے ہوئے تھے ان گلوبز میں مائیک اور اسپیکر بھی لگے ہوئے تھے جن سے وہ سب ایک دوسرے سے بات چیت کر سکتے تھے اور فری فریکوئنسی کے ساتھ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مسلسل رابطے میں بھی رہ سکتے تھے۔

گراس لوئے نے اپنے ساتھیوں کو جزیرے کے چاروں طرف پھیلا دیا تھا تاکہ وہ پھیل کر جزیرے کے چاروں اطراف میں ایک دائرہ بنائیں اور پھر آگے بڑھتے ہوئے اس دائرے کو مسلسل سکیڑتے چلے جائیں۔ جیسے جیسے ان کا دائرہ سکڑتا جائے گا عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کے لئے جزیرہ مسلسل تنگ ہوتا چلا جائے گا اور پھر وہ سب ان کے گھیرے میں آ جاتے۔ گراس لوئے نے اپنے تمام ساتھیوں کو ہدایات دے دی تھیں کہ وہ جزیرے کے

کسی بھی حصے پر نظر آنے والے کسی بھی ذی روح کو زندہ نہ چھوڑیں۔ اگر انہیں جزیرے پر ایک چوہا بھی دکھائی دے تو وہ اسے بھی فوراً ہلاک کر دیں۔ ان ہدایات کا یہی مقصد تھا کہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی بھی ان کے سامنے آ جائے تو وہ اسے کوئی موقع دیئے بغیر ہلاک کر دیں۔

گراس لوئے نے پہلے تو سب کو فری فریکوئنسی کے ساتھ آپس میں رابطے میں رکھا تھا لیکن پھر اچانک اس کے اور اس کے ساتھیوں کے ٹرانسمیٹروں میں کوئی خلل آ گیا۔ یہ شاید جزیرے پر پھیلی ہوئی ان گیسز کا اثر تھا کہ وہ ایک دوسرے سے بات ہی نہ کر پا رہے تھے۔ اسپیکرز میں جھینگر بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اس لئے گراس لوئے نے ٹرانسمیٹر آف کرا دیئے تھے۔ اسے اطمینان تھا کہ ان کے پاس جدید اور مہلک اسلحہ ہے۔ دشمن ان کے سامنے آئے تو وہ انہیں آسانی سے زیر کر لیں گے اس لئے وہ ٹولیوں کی شکل میں تیزی سے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ کہ اچانک انہیں ایک طرف سے تیز چیخ کی آواز سنائی دی۔ چیخ کی آواز سن کر گراس لوئے اور اس کے ساتھی رک گئے۔ چونکہ ان کے ٹرانسمیٹر آف تھے اس لئے اپنے ساتھیوں سے بات کرنے کے لئے اس نے سر سے گلوب اتار کر بغل میں دبا رکھا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اپنے سروں سے گلوبز اتارے ہوئے تھے۔

"یہ کیسی چیخ ہے"...... گراس لوئے نے چونک کر کہا۔

"انسانی چیخ ہے۔ جیسے کسی کا گلا کاٹا جا رہا ہو اور وہ آخری مرتبہ چیخا ہو"...... اس کے ایک ساتھی نے کہا۔

"آواز ان پہاڑیوں کی طرف سے آئی تھی"...... اس کے دوسرے ساتھی نے کہا۔

"آؤ۔ دیکھتے ہیں"...... گراس لوئے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف سے چیخ کی آواز سنائی دی تھی۔ سامنے موجود پہاڑیاں ایسی تھیں جیسے ان کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں بھی پہاڑیاں ہوں۔ آواز ان پہاڑیوں کے درمیان سے ہی آئی تھی جو لہراتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ ایک اونچی پہاڑی کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔

"اس پہاڑی کے پیچھے سے آواز آئی تھی"...... گراس لوئے کے ایک ساتھی نے کہا۔

"پہاڑی کے عقب میں جانے کا کوئی راستہ ہے"...... گراس لوئے نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بظاہر تو نہیں دکھائی دے رہا"...... اس آدمی نے کہا۔

"تو پھر پہاڑی پر چڑھو۔ ایسا کرو چار آدمی اوپر جاؤ اور دیکھو دوسری طرف کیا ہے"...... گراس لوئے نے کہا تو چار آدمی آگے بڑھے اور تیزی سے پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ چوٹی پر پہنچ گئے اور پھر وہ آگے بڑھ کر دوسری طرف دیکھنے لگے اور دوسری طرف دیکھتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑے۔

"باس۔ اوپر آ جائیں"...... ان میں سے ایک نے نیچے دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"کیوں کیا ہوا۔ کون ہے اس طرف"۔ گراس لوئے نے پوچھا۔

"یہاں لاشیں پڑی ہوئی ہیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"لاشیں۔ کس کی لاشیں"...... گراس لوئے نے حیرت سے کہا۔

"پندرہ بیس لاشیں ہیں باس۔ آپ خود آ کر دیکھ لیں"...... اس آدمی نے کہا تو گراس لوئے نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب پہاڑی پر چڑھنا شروع ہو گئے۔ پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر گراس لوئے نے دوسری طرف دیکھا تو اسے واقعی وہاں پندرہ بیس لاشیں مختلف مقامات پر پڑی ہوئی دکھائی دیں۔

"یہ تو واقعی لاشیں ہیں۔ آؤ۔ نیچے چل کر دیکھتے ہیں"۔ گراس لوئے نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑی کی دوسری طرف اترنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ پہاڑی کی دوسری طرف تھے۔

"ان لاشوں کی حالت دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ان کی آپس میں زبردست فائٹ ہوئی ہو۔ ہاتھ پاؤں کے ساتھ ساتھ ان کی گردنیں بھی ٹوٹی ہوئی ہیں"...... گراس لوئے نے کہا۔

"یس باس۔ اور یہ سب لوگ ایشیائی لگ رہے ہیں"...... ایک آدمی نے کہا۔

"ایشیائی"...... گراس لوئے نے چونک کر کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے کہا۔

"جیمز"...... گراس لوئے نے اپنے ایک ساتھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے آگے بڑھ کر کہا۔

"ویژنل چیکنگ مشین سے ان کی تصویریں اتارو اور مشین کے ڈیٹا سے ان کی میچنگ کرو۔ ہوسکتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہوں جن کی تلاش میں ہم یہاں آئے ہیں"...... گراس لوئے نے کہا۔

"یس باس"...... جیمز نے کہا۔ اس نے اپنی سائیڈ پاکٹ میں سے ایک عجیب ساخت کی مشین نکالی۔ اس مشین پر ایک چھوٹی سی اسکرین لگی ہوئی تھی جبکہ دوسری سائیڈ پر ایک کیمرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے مشین پر لگے کیمرے سے وہاں پڑی ہوئی لاشوں کی تصویریں اتارنی شروع کر دیں۔

"کتنی لاشیں ہیں"...... گراس لوئے نے پوچھا۔

"اکیس ہیں باس"...... ایک آدمی نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اتنی ہی تعداد عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی تھی لیکن یہ یہاں لاشوں کی شکل میں کیوں پڑے ہیں۔ کیا یہ سب آپس میں لڑ پڑے تھے"...... گراس لوئے نے کہا۔

"یس باس۔ جس طرح ان کی لاشیں بکھری ہوئی ہیں اس سے تو یہی لگ رہا ہے جیسے ان میں زبردست فائٹ ہوئی ہو اور یہ ایک

دوسرے کے ہاتھوں مارے گئے ہوں اور دو لاشیں تو ایسی ہیں جن کی شکلیں ہی بگڑی ہوئی ہیں جیسے ان میں خوفناک فائٹ ہوئی ہو اور ان دونوں نے ایک دوسرے پر شدت سے حملے کئے ہوں"۔ ایک آدمی نے جواب دیا۔

"کہاں ہیں ان کی لاشیں"...... گراس لوئے نے پوچھا۔

"وہ سامنے چٹان کے پاس پڑی ہیں۔ ان دونوں کے سر کھلے ہوئے ہیں۔ ان کے قریب دو بھاری پتھر بھی پڑے ہوئے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے انہوں نے لڑتے لڑتے ایک دوسرے کے سروں پر پتھر مار دیئے ہوں اور ان پتھروں کی وجہ سے ہی ان کی جان نکلی ہو"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ یہ دونوں گروپس آخر آپس میں کیوں لڑ پڑے تھے۔ یہ دونوں تو یہاں ہمارے خلاف کارروائی کرنے آئے تھے اور خود ہی آپس میں لڑ مر کر ختم ہو گئے"...... گراس لوئے نے کہا۔ اس کے لہجے میں انتہائی حیرت کا عنصر تھا۔

"باس"...... جیمز نے گراس لوئے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا۔ ان کے فیس میچ ہوئے"...... گراس لوئے نے پوچھا۔

"یس باس۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے ہمیں یہاں بھیجا گیا ہے۔ سب کی تصویریں مشین کے ڈیٹا سے میچ ہو گئی ہیں۔ یہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہی ہیں اور سب کے سب ہلاک ہو

چکے ہیں“...... جیمز نے کہا۔

”ہونہہ۔ چلو اچھا ہوا کہ یہ سب آپس میں ہی لڑ کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ ہمیں ان کی تلاش میں زیادہ بھاگ دوڑ نہیں کرنی پڑی ورنہ جزیرے پر نجانے انہیں کہاں کہاں تلاش کرنا پڑتا“...... گراس لوئے نے کہا۔

”یس باس“...... جیمز نے کہا۔

”رابرٹ“...... گراس لوئے نے اپنے ایک اور ساتھی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... اس آدمی نے آگے بڑھ کر کہا۔

”ایسا کرو تم ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان کی لاشیں ایک جگہ اکٹھی کرو اور پھر ان سب کی لاشیں جلا کر راکھ بنا دو۔ بگ کنگ چاہتا ہے کہ ان کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے اور یہ کام ان کی لاشیں جلا کر ہی کیا جا سکتا ہے“...... گراس لوئے نے کہا۔

”یس باس“...... رابرٹ نے کہا۔

”جیمز تم چیک کرو کہ ٹرانسمیٹر ایکٹیو ہوئے ہیں یا نہیں۔ ہم جس مشن پر آئے تھے وہ پورا ہو چکا ہے اس لئے اب سب ساتھیوں کو لے کر ہمیں واپس روانہ ہونا ہے“...... گراس لوئے نے کہا۔

”اوکے باس۔ میں چیک کرتا ہوں“...... جیمز نے کہا اور اس نے اپنا گلوب سیدھا کیا اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر سائیڈ پر لگے ہوئے بٹن پریس کرنے لگا۔ اس کے ساتھی لاشیں جمع کر رہے

تھے۔ سب لاشیں ایک جگہ اکٹھی ہو گئیں تو ایک آدمی نے پاکٹ سے ایک فاسفورس بم نکالا اور اس کے چند بٹن پریس کر کے لاشوں پر پھینک دیا۔ فاسفورس بم سے آگ کے شعلے پیدا ہوتے تھے جو دیر تک سلگتے تھے اور ہر چیز کو جلا کر بھسم کر دیتے تھے۔ بم پھٹا اور اس سے آگ کا الاؤ سا نکلا اور ایک دوسرے پر رکھی ہوئی لاشیں خشک لکڑیوں کی طرح جلنا شروع ہو گئیں۔ ہر طرف انسانی گوشت جلنے کی سرانڈ پھیلنے لگی تو ان سب نے سروں پر گلوبز چڑھا لئے۔

”ٹرانسمیٹر ٹھیک ہو گئے ہیں باس۔ اب یہ کام کر رہے ہیں“...... جیمز نے کہا۔

”اوکے۔ سب کو کال کرو اور کہو کہ وہ سب اپنی لانچوں میں سوار ہو جائیں۔ ہمیں واپس جانا ہے“...... گراس لوئے نے کہا۔

”یس باس“...... جیمز نے کہا۔ اسی لمحے گراس لوئے کے ٹرانسمیٹر کی فری فریکوئنسی بند ہو گئی اور سی ورلڈ کے سپیشل ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی آٹو ایڈجسٹ ہوئی اور ساتھ ہی اسے سی ورلڈ کے ٹرانسمیٹر سے مشینی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایم سی ٹو کی تھی۔ وہ گراس لوئے سے یہاں کے حالات معلوم کرنا چاہتا تھا۔ گراس لوئے نے ایم سی ٹو کو عمران، میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا بتایا تو ایم سی ٹو نے اسے ان کی لاشوں کی تصویریں سی ورلڈ بھیجنے کی ہدایات دیں اور ساتھ ہی اس نے گراس لوئے کو حکم دیا کہ وہ جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کر دے۔ ایم سی ٹو سے ہدایات

لینے کے بعد گراس لوئے نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر فری فریکوئنسی بحال کر لی۔

''سب سنو۔ بگ کنگ کی ہدایات ہیں کہ ہم اس جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کر دیں۔ تمہارے پاس جتنے بھی میگا بم ہیں سب واپس جاتے ہوئے جزیرے پر پھیلا دو۔ بموں کے ٹائمر پر دو گھنٹوں کا وقت ایڈجسٹ کر دینا تاکہ اس دوران ہم سب یہاں سے نکل سکیں۔ نائن ون زیرو تمہیں ہدایات دی جاتی ہیں کہ جب سب لوگ اپنی اپنی لانچوں میں سوار ہو جائیں تو تم لانچ میں موجود ون مین گلوب آبدوز لے کر جزیرے کے نیچے جاؤ گے اور جزیرے کے نیچے بھی میگا بم لگا دو گے۔ جزیرے پر موجود بم جیسے ہی بلاسٹ ہوں گے جزیرہ نیچے بیٹھ جائے گا اور جزیرہ کے نیچے موجود بموں کے بلاسٹ ہونے پر اس کے پرخچے اُڑ جائیں گے اس طرح سارے کا سارا جزیرہ مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا''...... گراس لوئے نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... مختلف آوازیں سنائی دیں اور پھر ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی۔ وہ سب واپس جاتے ہوئے راستے میں جگہ جگہ ٹائمر بم پھینک رہے تھے۔ انہیں اپنی لانچوں سے اس جگہ پہنچنے میں ڈیڑھ گھنٹہ لگا تھا۔ واپس جاتے ہوئے بھی انہیں اتنا ہی وقت لگنا تھا اس لئے گراس لوئے نے بموں پر دو گھنٹوں کا وقت لگوایا تھا تاکہ وہ اپنے سارے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے نکل جائے۔ تقریباً

ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ اپنی لانچ میں موجود تھا اور پھر سب لانچیں جزیرے کے مختلف اطراف سے ہوتی ہوئیں وہاں سے نکلی جا رہی تھیں۔ گراس لوئے لانچ کے پچھلے حصے کی طرف آ گیا۔ اس کے گلے میں دوربین تھی۔ وہ دوربین آنکھوں سے لگائے جزیرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ آدھا گھنٹہ گزرتے ہی جزیرے پر جیسے یکلخت آتش فشاں پھوٹ پڑے۔ زور دار دھماکوں کے ساتھ ساتھ ہر طرف آگ کے شعلے اور سیاہ دھواں اٹھتا دکھائی دیا۔ پانی میں شدید لہریں پیدا ہو رہی تھیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے جزیرہ یکلخت سمندر برد ہوتا دکھائی دیا۔ میگا بموں نے اس جزیرے پر جیسے قیامت سی ڈھا دی تھی۔ جزیرہ تنکوں کی طرح اُڑتا دکھائی دے رہا تھا۔ ابھی جزیرے کا آدھا حصہ ہی سمندر برد ہوا ہو گا کہ یکلخت سمندر میں جیسے بہت بڑا آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ پانی کی لہریں بلند ہوئیں اور سمندر میں جیسے خوفناک طوفان سا آ گیا۔ جزیرے کے اس حصے کے نیچے موجود میگا بم پھٹ گئے تھے اور ان بموں کے پھٹتے ہی وہاں طوفان اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

سمندری لہریں اتنی بلند ہو گئیں تھیں جیسے آسمان کو چھو رہی ہوں۔ جس تیزی سے سمندری لہریں بلند ہوئی تھیں اسی تیزی سے نیچے آئیں اور پھر اچانک بڑی بڑی لہریں ایک دائرے کی شکل میں تیزی سے پھیلنے لگیں۔

''اوہ۔ یہ لہریں تو بے حد خطرناک اور تیز ہیں۔ اگر یہ ہم تک

پہنچ گئیں تو ہم میں سے کوئی زندہ نہ بچ سکے گا"...... گراس لوئے نے پریشانی کے عالم میں کہا اور پھر وہ چیخ چیخ کر لانچوں کو تیز کرنے اور لہروں سے دور لے جانے کی ہدایات دینے لگا۔ لانچوں کی رفتار بڑھا دی گئی لیکن اس کے باوجود لہریں تیزی سے ان کی جانب بڑھی آ رہی تھیں لیکن جیسے جیسے لہریں ان کی طرف بڑھ رہی تھیں ان کی شدت میں کمی آتی جا رہی تھی اور ان کی بلندی اور رفتار کم ہوتی جا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں کی جان میں جان آ گئی کہ جس رفتار سے ان کی لانچیں دوڑ رہی تھیں سمندری لہریں ان تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں پھیلتی ہوئی سمندری لہروں نے جیسے دم توڑ دیا۔ گراس لوئے نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور اس طرف دیکھنے لگا جس طرف لوکوٹ جزیرہ موجود تھا اور پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ وہاں اب جزیرہ نام کی کوئی چیز دکھائی نہ دے رہی تھی۔ جزیرے کے اوپر اور نیچے نصب بموں نے جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا اور سارے کا سارا جزیرہ سمندر برد ہو گیا تھا۔

"ختم ہو گیا جزیرہ"...... گراس لوئے نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دوربین آنکھوں سے ہٹا کر آہستہ آہستہ مڑا اور ریلنگ سے ہٹ کر لانچ کے سنٹر میں موجود سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ سیڑھیاں نیچے بنے ہوئے کیبنوں کی طرف جاتی تھیں جہاں جا کر اب وہ آرام کرنا چاہتا تھا۔

پہاڑی سے آنے والے افراد جس تیزی سے نیچے آئے تھے اسی تیزی سے انہوں نے ان پر حملہ کر دیا تھا۔ جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور باقی افراد سنبھلتے سنبھلتے بھی ان کی زد میں آ گئے۔ آنے والے افراد نے پہاڑی پر سے ہی جیسے ان پر چھلانگیں لگا دی تھیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سب سنبھلتے ان افراد نے ان پر تابڑ توڑ حملے کرنا شروع کر دیئے۔

جولیا، صفدر اور ان کے ساتھیوں نے ان حملہ آوروں کو پہچان لیا تھا۔ وہ میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہی تھے۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے چونکہ سروں پر گلوبز چڑھائے ہوئے تھے اس لئے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے انہیں نہیں پہچانا تھا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے اس طرح حملہ کرنے پر جولیا اور اس کے ساتھیوں کو بھی غصہ آ گیا تھا اس لئے انہوں نے سنبھل کر ان پر بھی جوابی وار کرنے شروع کر دیئے تھے۔ جولیا کے مقابلے پر لیڈی

بلیک تھی۔ کیپٹن شکیل کے ساتھ وائٹ شارک لڑ رہا تھا جبکہ تنویر کے ساتھ کیپٹن توفیق اور صفدر کے مقابل میجر پرمود خود تھا۔ میجر پرمود جس تیزی سے صفدر پر حملے کر رہا تھا ان سے بچاؤ صفدر کے لئے مشکل ہو رہا تھا لیکن وہ نہ صرف اپنا دفاع کر رہا تھا بلکہ میجر پرمود پر جوابی حملے کرنے کی بھی کوشش کر رہا تھا۔ میجر پرمود نے آگے بڑھتے ہوئے یکلخت الٹی قلابازی کھائی اور اپنی دونوں ٹانگیں جوڑ کر صفدر کے سینے پر مارنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے صفدر نے پیچھے ہٹتے ہوئے سائیڈ کی طرف چھلانگ لگا دی اور قلابازیاں کھاتا ہوا میجر پرمود سے خاصا پیچھے ہٹ گیا۔ اپنا وار ناکام ہوتے دیکھ کر میجر پرمود یکلخت ٹھٹھک گیا۔ اس نے جمپ لگایا اور فوراً اپنے پیروں پر آ کھڑا ہوا اور حیرت بھری نظروں سے کچھ فاصلے پر کھڑے صفدر کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا ہوا۔ رک کیوں گئے میجر پرمود''...... صفدر نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو میرا اندازہ درست ہے۔ تم عمران کے ساتھی ہو''۔ صفدر کی آواز سن کر میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم سب عمران صاحب کے ساتھی ہیں''...... صفدر نے کہا اور اس نے اپنے سر سے گلوب اتار لیا۔

''عمران کہاں ہے''...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ ہمارے ساتھ نہیں ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''وہ ہے کہاں مجھے یہ بتاؤ''...... میجر پرمود نے غرا کر کہا۔

''سوری۔ میں آپ کو نہیں بتا سکتا''...... صفدر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ضد نہ کرو اور مجھے عمران کے بارے میں بتاؤ۔ مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''نہیں ہم آپ کو عمران کے بارے میں نہیں بتا سکتے۔ یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے''...... صفدر کی بجائے تنویر نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ سچ میں تم سب کا آخری فیصلہ ہے''...... میجر پرمود نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... ان سب نے اس بار ایک ساتھ کہا۔

''اوکے۔ ان سب کو ہلاک کر دو۔ میں عمران کو خود ڈھونڈ لوں گا۔ مشن صرف ہم نے مکمل کرنا ہے''...... میجر پرمود نے غرا کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اس کا حکم سنتے ہی لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور باقی سب کے چہرے کھل اٹھے وہ تیزی سے آگے بڑھے۔

''ایک منٹ میجر پرمود''...... اچانک جولیا نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا تو میجر پرمود چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیا بات ہے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''عمران کی عدم موجودگی میں ہم ایک دوسرے سے لڑیں یہ

اچھی بات نہیں ہے۔ آپ کو یا آپ کے ساتھیوں کو ہم سے لڑنے کا اتنا ہی شوق ہے تو پھر سب کو ایک ساتھ لڑنے کی بجائے ایک ایک کو آگے آنا چاہئے۔ یہ بات میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے بچاؤ کے لئے نہیں کہہ رہی بلکہ ایک حقیقت کو پیش نظر رکھ کر کہہ رہی ہوں“...... جولیا نے کہا۔

”کیسی حقیقت“...... میجر پرمود نے کہا۔

”ہمارے چاروں اطراف دشمن پھیلے ہوئے ہیں اور وہ کبھی بھی یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سب یہاں لڑتے رہ جائیں اور ہماری لڑائی کا وہ فائدہ اٹھا لیں۔ اگر ہمیں لڑنا ہی ہے تو پھر کیوں نہ ایک ایک کر کے مقابلہ کریں۔ باقی سب اس بات کا دھیان رکھیں کہ دشمن ہمارے سروں پر نہ پہنچ جائیں“...... جولیا نے کہا۔

”یہ ٹھیک کہہ رہی ہے میجر پرمود۔ واقعی ہم سب کو ان سے الگ الگ لڑنے کا موقع ملنا چاہئے۔ آپ ہماری فکر نہ کریں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جو ہم سے لڑ کر جیت سکے“...... لیڈی بلیک نے کہا۔

”تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو نا“...... میجر پرمود نے جولیا کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

”ہاں“...... جولیا نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تو پھر پہلے تم اور لیڈی بلیک ایک دوسرے کا

مقابلہ کرو“...... میجر پرمود نے کہا۔

”لیکن......“ وائٹ شارک نے کہنا چاہا۔

”نہیں وائٹ شارک۔ پہلے ان دو خواتین کو آپس میں فیصلہ کر لینے دو۔ جس طرح یہ لڑکی اپنے ساتھیوں کی ڈپٹی چیف ہے اسی طرح لیڈی بلیک بھی تمہاری ڈپٹی چیف ہے۔ اگر عمران یہاں ہوتا تو میں اس سے پہلے خود ٹکراتا۔ اب وہ یہاں نہیں ہے تو پھر ان دونوں ڈپٹی چیفس کو ہی آمنے سامنے ہونے دو۔ ہمارے پاس بہت وقت ہے۔ ان دونوں کے بعد تم ان میں سے کسی سے مقابلہ کر لینا میجر پرمود نے کہا تو وائٹ شارک ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

”کرو گی میرا مقابلہ“...... لیڈی بلیک نے جولیا کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

”بصد شوق“...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔ دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح لیڈی بلیک حرکت میں آئی اور جولیا کی پسلیوں پر زوردار ضرب لگاتی ہوئی اس کے دائیں ہاتھ جا کھڑی ہوئی۔ جولیا اس خوفناک ضرب سے اچھل کر بائیں ہاتھ جا گری اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی، لیڈی بلیک نے اس کی کنپٹی پر ایک اور خوفناک ضرب لگا دی۔ لیڈی بلیک واقعی بجلی بنی ہوئی تھی۔ جولیا کو اندازہ نہ تھا کہ لیڈی بلیک اس قدر چستی پھرتی اور مہارت کا مظاہرہ کرے گی۔

کنپٹی پر لگنے والی ضرب نے جولیا کے ذہن میں رنگ برنگی پھلجھڑیاں کھلا دیں اور اسی لمحے لیڈی بلیک نے اچھل کر اس کے پیٹ پر دونوں پیر پوری قوت سے مارے تو جولیا کا سانس رک سا گیا۔ وہ بری طرح سر مارنے لگی۔ لیڈی بلیک واقعی اس پر چھا گئی تھی۔ اس نے جولیا کو معمولی سا ردعمل ظاہر کرنے کے قابل بھی نہ چھوڑا تھا۔ جولیا نے سنبھلتے ہی تیزی سے اپنے نچلے جسم کو اوپر اٹھایا۔ اس طرح سینے کے نچلے حصے پر دباؤ پڑنے سے اس کا رکا ہوا سانس بحال ہو گیا۔ اسی لمحے لیڈی بلیک نے ایک بار پھر اس کی پسلیوں پر بھرپور ضرب لگائی اور جولیا بے اختیار کروٹیں لیتی ہوئی چند گز دور تک لڑکھڑاتی چلی گئی۔ لیڈی بلیک پر تو واقعی وحشت سوار تھی۔ اس نے جولیا کے لڑھکتے ہی اس کی ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ توڑنے کے لئے اچھل کر اس کی پشت پر ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن اب جولیا پوری طرح سنبھل گئی تھی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور لیڈی بلیک چونکہ ضرب لگانے کے لئے حرکت میں آ چکی تھی اس لئے وہ جولیا کے ہٹنے پر ایک دھماکے سے کولہوں کے بل زمین پر گری۔

"اب اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ لیڈی بلیک۔ تم نے اپنا پورا زور لگا لیا ہے۔ اب سنبھلو"...... جولیا کے لہجے میں بے پناہ غراہٹ تھی اور پھر جیسے ہی لیڈی بلیک اچھل کر کھڑی ہوئی۔ جولیا نے یکلخت اچھل کر قلابازی کھائی لیڈی بلیک اسے قلابازی کھاتا دیکھ کر تیزی سے

اس کی طرف بڑھی تاکہ اسے ہوا میں اچھلتے ہوئے ضرب لگا کر اور زیادہ اچھال کر سائیڈ پر موجود چٹان پر مار دے لیکن جولیا کا قلابازی کھاتا ہوا جسم یکلخت رکا اور وہ ہوا میں ہی لٹو کی طرح گھوم گیا اور اس بار لیڈی بلیک کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اس طرح اڑتی ہوئی چٹان کے قریب زمین پر جا گری جیسے کسی نے گیند اچھال دی ہو اور پھر جولیا فلائنگ کک مارنے کے لئے اچھل کر اس کی طرف بڑھی لیکن لیڈی بلیک نے یکلخت کروٹ بدلی اور ساتھ ہی اس نے دونوں ٹانگیں اٹھا کر اپنے اوپر آتی ہوئی جولیا کے پیٹ پر اس طرح ضرب لگائی کہ جولیا الٹ کر پشت کے بل زمین پر گری لیکن نیچے گرتے ہی وہ ایک بار پھر قلابازی کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی تو اب لیڈی بلیک بھی اچھل کر کھڑی ہو چکی تھی اور وہ دونوں آمنے سامنے کھڑی تھیں۔

جولیا کو اب پوری طرح احساس ہو گیا تھا کہ لیڈی بلیک مارشل آرٹ میں واقعی بے پناہ مہارت رکھتی ہے اور اس کے ساتھ اس میں حیرت انگیز پھرتی اور چستی بھی موجود تھی۔ وہ واقعی اب تک یہی سمجھتی رہی تھی کہ لیڈی بلیک صرف نام کی ہی لیڈی بلیک ہو گی لیکن اب وہ پوری طرح سنبھل چکی تھی اور اس نے لیڈی بلیک کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اسی لمحے لیڈی بلیک ایک بار پھر اچھلی اور جولیا تیزی سے ایک طرف ہٹی لیکن لیڈی بلیک کا جسم ہوا میں ہی مڑ گیا اور اس کی زوردار فلائنگ کک جولیا کے پہلو پر پڑی

اور جولیا اچھل کر پشت کے بل زمین پر گری۔ لیڈی بلیک ضرب لگا کر قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی۔ جولیا نے اچھل کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن لیڈی بلیک تو بجلی بنی ہوئی تھی اور اسے جولیا کو اٹھنے کی کوشش کرتے دیکھتے ہی ایک خوفناک داؤ لگانے کا موقع مل گیا اور وہ تیزی سے گھومی اور پھر جیسے ہی جولیا کی پشت اس کی طرف ہوئی لیڈی بلیک، اس کی پشت پر پوری قوت سے اس انداز میں گری کہ اس نے جولیا کی دونوں ٹانگیں اپنی رانوں میں دبا لی تھیں اور اس کے کاندھے جولیا کے سر کے پیچھے زمین سے لگ گئے اور اس کا جسم کمان کی طرح مڑ گیا جبکہ جولیا کا جسم مکمل طور پر دوہرا ہو گیا تھا کیونکہ اس کی دونوں ٹانگیں لیڈی بلیک کی رانوں میں دبی ہونے کی وجہ سے اس کے سر کے پیچھے چلی گئی تھیں۔

اب لیڈی بلیک کو صرف ایک جھٹکا دینے کی ضرورت تھی اور جولیا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاتی اور پھر لیڈی بلیک نے یکلخت اپنے جسم کو تیزی سے نیچے کی طرف جھٹکا دے کر اپنا داؤ مکمل کرنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جولیا کے دونوں ہاتھ جو سائیڈوں میں نکلے ہوئے تھے۔ بجلی کی سی تیزی سے سمٹے اور کمان کی طرح مڑی ہوئی لیڈی بلیک کے گردن کی دونوں سائیڈوں پر کراٹے کی دو خوفناک ضربیں لگیں تو لیڈی بلیک کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور اس کا اکڑا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اور جولیا یہی وقفہ چاہتی تھی چنانچہ اس نے پوری قوت سے اپنے مڑے ہوئے

جسم کو اوپر کی طرف اچھالا اور لیڈی بلیک اس کی ٹانگوں کی ضرب کھا کر منہ کے بل زمین پر جا گری۔ جولیا گو اس خوفناک داؤ سے اپنی پھرتی کی وجہ سے بچ نکلی تھی لیکن اس کی ریڈھ کی ہڈی میں شدید درد شروع ہو گیا تھا وہ تیزی سے اٹھ کر اپنے قدموں پر کھڑی تو ہو گئی تھی لیکن اسے اپنا توازن برقرار رکھنے میں خاصی دقت محسوس ہو رہی تھی جبکہ لیڈی بلیک منہ کے بل نیچے گرتے ہی ایک بار پھر قلابازی کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی تکلیف کے تاثرات ضرور ابھر آئے تھے۔ لیکن وہ بہرحال انتہائی پُراعتماد نظر آ رہی تھی اور پھر جولیا کے ذہن میں جیسے ایک خیال اچانک گونج اٹھا اور وہ خیال تھا اپنی شکست کا۔ اگر اس طرح لڑائی ہوتی رہی تو بہرحال یہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا کہ اس کا نتیجہ جولیا کی شکست کی صورت میں ہی نکل سکتا تھا۔

"تمہارے بس کا روگ نہیں ہے لڑنا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے اس ناکام عاشق کو مدد کے لئے بلا لو"...... لیڈی بلیک نے جولیا کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ میں تو اب تک صرف تمہارے لڑنے کا انداز دیکھ رہی تھی۔ اب دیکھنا کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر فقرہ ختم ہوتے ہی اس کا جسم حرکت میں آ گیا۔ وہ اچھل کر لیڈی بلیک پر حملہ آور ہوئی اور بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا اس کا جسم لیڈی بلیک سے آگے نکل گیا۔

لامحالہ لیڈی بلیک کا جسم تیزی سے اس کی طرف مڑا اور جولیا بھی
یہی چاہتی تھی۔ جیسے ہی لیڈی بلیک کا جسم تیزی سے اس کی طرف
گھوما جولیا یکلخت جھکی اور اس کے دونوں ہاتھ زمین پر پڑے اور
اس کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے لیڈی بلیک کی گردن کے
گرد قینچی کی طرح فٹ ہو گئیں۔ لیڈی بلیک نے اس کی ٹانگوں کی
قینچی کھولنے کے لئے اس کی پنڈلیوں کے نیچے ہاتھ رکھے ہی تھے
کہ جولیا زور دار انداز میں چیختی ہوئی فضا میں اٹھتی چلی گئی۔ چیخ اس
نے لیڈی بلیک کی توجہ ہٹانے کے لئے ماری تھی اور وہ اپنے مقصد
میں کامیاب رہی اس کی چیخ سن کر لیڈی بلیک کے ہاتھوں کی
حرکت ایک لمحے کے لئے رک گئی اور اوپر کو اٹھتا ہوا جولیا کا جسم
یکلخت گھوما اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے لیڈی بلیک کی
پشت کی طرف نیچے آیا اور اس نے لیڈی بلیک کی پنڈلیوں کو دونوں
ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر والے جسم کو یکلخت نیچے کی طرف جھٹکا دیا۔

لیڈی بلیک کا جسم کمان کی طرح پیچھے کو مڑتا چلا گیا۔ اس کے
پیر اپنی جگہ موجود رہے جبکہ گردن پیچھے کی طرف جولیا کے جسم کے
وزن کی وجہ سے مڑتی چلی گئی اور دوسرے لمحے جولیا کا جسم فضا میں
جھول گیا۔ اس کی پشت زمین سے صرف چند انچ اونچی رہ گئی تھی
اور لیڈی بلیک اس بار واقعی خوفناک داؤ میں پھنس گئی تھی۔ اس کے
حلق سے بے اختیار گھٹی گھٹی چیخیں نکلنے لگیں اس نے اپنے جسم کو
آگے کی طرف کھسکانا چاہا لیکن اس کی ٹانگیں جولیا کے ہاتھوں میں

جکڑی ہوئی تھیں اور اس کے جسم کے وزن کی وجہ سے وہ ذرہ برابر
بھی حرکت نہ کر سکتی تھی۔ یہ تقریباً وہی داؤ تھا جو اس سے پہلے
لیڈی بلیک نے جولیا پر آزمانے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا انداز
اب بدل چکا تھا اب لیڈی بلیک کا بچ نکلنا ناممکن ہو گیا تھا اور جولیا
کی ذرا سی حرکت سے لیڈی بلیک کی ریڑھ کی ہڈی کے تمام مہرے
یقینی طور پر ٹوٹ جانے تھے کہ اچانک سامنے غار سے کوئی چیز اڑتی
ہوئی ان کے قریب آ گری۔ اس سے پہلے کہ وہ چونک کر اس چیز
کو دیکھتے۔ یکلخت ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہاں ہر طرف دھواں
پھیل گیا۔ دھواں اس قدر ثقیل تھا کہ اس نے تیزی سے بادل کی
طرح پھیل کر ان سب کو چھپا لیا تھا۔ دھویں میں تیز بو تھی۔ کچھ ہی
دیر میں دھواں ختم ہو گیا۔ دھواں ختم ہوا تو وہاں میجر پرمود کے سوا
سب زمین پر گرے ہوئے تھے۔ دھویں کی تیز اور ناقابل برداشت
بو نے ان سب کو ایک لمحے میں بے ہوش کر دیا تھا۔ میجر پرمود نے
شاید غار سے آتی ہوئی چیز کو دیکھ کر فوراً سانس روک لیا تھا اس لئے
وہ اس دھویں کا شکار نہ ہوا تھا اور ابھی تک نہ صرف ہوش میں تھا
بلکہ اپنے پیروں پر بھی کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ میجر پرمود کی نظریں
سامنے موجود اس غار پر لگی ہوئی تھیں جہاں سے وہ بم پھینکا گیا
تھا۔ اسی لمحے اس غار سے اسے ایک آدمی نکلتا دکھائی دیا۔ اس آدمی
کے جسم پر سرخ رنگ کا ویسا ہی لباس تھا جیسا عمران کے ساتھیوں
کے جسم پر تھا۔ اس کے سر پر گلوب چڑھا ہوا تھا۔ وہ آدمی تیزی

سے دوڑتا ہوا آیا اور میجر پرمود کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"آ گئے تم"...... میجر پرمود نے اس کی طرف دیکھ کر انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔ اس آدمی نے سر سے گلوب اتار دیا۔ یہ عمران تھا اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ غصے کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

"میں تو آ گیا ہوں لیکن یہ تم نے کیا دھینگا مشتی لگا رکھی ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہی جو میں نے کہا تھا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے جاؤ۔ اگر تم اور تمہارے ساتھی میرے سامنے آئے تو میں تم میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا"۔ میجر پرمود نے غرا کر کہا۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا میجر پرمود۔ تم نے میرے ساتھیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن کوئی میرے ساتھیوں کو نقصان پہنچائے یہ میرے لئے ناقابل برداشت ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مگر تم نے بھی بزدلی کا ثبوت دیا ہے جو غار سے کلاسویک بم پھینکا تھا۔ تم میرے ساتھیوں سمیت مجھے بے ہوش کرنا چاہتے تھے تاکہ ہم سب کو بے ہوشی کی ہی حالت میں ہلاک کر کے اکیلے مشن مکمل کر لیتے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میں اتنا کم ظرف نہیں ہوں کہ بے ہوشی کی حالت میں تمہیں

ہلاک کرتا۔ تم اور تمہارے ساتھیوں کے جو ارادے دکھائی دے رہے تھے ان سے بچنے کے لئے میں نے بم پھینکا تھا تاکہ سب اپنے ارادوں سے باز رہیں۔ میں بلا وجہ کا خون خرابہ پسند نہیں کرتا"...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"بلا وجہ کا خون خرابہ مجھے بھی پسند نہیں ہے"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"اب کیا چاہتے ہو تم"...... عمران نے کہا۔

"وہی جو پہلے چاہتا تھا۔ تمہارے لئے اب بھی چانس ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے جاؤ اور بلیک ڈائمنڈ کو اپنے دل و دماغ سے ہمیشہ کے لئے نکال دو۔ بلیک ڈائمنڈ صرف اور صرف بلگارنیہ کی ملکیت ہے اور وہیں جائے گا اور یہی میرا مشن ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"مشن کا رخ پلٹ گیا ہے میجر پرمود۔ تم ابھی تک بلیک ڈائمنڈ کا رونا رو رہے ہو۔ اب جنگ بلیک ڈائمنڈ کے پاکیشیا یا بلگارنیہ جانے کی نہیں رہ گئی۔ پوری دنیا پر سی ورلڈ کا عذاب نازل ہو چکا ہے۔ ہر ملک پر سی ورلڈ کے روبوٹس قبضہ کر رہے ہیں۔ انسانی زندگی عذاب بن گئی ہے اور ہر طرف افراتفری کا عالم ہے۔ اب میں اور میرے ساتھی صرف اور صرف اس دنیا کی بقاء کی جنگ لڑنے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں اس دنیا کے لئے جس پر بگ کنگ اپنا تسلط قائم کرنا چاہتا ہے۔ تم اگر صرف بلیک ڈائمنڈ کے

حصول کے لئے آئے ہو تو جاؤ۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے جاؤ۔ تمہیں ہاتھ پیر ہلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سی ورلڈ پہنچ کر سب سے پہلے بگ کنگ اور اس کے ماسٹر روبوٹس کا خاتمہ کروں گا اور پھر وہاں سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کر کے تمہیں دے دوں گا۔ جاؤ۔ میں علی عمران تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جس بلیک ڈائمنڈ کے لئے تمہارا خون سفید ہو گیا ہے میں وہ بلیک ڈائمنڈ لا کر خود تمہارے حوالے کر دوں گا''...... عمران نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں اپنے زور بازو سے اپنا حق حاصل کرتا ہوں۔ دوسرے کے ٹکڑوں پر نہیں پلتا اور نہ ہی دوسروں کی محنت سے حاصل کئے ہوئے تحفے وصول کرتا ہوں۔ سی ورلڈ اور وہاں موجود بگ کنگ سے میں خود لڑوں گا۔ میں بگ کنگ کے سی ورلڈ کا بھی خود خاتمہ کروں گا اور وہاں سے بلیک ڈائمنڈ بھی خود حاصل کروں گا۔ سمجھے تم''...... میجر پرمود نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو پھر ٹھیک ہے۔ ہماری یہ جنگ ادھار رہی۔ ہم پہلے سی ورلڈ پہنچتے ہیں جہاں تک پہنچنے کے لئے ہم نے اتنے پاپڑ بیلے ہیں۔ وہاں پہنچ کر ماسٹر مائنڈ روبوٹس کا مقابلہ کر کے بگ کنگ کو ختم کر دیں پھر جس کے ہاتھ بلیک ڈائمنڈ آئے گا وہی اسے لے جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''بلیک ڈائمنڈ صرف میرے ہاتھ آئے گا''...... میجر پرمود نے

کہا۔

''دیکھتے ہیں۔ ابھی دلی دور است''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ دلی تو واقعی ابھی دور ہے۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ بھول جاؤ سب۔ ہمیں پہلے واقعی سی ورلڈ تک پہنچنا چاہئے۔ سی ورلڈ ایک سائنسی دنیا ہے جہاں شاید میں اکیلا کچھ نہ کر سکوں۔ وہاں تمہارے ساتھ کی مجھے ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس لئے تمہاری یہ بات مان لینے میں کوئی حرج نہیں کہ ہماری یہ لڑائی ادھار رہی''...... میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''سوچ لو۔ سنا ہے ادھار محبت کی قینچی ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ قینچی ہماری پرانی دوستی کی بنیاد کاٹ دے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو میجر پرمود نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا۔

''تم واقعی چالاک آدمی ہو۔ بڑی ہوشیاری سے دوسروں کو قائل کر لیتے ہو''...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں تو میں نے اپنی باتوں میں بہلا لیا ہے لیکن ہمارے ساتھی۔ ان کا کیا ہو گا۔ ہوش میں آتے ہی یہ ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ اپنے ساتھیوں کو میں سنبھالتا ہوں۔ تم اپنے ساتھیوں کو سنبھال لینا''...... میجر پرمود نے کہا۔

''باقی سب کو تو سنبھال لوں گا لیکن اس بھوکی شیرنی نے میری جان کو آ جانا ہے۔ جو فائٹ یہ آپ کی شیرنی سے کرنا چاہتی تھی

اس کا بدلہ یہ پنجہ میرے منہ پر مار کر لے گی"...... عمران نے کہا۔

"تو کھا لینا پنجہ۔ ابھی سے عادت ڈالو گے تو زندگی بھر آرام رہے گا ورنہ چہرے کو خود سے بھی چھپا کر رکھنا پڑے گا"۔ میجر پرمود نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اچھا۔ ایک کام کرتے ہیں۔ میں تمہیں ایک غار کا پتہ بتاتا ہوں۔ تم اپنے ساتھیوں کو وہاں لے جاؤ۔ وہاں میں نے چند افراد کو بے ہوش کر رکھا ہے جنہوں نے ایسے ہی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ تم اور تمہارے ساتھی جا کر وہ لباس پہن لیں اور ان افراد کو اٹھا کر لے آئیں۔ تب تک میں انہیں بھی سمجھا دیتا ہوں۔ اس کے بعد ہم ان تمام افراد کو یہاں چھوڑ دیں گے اور ان کی جگہ دوسرے افراد میں شامل ہو کر سی ورلڈ پہنچ جائیں گے۔ اب یہی راستہ ہے ہمارے سی ورلڈ پہنچنے کا ورنہ مجھے تو دور دور تک سوائے سمندری کھارے پانی کے کچھ دکھائی نہیں دیتا"...... عمران نے کہا۔

"میرا بھی یہی پروگرام بنا تھا کہ ان افراد کو پکڑ کر ان کے خصوصی لباس حاصل کئے جائیں اور پھر ان میں شامل ہو کر سی ورلڈ پہنچوں بہرحال تم نے اگر کچھ افراد کو ہمارے لئے پہلے ہی بے ہوش کر دیا ہے تو اس کے لئے شکریہ"...... میجر پرمود نے کہا۔

عمران نے جیب سے ایک لمبے منہ والی شیشی نکالی اور پھر اس نے شیشی میجر پرمود کی طرف بڑھا دی۔

"میں یہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بے ہوش ہو کر گر جاتا

ہوں۔ تم شیشی میں موجود اینٹی سنگھا کر اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ اور انہیں یہاں سے لے جاؤ۔ تم سب کے جانے کے بعد میں اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لاؤں گا اور انہیں سمجھاؤں گا۔ اگر یہ سب مان گئے تو ٹھیک ورنہ میں اور تم اونچی چٹان پر جا کر بیٹھ جائیں گے اور ان کی لڑائی کا تماشہ دیکھیں گے"۔ عمران نے کہا تو میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے اس سے شیشی لے لی۔

"تمہیں بے ہوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں انہیں سمجھا لوں گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ارے نہیں۔ جوان خون کا کوئی بھروسہ نہیں۔ کب کس کو غصہ آ جائے اور تمہاری بات سنے بغیر مجھ پر کوئی چڑھ دوڑے۔ کسی اور کا تو مجھے ڈر نہیں لیکن تمہاری لیڈی بلیک بڑی خطرناک ہے"۔ عمران نے کہا تو میجر پرمود ہنستا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اطمینان سے ایک چٹان کی طرف بڑھا اور پھر چٹان کے پاس بیٹھ کر اس نے اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ کر یوں آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ واقعی بے ہوش پڑا ہو۔

میجر پرمود نے شیشی کھول کر اپنے ساتھیوں کو اینٹی سنگھایا اور انہیں ہوش میں لے آیا۔ وہ سب بے حد غصے میں تھے لیکن میجر پرمود کے سمجھانے پر وہ سب نارمل ہو گئے۔

"میں نے انہیں سمجھا دیا ہے۔ اب تمہیں ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... میجر پرمود نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا۔

’’اللہ تمہارا بھلا کرے۔ یہ بات کہہ کر تم نے میرا سیروں خون بڑھا دیا ہے ورنہ میں کس کس سے اپنی جانِ ناتواں بچاتا‘‘۔ عمران نے کہا تو میجر پرمود ایک بار پھر ہنس پڑا۔ لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور باقی سب اسے غصے سے دیکھ رہے تھے۔

’’لیکن میرا غصہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اگر میجر صاحب اجازت دیں تو ایک دو ہاتھ تو میں آپ کو لگا ہی دوں گا‘‘۔ لاٹوش نے کہا۔

’’اچھا۔ تو آؤ۔ لگاؤ مجھے ہاتھ‘‘...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

’’نہیں۔ ابھی میرا موڈ نہیں ہے‘‘...... لاٹوش نے کہا۔

’’موڈ کا کیا ہے۔ کبھی بھی بن سکتا ہے۔ کچھ دیر رک جاؤ۔ جب موڈ بن جائے تو آ جانا مجھے ہاتھ لگانے۔ کہو تو میں آگے آؤں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’نہیں۔ رہنے دیں ورنہ خواہ مخواہ مجھے غصہ آ جائے گا‘‘۔ لاٹوش نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

’’تمہارا غصہ بس دکھاوے کا ہوتا ہے۔ تم کچھ بھی نہیں کر سکتے‘‘...... لیڈی بلیک نے مسکرا کر کہا۔

’’میں بہت کچھ کر سکتا ہوں لیکن مجھے عمران صاحب پر ترس آتا ہے۔ میں نے ان پر ہاتھ اٹھا دیا تو بے چارے کہیں کے نہ رہیں گے۔ یہ بھی میری طرح ابھی کنوارے ہی ہیں‘‘...... لاٹوش نے جواب دیا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

’’ہم دونوں کنوارے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ آؤ ہم آپس میں مقابلہ کر ہی لیتے ہیں ہو سکتا ہے کہ کنواروں کی لڑائی کوئی رنگ لے آئے‘‘...... عمران نے کہا۔

چلیں پہلے سی ورلڈ کا خاتمہ کر کے ہم اپنا مشن پورا کر لیں اور بلیک ڈائمنڈ حاصل کر لیں پھر میں اور آپ ایک دوسرے کے مقابل آ جائیں گے۔ میں جیتا تو بلیک ڈائمنڈ میں لے جاؤں گا۔ آپ جیتے تو بلیک ڈائمنڈ میجر پرمود لے جائیں گے۔ کیا خیال ہے‘‘...... لاٹوش نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

’’تمہارا مطلب ہے چت بھی تمہاری اور پٹ بھی‘‘...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’کنوارا ہوں اس لئے کچھ بھی کہہ سکتا ہوں‘‘...... لاٹوش نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

’’اچھا۔ میں ان سب کو لے جا رہا ہوں۔ تم اپنے ساتھیوں کو سمجھا کر رکھنا۔ اگر ان کی طرف سے کوئی حرکت ہوئی تو پھر اس بار میں بھی کسی کو نہیں روک سکوں گا‘‘...... میجر پرمود نے کہا۔

’’بالکل تب پھر ہمیں اونچی چٹان پر ہی بیٹھنا پڑے گا‘‘۔ عمران نے کہا تو میجر پرمود ایک بار پھر ہنس پڑا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر اس غار کی طرف بڑھ گیا جہاں سے عمران آیا تھا۔ اس کے جاتے ہی عمران نے جیب سے ویسی ہی ایک اور شیشی نکالی جیسی اس نے میجر پرمود کو دی تھی۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور جولیا

کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشی کا دہانہ جولیا کی ناک سے لگایا تو اسی لمحے جولیا کی ناک سکڑی اور پھر اس نے زور دار چھینک ماری۔ چھینک مارتے ہی اسے ہوش آ گیا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

''کہاں ہے۔ کہاں ہے میجر پرمود اور اس کے ساتھی۔ کہاں ہیں وہ لیڈی بلیک۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی''...... جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

''وہ جہاں بھی ہے سکھ شانتی سے ہے۔ اب تم بھی سکھ کا اور شانتی کا سانس لو اور بیٹھ جاؤ۔ ہوش میں آتے ہی اس طرح اٹھ کر کھڑا ہونا نقصان دہ ہوتا ہے۔ سیدھا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل پر اثر ہو تو وہ کسی بھی ہوش مند آدمی پر آ جاتا ہے اور اس وقت یہاں میں ہی ہوش میں ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم تم۔ تم مذاق مت کرو۔ میں لیڈی بلیک کو زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ اس نے مجھ سے لڑنے کی کوشش کی تھی۔ میں آج اس کے ٹکڑے اُڑا دیتی۔ اس کی ہڈیاں توڑ دیتی۔ وہ ہے کہاں۔ تم بس مجھے یہ بتا دو''۔ جولیا نے غصے سے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ کیوں بے چارے میجر پرمود کو کنوارا مارنے کا سوچ رہی ہو اگر لیڈی بلیک کو کچھ ہو گیا تو اسے بھی میری طرح ساری زندگی کنوارا ہی رہنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''میں اسے بھی نہیں چھوڑوں گی۔ لیڈی بلیک اور میجر پرمود

دونوں ہی میرے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ دیکھ لینا تم''۔ جولیا نے کہا۔

''اچھا دیکھ لوں گا۔ تم بیٹھ جاؤ''...... عمران نے کہا تو جولیا چند لمحے اسے غصے سے گھورتی رہی اور پھر وہ بیٹھ گئی۔ عمران نے شیشی صفدر کی ناک سے لگائی تو وہ بھی چھینکتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ عمران اور جولیا کو دیکھ کر اور میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو وہاں موجود نہ پا کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''کہاں گئے ہیں یہ میجر پرمود اور ان کے ساتھی''...... صفدر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''بتاتا ہوں۔ پہلے ان سب کو ہوش میں لاؤ''...... عمران نے شیشی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس سے شیشی لے لی۔

''آخر تم بتا کیوں نہیں رہے۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں وہ سب اور کیوں''...... جولیا نے کہا۔

''سب کو ہوش آ جائے پھر بتاتا ہوں''...... عمران نے کہا۔ صفدر نے پہلے کیپٹن شکیل اور پھر تنویر کو اینٹی گیس سنگھائی۔ کیپٹن شکیل نے تو خاص رسپانس نہیں دیا لیکن ہوش میں آتے ہی تنویر بھڑک اٹھا تھا اور بری طرح سے چیختا ہوا میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے کے لئے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ عمران نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر نے آگے بڑھ کر تنویر کو سمجھانا شروع کر

دیا۔ کچھ ہی دیر میں سب ساتھی ہوش میں آ گئے۔ ٹرومین کو بھی میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں پر غصہ آ رہا تھا۔ عمران نے انہیں ساری بات بتائی۔ باقی سب تو سمجھ کر خاموش ہو گئے لیکن تنویر کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا۔

"بس کرو تنویر۔ عمران نے ٹھیک کیا ہے۔ ہماری لڑائی میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے خلاف نہیں ہے۔ ہم انسانیت کی جنگ لڑنے جا رہے ہیں جو بگ کنگ اور اس کے سی ورلڈ کے خلاف ہے اور ہماری یہ جنگ ہر لڑائی سے بڑھ کر ہے۔ ہمیں اس پر توجہ رکھنی چاہئے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی جو بھی کرتے ہیں کرنے دو۔ ہم اپنا کام کریں گے۔ ہمیں دنیا کو بچانا ہے اور اس کے لئے ہمیں ہر حال میں سی ورلڈ کو ختم کرنا ہے۔ یہ کام ہم سی ورلڈ میں پہنچ کر ہی کر سکتے ہیں۔ اگر ہم یہاں اپنی انا کی جنگ لڑتے رہے تو بگ کنگ پوری دنیا پر قابض ہو جائے گا اور ہمیں اسے ایسا کرنے سے روکنا ہے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر سمجھے تم"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر خاموش ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔ اس بار تو میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑ دیتا ہوں لیکن اگر ان میں سے کسی نے بھی دوبارہ ہمارے سامنے آنے کی کوشش کی تو ان کے لئے اچھا نہ ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"فی الحال تو ہمیں ایک ہی کشتی میں سوار ہونا ہے اس لئے تم

اپنے غصے پر قابو رکھو۔ جب تک بگ کنگ اور سی ورلڈ ختم نہیں ہو جاتا ہم سب کو مل کر آگے بڑھنا ہو گا اس لئے سب کچھ بھول جاؤ۔ اگر میجر پرمود عمران کی بات سن کر سدھر سکتا ہے اور میجر پرمود کی بات اس کے ساتھی مان سکتے ہیں تو ہم عمران کی بات پر کیوں بحث کر رہے ہیں"...... جولیا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اب وہ ہیں کہاں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں جس غار میں گیا تھا وہاں کچھ اور افراد پہنچ گئے تھے۔ اتفاق سے ان کے گلوبز اترے ہوئے تھے اس لئے میں نے ان سب کو گیس بم سے بے ہوش کر دیا۔ وہ سب وہیں پڑے تھے میں نے میجر پرمود سے کہا ہے کہ وہ اور اس کے ساتھی جا کر ان کے لباس پہن لیں تاکہ ان لباسوں میں چھپ کر ہم دوسرے افراد کے ساتھ سی ورلڈ پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ جس آدمی سے معلومات لینا چاہتے تھے۔ کیا بتایا ہے اس نے آپ کو"...... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کا مائنڈ لاک کیا گیا تھا۔ میں نے جب اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے اپنے بارے میں مجھے سب کچھ بتا دیا تھا لیکن جب میں نے اس سے سی ورلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو وہ کوئی جواب نہ دے سکا تھا۔ میں نے اس کے مائنڈ کو ٹرانس میں لا کر چیک کیا تو پتہ چلا کہ ان کی مائنڈ میموری لاکڈ کی گئی ہے۔ یہ سب اپنے بارے میں یا اپنے ساتھیوں

کے بارے میں تو جانتے ہیں لیکن سی ورلڈ کہاں ہے اور اس کی ساخت کیسی ہے۔ وہاں حفاظتی انتظامات کیا ہیں اور وہاں جانے کے کون سے راستے ہیں ان کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتے۔ بگ کنگ نے واقعی اپنے ہر آدمی پر اپنی طاقت کا سکہ جما رکھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تب پھر ہم دوسرے افراد کے ساتھ وہاں جائیں گے کیسے۔ جیسے ہی ہم سی ورلڈ میں داخل ہوں گے۔ ماسٹر کمپیوٹر نے ہماری اسکیننگ کرنی ہے اور اسکیننگ ہوتے ہی ہمارا راز کھل جانا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ سی ورلڈ تک تو شاید ہم ان سب کے ساتھ پہنچ جائیں لیکن سی ورلڈ میں داخل کیسے ہوں گے یہ مشکل کام ہے لیکن بہرحال ہم سی ورلڈ تک تو پہنچیں پھر دیکھیں گے کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ سی ورلڈ تک پہنچنے کے بعد ہم اندر جانے کا بھی کوئی نہ کوئی راستہ ڈھونڈ ہی لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم مطمئن ہو کہ ہم سی ورلڈ میں داخل ہو جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"امید تو کی ہی جا سکتی ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میرے خیال میں تم میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے جا کر اچھا نہیں کر رہے ہو۔ اب وہ ہمارے دوست نہیں ہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر درست بات کر رہا ہے۔ واقعی میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ایسے ہی چھوڑ دیا گیا تو وہ آگے چل کر بھی تو ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں"...... ٹرومین نے کہا۔

"نہیں۔ اب وہ ایسا نہیں کریں گے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن پھر بھی مجھے ان کا ساتھ پسند نہیں ہے"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"تم نے شاید وہ محاورہ نہیں سنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا محاورہ"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ضرورت کے وقت گھوڑے کو بھی گدھا بنایا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں پھیل گئیں۔

"ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بنانے کا محاورہ ہے۔ گھوڑے کو گدھا نہیں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"لیکن میجر پرمود میری طرح سے سٹل کنوارا ہے اور وہ گدھا بھی نہیں ہے اس لئے اس کے لئے یہی محاورہ درست ہے۔ ہم نے ہی اسے گدھا بنانا ہے اگر وہ بن گیا تو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ آپ اسے گدھا کیسے بنا سکتے ہیں"...... صالحہ نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے۔ مشن مکمل کرنے کے بعد بلیک ڈائمنڈ ہم لے جائیں گے۔ اتنے کشت و خون اور بھاگ دوڑ کے بعد بلیک ڈائمنڈ جب اس کے ہاتھ نہ لگے گا تو وہ اور اس کے ساتھی خود بخود گدھے بن جائیں گے اور اپنا سا منہ لے کر یہاں سے بے نیل و مرام واپس چلے جائیں گے جبکہ کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔ واپس جانے کے بعد جب میجر پرمود کو، خاص طور پر اس کے ساتھیوں کو اس بات کا پتہ چلے گا کہ ان کی ساری محنت بے کار چلی گئی ہے تو وہ خود کو گدھے ہی محسوس کریں گے، گدھوں سے مطلب ایک دو نہیں وہ سب ہیں۔ اب مطلب سمجھنا تمہارا کام ہے''۔ عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تمہارے چکروں کا پتہ نہیں چلتا۔ نجانے تم کیا چاہتے ہو''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''جو میں چاہتا ہوں وہ تنویر بھی جانتا ہے اور تم بھی۔ البتہ صفدر کی یادداشت بہت کمزور ہو گئی ہے وہ خطبہ نکاح یاد نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں تنویر سے درخواست کروں گا کہ وہی خطبہ نکاح یاد کر لے۔ کیوں بھائی تنویر''...... عمران نے کہا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھور کر رہ گئی۔ تنویر نے بھی ہونٹ بھینچ لئے جبکہ باقی سب ہنس پڑے۔ جولیا نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر فوراً بند کر لیا۔ وہ جانتی تھی کہ اس نے اگر کوئی بات کی تو پھر عمران نے شروع ہو

جانا ہے اور اسے ایک بار ایسی باتیں کرنے کا موقع مل جائے تو پھر اسے روکنا واقعی مشکل ہو جاتا تھا اس لئے چپ رہنے میں ہی عافیت تھی۔

عمران کے کہنے پر اس کے ساتھی تیار ہونا شروع ہو گئے۔ ابھی وہ اپنا سامان سمیٹ رہے تھے کہ میجر پرمود اور اس کی پارٹی وہاں پہنچ گئی۔ انہیں دیکھ کر سب کے اعصاب تن گئے لیکن جب میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے کسی ردعمل کا اظہار نہ کیا تو وہ نارمل ہو گئے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی سپیشل فورس کے خصوصی لباسوں میں تھے اور انہوں نے جن افراد کے لباس پہنے تھے انہیں اٹھا کر وہ ساتھ لے آئے تھے۔

''میرے ذہن میں ایک منصوبہ ہے''...... میجر پرمود نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''کیسا منصوبہ''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''تم ان افراد کو بے ہوش کر کے چھوڑ آئے تھے۔ ہم نے ان کی گردنیں توڑ دی ہیں۔ کچھ کے ہاتھ پاؤں بھی توڑ دیئے ہیں اور ان کی حالت ایسی بنا دی ہے جیسے یہ ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوئے ہوں۔ ان میں دو افراد ایسے ہیں جن کے قد و قامت ہم سے ملتے جلتے ہیں۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ ہم ان افراد کی لاشوں پر اپنا میک اپ کر دیں اور خود ان کے میک اپ کر لیں۔ ہمیں سی ورلڈ پہنچنا ہے۔ وہاں یقیناً کیمروں

کی مدد سے ہماری شناخت کی جائے گی۔ میں اپنے ساتھ سی ایل وائی میک اپ کٹ لایا ہوں۔ یہ پلاسٹک میک اپ کی جدید تکنیک ہے۔ اگر ہم یہ میک اپ کر لیں تو کوئی بھی کیمرہ آسانی سے ہمارے میک اپ ٹریس نہیں کر سکے گا اور ہمیں اصل افراد سمجھ کر کلیئر کر دے گا اس طرح ہم بغیر کسی کی نظروں میں آئے آسانی سے سی ورلڈ میں داخل ہو جائیں گے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''ویری گڈ۔ آئیڈیا تو اچھا ہے۔ اسی لئے میں نے اپنے ساتھیوں کو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ضرورت کے وقت میجر پرمود کو گھوڑا بنا لیا جائے تو وہ ہمیں منزل مقصود تک پہنچا سکتا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گھوڑا۔ کیا مطلب''...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

''میں نے گھوڑا کہا ہے گدھا تو نہیں جو تم اس طرح سے چونکے ہو۔ گھوڑا تیز رفتار ہوتا ہے۔ عقل بھی رکھتا ہے اور وفاداری میں بھی اس کا ثانی نہیں اور......'' عمران کی زبان چل پڑی۔

''اچھا بس بس۔ اگر تمہیں میرا آئیڈیا پسند آیا ہے تو اس پر عمل کرو۔ دشمن ہمارے چاروں اطراف میں موجود ہے۔ وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ ان کے آنے سے پہلے ہمیں نہ صرف اپنا کام پورا کرنا ہے بلکہ ان میں شامل بھی ہونا ہے''...... میجر پرمود نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے ساتھیوں کو میجر پرمود کی پلاننگ کے بارے میں بتانے لگا۔ پھر وہ سب میجر پرمود

کی پلاننگ پر عمل کرنا شروع ہو گئے۔

انہوں نے لاشوں کے حلیئے بگاڑ دیئے تھے اور انہیں اٹھا کر ادھر ادھر ڈال دیا گیا۔ اب ان لاشوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ سب مرنے سے پہلے ایک دوسرے سے برسر پیکار ہوئے ہوں اور ایک دوسرے کے ہاتھوں مارے گئے ہوں۔ اس کام سے فارغ ہو کر عمران اور میجر پرمود اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک غار میں گھس گئے۔ وہ غار کے راستے یہاں سے نکل کر باہر جانا چاہتے تھے تاکہ جب سپیشل گروپ کے افراد کی واپسی شروع ہو تو وہ سب ان میں شامل ہو سکیں۔ غار کی طرف بڑھتے ہوئے عمران نے اچانک حلق سے ایک دلدوز چیخ نکالی۔ چیخ ایسی تھی جیسے کسی انسان کا نہایت بے دردی سے گلا کاٹا جا رہا ہو۔ چیخ دور تک لہراتی چلی گئی۔

''یہ تم نے کیا کیا ہے''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لباس میں ایک چیونٹی گھس گئی تھی اس نے کاٹا تو بے اختیار چیخ نکل گئی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران نے عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس نے جان بوجھ کر چیخ ماری ہے تاکہ پہاڑیوں کے ارد گرد اگر سپیشل فورس کے افراد موجود ہوں تو اس چیخ کو سن کر وہ اس طرف متوجہ ہو جائیں اور ہماری لاشیں انہیں دکھائی دے جائیں۔ لاشیں دیکھ کر وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم آپس میں ہی لڑ لڑ کر مر گئے ہیں۔ وہ اسی کام کے لئے یہاں آئے تھے۔ ہماری لاشیں دیکھ کر ان کا یہاں رکنے کا کوئی جواز

ہی نہ رہ جائے گا اس لئے وہ جلد سے جلد واپس روانہ ہو جائیں
گے''...... میجر پرمود نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
''میرا خیال ہے کہ اب کافی وقت گزر چکا ہے۔ ہمیں گلوبز کے
ٹرانسمیٹرز کو ٹھیک کر لینا چاہئے۔ میں نے جس آدمی سے معلومات
حاصل کی تھیں اس سے پتہ چلا ہے کہ اس گروپ کا لیڈر گراس
لوئے ہے۔ گراس لوئے ہی اس گروپ کی کمانڈ کر رہا ہے۔ لاشیں
دیکھ کر وہی سب کو واپسی کے احکامات دے گا اور پھر ہمیں اس کے
احکامات پر عمل کرنا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔
''تم نے ٹرانسمیٹر بلاک کیسے کئے تھے''...... میجر پرمود نے
پوچھا۔
''گلوبز میں لگے ٹرانسمیٹر کی تاروں کو نکال کر میں نے ان کے
نیگیٹو اور پازیٹو پوائنٹس کو بدل دیا تھا اور بس''...... عمران نے مسکرا
کر کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے کہنے پر
ان سب نے سروں سے گلوب اتارے اور پھر ٹرانسمیٹر کی تاروں
کے پوائنٹ بدلنے لگے جو ایک حصے سے باہر نکلی ہوئی تھیں۔
''اب ہم آپس میں کوئی بات نہیں کریں گے۔ ہمیں خاموشی
سے ان کے ساتھ سفر کرنا ہے اور گراس لوئے کی ہدایات پر عمل کرنا
ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ گراس لوئے یا اس کا کوئی ساتھی ہماری
آوازیں سن کر مشکوک ہو جائے اور ایک بات کا اور دھیان رکھنا۔

گروپ میں شامل ہونے کے بعد ہم ایک ساتھ نہیں رہیں گے۔ ہم
ایک دوسرے سے الگ رہیں گے تاکہ ہماری جان پہچان والے کم
ہی ہمارے قریب آئیں۔ اس کے علاوہ ہمیں اس بات کا بھی
دھیان رکھنا ہے کہ کسی کو ہم پر شک نہ ہو اگر ایسا ہو تو شک کرنے
والے کا فوراً خاتمہ کرنا ضروری ہے۔ میرے پاس اور میرے
ساتھیوں کے پاس ایکس ون رنگز ہیں۔ ان رنگز سے ہم زہریلی
نیڈل تھرو کر سکتے ہیں۔ ان نیڈلز پر لگا ہوا زہر ایک لمحے میں انسان
کا خاتمہ کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔
''اوہ۔ ایسے رنگز تو ہمارے پاس بھی موجود ہیں۔ یہ رنگز ہمیں
وائلڈ لائن نے دیئے تھے جو اس مہم میں ہلاک ہو چکا ہے''...... میجر
پرمود نے چونک کر کہا۔
''گڈ۔ یہ اچھی بات ہے۔ ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ ہم دو دو
ٹولیوں میں بٹ جاتے ہیں۔ آپ کے ساتھیوں کے ساتھ میرا ایک
ایک ساتھی رہے گا اور ضرورت پڑنے پر ہم ایک دوسرے کی مدد کر
سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔
''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ان رنگز کی ایک اور
خصوصیت بھی ہے۔ ان رنگز میں ٹرانسمیٹر بھی لگے ہوئے ہیں۔ اگر
ہم سب ان ٹرانسمیٹر کو آن کر کے انہیں فری فریکوئنسی پر ایڈجسٹ
کر لیں تو ہم آپس میں مسلسل رابطے میں رہ سکتے ہیں لیکن ہم رنگز
کے ٹرانسمیٹر پر تب ہی بات کر سکیں گے جب گلوبز کے اندر لگے

ہوئے ٹرانسمیٹر بند ہوں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''گلوبز پر بٹن لگے ہوئے ہیں۔ ان بٹنوں کو پریس کر کے ہم ٹرانسمیٹر آف کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

رنگز کے ساتھ دو نگینے ہیں۔ ان میں سے ایک نگینہ آسانی سے الگ ہو جاتا ہے جسے ہم اپنے کان میں لگا سکتے ہیں۔ اس نگینے میں رسیونگ سسٹم موجود ہے جس سے ہم ایک دوسرے کی آوازیں سن سکتے ہیں۔ انگوٹھی میں لگے ہوئے مائیک سے ہم ایک دوسرے کی باتوں کا جواب بھی دے سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر وہ رنگز ہمیں پہلے سے پہن لینے چاہئیں اور نگینے نکال کر کانوں میں لگا لینے چاہئیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب ایسا کرنا شروع ہو گئے۔ مختلف غاروں سے ہوتے ہوئے وہ کھلے حصے میں باہر آ گئے۔ انہوں نے چونکہ گلوبز میں لگے ہوئے ٹرانسمیٹر آن کر لئے تھے اس لئے انہیں بہت سے افراد کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں پھر عمران اور میجر پرمود کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی جب انہوں نے سنا کہ گراس لوئے اور اس کے ساتھی اس پہاڑی حصے میں پہنچ چکے ہیں جہاں لاشیں موجود تھیں۔ ان لاشوں کو دیکھ کر گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں نے اس بات کا یقین کر لیا تھا کہ یہ لاشیں عمران، میجر پرمود اور ان کے

ساتھیوں کی ہی ہیں۔ ان لاشوں کو جلا دیا گیا اور پھر کچھ دیر کے بعد گراس لوئے نے احکامات دیئے کہ بگ کنگ نے جزیرہ لوکوٹ تباہ کرنے کا حکم دیا ہے اس لئے ان کے پاس جو میگا بم ہیں وہ ان بموں پر ٹائمر فکسڈ کر کے جزیرے کے ہر حصے پر پھینکتے ہوئے ساحلوں کی طرف بڑھیں۔ اب انہیں واپس جانا ہے۔ عمران اور میجر پرمود کو بھلا اس بات کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ ان سب نے بھی لباسوں سے میگا بم نکالے اور ان پر ٹائمر فکسڈ کر کے انہیں جگہ جگہ پھینکتے ہوئے ساحل کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دور جانے کے بعد وہ ایک دوسرے گروپ میں شامل ہو گئے۔ ساحلوں کی طرف مختلف گروپس پہنچ رہے تھے۔ وہ ان گروپس میں شامل ہو کر ایک بڑی لانچ میں آ گئے۔ عمران اور میجر پرمود نے مخصوص اشاروں سے انہیں ایک ہی لانچ میں سوار ہونے کا کہا تھا البتہ لانچ میں وہ ایک دوسرے سے جدا ہو کر ادھر ادھر بکھر گئے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد لانچیں وہاں سے روانہ ہو گئیں اور پھر جزیرے کے مختلف اطراف سے مزید لانچیں بھی نکل کر اس طرف پہنچ گئیں اور ان کا سفر شروع ہو گیا۔ عمران اور میجر پرمود اسی لانچ میں تھے جس میں گروپ کمانڈر گراس لوئے موجود تھا۔ وہ لانچ کے عقبی حصے میں ریلنگ کے پاس کھڑا تھا اور دوربین سے مسلسل جزیرے کی سمت دیکھ رہا تھا۔ جزیرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بار بار ریسٹ واچ پر بھی نظر ڈال رہا تھا۔

لانچ پر آتے ہی تقریباً سب نے سروں سے گلوب اتار دیئے تھے اس لئے انہوں نے بھی گلوب اتار دیئے تھے۔ اب گلوبز نہ ہونے کی وجہ سے وہ آزاد تھے کہ گلوبز کے اندر لگے ہوئے ٹرانسمیٹرز سے ان کی باتیں کوئی اور سن سکتا ہے اس لئے وہ کانوں کے اندر لگے نگینوں اور انگوٹھیوں میں موجود مائیکس کی مدد سے ایک دوسرے سے بات کر سکتے تھے۔

جزیرے پر جو میگا بم پھینکے گئے تھے وہ مقررہ وقت پر بلاسٹ ہو گئے اور سارا جزیرہ مکمل طور پر تباہ ہو کر سمندر برد ہو گیا۔ عمران میجر پرمود اور ان کے ساتھی مطمئن تھے۔ ان کا سفر جاری تھا۔ عمران اور میجر پرمود ایک دوسرے کے قریب تھے۔ ایک ایک دو دو کر کے ان کے باقی ساتھی بھی ایک دوسرے کے قریب آ گئے تھے۔ وہ سب عرشے کے ایک کونے میں کھڑے تھے۔ چونکہ لانچ میں کافی افراد موجود تھے اور وہ سب ایک دوسرے سے خوش گپیوں میں مصروف تھے اس لئے انہیں گروپ کی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ دیکھ کر کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو رہا تھا۔ جزیرے کے تباہ ہوتے ہی گراس لوئے سیڑھیاں اتر کر آرام کرنے کے لئے نیچے کسی کیبن میں چلا گیا تھا۔

''یہ شکر ہے کہ ابھی ہم میں سے کسی کے پاس کوئی جان پہچان والا نہیں آیا ہے ورنہ وہ بات کرتا تو ہماری آوازیں سن کر چونک سکتا تھا''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''ایسا ہوا تو ہم دبی آواز میں اور گول مول انداز میں جواب دے کر اسے مطمئن کر سکتے ہو۔ لانچوں میں آتے ہی تقریباً سب نے شراب پینی شروع کر دی ہے۔ شراب کے نشے میں انہیں آوازیں بدلنے کا شبہ کم ہی ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ لانچیں واقعی سی ورلڈ پہنچتی ہیں یا ہمیں کہیں اور لے جاتی ہیں''...... لیڈی بلیک نے کہا۔

''میں نے ان کی باتیں سنی ہیں۔ ایک آدمی نے کہا تھا کہ کمانڈر گراس لوئے کی ہدایات کے مطابق ساری لانچیں سی ورلڈ ٹو جائیں گی''...... جولیا نے کہا۔

''سی ورلڈ ٹو۔ کیا مطلب۔ کیا یہاں دو سی ورلڈ موجود ہیں''...... ٹرومین نے چونک کر کہا۔

''ان کی باتوں سے تو یہی ظاہر ہو رہا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سی ورلڈ کی وسعت کی وجہ سے اس کے مختلف سیکشن بنائے گئے ہوں جو مین سی ورلڈ کا ہی حصہ ہوں لیکن انہیں سی ورلڈ ون، سی ورلڈ ٹو اور تھری کے نام دیئے گئے ہوں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''نہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ سی ورلڈ کے اندر ہی اس کے سیکشن بنائے گئے ہو''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو پھر''...... میجر پرمود نے کہا۔

''سی ورلڈ سے ہی پاور روبوٹس دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجے جا رہے ہیں۔ یہ ایک جدید سائنسی دنیا ہے۔ بہت بڑی دنیا۔ ہو

سکتا ہے کہ ایک کی بجائے یہاں کئی سی ورلڈ بنائے گئے ہوں۔ جو مختلف شعبوں کے تحت کام کرتے ہوں۔ کہیں روبوٹس تیار ہو رہے ہوں۔ کہیں ریڈ کرافٹس اور کہیں جدید اسلحہ''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کیسے پتہ چلے گا کہ یہاں کتنے سی ورلڈز موجود ہیں اور بگ کنگ ان میں سے کس سی ورلڈ میں موجود ہے''...... لاٹوش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''پہلے ہم یہ تو دیکھ لیں کہ ہم جس سی ورلڈ ٹو میں جا رہے ہیں وہ کیسا ہے۔ وہاں کا سیٹ اپ کیا ہے۔ اگر دو سی ورلڈ ہیں تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں ایک جیسے ہی بنائے گئے ہوں۔ ایک سی ورلڈ میں دنیا پر قبضہ کرنے کا پلان کیا جا رہا ہو اور دوسرے سی ورلڈ میں اسلحہ، روبوٹس اور ریڈ ایئر کرافٹس تیار ہوتے ہوں۔ ہم جہاں بھی جائیں گے وہاں تباہی پھیلانا ضروری ہے۔ ہم جب تک سی ورلڈز کے تمام سیکشن، لیبارٹریاں اور فیکٹریاں تباہ نہیں کریں گے اس وقت تک دنیا پر خطرہ منڈلاتا رہے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ہمارے لئے سی ورلڈ کے حفاظتی سسٹم اور خاص طور پر ان روبوٹس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ضروری ہے جو سی ورلڈز کے سیٹ اپ کو کنٹرول کرتے ہیں۔ جس آدمی سے میں نے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس نے بھی سی ورلڈ ون اور سی ورلڈ ٹو کا تو بتایا تھا لیکن اس بارے میں مزید کچھ نہیں بتایا تھا البتہ اس کے دماغ کو ٹرانس میں لینے کے بعد مجھے یہ پتہ چل گیا ہے کہ دو سی

ورلڈز میں جو ماسٹر کمپیوٹرز کام کرتے ہیں وہ ایم سی ون اور ایم سی ٹو ہیں۔ دونوں ہی ایک جیسا کام کرتے ہیں اور ان دونوں کے ذریعے ہی سی ورلڈز کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ دونوں کمپیوٹروں کو روبوٹس میں ڈھالا گیا ہے۔ مخصوص لباسوں میں وہ روبوٹس ہی ہر طرف گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے ان کمپیوٹروں کو اپنی گرفت میں لینا ہوگا۔ ان کا فنکشن چیک کرنا ہوگا اور ان کے میموری سسٹم کے ساتھ ساتھ ہمیں ان کے آل فنکشنز کو بھی چیک کرنا ہوگا اور انہیں اپنے کنٹرول میں کرنا ہوگا۔ ان میں سے ایک ماسٹر کمپیوٹر بھی اگر ہمارے کنٹرول میں آ گیا تو سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا''...... میجر پرمود نے کہا۔

''کیا یہ کام اتنا آسان ہوگا''...... ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''دنیا میں کون سا کام آسان ہے میرے بھائی۔ سب سے مشکل کام اس دور میں جینا ہے۔ اگر ہم زندہ رہ سکتے ہیں تو پھر سمجھ لو کہ اگر ہم محنت، لگن اور جدوجہد سے کام لیں تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور بڑے سے بڑا کام اپنے انجام تک پہنچ جاتا ہے۔ جب تک ہم زندہ ہیں ہم اپنی کوشش جاری رکھیں گے۔ بگ کنگ کے ارادے خطرناک ہیں۔ اس کے ارادوں کو خاک میں ملانے کے لئے ہی ہم یہاں پہنچے ہیں اور دیکھا جائے تو یہ لڑائی حق اور باطل کی ہے جس میں جیت ہمیشہ حق کی ہی ہوتی ہے''...... عمران

نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی انہوں نے لانچوں کی رفتار میں نمایاں کمی ہوتی ہوئی محسوس کی۔ انہوں نے چونک کر سامنے کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ سامنے سمندر کا پانی ابل رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پانی کے اندر کوئی آتش فشاں پہاڑ ہو جس کے ابلنے سے پانی کھول کر گول پہاڑی کی شکل میں اوپر کی طرف اٹھ رہا ہو۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے دیکھتی جاؤ"...... عمران نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا خاموش ہو گئی۔ دس کی دس لانچیں رک گئی تھیں اور ان کے سامنے پانی کا پہاڑ سا بنتا چلا جا رہا تھا اور پھر اچانک پانی کے پہاڑ جیسی بلند ہوتی ہوئی لہروں میں ایک مشینی باکس نمودار ہوا۔ یہ باکس بہت بڑا تھا جو کسی کنٹینر جیسا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سمندر کے اس حصے میں کوئی شپ ڈوب گیا ہو اور اس شپ کے کسی حصے سے خالی کنٹینر پانی سے ابھر کر باہر آ گیا ہو۔ یہ کنٹینر دوسرے کنٹینروں سے بیس گنا زیادہ بڑا تھا۔ کچھ ہی دیر میں کنٹینر نما باکس پوری طرح سے ابھر کر سمندر سے باہر آ گیا اور سمندر پر تیرنے لگا۔ اسی لمحے اس کنٹینر نما باکس کا ایک حصہ کھلتا چلا گیا۔ کنٹینر نما باکس اندر سے خالی تھا۔

ابھی وہ یہ سب دیکھ ہی رہے تھے کہ گروپ کمانڈر ان کے قریب آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا ایک ٹرانسمیٹر تھا۔

گراس لوئے کو دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے اور ایک دوسرے سے لاتعلق دکھائی دینے لگے۔

"یس ایم سی ٹو۔ میں ابھی پندرہ افراد کو سی ورلڈ ون میں بھیج دیتا ہوں۔ ہمارے سامنے سی ورلڈ ٹو لے جانے والا اسپیشل سی رنر ابھر چکا ہے۔ میں ایک لانچ میں پندرہ افراد یہاں چھوڑ جاتا ہوں۔ ہمارے جانے کے بعد سی ورلڈ ون جانے والا سی رنر آئے گا اور انہیں لے جائے گا۔ اس کے بعد تم انہیں اپنے کنٹرول میں لے لینا۔ اوور"...... گراس لوئے نے ٹرانسمیٹر پر کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ میں سی ورلڈ ون سے دوسرا سی رنر بھیج رہا ہوں۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک مشینی آواز ابھری۔

"او کے۔ ایم سی ٹو۔ اوور"...... گراس لوئے نے کہا اور ایم سی ٹو نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

"کمانڈر۔ کیا ہم سی رنر میں داخل ہو جائیں"...... سامنے موجود ایک آدمی نے چیختے ہوئے گراس لوئے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ ابھی رکو"...... گراس لوئے نے جواباً چیخ کر کہا اور پھر وہ مڑا اور لانچ پر موجود افراد کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظریں عمران پر جم گئیں۔

"ناسٹن۔ یہاں آؤ"...... گراس لوئے نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور تیز تیز چلتا

ہوا گراس لوئے کی طرف بڑھ گیا۔

"یس کمانڈر"...... عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہم سی ورلڈ ٹو جا رہے ہیں۔ سی ورلڈ ون میں ایم سی ٹو کو چند افراد کی ضرورت ہے اس لئے تم اپنے ساتھ چودہ افراد لو اور ایک الگ لانچ میں چلے جاؤ۔ تھوڑی دیر بعد یہاں سی ورلڈ ون سے سی رنر آئے گا۔ تم لانچ لے کر اس میں چلے جانا۔ سی رنر تمہیں سی ورلڈ ون میں پہنچا دے گا اور پھر تمہیں وہاں ایم سی ون یا ایم سی ٹو کی ہدایات پر عمل کرنا ہے۔ سمجھ گئے تم"...... گراس لوئے نے کہا۔

"یس کمانڈر"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اپنے ساتھ جن افراد کو لے جانا ہے انہیں ایک طرف کر لو۔ میں ایک لانچ خالی کراتا ہوں۔ پھر تم اپنے ساتھیوں کو لے کر اس لانچ میں چلے جانا"...... گراس لوئے نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ مڑ کر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ گراس لوئے ٹرانسمیٹر پر لانچوں کے پائلٹس کو ہدایات دینا شروع ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا کہا ہے اس نے"...... قریب آنے پر جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ باقی سب بھی عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"یہاں واقعی دو سی ورلڈز ہیں"۔ عمران نے آہستہ آواز میں کہا

"دو سی ورلڈز"...... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سی ورلڈ ون اور سی ورلڈ ٹو۔ اب ان میں سے اصل سی ورلڈ کون سا ہے اور بگ کنگ کہاں ہے یہ میں نہیں جانتا۔ گراس لوئے کے کہنے کے مطابق سب لانچیں سی ورلڈ ٹو میں جائیں گی لیکن ایک لانچ کو سی ورلڈ ون میں بھیجا جا رہا ہے۔ وہاں چند افراد کی ضرورت ہے اس لئے گراس لوئے نے کہا ہے کہ میں اپنے ساتھ چودہ افراد کو لوں اور ایک لانچ میں یہاں رک جاؤں۔ ساری لانچیں اس کنٹینر جسے یہ سی رنر کہتے ہیں میں داخل ہو جائیں گی اور یہ سی رنر ان لانچوں کو لے کر سی ورلڈ ٹو کی طرف چلا جائے گا۔ اس کے جانے کے یہاں ایسا ہی ایک اور سی رنر آئے گا اور ہم اپنی لانچ اس میں لے جائیں گے اور یہ سی رنر ہمیں سی ورلڈ ون میں پہنچا دے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر کیا سوچا ہے تم نے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہمیں ان کی ہدایات پر عمل کرنا پڑے گا۔ اگر یہاں دو سی ورلڈز ہیں تو پھر ہمیں دونوں سی ورلڈز کو ہی تباہ کرنا پڑے گا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہمیں اس بات کا علم ہو گیا ہے اور گراس لوئے نے ہمیں خود ہی موقع بھی دے دیا ہے کہ ہم سب ایک سی ورلڈ میں جانے کی بجائے الگ الگ جائیں۔ آپ اپنی ٹیم کے ساتھ سی ورلڈ ٹو چلے جائیں اور میں اپنے ساتھیوں کو لے کر سی ورلڈ ون روانہ ہو جاتا ہوں۔ اس طرح ہم جلد ان دونوں سی ورلڈز کو تباہ کر دیں گے۔ بگ کنگ کہاں ہے اس کا پتہ تو ہمیں سی ورلڈ پہنچنے کے بعد

ہی چل سکتا ہے۔ بگ کنگ کہیں بھی ہو جس طرح دو سی ورلڈز ہیں اسی طرح دو ماسٹر کمپیوٹر بھی ہیں۔ ایک ایم سی ون کہلاتا ہے اور دوسرا ایم سی ٹو۔ اب کون کس کے مقابلے پر آتا ہے اس بات کا پتہ بھی ہمیں بعد میں ہی چلے گا۔ بہرحال ہمیں اب الگ ہونا ہی پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''بگ کنگ سی ورلڈ ون میں ہو یا سی ورلڈ ٹو میں، یہ بات طے ہے کہ بلیک ڈائمنڈ اسی کے پاس ہے۔ اگر وہ سی ورلڈ ون میں موجود ہے تو تم اس کا خاتمہ کرو گے اور اس سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کر کے تم مجھے دو گے۔ اس بات کا تمہیں ابھی اور اسی وقت مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا''...... میجر پرمود نے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ دکھ سہے بی فاختہ اور انڈے کوے کھا جائیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا مطلب ہوا اس بات کا''۔ میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

''یہی کہ ساری محنت میں کروں۔ بگ کنگ کو میں پکڑوں اور اس سے زبردستی بلیک ڈائمنڈ حاصل کروں اور اسے لا کر تمہاری جھولی میں ڈال دوں یہ کیسے ہو سکتا ہے''۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''بلیک ڈائمنڈ تو تمہیں بہرحال مجھے دینا ہی پڑے گا۔ ایسے نہ سہی ویسے سہی۔ یہ یاد رکھو اگر تم نے مجھے چکر دینے یا بلیک ڈائمنڈ لے کر بھاگنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ میں پاکیشیا تو کیا قبر تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ بلیک ڈائمنڈ حاصل

کرنے کے لئے مجھے اگر پاکیشیا پہنچ کر تمہیں قبر سے بھی نکالنا پڑے تو میں نکالوں گا اور تم سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کر کے ہی رہوں گا''...... میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

''اور اگر یہی بات میں کہوں تو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا مطلب۔ کون سی بات''...... میجر پرمود نے کہا۔

''مطلب یہ کہ بگ کنگ اگر سی ورلڈ ٹو میں ہوا اور تم نے اس سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کیا تو وہ بلیک ڈائمنڈ مجھے دینا ہو گا''۔ عمران نے کہا۔

''کیا تمہیں مجھ سے ایسی حماقت کی توقع ہے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''تو میں بھی صرف نام کا ہی احمق ہوں۔ تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں بلیک ڈائمنڈ تمہیں دے دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ آپ دونوں کی بلیک ڈائمنڈ کے لئے ابھی سے لڑائی فضول ہے۔ بگ کنگ کس سی ورلڈ میں ہے اس کا ہی پتہ نہیں ہے اور ممکن ہے کہ بلیک ڈائمنڈ اس کے پاس موجود ہی نہ ہو اور اس نے اسے کسی ایسی جگہ پہنچا دیا ہو جہاں سے اسے حاصل کرنے کے لئے آپ دونوں کو نئے سرے سے جدوجہد کرنا پڑے۔ اس وقت آپ دونوں اگر بلیک ڈائمنڈ کو بھول کر سی ورلڈ کی تباہی پر توجہ دیں تو بہتر ہو گا''...... ٹرومین نے کہا۔

''تو ہم کون سا سیریس ہیں بھائی۔ وقت گزارنے کے لئے

باتیں کر رہے ہیں بلکہ دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں تاکہ گراس
لوئے اور اس کے ساتھیوں کو یہی لگے کہ میں یہ طے کر رہا ہوں کہ
کس کس کو اپنے ساتھ سی ورلڈ ون میں لے جانا چاہتا ہوں کیوں
میجر پرموڈ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر پرمود نے
ایک طویل سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ کہہ رہے ہیں کہ گراس لوئے نے آپ کو چودہ افراد
ساتھ لے جانے کا کہا ہے مطلب آپ سمیت پندرہ افراد ہو گئے۔
آپ سمیت آپ کے ساتھیوں کی تعداد بارہ ہے پھر باقی کن افراد کو
ساتھ لے جائیں گے''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''گندم کے ساتھ گیہوں بھی پس جاتا ہے۔ ہم اپنے ساتھ ان
کے ہی تین ساتھی لے جائیں گے تاکہ ضرورت پڑنے پر ان کی
قربانی دی جا سکے''...... عمران نے کہا تو وائٹ شارک نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔ اس دوران گراس لوئے کے حکم پر ایک لانچ ان کی
لانچ کے ساتھ آ کر رک گئی تھی اور اس میں موجود افراد اس لانچ
میں منتقل ہو رہے تھے۔

''ناسٹن۔ لانچ تمہارے لئے خالی کر دی گئی ہے۔ تم اپنے
ساتھیوں کو لے کر دوسری لانچ میں چلے جاؤ''...... گراس لوئے نے
دور سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس کمانڈر''...... عمران نے جواب دیا۔

''آؤ۔ اب ہماری رخصتی کا وقت آ گیا ہے''...... عمران نے کہا

تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں
اور باقی کے تین افراد کو ساتھ لیا اور پھر لانچ کے ریلنگ کے اوپر
سے کودتا ہوا دوسری لانچ کی ریلنگ کو پکڑ کر دوسری لانچ میں پہنچ
گیا۔ اس کے ساتھی بھی اسی انداز میں دوسری لانچ میں چلے گئے۔
جیسے ہی وہ سب دوسری لانچ میں منتقل ہوئے لانچ گھومی اور پھر
تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اس لانچ کے ہٹتے ہی باقی لانچیں
حرکت میں آئیں اور پھر سامنے موجود کنٹینر نما باکس کے کھلے
ہوئے حصے کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ کچھ ہی دیر میں ایک ایک کر
کے ساری لانچیں اس کنٹینر نما باکس میں داخل ہو گئیں اور پھر جیسے
ہی آخری لانچ اس کنٹینر نما باکس میں داخل ہوئی اسی لمحے کنٹینر کے
گیٹ نما دروازے خود بخود بند ہوتے چلے گئے۔ گیٹ بند ہوتے
ہی کنٹینر نما باکس کو جھٹکا لگا اور وہ سمندر میں ڈوبنا شروع ہو گیا۔
باکس کے گرد لہروں کا جال سا بنتا جا رہا تھا اور باکس پانی میں ڈوبتا
چلا جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں کنٹینر نما باکس مکمل طور پر پانی میں اتر
گیا اور پانی کی سطح برابر ہو گئی۔

''یہ اچھا ہوا ہے کہ میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہم سے الگ
ہو گئے ہیں۔ مجھے تو وہ ایک آنکھ نہیں بھا رہے تھے''...... تنویر نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چلو۔ اب چلے گئے نا وہ''...... خاور نے کہا۔

''تو کیا اب ہم سی ورلڈ ون جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''گراس لوئے نے تو یہی کہا تھا''......عمران نے جواب دیا۔

''حیرت ہے۔ نجانے یہ سی ورلڈ ہے کہاں جہاں لے جانے کے لئے بگ کنگ نے اس قدر عجیب وغریب طریقہ کار اختیار کر رکھا ہے۔ سمندر سے ایک کنٹینر نما باکس ابھرتا ہے اور ساری لانچیں اس باکس میں چلی جاتی ہیں اور باکس انہیں لے کر سمندر میں اتر جاتا ہے۔ کیا نام بتایا تھا تم نے اس باکس کا''...... جولیا نے کہا۔

''سی رنر''......عمران کی بجائے صفدر نے جواب دیا۔

''ہاں۔ سی رنر۔ کیا یہ سی رنر سمندر میں صرف نیچے ہی اترتا ہے یا پھر کسی آبدوز کی طرح سمندر کے اندر تیرتا بھی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اس بارے میں مجھے تو کیا شاید میرے رقیب کو بھی کچھ معلوم نہ ہو''......عمران نے کہا۔ ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا ہو گا کہ انہوں نے کچھ فاصلے پر سمندر کا پانی ایک بار پھر ابھرتے دیکھا اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد سمندر میں ایک اور ویسا ہی کنٹینر نما باکس ابھر آیا جیسا انہوں نے پہلے دیکھا تھا۔

''تم نے کہا تھا کہ گراس لوئے نے تمہیں اپنے ساتھ چودہ افراد کو لے جانے کا کہا تھا۔ اس لانچ کا کیپٹن بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اس طرح تو ہماری تعداد سولہ یا شاید اس سے زیادہ ہو گئی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ لانچ ہمیں سی ورلڈ ون میں ڈراپ کرنے کے

بعد واپس چلی جائے''......عمران نے کہا۔

''کہاں''......جولیا نے پوچھا۔

''مجھے کیا معلوم۔ ایسا کرتے ہیں کہ ہم سی ورلڈ ون میں ڈراپ ہو جائیں گے۔ تم لانچ میں ہی رہنا۔ پھر یہ جہاں جائے گی تو تمہیں خود ہی اس کا پتہ چل جائے گا''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ سی رنر کا گیٹ نما دروازہ کھل گیا تھا۔ اس دروازے کے کھلتے ہی لانچ حرکت میں آئی اور آہستہ آہستہ سی رنر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''ہم نے یہاں جتنی باتیں کرنی تھیں کر لیں۔ ہمارے ساتھ اب اور افراد بھی موجود ہیں اس لئے لانچ جیسے ہی اس باکس میں جائے گی ہم میں سے کوئی آپس میں بات نہیں کرے گا۔ خاص طور پر ہمیں اس بات کا دھیان رکھنا ہے کہ ہم جب بھی بولیں ہماری زبانوں پر سی ورلڈ کی مخالفت کا کوئی لفظ نہ آئے اور نہ ہی ہم پاکیشیا کا یا اپنا نام زبان پر لائیں گے''......عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سی رنر اندر سے خالی تھا۔ اس کے اندر کے آدھے حصے میں سمندری پانی تھا۔ لانچ کنٹینر نما باکس کے اندر آ کر رک گئی۔ جیسے ہی لانچ اندر آئی اسی لمحے اس کا گیٹ بند ہوتا چلا گیا۔ گیٹ کے بند ہوتے ہی اندر گھپ اندھیرا پھیل گیا۔ اندھیرے کے ساتھ وہاں خاموشی مسلط ہو گئی تھی البتہ پانی کی آواز انہیں بدستور سنائی دے

رہی تھی۔ پھر انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے سی رنر کے اندر موجود پانی باہر نکل رہا ہو۔ انہیں لانچ نیچے بیٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ کچھ دیر کے بعد لانچ جیسے کنٹینر نما باکس میں موجود کسی اسٹینڈ پر ایڈجسٹ ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اسٹینڈ کے ساتھ لگے ہوئے کلپس کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ بند ہوئے اور لانچ ان میں پھنس گئی۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ اسی لمحے کنٹینر نما باکس کے اندر یکلخت تیز روشنی پھیل گئی۔ تیز روشنی چونکہ اچانک پھیلی تھی اس لئے ان کی آنکھیں چندھیا گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی آنکھیں روشنی میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو وہ اسی طرح لانچ میں ریلنگ کے پاس کھڑے تھے۔ کنٹینر نما باکس اندر سے مکمل طور پر سیلڈ تھا۔ انہوں نے نیچے جھانک کر دیکھا تو واقعی کنٹینر نما باکس کے اندر سے پانی غائب ہو چکا تھا اور لانچ کنٹینر کے سنٹر میں نصب فولادی اسٹینڈز پر رکی ہوئی تھی جس کے کلپس نے اسے ایک جگہ ساکت کر رکھا تھا۔

کنٹینر کی چھت کے پاس کناروں پر کئی طاقتور بلب لگے ہوئے تھے جو سب جل رہے تھے اور ان تیز بلبوں کی روشنی سے ان کی آنکھیں خیرہ ہوئی تھیں۔ کنٹینر نما باکس سی رنر ساکت تھا پھر اچانک انہیں ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے سی رنر باکس نیچے سمندر میں اتر رہا ہو۔

بگ کنگ اپنے آفس میں موجود تھا۔ اسے اس بات کی بے حد خوشی تھی کہ گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں نے جزیرہ لوکوٹ پر عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا اور ان کی لاشیں جلا کر راکھ بنا دی تھیں۔ ایم سی ٹو نے اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ اس کے حکم پر گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں نے جزیرہ لوکوٹ کو ہی تباہ کر دیا ہے۔ جن افراد کی لاشیں گراس لوئے نے جلائی تھیں اس کے کہنے کے مطابق وہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہی تھے اور اگر بالفرض محال ان میں سے کوئی بچ گیا تھا اور جزیرے میں کہیں چھپ گیا تھا تو اب جزیرے کی تباہی کے بعد اس کا بھی زندہ رہنا ناممکن تھا۔ جزیرہ تباہ ہو کر مکمل طور پر سمندر برد ہو گیا تھا۔ اس طرح عمران، میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کا نام و نشان تک ختم ہو گیا تھا۔

عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خبر سن کر

بگ کنگ بے حد خوش تھا۔ اس کے پاس وقت نہیں تھا ورنہ ان سب کی ہلاکت پر وہ سی ورلڈ میں باقاعدہ جشن مناتا۔ بگ کنگ کی میز پر ایک طرف ایک پورٹیبل مشین پڑی تھی جو بند تھی۔ اچانک مشین میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں تو بگ کنگ نے ہاتھ بڑھا کر اس کا سوئچ آن کر دیا۔ مشین کے ساتھ اسکرین لگی ہوئی تھی۔ اسکرین آن ہوتے ہی اس پر ایم سی ون کی تصویر ابھر آئی۔

"ایم سی ون آن دی لائن بگ کنگ"...... ایم سی ون نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ایم سی ون۔ بولو۔ کس لئے آن لائن ہوئے ہو"۔ بگ کنگ نے کہا۔

"بگ کنگ۔ میں نے یہ بتانے کے لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ کی ہدایات کے مطابق ایم سی ٹو کو سی ورلڈ ٹو بھیج دیا گیا ہے تاکہ وہ سی ورلڈ ٹو کا باقاعدہ انتظامی اور اموری انتظام سنبھال سکے۔ آپ کی ہدایات کے مطابق سی ورلڈ ٹو بھی سی ورلڈ ون کی طرح مکمل طور پر فعال کر دیا گیا ہے تاکہ اسے سی ورلڈ ون کی طرح مسلسل ایکٹیو رکھا جا سکے۔ سی ورلڈ ٹو میں روبوٹس پروڈکشن کے ساتھ وہ تمام کام ہوں گے جو سی ورلڈ ون میں ہوتے ہیں"...... ایم سی ون نے کہا۔

"گڈ شو۔ اور کوئی رپورٹ"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اس کے علاوہ ایم سی ٹو نے گراس لوئے کے پندرہ ساتھیوں کو سی ورلڈ کی طرف بھیج دیا ہے بگ کنگ۔ ان افراد کی ڈیوٹی سی ورلڈ ون کے اس حصے میں لگائی جائے گی جس کے بارے میں ای کنگ نے نشاندہی کی تھی کہ وہ سی ورلڈ ون کا کمزور ترین حصہ ہے اور وہاں سیکورٹی کا کوئی انتظام موجود نہیں ہے"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ان سے کہنا کہ وہ اس حصے میں مسلسل گشت رکھیں اور سمندر سے کسی بھی جاندار کو سی ورلڈ میں داخل نہ ہونے دیں چاہے وہ کوئی سمندری جانور ہی کیوں نہ ہوں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ون نے کہا۔

"جب وہ آ جائیں تو تم انہیں سٹور سے ڈبل ریز گن دے دینا۔ ڈبل ریز گن سے وہ کسی بھی جاندار کو لمحوں میں جلا کر بھسم کر سکیں گے اس طرح سی ورلڈ کا یہ حصہ بھی مکمل طور پر محفوظ ہو جائے گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"اوکے"...... بگ کنگ نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا سوئچ آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات گہرے ہو گئے تھے۔ اسی لمحے میز پر رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی مشین پر ہلکی سی گھنٹی کی آواز سنائی دی تو بگ کنگ نے چونک کر اس

مشین کی طرف دیکھا۔ مشین پر ایک ہندسہ تیزی سے سپارک کر رہا تھا۔ اس ہندسے کو دیکھ کر بگ کنگ کے چہرے پر حیرت ابھر آئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین اٹھائی اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس کرتے ہی اس نے مشین واپس میز پر رکھی اور پھر میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا باکس نما آلہ نکال لیا۔ اس باکس پر وہی ہندسہ سرخ رنگ میں لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے باکس کے کونے میں موجود بٹن کو پریس کر دیا۔ باکس کے ایک حصے میں چھوٹے چھوٹے سینکڑوں سوراخ سے بنے ہوئے تھے۔

''ہیلو ہیلو۔ ون ڈاؤن پوائنٹ سے ہسل بول رہا ہوں بگ کنگ۔ ون ڈاؤن سے سی میں ایک سی رنر بھیجا گیا تھا۔ اس سی رنر میں ایک لانچ موجود ہے جس پر سترہ افراد موجود ہیں۔ پندرہ لانچ کے اندر موجود ہیں اور دو افراد انجن روم میں ہیں''...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ ان پندرہ افراد کو میری ہی اجازت سے یہاں لایا گیا ہے۔ سی رنر کو اندر آنے دو''...... بگ کنگ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''یس بگ کنگ۔ سی رنر کو کس راستے سے اندر لانا ہے''۔ دوسری طرف موجود ہسل نے پوچھا۔

''سی رنر کی آمد کی اطلاع ایم سی ون کو دے دو۔ وہ پہلے سی رنر میں موجود افراد کی چیکنگ کرے گا اور پھر وہ خود ہی فیصلہ کرے گا

کہ سی رنر کس وے سے اندر لانا ہے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''اوکے بگ کنگ''...... ہسل نے جواب دیا۔

''رکو۔ ایک منٹ میری بات سنو''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ہسل نے کہا۔

''تم لانچ کے لئے فرسٹ گیٹ کھول دو اور اسے اندر آنے دو۔ میں وہاں خود آ رہا ہوں۔ ایک بار میں خود انہیں چیک کرنا چاہتا ہوں''...... بگ کنگ نے کہا۔

''اوکے بگ کنگ''...... ہسل نے کہا تو بگ کنگ نے مزید کچھ کہے بغیر باکس کو آف کر کے میز کی دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا۔ وہ جیسے ہی اندر آیا کمرے کا دروازہ بند ہو گیا اور کمرے کا فرش کسی خود کار لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ کمرہ جب ساکت ہوا تو دروازہ خودکار طریقے سے کھل گیا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک فولادی دروازہ تھا۔ دروازے کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ بگ کنگ نے دروازے پر اپنا ہاتھ رکھا تو بلب بجھ گیا اور دروازہ ہلکی سی سرر کی آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔ اس سارے سی ورلڈ میں بگ کنگ نے ایسا سسٹم لگایا ہوا تھا کہ ویسے تو دروازے مخصوص کوڈ کے بغیر کسی صورت میں نہ کھل سکتے تھے اور یہ کوڈ بھی متعلقہ آدمی کی آواز میں جب تک دوہرایا نہ جاتا کمپیوٹر دروازہ نہ کھولتا تھا۔

لیکن بگ کنگ کے لئے یہ سب کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ اپنا ہاتھ جس دروازے پر رکھ دیتا تھا وہ دروازہ خود بخود کھل جاتا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی بگ کنگ اندر داخل ہوا۔ یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جہاں سامنے ایک بڑا سا تالاب دکھائی دے رہا تھا۔ اس تالاب میں سمندری پانی بھرا ہوا تھا۔ یہی سی ورلڈ ون کا سپیشل فرسٹ وے تھا۔ سی رنر اسی راستے سے اندر داخل ہونے والی تھی۔ کمرے کی ایک سائیڈ میں دیوار کے ساتھ ایک لمبی چوڑی مشین تھی۔ اس مشین کے سامنے ایک نوجوان سرخ رنگ کا کوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ون ڈاؤن کا انچارج ہسل تھا جس نے ابھی کچھ دیر قبل بگ کنگ سے سپیشل مشین پر بات کی تھی۔ بگ کنگ کو آتے دیکھ کر وہ فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے نہایت مؤدبانہ انداز میں بگ کنگ کے لئے اپنی گردن جھکا دی۔ بگ کنگ تیز تیز چلتا ہوا مشین کی طرف بڑھا اور پھر وہ مشین کے پاس پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ہسل اس کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

مشین کے درمیان موجود ایک بڑی سی اسکرین پر سمندر کے اندر کا منظر واضح دکھائی دے رہا تھا جس میں ایک بڑا سا کنٹینر نما باکس کسی بڑی اور تیز رفتار آبدوز کی طرح تیرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ سی رنر تھا جو سی ورلڈ کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔ بگ کنگ نے مشین کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو سی رنر کا باکس سکرین پر پھیلتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد وہ پوری طرح اسکرین پر پھیل گیا۔

بگ کنگ نے ایک اور بٹن پریس کیا تو سی رنر کا اندرونی منظر اسکرین پر ابھر آیا۔ سی رنر کے اندر تیز روشنی ہو رہی تھی اور اسٹینڈز پر ایک بڑی سی لانچ کھڑی دکھائی دے رہی تھی لانچ کے عرشے پر مخصوص لباس پہنے پندرہ افراد موجود تھے۔ اسکرین پر شیڈوز کی شکل میں دو مزید افراد دکھائی دے رہے تھے جو کہ انجن روم میں کرسیوں پر اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ بگ کنگ نے مشین کا ایک ہینڈل پکڑا اور باری باری ان افراد کو اسکرین پر کلوز کر کے غور سے ان کے چہرے دیکھنے لگا۔ ان افراد کے چہرے دیکھ کر اس کے چہرے پر کوئی تعجب دکھائی نہ دیا تھا۔ اس نے سب افراد کے چہرے دیکھ لئے تو اس کے چہرے کا اطمینان اور بڑھ گیا۔

''میں نے پہلے ہی چیک کر لیا تھا بگ کنگ۔ یہ تمام افراد کلیئر ہیں۔ ان کے چہروں پر میک اپ نہیں ہے''...... ہسل نے کہا۔

''کس کیمرے سے چیک کیا ہے انہیں''...... بگ کنگ نے پوچھا۔

''ایم ڈی ہنڈرڈ سے''...... ہسل نے جواب دیا۔

''کیمرے سے چیک کرنے کے لئے تم نے مارک ڈاؤن آن کیا تھا''...... بگ کنگ نے پوچھا۔

''مارک ڈاؤن۔ اوہ نو کنگ۔ میں مارک ڈاؤن آن کرنا بھول گیا تھا''...... ہسل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو بگ کنگ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''سانس لینا تو نہیں بھولتے نانسنس۔ پھر مارک ڈاؤن آن کرنا کیسے بھول گئے تھے''...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری بگ کنگ۔ رئیلی ویری سوری''...... ہسل نے شرمندگی سے کہا۔

''میں ان کے چہرے مارک کرتا ہوں۔ تم مارک ڈاؤن کرو۔ ابھی''...... بگ کنگ نے کہا۔

''اوکے بگ کنگ''...... ہسل نے کہا اور بگ کنگ مشین کے مختلف بٹن پریس کرنا شروع ہو گیا۔ جیسے جیسے وہ بٹن پریس کرتا گیا سی رنز میں موجود تمام افراد کے چہروں کے گرد سرخ رنگ کا دائرہ سا بنتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر ہسل آگے بڑھا اور اسکرین کے ان حصوں پر تیزی سے انگلی پھیرنی شروع کر دی جہاں جہاں دائرے بنے ہوئے تھے۔ دائروں میں سرخ رنگ سا بھرتا چلا گیا۔ جب سب کے چہرے سرخ رنگ کے دائروں میں چھپ گئے تو بگ کنگ نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ہسل تیزی سے مشین کے دوسرے حصے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کے چند بٹن پریس کئے اور پھر اس نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک ہینڈل زور سے نیچے کھینچا۔ تو اسکرین پر سرخ رنگ کی تیز روشنی پھیل گئی اور ساری اسکرین جیسے سرخ رنگ میں چھپ گئی۔

''کچھ دیر اسے ایسا ہی رہنے دو تاکہ ریڈ لائٹ ان کے چہروں کی ڈیپ چیکنگ کرے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ہسل نے جواب دیا۔ تقریباً پانچ منٹ تک ان سب کے چہرے سرخ روشنی میں چھپے رہے پھر بگ کنگ نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو اسکرین یکلخت تاریک ہو گئی لیکن اگلے ہی لمحے اسکرین دوبارہ روشن ہوئی اور اسکرین پر پہلے والا منظر ابھر آیا تو اسی لمحے بگ کنگ اس بری طرح سے اچھل پڑا کہ مشکل سے کرسی سمیت الٹتا الٹتا بچا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ تو وہی لوگ ہیں۔ وہی دس مرد اور دو عورتیں''...... بگ کنگ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑ کر رہ گیا تھا۔

''کون لوگ بگ کنگ''...... ہسل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس''...... بگ کنگ الٹا اسی پر چڑھ دوڑا اور ہسل سہم کر خاموش ہو گیا۔ بگ کنگ کی حالت اس وقت خراب ہو رہی تھی۔ اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں جیسے وحشت سی دکھائی دے رہی تھی اور وہ اسکرین پر نظر آنے والے افراد کو یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے وہ انسان نہ ہوں بلکہ قوم جنات سے ہوں۔ اسکرین پر اب ان افراد کے اسے اصل چہرے دکھائی دے رہے تھے اور یہ چہرے علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے تھے۔ ان چہروں کو ہی دیکھ کر بگ کنگ کی حالت خراب ہوئی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ سب تو ہلاک ہو گئے تھے۔ ایم سی ٹو نے کہا تھا کہ گراس لوئے نے ان سب کی جلی ہوئی لاشیں اسے دکھائی تھیں اور ایم سی ٹو نے اپنے میموری ڈیٹا سے اس کی تصدیق بھی کی تھی کہ ہلاک ہونے والے عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہیں پھر یہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کیا کر رہے ہیں"...... بگ کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ تھرتھرا رہا تھا۔ کچھ دیر وہ آنکھیں پھاڑے ان سب کو دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر تیزی سے مشین کے چند بٹن پریس کئے اور پھر اس نے سائیڈ سے ایک مائیک نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے مشین کا بٹن پریس کیا تو مشین کی اسکرین سے سی رنز کا منظر غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ایم سی ون کی تصویر ابھر آئی۔

"ہیلو ہیلو۔ بگ کنگ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... بگ کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ ایم سی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"یہ سب کیا ہے ایم سی ون۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم نے سی رنز میں آنے والے افراد کو چیک کیا تھا اور سب افراد او کے ہیں۔ لیکن جانتے ہو یہ کون لوگ ہیں۔ اوور"...... بگ کنگ نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میں نے جب ان کی چیکنگ کی تھی تو مجھے

ان کے چہرے اصل دکھائی دیئے تھے لیکن اب آپ نے ایم ایم ون مشین آن کی ہے تو مجھے بھی ان کے اصل چہرے دکھائی دے گئے ہیں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ ان میں تین ہمارے ساتھی ہیں۔ اوور"...... ایم سی ون نے کہا۔

"اگر تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو پھر تم سی رنز کو روکنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے ہو نانسنس۔ روکو سی رنز کو اور اسے واپس سمندر میں دھکیل کر تمام افراد کو ہلاک کر دو۔ ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچنا چاہئے۔ اوور"...... بگ کنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس وقت میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں بگ کنگ کی سی رنز کو واپس بھیج سکوں یا سی رنز میں موجود افراد کو ہلاک کر سکوں۔ سی رنز ایم سی ٹو کی وائس کمانڈر پر یہاں آ رہی ہے۔ جب تک وہ خود یہاں آ کر سی رنز کو نہیں روکتا سی رنز کو سی ورلڈ میں داخل ہونے سے نہیں روکا جا سکتا۔ اوور"...... ایم سی ون نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بگ کنگ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"کیوں۔ کیا ایم سی ٹو یہاں سے جاتے ہوئے تمہیں تمام اختیارات دے کر نہیں گیا ہے جو تم اس سی رنز کو نہیں روک سکتے۔ اوور"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس نے مجھے تمام اختیارات دے دیئے ہیں بگ کنگ لیکن اس نے سی رنز کو اپنی وائس کے تحت کنٹرول کیا تھا اور جب تک وہ

یہاں کے سسٹم کے تحت سی رنز کو اپنی وائس میں آرڈر نہیں دے گا
سی رنز کو میں نہیں روک سکوں گا۔ اوور“ ...... ایم سی ون نے کہا۔

”تو تم بیک پاور سسٹم آن کرو اور کسی بھی طرح اسے سی ورلڈ
سے دور لے جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی بھی حال میں
سی ورلڈ میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے
کہ گراس لوئے نے ایم سی ٹو کو بتایا تھا کہ اس نے عمران، میجر
پرمود اور ان کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں
بھی جلا دی ہیں۔ اگر وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں
بھی جل چکی ہیں تو پھر یہ اب تک زندہ کیسے ہیں اور سی رنز میں کیا
کر رہے ہیں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ میجر پرمود اور اس
کے ساتھی کہاں ہیں۔ اوور“ ...... بگ کنگ نے تیز تیز بولتے ہوئے
کہا۔

”اس بارے میں مجھے کچھ بھی علم نہیں ہے بگ کنگ۔ یہ سارا
کنٹرول ایم سی ٹو کے پاس تھا۔ اسی نے مجھے بریف کیا تھا کہ
گراس لوئے نے ان تمام افراد کی لاشوں کی تصویریں بھیجی تھیں۔
ایم سی ٹو نے اپنی میموری میں موجود ان افراد کا ڈیٹا چیک کیا تھا اور
سب لاشوں کی تصویریں عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں سے
میچ کر رہی تھیں۔ ایم سی ٹو کے مطابق تو واقعی یہ سب ہلاک ہو چکے
ہیں لیکن اس کے باوجود اب یہ سی رنز میں زندہ دکھائی دے رہے
ہیں۔ اوور“ ...... ایم سی ون نے کہا۔

”یہ زندہ کیوں ہیں اور سی رنز میں کیسے پہنچے ہیں۔ یہ سب بعد
میں دیکھا جائے گا۔ فی الحال تو ہمیں انہیں سی ورلڈ میں داخل
ہونے سے روکنا ہے اور وہ بھی ہر حال میں۔ اگر یہ سی ورلڈ میں
داخل ہو گئے تو میں نے انہیں جو چیلنج دیا تھا یہ مجھ سے چیلنج جیت
جائیں گے اور میں بگ کنگ ہوں۔ کوئی مجھے چیلنج میں ہرا دے یہ
میں کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ انہیں ہلاک کر دو۔
جیسے بھی ہو سب کے سب ہلاک ہو جانے چاہئیں۔ سمجھے تم۔
اوور“ ...... بگ کنگ نے اسی طرح مسلسل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا
غصہ پورے عروج پر پہنچا ہوا تھا۔

”انہیں ہلاک تو نہیں کیا جا سکتا ہے بگ کنگ لیکن آپ چاہیں
تو یہ بے ہوش ہو سکتے ہیں۔ انہیں سی رنز میں طویل مدت کے لئے
بے ہوش کر دیا جائے اور پھر یہ جیسے ہی سی ورلڈ میں پہنچیں انہیں
اسی وقت گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے یا انہیں بے ہوشی کی
حالت میں ہی اٹھا کر برقی بھٹی میں پھینک دیا جائے تا کہ ان کی
لاشیں واقعی راکھ بن جائیں۔ اوور“ ...... ایم سی ون نے کہا۔

”لیکن انہیں بے ہوش کیسے کیا جا سکتا ہے۔ کیا کوئی ایسا سسٹم
ہے کہ انہیں سی رنز کے اندر ہی بے ہوش کیا جا سکے اور طویل مدت
کے لئے تا کہ سی ورلڈ میں آنے اور برقی بھٹی کے اندر جل جانے
تک انہیں ہوش ہی نہ آ سکے۔ اوور“ ...... بگ کنگ نے کہا۔

”یس بگ کنگ۔ آپ جس ایم ایم کلیئر مشین پر بیٹھے ہیں۔

اس میں سائیک ٹوئن سسٹم موجود ہے۔ اس سسٹم سے آپ سی رنر کی آر سی بیٹریوں کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو مشین کے ساتھ سی رنر کی کسی بھی بیٹری کو ریموو کر کے اسے لیک کر سکتے ہیں۔ سی رنر میں آر آر ون کی ڈبل پاور بیٹریاں لگی ہوئی ہیں جو زہریلے مواد سے بھری ہوئی ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی بیٹری لیک ہو جائے تو سی رنر کے اندر نیلے رنگ کا زہریلا دھواں بھر جائے گا اور اس دھویں کو یہ لوگ زیادہ دیر برداشت نہ کر سکیں گے۔ اس دھویں کا اثر بے حد تیز ہے۔ اس سے یا تو یہ ہلاک ہو جائیں گے یا پھر طویل مدت کے لئے بے ہوش۔ جب تک انہیں سی سی ون ہنڈرڈ کے انجکشن نہ لگائے جائیں گے اس وقت تک انہیں کسی بھی صورت میں ہوش نہیں آئے گا اور ہم انہیں اسی حالت میں اٹھا کر برقی بھٹیوں میں پھینک سکتے ہیں۔ اوور''...... ایم سی ون نے جواب میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا تم سائیک ٹوئن سسٹم آن کرنا جانتے ہو''...... بگ کنگ نے ساتھ کھڑے ہسل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ہسل نے اثبات میں سر ہلا کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تو کیا تم اس سسٹم کے تحت سی رنر کی کوئی زہریلی بیٹری لیک کر سکتے ہو تاکہ سی رنر میں زہریلا نیلا دھواں بھر جائے اور یہ ہلاک یا بے ہوش ہو جائیں''...... بگ کنگ نے پوچھا۔

''یس بگ کنگ۔ میں ایم ایم کلیئر مشین کا ایک ایک پوائنٹ سمجھتا ہوں۔ اسے کیسے کنٹرول کیا جاتا ہے اور اس سے کیا کام لیا جا سکتا ہے مجھے اس میں پوری مہارت حاصل ہے''...... ہسل نے کہا۔

''گڈ شو۔ جلدی کرو اور سسٹم آن کرو۔ جب بیٹری لیک ہونے کے لئے تیار ہو جائے تو مجھے بتانا''...... بگ کنگ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''بیٹھو اور فوراً اپنا کام شروع کرو''...... بگ کنگ نے کہا تو ہسل فوراً کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھ تیزی سے مشین پر چلنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اطمینان بھرے انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کام ہو گیا ہے بگ کنگ۔ میں نے ایک بیٹری کو لنک کر لیا ہے اور اس کے ساتھ لگے ریڈ بلاسٹر کو ڈی پوائنٹ پر ایڈجسٹ کر دیا ہے۔ اب آپ ایک بٹن پریس کریں گے تو ڈی پوائنٹ ہیٹ اپ ہو جائے گا اور اس کے ہیٹ اپ ہوتے ہی بیٹری کا ایک حصہ جل جائے گا اور بیٹری لیک ہو جائے گی۔ یہ سسٹم خراب ہونے والی بیٹری کو ڈسٹرائے کرنے کے لئے لگایا گیا ہے تاکہ اس کے اثرات دوسری بیٹریوں پر نہ پڑ سکیں۔ کسی بھی بیٹری کو ڈسٹرائے کرنے کے لئے بیٹری روم کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا جاتا ہے تاکہ اس کا زہریلا دھواں باہر نہ آ سکے لیکن میں نے بیٹری روم کے تمام

دروازے اور کھڑکیاں کھول دی ہیں تاکہ بیٹری سے لیک ہونے والا زہریلا دھواں پورے سی رنز میں پھیل جائے۔ اب سی رنز میں اگر ایک چیونٹی بھی رینگ رہی ہو گی تو وہ بھی اس زہریلے دھویں کے اثرات سے نہیں بچ سکے گی"...... ہسل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ کون سا بٹن ہے۔ مجھے بتاؤ''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یہ سرخ بٹن''...... ہسل نے مشین پر لگے ایک سرخ رنگ کے بٹن پر انگلی رکھتے ہوئے کہا تو بگ کنگ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے سرخ بٹن پریس کرنے کی بجائے مشین کے چند اور بٹن پریس کئے تو اسکرین پر ایک بار پھر سی رنز کا منظر ابھر آیا۔ اسکرین پر عمران اور اس کے ساتھی اسی پوزیشن میں کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔

''ناسٹن کیا تم میری آواز سن رہے ہو''...... بگ کنگ نے سائیڈ سے مائیک اٹھا کر اس میں بولتے ہوئے کہا تو سی رنز میں موجود تمام افراد بری طرح سے چونک پڑے اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ بگ کنگ کی آواز پورے سی رنز میں گونجی تھی۔

''ہاں۔ میں سن رہا ہوں۔ کون ہو تم''...... ان میں سے ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ یہ عمران تھا۔ جسے بگ کنگ بخوبی پہچان چکا تھا۔

''بگ کنگ''...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ بگ کنگ آپ۔ حکم''...... اس بار عمران نے بڑے

مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بگ کنگ کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

''یہ بتاؤ کہ اصل ناسٹن کہاں ہے''...... بگ کنگ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اصل ناسٹن۔ کیا مطلب بگ کنگ۔ اصل ناسٹن تو میں ہوں''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں تمہاری اصل شکل یہاں اسکرین پر دیکھ رہا ہوں عمران تم کیا سمجھتے ہو کہ تم سی ورلڈ میں اس طرح داخل ہو جاؤ گے اور مجھے اس کا علم ہی نہ ہو گا''...... بگ کنگ نے اسی طرح طنزیہ مگر انتہائی گونجدار اور فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں بگ کنگ''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہی جو تم سن رہے ہو نانسنس۔ اب تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... بگ کنگ نے کہا۔

''آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے بگ کنگ۔ میں اصل ناسٹن ہوں۔ آپ میری بات کا یقین کریں''...... عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے نانسنس۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے میک اپ کر رکھا ہے جو عام کیمروں سے چیک نہیں ہوا تھا لیکن اب میں نے ایم ایم کلیئر مشین کا استعمال کیا اور میں

نے جب تم سب کے چہروں کو مارک ڈاؤن آن کر کے ریڈ لائٹ سے ڈیپ چیکنگ کی تو تم سب کے اصل چہرے میرے سامنے آ گئے۔ تم جس سی رنز میں موجود ہو یہ خودکار سسٹم کے تحت چلتی ہے۔ اب تم اس سے نہیں نکل سکتے اور نہ ہی سی رنز میں تم خود کو بچانے کے لئے کچھ کر سکتے ہو البتہ یہ سی رنز اب تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کا مدفن ضرور بننے والا ہے۔ میں تم سب پر موت نازل کرنے والا ہوں۔ بھیانک اور انتہائی دردناک موت۔ میں نے سی رنز کی آر سی بیٹری کو لیک کرنے کا سارا انتظام کر لیا ہے۔ اب ایک بٹن پریس کرنے کی دیر ہے۔ بیٹری کے لیک ہوتے ہی اس سے انتہائی زہریلا دھواں خارج ہو گا جو پورے سی رنز میں پھیل جائے گا۔ تم لاکھ سانس روک لینا لیکن تم اس زہریلے دھویں سے خود کو نہ بچا سکو گے۔ کچھ ہی دیر میں آر سی کا زہریلا دھواں تمہارے پھیپھڑوں اور دماغ میں پہنچ جائے گا اور تم ابدی نیند سو جاؤ گے۔ پھر تمہاری لاشیں سی ورلڈ میں لائی جائیں گی اور یہاں لاتے ہی برقی بھٹی میں ڈال دی جائیں گی۔ اس طرح تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کے وجود تک غائب ہو جائیں گے''...... بگ کنگ نے فاخرانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ بگ کنگ کی بات سن کر عمران تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔ اس نے اپنے ایک ساتھی کو کوئی اشارہ کیا تو وہ سر ہلا کر ایک تھیلا اٹھا کر عمران کی طرف بڑھ آیا۔ عمران نے اس تھیلے کو کھولا اور اس میں ہاتھ ڈال

کر کچھ تلاش کرنے لگا۔

''تم کچھ بھی کر لو عمران۔ بھیانک موت سے اب تم نہیں بچ سکو گے۔ تم یہاں حقیر چوہے کی طرح مارے جاؤ گے۔ موت کا گھیرا تمہارے گرد لحہ بہ لحہ تنگ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ میں تمہیں دس سیکنڈ کا وقت دیتا ہوں۔ دس سیکنڈ تک تم اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانیں بچانے کے لئے جو چاہو کر سکتے ہو۔ ٹھیک دس سیکنڈ کے بعد میں بٹن پریس کر دوں گا اور اس بٹن کے پریس ہوتے ہی تمہارے گرد موت کا گھیرا تنگ ہونا شروع ہو جائے گا''...... بگ کنگ نے سرد اور فاتحانہ لہجے میں کہا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو عمران۔ بگ کنگ پر ہماری اصلیت کھل چکی ہے۔ کچھ کرو ورنہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے''۔ ایک لڑکی نے چیختے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے اس بار واقعی موت نے ہمارے گرد گھیرا تنگ کر دیا ہے۔ کوئی ترکیب سجھائی نہیں دے رہی ہے کہ ہم زہریلی گیس سے کیسے بچیں گے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے تھیلے سے ایک چھوٹی سی مشین لے کر ہاتھ میں پکڑ لی تھی اور تھیلا ایک طرف اچھال دیا تھا۔

''تمہارے دس سیکنڈ شروع ہو چکے ہیں عمران۔ یہ کاؤنٹ ڈاؤن ہے۔ دس، نو، آٹھ، سات''...... بگ کنگ نے رک رک کر گنتی شروع کر دی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے انداز میں

انتہائی بے چینی دکھائی دے رہی تھی۔

''عمران عمران''...... اس کے ایک اور ساتھی نے چیختے ہوئے کہا۔

''خاموش رہو صفدر۔ مجھے کچھ سوچنے دو''...... عمران نے غرا کر کہا اور وہ پریشان نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''چھ، پانچ، چار، تین''...... بگ کنگ نے کاؤنٹ ڈاؤن کرتے ہوئے کہا۔

''عمران۔ ہم بے موت نہیں مرنا چاہتے''...... ایک اور آدمی نے کہا۔

''اب موت سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا''...... بگ کنگ نے کہا۔

''رکو۔ میری بات سنو''...... عمران نے بگ کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ اب تمہاری کوئی بات نہیں سنی جا سکتی۔ دو ایک اینڈ گڈ بائی''...... بگ کنگ نے مشین پر لگے سرخ بٹن کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے یکلخت بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے اسکرین پر تاریکی چھا گئی۔ اسکرین کو اس طرح تاریک ہوتے دیکھ کر بگ کنگ بری طرح سے چونک پڑا۔

''یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ اسکرین کیوں آف ہو گئی ہے''...... بگ

کنگ نے ہسل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''مشین کی فل پاور بیٹری کو لیک کرنے پر یوز ہوئی ہے بگ کنگ۔ اسی وجہ سے مشین ری سٹارٹ پوزیشن پر آ گئی ہے۔ ابھی چند لمحوں میں یہ دوبارہ آن ہو جائے گی''...... ہسل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو بگ کنگ کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''اس وقت تک گیس وہاں ہر طرف پھیل چکی ہو گی اور عمران اور اس کے ساتھی یقیناً اس گیس کے شکار بن چکے ہوں گے''۔ بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ہسل نے کہا۔ بگ کنگ انتظار کرنے لگا اور پھر واقعی چند منٹ بعد اسکرین خود بخود آن ہو گئی۔ اسکرین آن ہوئی تو اسکرین پر ہر طرف نیلا رنگ پھیلا ہوا دکھائی دیا۔ دھویں جیسا رنگ جو ہر طرف لہریں کھا رہا تھا۔

''گڈ شو۔ گیس مکمل طور پر سی رنز کے اندر پھیل گئی ہے۔ اب ان میں سے کوئی زندہ نہیں بچے گا۔ سب کے سب مارے جائیں گے''...... بگ کنگ نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ہسل نے کہا۔

''کیا اس دھویں کو ختم کرنے کا کوئی سسٹم ہے''...... تقریباً دس منٹ کے بعد بگ کنگ نے ہسل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس بگ کنگ۔ سی رنز میں ہیوی ڈیوٹی ایگزاسٹ فین لگے ہوئے ہیں۔ اگر انہیں فل سپیڈ سے چلا دیا جائے تو پانچ منٹ کے

اندر اندر سی رنر سے ساری آر سی گیس نکل جائے گی“...... ہسل نے کہا۔

”او کے۔ پانچ منٹ مزید رکو تاکہ گیس اور زیادہ ان کے پھیپھڑوں میں چلی جائے اور یہ اسی گیس سے ہی ہلاک ہو جائیں پھر تم ایگزاسٹ فین چلا دینا۔ میں ایک بار ان کی لاشیں دیکھ کر ہی یہاں سے جاؤں گا“...... بگ کنگ نے کہا۔

”یس بگ کنگ“...... ہسل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ بگ کنگ کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے کہنے پر ہسل نے ایک بار پھر اپنی کرسی سنبھال لی۔ پانچ منٹ گزرنے کے بعد بگ کنگ نے ہسل کو اشارہ کیا تو ہسل نے تیزی سے مشین پر کام کرنا شروع کر دیا۔

”میں نے تمام ایگزاسٹ فین آن کر دیئے ہیں بگ کنگ۔ اب بس چند ہی منٹوں میں سی رنر سے سارا نیلا دھواں ختم ہو جائے گا“...... ہسل نے کہا تو بگ کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد اسکرین سے نیلا رنگ صاف ہونے لگا۔ جیسے جیسے نیلا دھواں ختم ہوتا جا رہا تھا اسکرین پر منظر واضح ہوتا جا رہا تھا۔ پھر اسکرین پر بگ کنگ کو عمران اور اس کے ساتھی گرے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ وہ سب بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ بگ کنگ کے کہنے پر ہسل ان سب کے چہرے کلوز کر کے انہیں غور سے دیکھنے لگا۔

”ان کے جسموں میں کوئی حرکت نہیں ہے بگ کنگ۔ مجھے تو یہ سانس لیتے ہوئے بھی دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ لگتا ہے آر سی گیس سے یہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں“...... ہسل نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا تو بگ کنگ نے بے اختیار زور زور سے قہقہے لگانے شروع کر دیئے۔

”گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے۔ آخر کار میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیا ہوا میرا چیلنج پورا ہو گیا۔ بگ کنگ بالآخر کامیاب رہا اور بگ کنگ بنا ہی فاتح رہنے کے لئے ہے“...... بگ کنگ نے فاتحانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ فتح و کامرانی سے سرخ ہو گیا تھا۔

”یس بگ کنگ“...... ہسل نے بگ کنگ کو اس قدر خوش دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ بگ کنگ کی یہ حالت تھی جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت پر دیوانہ وار ناچنا شروع کر دے۔

”عمران اور اس کے ساتھی تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ یہ لوگ تو ایم سی ٹو کے کہنے پر یہاں آئے تھے۔ اگر یہ زندہ ہیں تو پھر یقیناً میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی ابھی زندہ ہوں گے اور وہ سی ورلڈ ٹو کی طرف چلے گئے ہوں گے۔ جس طرح میرے لئے سی ورلڈ ون اہم

ہے اسی طرح سی ورلڈ ٹو کی اہمیت بھی اسی جیسی ہے اس لئے میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو بھی سی ورلڈ ٹو میں نہیں جانے دوں گا۔ ایم سی ٹو سے رابطہ ملاؤ فوراً''...... بگ کنگ نے کچھ دیر فاخرانہ انداز میں قہقہے لگانے کے بعد ہسل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لیس بگ کنگ''...... ہسل نے کہا اور اس کے ہاتھ تیزی سے مشین پر چلنے لگے۔ کچھ ہی دیر میں اسکرین پر ایم سی ٹو کی تصویر ابھر آئی۔

''لیس بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے بگ کنگ سے مخاطب ہو کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایم سی ٹو یہ بتاؤ کہ گراس لوئے اور اس کے ساتھی سی ورلڈ ٹو میں پہنچ چکے ہیں''...... بگ کنگ نے کہا۔

''لیس بگ کنگ۔ وہ ابھی ابھی یہاں پہنچے ہیں''...... ایم سی ٹو نے کہا تو بگ کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کہاں ہے وہ سب''...... بگ کنگ نے پوچھا۔

''آپ کے حکم پر انہیں لباس بدلنے کے بعد ہارڈ روم میں بھیجا گیا ہے۔ وہاں ان کی باقاعدہ اسکیننگ ہو گی بگ کنگ''۔ ایم سی ٹو نے کہا۔

''سنو۔ میری بات دھیان سے سنو۔ گراس لوئے نے تمہیں اس بات کی غلط اطلاع دی تھی کہ اس نے عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ سب ابھی ہلاک نہیں ہوئے ہیں۔

تم جانتے ہو کہ جو افراد سی رنر میں یہاں آ رہے تھے وہ کون تھے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''نو بگ کنگ۔ میں نہیں جانتا''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''وہ عمران اور اس کے ساتھی تھے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے بگ کنگ۔ وہ تو جزیدہ لوکوٹ پر ہلاک ہو چکے ہیں''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں نانسنس۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے ہیں۔ وہ سب زندہ ہیں۔ جو افراد ہلاک ہوئے ہیں وہ ہمارے آدمی تھے۔ عمران اور میجر پرمود نے ان کی لاشوں پر اپنے میک اپ کر دیئے تھے اور خود ان کے میک اپ میں وہ سب یہاں پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے ایسے جدید میک اپ کر رکھے ہیں کہ انہیں کسی کیمرے کی آنکھ چیک نہیں کر سکتی۔ اسی لئے تم بھی دھوکہ کھا گئے تھے۔ یہ تو اتفاق ہی ہے کہ میں نے انہیں ایم ایم کلیئر مشین سے خود چیک کر لیا ہے ورنہ وہ سی رنر کے ذریعے اب تک سی ورلڈ میں داخل ہو گئے ہوتے۔ میں نے ان سب کو آر سی زہریلی گیس سے ہلاک کر دیا ہے۔ سی رنر میں ان کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ اب تم نے یہ چیک کرنا ہے کہ سی ورلڈ ٹو میں گراس لوئے کے ساتھ جو افراد آئے ہیں ان میں میجر پرمود اور اس کے ساتھی کون سے ہیں۔ اگر وہ ہارڈ روم میں ہیں تو ہارڈ روم کو مکمل طور پر سیلڈ کر دو۔

ابھی اسی وقت اور پھر ہارڈ روم میں جتنے بھی افراد ہیں ان سب کو ہلاک کر دو۔ گراس لوئے کو بھی زندہ نہیں رہنا چاہئے۔ اس نے تمہیں غلط رپورٹ دی تھی۔ اس نے اپنا کام نہیں کیا تھا اس لئے اسے بھی زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے“...... بگ کنگ نے کہا۔

”یس بگ کنگ۔ میں ابھی ہارڈ روم سیلڈ کر دیتا ہوں۔ ہارڈ روم کی دیواروں میں آٹو مشین گنیں نصب ہیں۔ میں ان مشین گنوں سے ان سب کو ہلاک کر دیتا ہوں۔ میں ان پر اتنی فائرنگ کروں گا کہ ان کی لاشوں کے چیتھڑے اُڑ جائیں گے“...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہارڈ روم سے باہر آ جائیں۔ انہیں ہلاک کر کے مجھے فوراً اطلاع دو“...... بگ کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

سی رنز میں لرزش تھی لیکن اتنی نہیں کہ وہ باقاعدہ ڈول رہی ہو۔ اس لرزش سے ہی انہیں اندازہ ہو رہا تھا کہ سی رنز سمندر کی گہرائی میں اتر کر کسی تیز رفتار آبدوز کی مانند آگے بڑھ رہی ہے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد میجر پرمود اور اس کے ساتھی خاموش ہو گئے تھے۔ گراس لوئے ان کے ارد گرد ہی گھومتا پھر رہا تھا اس لئے میجر پرمود کے اشارے پر ان سب نے چپ سادھ لی تھی۔ جب وہ سی رنز میں داخل ہوئے تھے تو اس وقت سی رنز کے اندر تاریکی تھی لیکن کچھ ہی دیر بعد اندر تیز روشنی ہو گئی تھی۔ سی رنز کے اندر سے سارا پانی نکل گیا تھا اور تمام لانچیں سی رنز کی سطح پر ابھرنے والے اسٹینڈز پر جم گئی تھیں۔ ان کا یہ سفر کئی گھنٹوں تک جاری رہا تھا پھر اچانک انہیں محسوس ہوا کہ سی رنز کی رفتار میں کمی آ رہی ہے۔ وہ سب مستعد ہو گئے۔ انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اب منزل پر پہنچنے ہی والے ہیں اور ان کی منزل ظاہر

ہے سی ورلڈ تو ہی تھی۔ وہ سب ایک بار پھر ایک دوسرے کے قریب آ گئے اور لانچ کی ریلنگ کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اس وقت انہیں گراس لوئے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ شاید آرام کرنے کے لئے دوبارہ نیچے اپنے کیبن میں چلا گیا تھا۔

''شاید ہم پہنچنے والے ہیں''...... لیڈی بلیک نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں''...... میجر پرمود نے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے سامنے والی دیوار میں ایک بڑی سی اسکرین روشن ہوتے دیکھی۔ اسکرین پر کوئی منظر نہ تھا۔ اسکرین کا ڈسپلے نیلے رنگ کا تھا۔ کچھ دیر تک اسکرین پر نیلا رنگ چھایا رہا پھر اچانک اسکرین پر سمندر کے اندر کے حصے کا منظر ابھر آیا۔ وہ سب غور سے اسکرین کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اسکرین پر سمندر کا شفاف پانی دکھائی دے رہا تھا جہاں ہر طرف سمندری حیات نظر آ رہی تھی۔ سمندری حیات میں چھوٹی بڑی مچھلیوں سمیت بڑی بڑی شارکس بھی دکھائی دے رہی تھیں جو تیزی سے ہر طرف گھوم رہی تھیں۔ سی رنز شاید سمندری گہرائی میں زمینی سطح کے ساتھ ساتھ دوڑ رہی تھی کیونکہ انہیں ہر طرف سمندری چٹانیں اور سمندری پودے اور جھاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ سی رنز مسلسل ایک سیدھ میں دوڑ رہی تھی۔ شارکس بار بار سی رنز کے قریب آ رہی تھیں لیکن شاید سی رنز کی تیز وائبریشن کی وجہ سے وہ سی رنز سے مخصوص فاصلے سے گزر رہی تھیں۔ شارکس کو دیکھ کر

صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ بڑی ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی طاقتور اور خونخوار ہیں۔

''یہ شاید فرنٹ کا منظر ہے''...... وائٹ شارک نے اسکرین کا منظر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ فرنٹ کا ہی منظر ہے۔ یہ شاید سی رنز میں موجود افراد کو جان بوجھ کر دکھایا جا رہا ہے کہ سی ورلڈ تو کی طرف جانے والا سمندری راستہ کس قدر خوفناک اور پر خطر ہے''...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

''شارکس بار بار سی رنز پر جھپٹنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن جیسے ہی قریب آتی ہیں یکلخت بوکھلائے ہوئے انداز میں پلٹ جاتی ہیں۔ شاید سی رنز کے باہر کوئی ریز سرکل پھیلا ہوا ہے یا پھر سی رنز سے ایسی وائبریشن ہو رہی ہے جس کی گونج سے شارکس پلٹ جاتی ہیں''...... لیڈی بلیک نے کہا۔

''سی رنز کے گرد پانی میں تھرتھراہٹ ہے اور ایسی تھرتھراہٹ وائبریشن کی وجہ سے ہوتی ہے۔ شارکس سے سی رنز کو بچانے کے لئے خصوصی سسٹم لگایا گیا ہے تاکہ شارکس سی رنز کو نقصان نہ پہنچا سکیں ورنہ یہ شارکس اس قدر طاقتور ہیں کہ ان کی ٹکروں سے ہی بڑے سے بڑا شپ بھی تباہ ہو کر ڈوب سکتا ہے۔ اس طرف آنے والی آبدوز کو بھی ان شارکس سے نہیں بچایا جا سکتا ہے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''تب تو ہم نے اچھا کیا ہے جو ان افراد کے میک اپ میں سی رنر کے ذریعے سی ورلڈ پہنچ رہے ہیں اگر ہم کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرتے تو انسانوں سے زیادہ ہمیں سمندری حیات کا سامنا کرنا پڑتا اور ان سے بچنا شاید ہی ہمارے لئے ممکن ہوتا اور یہ اب تک ہماری تکہ بوٹیاں بنا کر ڈکار بھی مار چکی ہوتیں''...... لاٹوش نے کہا۔

''یہاں کم سے کم باتیں کرنے کی کوشش کرو۔ اگر کسی نے ہماری باتیں سن لیں تو ہمارے لئے مسئلہ ہو جائے گا''...... میجر پرمود نے کہا۔

''ہم آہستہ آواز میں باتیں کر رہے ہیں۔ کون سا گلا پھاڑ رہے ہیں جو کوئی ہماری باتیں سن سکے''...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

''احتیاط اچھی ہوتی ہے۔ میں اس موقع کو گنوانا نہیں چاہتا۔ مجھے ہر حال میں سی ورلڈ ٹو میں داخل ہونا ہے۔ سمجھے تم''...... میجر پرمود نے غرا کر کہا تو لاٹوش اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

''یہ کیا''...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد لیڈی بلیک نے چونک کر کہا۔ اس کی نظریں اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سب نے چونک کر دیکھا اور پھر یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سمندر کی تہہ میں دور تک پھیلی ہوئی ایک بہت بڑی قلعہ نما عمارت دکھائی دے رہی تھی۔ یہ عمارت کسی خاص میٹل سے بنی ہوئی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سمندر کے اس حصے میں میٹل پگھلا کر اسے بڑی عمارت کی شکل

دے دی گئی ہو۔ عمارت تاحد نگاہ پھیلی ہوئی تھی اور اتنی ہی اونچی دکھائی دے رہی تھی۔ اس عمارت کی باقاعدہ قلعے کی طرح فصیلیں اور بڑے بڑے برج بھی دکھائی دے رہے تھے۔ بہت سے حصے ایسے تھے جہاں ہر طرف چھوٹے بڑے گنبد بنے ہوئے تھے۔ یہی نہیں۔ اس عمارت کے گرد سینکڑوں کی تعداد میں چھوٹی بڑی آبدوزیں ایک دائرے کی شکل میں گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

فصیلوں اور برجوں پر بڑی بڑی توپیں نما گنوں کی نالیں دکھائی دے رہی تھیں اور جگہ جگہ میزائل لانچر بھی نصب تھے جن میں میزائل لوڈڈ دکھائی دے رہے تھے۔ آبدوزیں بھی جدید اور جنگی تھیں۔ ان آبدوزوں کے ساتھ ساتھ بے شمار شارکس بھی گھوم رہی تھیں اور سمندر کے جس حصے میں یہ عمارت تھی وہاں ایک بڑا سا پھاٹک بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''خدا کی پناہ۔ اتنی بڑی عمارت۔ یہ عمارت تو کسی بڑے شہر جیسی دکھائی دے رہی ہے۔ وہ بھی سمندر کے نیچے''...... لاٹوش نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے دنیا پر قبضہ کرنے والوں کا سی ورلڈ معمولی تو نہیں ہو سکتا تھا۔ فورکنگز نے سوچ سمجھ کر ہی پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے اور یہاں کے انتظامات دیکھ کر واقعی ایسا لگ رہا ہے کہ یہ دنیا پر اپنی طاقت کا سکہ جمانے کے لئے بہت کچھ کر سکتے

ہیں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''شارکس کے ساتھ عمارت کے گرد چھوٹی مگر کانٹوں والی زہریلی مچھلیاں بھی ہیں۔ ان مچھلیوں کا ایک بھی کانٹا کسی انسان کو چبھ جائے تو وہ دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ بلیک کارٹ فش کہتے ہیں ان مچھلیوں کو''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''تم خود جو شارک ہو اس لئے تمہیں مچھلیوں کی نسل کا علم نہیں ہو گا تو اور کسے ہو گا''...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔ سی رنز مزید نیچے ہو گئی تھی اور اب اس کے ساتھ ساتھ دو دو جنگی آبدوزیں بھی تیر رہی تھیں۔ سامنے عمارت کا بڑا سا پھاٹک دکھائی دے رہا تھا جو بند تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں سی رنز اس عمارت کے گیٹ کے قریب پہنچ گیا۔ گیٹ کے پاس پہنچتے ہی سی رنز رک گیا۔ اسی لمحے سی رنز کے اندر تمام روشنیاں بجھ گئیں۔

''یہ کیا ہوا''...... لاٹوش کی آواز سنائی دی۔

''خاموش رہو۔ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے''...... میجر پرمود کی سرسراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے وہاں ہلکے نیلے رنگ کی روشنی پھیل گئی۔ اس روشنی کے پھیلتے ہی انہیں یوں محسوس جیسے یکلخت ان کے جسموں سے کسی نے روح کھینچ لی ہو۔ انہیں اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

''یہ الٹرا مائرس ریزز ہیں۔ ان سے ہمارے میک اپ چیک کئے جا رہے ہیں''...... میجر پرمود نے انہیں تسلی دینے والے انداز

میں کہا تا کہ اس حالت میں وہ ایسا ری ایکٹ نہ کریں جو ان کے لئے مسئلے کا باعث بن جائے۔ چند لمحوں تک نیلی روشنی رہی پھر یہ روشنی بھی ختم ہو گئی۔ سامنے اسکرین بدستور روشن تھی اور عمارت کا گیٹ بھی دکھائی دے رہا تھا۔ اچانک انہوں نے گیٹ کے بڑے پٹ کھلتے دیکھے۔ جیسے ہی گیٹ کے پٹ کھلے اسی لمحے سی رنز ایک بار پھر حرکت میں آیا اور عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

''ہم سی ورلڈ میں داخل ہو رہے ہیں''...... میجر پرمود نے کہا تو ایک لمحے کے لئے ان کے دل دھڑک اٹھے۔ جس سی ورلڈ پہنچنے کے لئے انہوں نے اس قدر بھاگ دوڑ اور مصائب کا سامنا کیا تھا آخر کار وہ وہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور سی ورلڈ کے مجرم خود ہی انہیں سی ورلڈ میں لے کر داخل ہو رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں سی رنز عمارت میں داخل ہو گیا۔ اسی لمحے اسکرین کا منظر تبدیل ہوا اور اب اسکرین پر ایک بہت بڑے تالاب کا منظر ابھر آیا۔ تالاب کے گرد بے شمار روبوٹس کھڑے تھے۔ سامنے اونچا سا چبوترا بنا ہوا تھا۔ اس چبوترے پر ایک کمرے کا بڑا سا دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ چبوترے پر جانے کے لئے باقاعدہ سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔

تالاب کے گرد فولادی دیواریں تھیں۔ منظر بدل رہا تھا اور منظر میں تالاب کا درمیانی حصہ دکھائی دے رہا تھا پھر اچانک انہوں نے تالاب میں کنٹینر نما باکس کا عکس دیکھا جو آہستہ آہستہ تالاب پر

ابھر رہا تھا۔ اس کنٹینر نما باکس کو دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ یہ وہی سی رنر ہے جس میں وہ موجود ہیں۔ کچھ ہی دیر میں سی رنر تالاب پر ابھر آیا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا تالاب کے ایک کنارے سے آ کر لگ گیا۔ جیسے ہی سی رنر کنارے کے ساتھ لگ کر رکا اسی لمحے اسکرین تاریک ہو گئی اور سی رنر کا عقبی دروازہ کھلتا چلا گیا۔

''چلو۔ باہر سب''...... انہوں نے یکلخت گراس لوئے کی تیز آواز سنی اور اس کے ساتھ ہی لانچوں پر موجود افراد سیڑھیاں اترتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''چلو''...... میجر پرمود نے کہا اور خود بھی نیچے جانے والی سیڑھی کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سی رنر کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے ساتھ تھے۔ سی رنر سے باہر آئے تو انہیں وہی تالاب اور وہی منظر دکھائی دیا جو انہوں نے اندر اسکرین پر دیکھا تھا۔ سب افراد روبوٹس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سیڑھیوں کی طرف بڑھتے جا رہے تھے جو چبوترے پر جا رہی تھیں۔ چبوترے پر موجود کمرے کا دروازہ کھل گیا تھا اور وہ سب قطار بنائے اس دروازے میں داخل ہو رہے تھے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی سیڑھیاں چڑھ کر چبوترے پر آئے اور پھر وہ اس کمرے کے کھلے ہوئے دروازے میں داخل ہو گئے۔ وہاں عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اس خاموشی میں انہیں صرف قدموں کی آوازیں ہی سنائی

دے رہی تھیں۔

دروازے کی دوسری طرف ایک طویل اور چوڑی راہداری تھی وہ سب اس راہداری سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

''تم سب ہارڈ روم میں جا کر اپنے لباس تبدیل کر لو۔ اس کے بعد گراس لوئے تمہیں واپس ان جگہوں پر بھیج دے گا جہاں سے تمہیں لایا گیا تھا''...... اچانک وہاں ایک تیز اور گرجدار مشینی آواز سنائی دی۔

''اس طرف چلو''...... گراس لوئے نے کہا جو قطار سے ہٹ کر ان کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ اس نے راہداری کے دائیں طرف مڑنے کا کہا تھا۔ وہ سب اس طرف مڑ گئے۔ اس راہداری کا خاتمہ ایک اور دروازے پر ہوا۔ وہ جیسے ہی اس دروازے کے نزدیک پہنچے اسی لمحے دروازے پر لگا ہوا ایک سرخ بلب جل اٹھا اور اس بلب کی روشنی کی تیز دھار دروازے کے سامنے زمین پر پڑنے لگی۔ ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔

''چلو اندر''...... گراس لوئے نے کہا اور وہ سب اس دروازے کی طرف بڑھے اور زمین پر پڑنے والی سرخ روشنی میں نہاتے ہوئے اندر جانے لگے۔ یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جس کے درمیانی حصے میں ایک بڑا سا گول حوض بنا ہوا تھا۔ حوض بالکل خالی تھا۔ سائیڈوں پر چھوٹے چھوٹے چبوترے بنے ہوئے تھے اور دیواروں

کے ساتھ کیبن سے بنے ہوئے تھے۔

''سب اپنے اپنے کیبنوں میں جاؤ اور لباس بدل کر باہر آ جاؤ''...... گراس لوئے نے کہا اور خود بھی ایک کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے سب ساتھی پھیل کر سائیڈوں میں بنے ہوئے کیبنوں کی طرف بڑھ گئے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے آگے بڑھنے کی رفتار کم کر لی تھی کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کے حصے میں کون سا کیبن ہے۔

''اب ہم کیا کریں''...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

''ہم یہ لباس نہیں اتاریں گے''...... میجر پرمود نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''یہ لباس نہیں اتاریں گے لیکن کیوں''...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان لباسوں پر نہ تو گولی اثر کرتی ہے نہ کوئی بم۔ میں چاہتا ہوں کہ اب جبکہ ہم سی ورلڈ میں داخل ہو چکے ہیں تو ہمیں رکنا نہیں چاہئے ابھی سے ان ایکشن ہو جانا چاہئے۔ ہمارے پاس طاقتور اسلحہ ہے۔ یہ لوگ جیسے ہی حفاظتی لباس اتار کر کیبنوں سے باہر آئیں گے ہم ان پر حملہ کر دیں گے اور ان سب کو ہلاک کر دیں گے۔ ہم یہاں جتنے افراد کی تعداد کم کرتے جائیں گے سی ورلڈ کے راستے ہمارے لئے اتنے ہی کھلتے جائیں گے اور ہم سی ورلڈ کے ہر حصے میں اپنا تسلط قائم کرتے چلے جائیں گے''...... میجر

پرمود نے کہا۔

''اوہ تو آپ چاہتے ہیں کہ سی ورلڈ کی تباہی کا آغاز یہیں سے کر دیا جائے''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''ہاں۔ یہی بہتر ہے''...... میجر پرمود نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ گراس لوئے اور اس کے تمام ساتھی جب کیبنوں میں چلے گئے تو میجر پرمود نے حفاظتی لباس سے ایک سفید رنگ کی گن نکال لی۔ یہ ریز گن تھی اور میجر پرمود جانتا تھا کہ اس گن سے بلاسٹر ریز نکلتی ہے جو طاقتور بم کی طرح بلاسٹ ہو کر اپنے سامنے آنے والے ہر چیز کے ٹکڑے اُڑا دیتی ہے۔ اس گن سے بڑی بڑی فولادی دیواروں کے ساتھ ساتھ مضبوط اور بھاری چٹانوں کو بھی ریزہ ریزہ کیا جا سکتا تھا۔ میجر پرمود کو ریز گن نکالتے دیکھ کر ان سب نے بھی ریز گنیں نکال کر ہاتھوں میں لے لیں۔

''سب اس خالی حوض میں اتر جاؤ اور چاروں طرف پھیل جاؤ۔ جو بھی کیبن سے باہر نکلے اسے نشانہ بناؤ''...... میجر پرمود نے کہا تو وہ سب تیزی سے حوض کی طرف بڑھے۔

''اپنے سروں پر گلوب چڑھا لو۔ وہ جوابی حملہ کر سکتے ہیں''۔ میجر پرمود نے کہا اور اس نے اپنے لباس کے ساتھ جڑا ہوا گلوب اتارا اور اسے اپنے سر پر چڑھا لیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی گلوبز سروں پر چڑھا لئے۔ حوض میں اترتے ہی وہ چاروں طرف پھیل گئے اور حوض کی دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کی

نظریں کیبنوں کی طرف لگی ہوئی تھیں جو بند تھے۔ وہ سب شاید حفاظتی لباس اتار کر عام لباس پہن رہے تھے۔

ابھی ان میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں آیا تھا کہ اچانک انہوں نے کمرے کا دروازہ تیزی سے بند ہوتے دیکھا۔ دروازہ بند ہوتے ہی کمرے میں یکلخت اندھیرا چھا گیا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ اندھیرا کیوں چھا گیا ہے"...... لاٹوش نے چونک کر کہا۔

"گراس لوئے۔ تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت ہارڈ روم میں بند کیا گیا ہے۔ تم سب کیبنوں سے نکل کر فوراً روم لفٹنگ پوائنٹ میں آ جاؤ۔ مجھے تمہیں نیچے لانا ہے اور تم سے ضروری باتیں کرنی ہیں"...... اچانک کمرے میں مشینی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑے۔

"اوکے ایم سی ٹو۔ ہم حوض میں آ رہے ہیں"...... گراس لوئے کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی مختلف کیبنوں کے دروازے کھلنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"رکو۔ جب تک میں نہ کہوں تم میں سے کوئی فائر نہیں کرے گا"...... میجر پرمود نے ان سب سے مخاطب ہو کر کہا۔ قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر انہیں محسوس ہوا کہ کیبن میں جانے والے افراد کیبنوں سے نکل نکل کر حوض کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہ سب سمٹ گئے۔ کچھ ہی دیر میں انہیں اپنے گرد بے شمار افراد کی

موجودگی کا احساس ہوا۔

"کیا سب لوگ لفٹنگ پوائنٹ پر ہیں"...... گراس لوئے نے اونچی آواز میں کہا تو سب نے ایک ساتھ ہاں ہاں کہنا شروع کر دیا۔

"فرش کو ابھی ایک ہلکا سا جھٹکا لگے گا اور فرش لفٹ کی طرح نیچے اترنا شروع ہو جائے گا۔ جب تک لفٹ رک نہ جائے کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرے گا۔ سمجھ گئے تم سب"...... گراس لوئے نے کہا تو سب ایک بار پھر ہاں اور اوکے کہنا شروع ہو گئے۔ ابھی دو منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اچانک دیواروں کے پاس انہیں تیز کھٹکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی کچھ سمجھتا اچانک کمرہ تیز ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ دیواروں میں شعلے چمک رہے تھے اور کمرہ تیز اور انتہائی دردناک چیخوں سے گونجنا شروع ہو گیا تھا۔ دیواروں میں شاید مشین گنیں لگی ہوئی تھیں جو خودکار طریقے سے چل رہی تھیں اور ان سے گولیاں نکل نکل کر حوض میں جمع افراد پر پڑ رہی تھیں اور ان لوگوں کو چھلنی کر رہی تھیں جس کے نتیجے میں وہ چیختے چلاتے ہوئے اچھل اچھل کر گر رہے تھے۔ تیز اور دردناک چیخوں نے جیسے ان سب کو دہلا کر رکھ دیا تھا۔

عمران بگ کنگ کی یہ بات سنتے ہی بے چین سا ہو گیا کہ وہ
سی رنز میں آر سی زہریلی گیس پھیلا رہا ہے۔ اس نے تھیلے سے
ایک مشین نما آلہ نکالا اور فوراً اس آلے کا ایک بٹن پریس کر کے
اسے پوری قوت سے ایک طرف پھینک دیا۔ آلہ دور فرش پر گرا اور
اس پر یکلخت بے شمار رنگ برنگے بلب جلنا بجھنا شروع ہو گئے۔
ان بلبوں کے جلنے کے ساتھ ہی مشین سے دھواں نکلنے لگا۔ دھواں
زیادہ گہرا نہیں تھا لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے مشین میں سپارک ہو رہا
ہو اور تاریں جلنے کی وجہ سے دھواں اٹھ رہا ہو۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں نے ایل ڈیرن مشین آن کر دی ہے۔ ہمارا
بگ کنگ سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ اب وہ یہ نہیں دیکھ سکتا کہ ہم
کیا کر رہے ہیں اور کہاں ہیں"...... عمران نے تیز آواز میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... ایک آدمی نے کہا جو
گراس لوئے کا ساتھی تھا۔ عمران نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور

پھر اس نے فوراً لباس کی جیب سے ریز گن نکال لی۔ اس سے
پہلے کہ وہ آدمی کچھ سمجھتا عمران نے گن کا رخ اس کی طرف کرتے
ہوئے بٹن پریس کر دیا۔ گن سے سرخ رنگ کی شعاع سی نکل کر
اس آدمی کے سر سے ٹکرائی۔ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا
اور اس آدمی کا سر اس کی گردن سے غائب ہو گیا۔ بلاسٹر ریز نے
ایک لمحے میں اس کے سر کے پرخچے اُڑا دیئے تھے۔ اس آدمی کی
گردن سے خون فوارے کی طرح نکلا اور وہ الٹ کر گرتا چلا گیا۔
اس سے پہلے کہ گراس لوئے کے دوسرے ساتھی کچھ سمجھتے عمران
نے ریز گن سے انہیں بھی نشانہ بنایا اور وہ سب بھی الٹ الٹ کر
گرتے نظر آئے۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ ہمارے لئے سر کا درد بن سکتے تھے اس لئے ان کا خاتمہ
ضروری تھا۔ تنویر۔ تم فوراً انجن روم میں جاؤ اور وہاں موجود افراد کو
بھی ہلاک کر دو"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا
اور تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ اسی لمحے انہوں نے ہر
طرف نیلے رنگ کا دھواں پھیلتے دیکھا۔

"زہریلا دھواں پھیل رہا ہے سانس روک لو"...... جولیا نے
دھواں دیکھ کر کہا۔

"ضرورت نہیں ہے سانس روکنے کی۔ ہم نے پہلے ہی ہر قسم
کے زہریلے دھویں اور گیس سے بچنے کے لئے انجکشن لگا رکھے

ہیں۔ یہ دھواں ہمارے پھیپھڑوں میں جائے گا لیکن اس کا ہم پر اثر نہیں ہوگا۔ یہ دھواں زہریلا ہے اس لئے اس کا اثر صرف اس حد تک ہوگا کہ یہ ہمارے رنگ نیلے کر دے گا۔ یہ اثر کچھ دیر تک رہے گا اور پھر ہم نارمل ہو جائیں گے۔ میں نے جو ایل ڈیرن مشین پھینکی ہے اس کی وجہ سے سی رنر کے تمام سگنل ڈراپ ہو چکے ہیں۔ نہ تو کوئی ہماری آواز سن سکتا ہے اور نہ ہی ہمیں مانیٹر کر سکتا ہے۔ تم سب زمین پر اس طرح سے گر جاؤ جیسے تم پر زہریلے دھویں نے اثر دکھایا ہو اور تم سب ہلاک ہو چکے ہو۔ کچھ ہی دیر میں ایل ڈیرن مشین کی چھوٹی بیٹری ڈاؤن ہو جائے گی اور مشین خود بخود آف ہو جائے گی۔ مشین کے آف ہوتے ہی تمام سگنلز آن ہو جائیں گے اور بگ کنگ کو یہاں کا منظر پھر سے دکھائی دینا شروع ہو جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے یہاں ہم سب کی لاشیں ہی دکھائی دینی چاہئیں تاکہ وہ سی رنر کو سی ورلڈ کے اندر لے جانے کے لئے تیار ہو جائے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ ہماری لاشیں سی ورلڈ لا کر برقی بھٹی میں جلانا چاہتا ہے اور میں اسے یہ موقع ضرور دینا چاہتا ہوں''...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ اس کی اور بگ کنگ کی ساری باتیں ان سب نے سنی تھیں اس لئے وہ عمران کی بات سن کر سمجھ گئے تھے کہ عمران بگ کنگ کو ڈاج دینا چاہتا ہے اور اس پر یہی ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ آر سی زہریلی گیس کا شکار ہو کر ہلاک یا پھر طویل مدت کے لئے بے ہوش ہو چکے

ہیں۔

''تو کیا اس زہریلے دھویں کا ہم پر کوئی بھی اثر نہیں ہو گا''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ اگر ہم نے زہریلی گیسوں سے بچنے کے انجکشن نہ لگائے ہوتے تو یہ گیس ہمارے لئے خطرناک ہو سکتی تھی۔ اس گیس کے اثر سے ہم ہلاک تو نہ ہوتے لیکن بے ہوش ضرور ہو جاتے اور بے ہوشی بھی طویل مدت کے لئے ہوتی۔ پھر ہم بے ہوشی کی حالت میں جیسے ہی سی ورلڈ پہنچتے۔ روبوٹس ہمیں اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دیتے۔ اس کے بعد کیا ہونا تھا یہ شاید بتانے کی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا یہ ضروری ہے کہ وہ ہمیں اس طرح ہلاک یا بے ہوش کرنے کے بعد لازمی طور پر سی ورلڈ لے جائے۔ وہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے سی رنر پر میزائل فائر کر کے اسے تباہ بھی تو کر سکتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''اگر یہ سی رنر کسی میزائل یا بم سے تباہ ہو سکتا تو پھر بگ کنگ ہمیں اس طرح ایک بیٹری لیک کر کے اس کی زہریلی گیس سے ہلاک یا بے ہوش کرنے کی کوشش نہ کرتا۔ یہ خصوصی طور پر بنایا گیا سی رنر ہے جسے کسی میزائل یا بم سے تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے اور چونکہ یہ لوگ اسی سی رنر سے ہی سی ورلڈ میں آتے جاتے ہیں اس لئے اس کی حفاظت کا انہوں نے بہترین انتظام کر رکھا ہے''۔

عمران نے کہا۔

"لیکن وہ مشینی کنٹرول سے سی رنز کو سی ورلڈ میں داخل ہونے سے تو روک ہی سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے وہاں ہلکا نیلے رنگ کا دھواں پھیلنا شروع ہو گیا۔ دھواں تیزی سے پھیل رہا تھا یہاں تک کہ ان سب کے جسم اس نیلے دھویں میں چھپ گئے۔

عمران اور اس کے ساتھی کچھ دیر تک خاموش رہے پھر عمران کو اپنی ناک میں چبھن کا احساس ہوا۔

"عمران۔ میری ناک میں سوزش ہونا شروع ہو گئی ہے اور میرے دماغ میں بھی چبھن سی محسوس ہو رہی ہے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔

"مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر باقی سب بھی یہی سب کہنے لگے۔ خود عمران کو بھی چبھن کا احساس تیز ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"ہم نے جو انجکشن لگائے ہیں شاید ان کا اثر کم ہو گیا ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ ہمارے خون میں انجکشن کا اتنا اثر ضرور باقی ہے کہ یہ زہریلا دھواں ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ ہم ہلاک تو نہیں ہوں گے لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس دھویں کے اثر سے شاید ہم بے ہوش ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہوا تو بگ کنگ سی رنز کو سی ورلڈ بلا لے گا اور پھر ہم جیسے ہی وہاں پہنچیں گے وہ ہمیں ہوش میں لائے بغیر اٹھا کر

برقی بھٹیوں میں ڈال دے گا"...... ٹرومین نے کہا۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ تم فکر نہ کرو"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہم سانس روک لیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں۔ گیس ہمارے دماغ اور پھیپھڑوں کو متاثر کر چکی ہے۔ اب سانس روکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔ اس کے دماغ میں دھماکے ہونا شروع ہو گئے تھے۔ وہ دماغ نارمل رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن لا حاصل۔ کچھ ہی دیر میں اس کے دماغ میں اندھیرے نے یلغار کر دی اور دوسرے لمحے وہ لہرایا اور لانچ کے فرش پر گرتا چلا گیا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کے بھی گرنے کی آوازیں سنی تھیں۔

سی ورلڈ کے فرسٹ وے میں اس وقت انتہائی مسرت کا سا سماں تھا۔ بگ کنگ نے وہاں تینوں کنگز کو بلا لیا تھا۔ ان سب کے چہرے مسرت سے کھلے پڑ رہے تھے۔ خاص طور پر بگ کنگ کی مسرت قابل دید تھی۔ سیکشن کا انچارج ہسل سی رنز کو سی ورلڈ میں لے آنے کے لئے خصوصی نظام آن کر چکا تھا اور سی رنز عمران اور اس کے ساتھیوں کی نیلی لاشیں لئے خاصی تیز رفتاری سے سی ورلڈ کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ اس کی رفتار خاصی تیز تھی اور اسے اب باقاعدہ خصوصی نظام کے تحت سی ورلڈ سے کنٹرول کیا جا رہا تھا۔

''یہ لوگ حد سے زیادہ عیار، شاطر اور ذہین تھے۔ سی ورلڈ کی بے شمار تنظیمیں ان کے مقابلے میں ناکام ہو گئیں۔ لیکن جب ان کا ٹکراؤ مجھ سے ہوا تو پھر موت نے انہیں اس طرح گھیر لیا کہ یہ حقیر کینچوؤں کی طرح مارے گئے''...... بگ کنگ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''لیس بگ کنگ۔ لیکن کیا یہ ضروری تھا کہ ان کی لاشیں سی ورلڈ میں لائی جائیں۔ انہیں کیوں نہ سمندر میں ہی پھینک دیا جائے''...... ای کنگ نے دبے لفظوں میں کہا۔

''نہیں۔ ان لوگوں نے مجھے کو اس قدر پریشان کیا ہے کہ اب جب تک میں ان کی لاشوں کے خود ٹکڑے نہ اڑاؤں گا مجھے چین نہ آئے گا۔ خاص طور پر اس علی عمران کی لاش کے ہزاروں ٹکڑے کئے جائیں گے''...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''لیس بگ کنگ۔ ان کی لاشوں کا ایسا حشر کیا جانا ضروری ہے ایس کنگ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے بگ کنگ ان کی مسخ شدہ لاشوں کو عبرت کے لئے سی ورلڈ کی ہر ذیلی تنظیم میں بھیجا جائے تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ سی ورلڈ ناقابل تسخیر ہے۔ ان کی لاشیں دیکھ کر سب ہی عبرت حاصل کریں گے اور کسی کے دل میں سی ورلڈ کے لئے بغاوت کا تصور بھی ابھر نہ سکے گا''...... ڈی کنگ نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ایسا ہی ہو گا۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا''...... بگ کنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے مشین سے تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔ یہ آواز اس بات کی نشاندہی کر رہی تھی کہ سی رنز مخصوص سسٹم کے تحت یہاں آ گئی ہے۔ اسکرین پر اب صرف جھماکے سے ہو رہے تھے۔ سی رنز غائب ہو چکی تھی۔ بگ کنگ باقی

کنگز سمیت اس تالاب کے گرد اکٹھے تھے جب کہ ہسل اکیلا کنٹرولنگ مشین کے ساتھ مصروف تھا۔ اس کی تالاب کی طرف پشت تھی۔ وہ مسلسل مختلف بٹنوں کو آف آن کر رہا تھا۔

اب وہاں خاموشی طاری تھی۔ صرف سیٹی کی تیز آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر اچانک اس آواز میں گڑگڑاہٹ کی تیز آواز شامل ہوئی اور آہستہ آہستہ بڑھتی گئی۔ یہ فرسٹ وے گیٹ کھولنے والے سسٹم کی مخصوص آواز تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو لے کر آنے والا سی رنر سی ورلڈ میں داخل ہو رہا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی طویل اور خوفناک سفر طے کرنے کے بعد آخر کار سی ورلڈ میں داخل ہونے میں کامیاب تو ہو گئے تھے لیکن لاشوں کی صورت میں۔

بگ کنگ سمیت سب کی نظریں اس تالاب پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد تالاب کے پانی میں بھنور سے پیدا ہوئے اور اس کے بعد جیسے شدید بھونچال آ جاتا ہے۔ اس طرح پانی اتھل پتھل ہونے لگا اور پھر آہستہ آہستہ پانی کی سطح کم ہونی شروع ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی تالاب میں سی رنر کا اوپر والا حصہ نمودار ہو گیا۔ سی رنر جیسے جیسے اوپر کو اٹھ رہا تھا پانی اسی طرح غائب ہوتا جا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد سی رنر مکمل طور پر باہر آ گیا۔ اب وسیع و عریض تالاب میں سی رنر اس طرح کھڑا تھا جیسے گاڑی پلیٹ فارم پر رکی ہوئی ہوتی ہے۔

بگ کنگ نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ سی رنر کے ایک مخصوص حصے پر رکھا تو سی رنر کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور بگ کنگ اچھل کر سی رنر کے اندر داخل ہو گیا۔ دوسرے کنگز بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ ایک چھوٹی راہداری سے گزر کر وہ اس بڑے کمرے میں پہنچے جہاں لانچ کے عرشے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی نیلی لاشیں پڑی تھیں۔ ان سب کے چہرے نیلے ہو چکے تھے۔

"یہ ہے وہ عمران جس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ سی ورلڈ کو تباہ کرے گا"...... بگ کنگ نے بڑے نفرت بھرے انداز میں عمران کی لاش کو پیر سے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"واقعی ان کا انجام عبرتناک ہے۔ انتہائی عبرتناک"...... ایس کنگ نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"ان کا ایسا ہی انجام ہونا چاہئے بلکہ اس سے بھی بدتر۔ اب میں ان لاشوں کی نمائش کروں گا۔ تاکہ پوری دنیا کو پتہ چل سکے کہ سی ورلڈ کیا ہے۔ وہ کتنی طاقتور ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت یہودیوں کا راستہ نہیں روک سکتی۔ عظیم یہودی سلطنت ضرور وجود میں آئے گی اور یہ مسلم حکومتیں نیست و نابود کر دی جائیں گی اور بہت جلد پوری دنیا کا اقتدار ہمارے قبضے میں ہو گا۔ یہودی عظیم ہیں اور عظیم ہی رہیں گے"...... بگ کنگ نے کڑک دار لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک اور زوردار ٹھوکر عمران کے پہلو میں

ماری اور پھر باہر کی طرف مڑ گیا اور اس کے باقی ساتھیوں نے بھی خاموشی سے اس کی پیروی کی۔

''ہسل۔ ان کی لاشیں لائٹ روم میں پہنچا دو۔ تاکہ انہیں اسی حالت میں برقی بھٹی میں ڈال کر بھسم کر دیا جائے حالانکہ میرا تو یہ ارادہ بن رہا ہے کہ ان کی لاشوں کو اپنے پاس حنوط کر کے محفوظ رکھوں اور بعد میں ان لاشوں کی نمائش لگواؤں تاکہ دنیا کو بھی علم ہو جائے کہ سی ورلڈ کتنی طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے''...... بگ کنگ نے سخت اور کھردرے لہجے میں ہسل سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو ایک طرف بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہوا تھا۔

''یس بگ کنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... ہسل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بگ کنگ۔ ان کی لاشوں کی نمائش سے کیا سی ورلڈ دنیا کے سامنے نہ آ جائے گی''...... ای کنگ نے دبے لہجے میں کہا۔

''ہاں ضرور آ جائے گی اور اب اسے آ جانا چاہئے۔ اب ہم اس قدر طاقتور ہو چکے ہیں کہ دنیا کے سامنے آ جائیں۔ اب پوری دنیا مل کر بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی''...... بگ کنگ نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہسل فی الحال میں تھکا ہوا ہوں اور کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ ان کی لاشیں اٹھا کر بلیک روم میں پہنچا دو۔ ان کی لاشیں بھاگ نہیں جائیں گی۔ میں تھوڑا سا آرام کر لوں اس

کے بعد میں اپنی نگرانی میں ان کی لاشیں برقی بھٹی میں پھنکواؤں گا۔ میں اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں جلتی ہوئی دیکھنا چاہتا ہوں۔ تم آدمی بلا لو جو ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے''...... بگ کنگ نے کہا۔ وہ بار بار اپنا فیصلہ بدل رہا تھا جو اس کی ذہنی بے چینی کو ظاہر کر رہا تھا۔

''یس بگ کنگ۔ جیسا آپ کا حکم''...... ہسل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''اور تم سب واپس سی ورلڈ ٹو چلے جاؤ۔ ضرورت ہوئی تو میں تمہیں پھر یہاں بلا لوں گا۔ وہاں کا کنٹرول ایم سی ٹو کے ہاتھوں میں ہے لیکن پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ وہاں کے انتظامات فی الحال آپ تینوں کنگز سنبھالیں۔ جس طرح یہاں عمران اور اس کے ساتھی پہنچے ہیں۔ اسی طرح میجر پرمود اور اس کے ساتھی یقیناً سی ورلڈ ٹو پہنچ چکے ہوں گے۔ میں نے ایم سی ٹو کو میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرانے کے لئے گراس لوئے سمیت اس کے تمام افراد کو بھی ہلاک کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی نجانے کس میک اپ میں ہوں۔ پورے گروپ میں انہیں تلاش کرنے کی کوشش ہم پر بھاری پڑ سکتی ہے۔ اس لئے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا اور اسی لئے میں نے ایم سی ٹو کو حکم دیا ہے کہ وہ گراس لوئے اور اس کے ساتھ واپس آنے والے تمام افراد کو ہلاک کر دے۔

اب تک وہ یہ کام کر چکا ہوگا۔ آپ تینوں جا کر ایم سی ٹو کے ساتھ ان لاشوں کی چیکنگ کریں اور ان میں جو بھی میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہوں انہیں الگ کریں اور ان کی بھی لاشیں برقی بھٹیوں میں ڈال کر بھسم کر دیں“...... بگ کنگ نے ایس کنگ، ای کنگ اور ڈی کنگ سے مخاطب ہو کر کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ بگ کنگ نے ہسل کو چند مزید ہدایات دیں اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا فرسٹ وے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چلنے کا انداز بھی اب فاتحانہ ہو چکا تھا۔ وہ اپنے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں وہ کام کرنے کے بعد آرام کیا کرتا تھا۔ وہ چونکہ اپنے آپ کو تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ اب دل بھر کر آرام کرے گا۔ کیونکہ عمران اور میجر پرمود کی وجہ سے گزشتہ کئی راتوں سے وہ ایک لمحے کے لئے بھی نہ سو سکا تھا۔

یہ کمرہ بگ کنگ نے خاص طور پر بنوایا تھا۔ جس میں کوئی اور شخص کسی بھی صورت میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ بگ کنگ نے دروازے پر ہاتھ رکھا تو دروازہ تیزی سے ایک طرف کو کھسک گیا اور بگ کنگ اندر داخل ہوا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ اس کے پیچھے بند ہو گیا اور پھر لباس تبدیل کر کے وہ آرام دہ بستر پر لیٹ گیا۔ چونکہ وہ بے حد تھکا ہوا تھا اس لئے بستر پر لیٹتے ہی اسے نیند آ گئی۔ لیکن کچھ دیر بعد ہی سائرن کی تیز آواز سے اس کی

آنکھیں کھل گئیں۔ اور پھر وہ یوں اپنے بیڈ سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جیسے اس نے کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو۔ حیرت سے اس کی چمکدار آنکھیں دھندلا سی گئیں اور اس کا دل بری طرح سے دھڑکنا شروع ہو گیا جیسے ابھی سینہ توڑ کر باہر آ گرے گا۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے بھی گولیاں ٹکرا رہی تھیں لیکن وہ چونکہ مخصوص حفاظتی لباسوں میں تھے اور انہوں نے سروں پر گلوبز چڑھا رکھے تھے اس لئے گولیاں ان پر کوئی اثر نہ کر رہی تھیں جبکہ ان کے ارد گرد موجود افراد گولیوں کا شکار ہو کر چیختے ہوئے گر رہے تھے۔

کافی دیر تک گولیوں کا سلسلہ جاری رہا پھر جب انسانی چیخیں بند ہو گئیں تو گولیاں بھی چلنا بند ہو گئیں۔ وہاں ہر طرف یکلخت گہرا سکوت چھا گیا تھا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی خاموش تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ایک بار پھر روشنی پھیل گئی۔ جیسے ہی روشنی پھیلی وہ سب یہ دیکھ کر دہل کر رہ گئے کہ ان کے گرد انسانی لاشیں ہی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور جو حوض کچھ دیر قبل خالی تھا وہ اب خون سے بھرا ہوا تھا۔ حوض میں موجود انسانوں پر اس قدر گولیاں برسائی گئی تھیں کہ لاشیں بری طرح سے چھلنی ہو چکی تھیں۔ میجر پرمود اور

اس کے ساتھی حوض کی دیواروں کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔ ان کے سرخ لباس ہلاک ہونے والے انسانوں کے خون سے تر ہو چکے تھے۔ خون ان کے لباسوں سے ٹپکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہاں تک کہ ان کے سروں پر چڑھے ہوئے گلوب بھی خون سے تر ہو چکے تھے۔

"یہ۔ یہ تو انتہائی ظلم ہے۔ انہیں اس قدر بے دردی اور بے رحمی سے ہلاک کر دیا جائے گا یہ تو میں نے سوچا ہی نہ تھا"۔ وائٹ شارک نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"لیکن انہوں نے ان سب کو کیوں ہلاک کیا ہے۔ یہ تو ان کے اپنے آدمی تھے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"شاید انہیں پتہ چل گیا ہے کہ ان کے ساتھ ہم بھی سی ورلڈ پہنچ چکے ہیں۔ ہمیں ان افراد میں تلاش کر کے الگ ہلاک کرنے کی بجائے انہوں نے ان سب کو ہی ہلاک کر دیا ہے تا کہ ہم ان میں سے کسی کے بھی میک اپ میں ہوں تو نہ بچ سکیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہمیں ہلاک کرنے کے لئے انہوں نے اپنے سب آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی تو ان کی بربریت ہے۔ انسانی جان کی ان کی نظر میں کوئی قیمت نہیں ہے"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو کیا وہ اب ہمیں دیکھ رہے ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ہاں۔ نہ صرف وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں بلکہ ہماری باتیں بھی سن رہے ہیں۔ دیکھو کمرے میں ریڈ اور بلیو لائٹس بھی روشن ہیں۔ ریڈ لائٹس سے ان تک ہماری آوازیں پہنچ رہی ہیں اور بلیو لائٹ سے وہ ہمیں لائیو مانیٹر کر رہے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا تو ان سب نے چونک کر دیکھا۔ واقعی اس بار کمرے میں دوسری لائٹس کے ساتھ سرخ اور نیلی لائٹس بھی جل رہی تھیں۔ چونکہ کمرہ مکمل روشن تھا اس لئے انہیں سائیڈ کی دیواروں میں کھلے ہوئے خانے اور ان میں موجود آٹو میٹک مشین گنیں صاف دکھائی دے رہی تھیں جن سے گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا گیا تھا۔ گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں میں سے اب وہاں کوئی ایک انسان بھی زندہ نہ تھا۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی مزید بات کرتے اسی لمحے اچانک مشین گنوں کے دہانے ایک بار پھر کھل گئے۔ مشین گنوں سے ایک بار پھر گولیاں چلنا شروع ہو گئی تھیں اور یہ گولیاں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں پر برسائی جا رہی تھیں۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے لباسوں سے گولیاں ٹکرا ٹکرا کر اچٹ رہی تھیں۔

"حوض سے نکلو باہر"...... میجر پرمود نے کہا اور پھر وہ حوض کے کنارے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اچکا اور اچھل کر حوض سے باہر آ

گیا۔ اس کے ساتھی بھی کنارے پکڑتے ہوئے حوض سے باہر آ گئے۔ دیواروں میں موجود مشین گنوں کی نالیں موو کر رہی تھیں وہ جس جس طرف بڑھ رہے تھے مشین گنوں کی نالوں کا رخ ان کی طرف ہو رہا تھا اور تواتر کے ساتھ ان پر گولیوں کی بوچھاڑیں پڑ رہی تھیں۔ اگر وہ مخصوص حفاظتی لباسوں میں نہ ہوتے تو اب تک ان کی لاشوں کے بھی پرخچے اُڑ چکے ہوتے۔

میجر پرمود نے لائٹس آف ہوتے ہی بلاسٹر ریز گن اپنی جیب میں رکھ لی تھی۔ حوض سے باہر آتے ہی اس نے گن نکالی اور پھر اس نے ایک دیوار کی طرف گن کا رخ کرتے ہوئے بٹن پریس کر دیا۔ گن سے سرخ رنگ کی شعاع سی نکل کر دیوار پر پڑی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دیوار میں موجود کئی گنوں کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔ یہ دیکھ کر میجر پرمود کے ساتھیوں نے بھی بلاسٹر ریز گنیں نکالیں اور انہوں نے دیواروں کے خانوں سے نکلی ہوئی مشین گنوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں تمام مشین گنیں خاموش ہو گئیں۔

"تم چھ افراد کو میں نے پہچان لیا ہے۔ تم میجر پرمود ہو اور باقی سب تمہارے ساتھی"...... اچانک کمرے میں ایک تیز اور گونجدار آواز سنائی دی۔ یہ آواز مشینی تھی اور چونکہ وہ گراس لوئے کو اس آواز کے ساتھ باتیں کرتے سن چکے تھے اس لئے وہ سمجھ گئے کہ ان سے مخاطب ہونے والی آواز سی ورلڈ ٹو کے ماسٹر کمپیوٹر ٹو کی ہے

جس کا کوڈ ایم سی ٹو تھا۔

''کیا تم ماسٹر کمپیوٹر بول رہے ہو''...... میجر پرمود نے اونچی آواز میں پوچھا۔

''ہاں۔ میں ایم سی ٹو ہوں''...... جواباً آواز سنائی دی۔

''ماسٹر کمپیوٹر ہونے کے باوجود تم حماقت کیوں کر رہے ہو۔ تم دیکھ رہے ہو کہ ہم مخصوص لباسوں میں ملبوس ہیں اس کے باوجود تم ہم پر فائرنگ کر رہے ہو۔ کیوں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''میں تم سب کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں میجر پرمود۔ تم اس وقت ہارڈ روم میں ہو اور میں نے ہارڈ روم کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا ہے۔ تم کچھ بھی کر لو لیکن تم زندہ اس روم سے باہر نہیں نکل سکو گے۔ تم سب نے حفاظتی لباس پہن رکھے ہیں جن پر بم اور گولیاں اثر نہیں کر سکتیں لیکن تم شاید بھول رہے ہو کہ تم سب اس وقت سی ورلڈ ٹو میں موجود ہو اور یہاں میرا کنٹرول ہے۔ میری اجازت کے بغیر یہاں ایک مکھی بھی پر نہیں مار سکتی ہے۔ تمہیں کیسے ہلاک کرنا ہے یہ میں بخوبی جانتا ہوں''...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

''اچھی بات ہے۔ تو پھر تم اپنی کوشش کرو۔ ہم اپنی کوشش کریں گے۔ دیکھتے ہیں انسان کے مقابلے میں کمپیوٹر کس قدر طاقتور اور ذہین ہے''...... میجر پرمود نے غرا کر کہا۔

''تو پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں تم پر کراٹ ریز فائر کرنے لگا ہوں۔ اس ریز سے تم ان لباسوں سمیت جل کر راکھ بن

جاؤ گے''...... ایم سی ٹو نے کہا۔ اسی لمحے ان سب نے کٹاک کی آواز سنی۔ کٹاک کی آواز سنتے ہی ان سب کی نظریں کمرے کی چھت کے ایک کونے کی طرف اٹھ گئیں۔ چھت کے کونے میں ایک خانہ سا کھل گیا تھا اور اس سے ایک گن کا دہانہ نکل کر باہر آ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ گن کا دہانہ خانے سے نکل کر باہر آتا میجر پرمود نے بلاسٹر ریز گن کا رخ اس خانے کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ گن سے سرخ شعاع نکل کر اس خانے میں موجود گن پر پڑی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور خانے سے نکلنے والی گن کے ساتھ خانے کے بھی پرخچے اڑتے چلے گئے۔ اسی لمحے چھت کے دوسرے کونے سے بھی کھٹکے کی آواز سنائی دی۔ اس بار لیڈی بلیک تیزی سے مڑی اور اس نے اپنی بلاسٹر گن سے اس کھلنے والے خانے پر ریز فائر کر دی۔ اس خانے میں موجود گن کا انجام بھی پہلی گن جیسا ہوا تھا۔ اسی لمحے یکے بعد دیگرے دو مزید کھٹکے ہوئے اور چھت کے دوسرے دو کونوں میں خانے کھل گئے۔ خانے کھلتے ہی گنوں کی نالیں نکلیں اور ساتھ ہی سرخ رنگ کی دو لہریں سی نکل کر ان کی طرف بڑھیں۔

''بچو''...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے دائیں طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھی بھی فوراً سائیڈوں میں کود گئے۔ نیچے کودتے ہی وائٹ شارک اور کیپٹن توفیق کی گنوں سے سرخ شعاعیں نکل کر ان گنوں پر پڑیں اور

دونوں گنیں ایک ساتھ تباہ ہو گئیں۔

''ہونہہ۔ تم نے ان ریز گنوں کو تو تباہ کر دیا ہے لیکن اس بار میں تم پر جو اٹیک کرنے جا رہا ہوں اس سے بچنا تمہارے لئے ممکن نہیں ہو گا''...... ایم سی ٹو کی کڑکدار آواز سنائی دی۔

''دیکھتے ہیں''...... میجر پرمود جواباً غرایا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور چار روبوٹس سفید رنگ کی بڑی بڑی ریز گنیں لے کر اندر داخل ہوئے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی تیار تھے۔ ابھی روبوٹس اندر آئے ہی تھے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی ریز گنوں سے ایک ساتھ فائرنگ ہوئی اور یکے بعد چار دھماکے ہوئے اور ان روبوٹس کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ حوض کے پاس موجود چبوتروں کی آڑ لے لو۔ اب یہاں روبوٹس کی یلغار ہونے والی ہے۔ جو بھی اندر آئے اسے اُڑا دینا''...... میجر پرمود نے چیخ کر مقامی زبان میں کہا۔

''یہ تم نے کون سی زبان بولی ہے''...... ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

''تم صرف مشینی زبان بولنا جانتے ہو۔ ہم مقامی زبان میں بات کر رہے ہیں جو تمہارے پلے نہیں پڑے گی''...... لاٹوش نے مخصوص لہجے میں کہا۔ میجر پرمود کا حکم سنتے ہی وہ سب تیزی سے حوض کے کناروں پر بنے ہوئے چبوتروں کی آڑ میں چلے گئے۔ اسی لمحے انہوں نے بے شمار روبوٹس کو ایک دوسرے کے پیچھے کمرے

میں داخل ہوتے دیکھا۔ اندر آنے والے پہلے دو روبوٹس نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی گنوں کے بٹن اندر داخل ہوتے ہی پریس کر دیئے تھے۔ ان کی گنوں سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکلی تھیں اور سامنے موجود کیبنوں کے دروازوں پر پڑیں۔ یکے بعد کئی دھماکے ہوئے اور کیبنوں کے دروازوں کے ساتھ کیبنوں کی دیواریں بھی بکھرتی چلی گئیں۔

''فائر''...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور ان سب نے ایک ساتھ دروازے سے اندر داخل ہونے والے روبوٹس پر بلاسٹر ریز فائر کرنا شروع کر دی۔ کمرہ یکلخت تیز اور زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا اور دروازے کے پاس تباہ ہونے والے روبوٹس کے پرزے اُڑ اُڑ کر کمرے کے مختلف حصوں میں گرنے لگے۔

''اس طرح تو یہ کھیل کبھی ختم نہیں ہو گا اور ہم اسی کمرے تک محدود ہو کر رہ جائیں گے۔ تم ان روبوٹس کو نشانہ بناؤ۔ میں دروازے کے ارد گرد دیوار کو تباہ کرتا ہوں تاکہ راستہ کھل جائے اور ہم یہاں سے نکل سکیں''...... میجر پرمود نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ میجر پرمود نے دروازے کے ارد گرد دیوار پر ریز فائر کرنی شروع کر دی۔ زور دار دھماکوں کے ساتھ میٹل کی بنی ہوئی دیوار میں گڑھے سے بنتے چلے گئے۔

دروازے کے پاس روبوٹس مسلسل تباہ ہوتے جا رہے تھے اور وہاں مشینی پرزوں کا ڈھیر سا بنتا جا رہا تھا۔ کچھ دیر تک یہ سلسلہ

جاری رہا پھر دروازے کے پاس موجود روبوٹس اندر داخل ہونے سے رک گئے۔

''میجر پرمود۔ تم نے میرے بے شمار روبوٹس تباہ کر دیئے ہیں۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا کہ خود کو اپنے ساتھیوں سمیت سرنڈر کر دو ورنہ اس بار میں اس کمرے کو تباہ کر دوں گا''...... ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

''کر دو۔ ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے''...... میجر پرمود نے جواباً چیخ کر کہا۔

''چلو۔ روبوٹس دروازے سے ہٹ گئے ہیں۔ ہمیں جلد سے جلد اس کمرے سے نکلنا ہے''...... میجر پرمود نے ایک بار پھر مقامی زبان میں چیختے ہوئے کہا اور چبوترے کے پیچھے سے نکل کر دروازے کی طرف مسلسل بلاسٹر ریز فائر کرتا ہوا دوڑتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی چبوتروں کے پیچھے سے نکلے اور دروازے کی طرف لپکے۔ دروازے سے مسلسل سرخ شعاعیں باہر جا رہی تھیں اس لئے باہر سائیڈوں میں موجود روبوٹس کو موقع ہی نہ مل رہا تھا کہ وہ دروازے کے سامنے آ کر ان پر جوابی حملے کر سکیں۔ دروازے کے قریب پہنچتے ہی میجر پرمود نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور تقریباً اُڑتا ہوا دروازے سے نکلتا چلا گیا۔ وہ جیسے ہی باہر آیا۔ دائیں طرف راہداری میں کھڑے روبوٹس نے چونک کر سیدھے ہوئے ہی تھے کہ میجر پرمود نے ہوا میں قلابازی کھاتے ہوئے بلاسٹر ریز گن کا

رخ ان کی جانب کیا اور مسلسل بٹن پریس کرتا چلا گیا۔ روبوٹس دھماکوں سے تباہ ہوتے چلے گئے۔ باقی روبوٹس نے سائیڈوں پر ہوتے ہوئے میجر پرمود پر ریز فائر کی ہی تھی کہ لیڈی بلیک اور اس کے ساتھی کمرے سے نکل آئے اور انہوں نے کمرے سے باہر آتے ہی سائیڈوں پر کھڑے روبوٹس کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ جواب میں روبوٹس نے بھی ان پر ریز فائر کرنی شروع کر دی۔

''تم انہیں سنبھالو میں آگے جا کر راستہ کلیئر کرتا ہوں''...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے ایک راہداری کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ ابھی وہ کچھ دور ہی گیا تھا کہ اسی لمحے سامنے راہداری سے دو روبوٹس نکل کر اس کے سامنے آ گئے۔ میجر پرمود پر نظر پڑتے ہی انہوں نے گنوں سے فائر کئے۔ سرخ شعاعیں سی نکل کر میجر پرمود کی طرف بڑھیں۔ چونکہ روبوٹس نے سٹیٹ فائر کئے تھے اس لئے میجر پرمود کے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ وہ دائیں یا بائیں جمپ لگا سکے اس لئے جیسے ہی روبوٹس نے فائر کئے میجر پرمود تیزی سے پیچھے کی طرف کمان کی طرح جھکتا چلا گیا۔ شعاعیں اس کے عین سینے کے اوپر سے گزرتی چلی گئیں۔ اس سے پہلے کہ روبوٹس اس پر دوبارہ شعاعیں پھینکتے میجر پرمود نے اپنا جسم پلٹایا اور پھر زمین پر گرتے ہی اس نے دو بار گن کا بٹن پریس کر دیا۔ گن سے شعاعیں نکل کر روبوٹس سے ٹکرائیں۔ یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے اور دونوں روبوٹس بکھرتے چلے گئے۔ ان

دونوں روبوٹس کو تباہ کرتے ہی میجر پرمود سیدھا ہوا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

اس نے راہداری کے موڑ کی طرف دیکھا لیکن اب وہاں کوئی روبوٹ نہ تھا۔ میجر پرمود دیوار کے ساتھ لگ کر جھکے جھکے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ اس کی نظریں راہداری کے موڑ پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک دوسری طرف سے اسے تیز دھمک کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ ایسی آوازیں تھیں جیسے روبوٹ بھاری قدم زمین پر مارتا ہوا اس طرف دوڑا چلا آ رہا ہو۔ میجر پرمود وہیں ٹھٹھک گیا۔ اسی لمحے ایک روبوٹ مڑ کر اس طرف آیا ہی تھا کہ میجر پرمود نے اس کا شکار کر لیا۔ شعاع نے ایک لمحے میں روبوٹ کے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے۔ اب دوسری طرف دھمک کی کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

میجر پرمود چند لمحے سن گن لیتا رہا لیکن جب اسے دوسری طرف سے کوئی آواز نہ سنائی دی تو وہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا۔ ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا ہو گا کہ اچانک میجر پرمود کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اچانک اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکلتی چلی گئی۔ میجر پرمود نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوسکتا۔ دوسرے لمحے میجر پرمود کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ تیزی سے کسی اندھی اور گہری کھائی میں گرتا چلا جا رہا ہو۔

اچانک عمران کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو بے اختیار اس کے منہ سے کراہ سی نکل گئی۔ اس کے ذہن میں نیلے دھوئیں کی تیز چبھن کا منظر دوبارہ ابھر آیا تھا اور پھر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے میں تھا۔ جس میں ہر طرف دیواروں کے ساتھ الماریاں بنی ہوئی تھیں۔

درمیان میں خالی جگہ پر وہ اور اس کے ساتھی پڑے تھے۔ عمران نے دیکھا کہ اس کے ہاتھوں اور چہرے کی جلد کا رنگ ہلکا نیلا تھا۔ یہی حال اس کے ساتھیوں کا تھا ان سب کے رنگ نیلے ہو رہے تھے۔ یہ آر سی گیس کا اثر تھا جس نے انجکشن لگا ہونے کے باوجود بھی اپنا اثر دکھا دیا تھا اور وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ عمران نے آخری لمحات میں دماغ کو کنٹرول کرنے کی اور خود کو ہوش میں رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہ ہو سکا تھا اور اسے اب

ہوش آیا تھا۔

عمران چند لمحے ماحول کا جائزہ لیتا رہا اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اپنے آپ کو بالکل نارمل محسوس کر رہا تھا۔ وہ جلدی سے الماریوں کی طرف بڑھا۔ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر ان کے اپنے لباس تھے۔ ان کے جسموں پر چڑھے ہوئے خصوصی لباس اتار لئے گئے تھے۔ اس نے ایک الماری کھولی تو اس میں ڈانگری نما لباس اور ایسا ہی دوسرا سامان بھرا ہوا تھا۔ شاید یہ کمرہ سی ورلڈ میں کام کرنے والے انسانوں کے لئے تھا۔ اس نے دوسری الماری کھولی۔ اس الماری میں بھی ضرور کا مختلف سامان بھرا ہوا تھا۔ اور پھر اسے ایک الماری کے نچلے خانے میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کے بیگ نظر آ گئے تو وہ خوشی سے اچھل پڑا۔ اس نے اپنا بیگ باہر کھینچ لیا۔ اسی لمحے اسے صفدر کی کراہ سنائی دی تو عمران تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس نے صفدر کو اچھل کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ صفدر یوں حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے کوئی نومولود بچہ حیرت سے دنیا کو دیکھتا ہے۔

''صفدر۔ جلدی اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ بزرگ کہتے ہیں زیادہ دیر سونے سے انسان موٹاپے کا شکار ہو جاتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر عمران کی آواز سن کر بری طرح اچھل پڑا۔

''کک۔ کیا ہوا عمران صاحب۔ ہم زندہ کیسے بچ گئے۔ ہمیں تو

آر سی زہریلی گیس کے ذریعے ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی تھی''۔ صفدر نے کہا۔

''تم اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ پھر بتاؤں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اٹھ کر فوراً کھڑا ہو گیا اور پھر باری باری سب ہوش میں آتے رہے اور چند لمحوں بعد جولیا بھی ہوش میں آ گئی۔

''سب تیار رہو۔ اپنا اسلحہ سنبھال لو۔ کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے''...... عمران نے ان سب سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا اور اس کے ساتھی فوراً اٹھ کر عمران کے پاس پہنچ گئے۔ عمران نے ان کے تھیلے ان کی طرف بڑھائے تو وہ تھیلے کھول کر ان میں سے اپنا سامان نکالنے لگے۔

''ہمیں یہاں کس نے ڈالا ہے۔ بگ کنگ نے تو کہا تھا کہ جیسے ہی ہماری لاشیں سی ورلڈ پہنچیں گی وہ برقی بھٹیوں میں جلا کر بھسم کر دے گا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پتہ نہیں کون ہمدرد پیدا ہو گئے ہیں۔ جب مجھے ہوش آیا تو ہم یہاں پڑے ہوئے تھے''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا

''تو کیا ہم سی ورلڈ میں پہنچ چکے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''اس کے بارے میں بھی مجھے نہیں معلوم لیکن یہ سی رز نہیں ہے۔ اس کمرے کی دیواریں خاص میٹل کی بنی ہوئی ہیں جو یقیناً سی ورلڈ کی ہو سکتی ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

"چلو جو بھی ہے آخر کار ہم سی ورلڈ میں داخل ہونے میں کامیاب تو ہو ہی گئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ضروری نہیں ہے کہ ہم سی ورلڈ میں ہی ہوں۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ بگ کنگ نے سی رنز کو کسی اور طرف بھیج دیا ہو۔ اپنے کسی خاص سیکشن میں اور ہم وہاں ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"سی ورلڈ کے تمام سیکشن سی ورلڈ کے اندر ہی ہوں گے۔ اب ہم یہاں پہنچ گئے ہیں تو پھر جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ سی ورلڈ کا کون سا حصہ ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ سب ہوا کیسے۔ ہم زندہ کیسے بچ گئے۔ جبکہ ہمارے جسم تک نیلے پڑ چکے ہیں"...... اس بار ٹرومین نے پوچھا۔

"ہم نے پروٹیکشن کے لئے جو انجکشن لئے تھے ان کا اثر کم ہو گیا تھا اس لئے اس زہر نے ہم پر اثر تو کیا لیکن یہ اثر زیادہ نہیں تھا۔ ہم صرف وقتی طور پر بے ہوش ہوئے ہیں۔ اگر ہم نے انجکشن نہ لگوائے ہوتے تو ہمیں اس طرح کبھی ہوش نہ آتا۔ میرے اندازے کے مطابق ہم زیادہ سے زیادہ بیس منٹ تک بے ہوش رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری ریڈی میڈ کھوپڑی ہر حربے کا توڑ بروقت نکال لیتی ہے اگر تم نے ہمیں جزیرے پر انجکشن نہ لگائے ہوتے تو اب تک شاید ہم زندہ نہ ہوتے"...... تنویر نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے بگ کنگ کا شکریہ ادا کرنا جو اپنے غرور میں آ کر اتنا مطمئن ہو گیا تھا کہ اس نے ہمیں کسی اور طریقے سے نہیں بلکہ آر سی گیس سے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر وہ کسی ریز سے حملہ کرتا یا پھر سی رنز کو ہی تباہ کر دیتا تو اب تک ہم سب اجتماعی قبر میں بیٹھے اپنا اعمال نامہ پڑھ رہے ہوتے بلکہ ایک دوسرے کو سنا رہے ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ نجانے یہ سی ورلڈ ہے یا کوئی اور جگہ"...... صفدر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ سی ورلڈ ہی ہے لیکن ہمیں زندہ کیوں چھوڑا گیا ہے یہ سمجھنا ابھی باقی ہے اور یہ سب معلوم کرنے کے لئے ہمیں بگ کنگ سے بات کرنی پڑے گی۔ اور رہی بات پروگرام کی تو ہم اپنا کام ضرور پورا کریں گے۔ یہاں سے بلیک ڈائمنڈ بھی حاصل کریں گے اور سی ورلڈ کو بھی تباہ کریں گے۔ اپنے اپنے بیگ اٹھا لو۔ تا کہ کام شروع کیا جا سکے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کمرے کے اکلوتے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو اپنی طرف کھینچا تو دروازہ کھل گیا۔ اسے بند نہ کیا گیا تھا۔ اور وہ باہر راہداری میں آ گیا۔

اس کے ساتھی بھی اپنے بیگ اٹھائے اس کے پیچھے باہر آ گئے۔ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف آگے جا کر وہ دائیں طرف کو مڑ گئی تھی۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف بڑھ

گیا۔ موڑ کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر اس نے گردن آگے بڑھا کر موڑ کے دوسری طرف دیکھا۔ راہداری آگے بائیں طرف کو چلی گئی تھی اور اس کے اختتام پر فولاد کا ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے اس راہداری سے گزر کر اس دروازے تک پہنچ گئے۔

عمران نے آہستہ سے دروازہ کو اپنی طرف کھینچا تو یہ دروازہ بھی کھل گیا اور دروازے کو پار کر کے وہ جب دوسری طرف پہنچے تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک بڑے سے کمرے میں موجود پایا۔ اس کمرے میں دیوار کے ساتھ بڑے بڑے لوہے کے باکس پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک باکس کو کھولا جیسے ہی باکس کا ڈھکن اٹھا ایک تیز گونج پیدا ہوئی اور عمران اچھل کر پیچھے ہٹ آیا۔ اسی لمحے کھٹاک کی تیز آواز سے کمرے کا دروازہ بند ہو گیا اور کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی۔ اس کے ساتھ ہی دیواروں کے ساتھ موجود سب باکس کسی سسٹم کے تحت بجلی کی سی تیزی سے زمین میں دفن ہو کر غائب ہو گئے اور اب وہ پاگلوں کے سے انداز میں اس خالی کمرے میں کھڑے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھ رہے تھے۔ دروازہ بند ہوتے ہی دور کہیں سائرن بجنے کی تیز آواز سنائی دی۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھنا چاہا مگر دوسرے لئے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے قدم زمین سے چپک گئے تھے۔

یوں لگ رہا تھا جیسے ان کے جوتوں کو مقناطیسی زمین نے جکڑ لیا ہو اور اب وہ سب مجسموں کی طرح کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سی ورلڈ ہے جہاں ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول ہے۔ یہاں کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمیں ہر دم الرٹ رہنا پڑے گا۔ ہماری ذرا سی غفلت ہمیں سیدھا عالم بالا پہنچا سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے پشت لدے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈالا۔ وہ شاید اس میں سے کچھ نکالنا چاہتا تھا کہ اچانک اردگرد کی دیواروں میں تیز تیز سرسراہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور انہوں نے چونک کر دیکھا تو چاروں طرف دیواروں میں سے مشین گنوں کی نالیں باہر کو نکل آئی تھیں۔ وہ ہل بھی نہ سکتے تھے اور مشین گنیں بھی چاروں طرف موجود تھیں۔ اب بچ نکلنے کا کوئی راستہ کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔ مشین گنیں دیکھ کر وہ ساکت رہ گئے۔ مشین گنیں آہستہ آہستہ موو کر رہی تھیں۔

"کچھ کرو عمران ورنہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے"۔ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا کروں۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا ہے۔ جوتے زمین پر یوں چپکے ہوئے ہیں کہ الگ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو جوتے اتار دو۔ یہاں سپاٹ اور ٹھوس زمین ہے۔ بغیر جوتوں کے بھی ہم چل سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"ویل ڈن تنویر۔ تم نے یہ کہہ کر میرے دماغ کی بیٹری چارج کر دی ہے۔ ویری ویل ڈن"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے جھکا اور اس نے اپنے جوتوں کے تسمے کھولنے شروع کر دیئے۔ اس نے ایک پیر جوتے سے کھینچا تو اس کا پیر آسانی سے جوتے سے باہر آ گیا۔ اس نے اپنا پیر زمین پر رکھا اور پھر دوسرے جوتے سے بھی اپنا پیر نکال لیا۔ فرش چمکدار اور انتہائی شفاف تھا۔ عمران نے جیسے ہی زمین پر پاؤں رکھے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس نے اپنے پیر برف کی سل پر رکھ دیئے ہوں۔ اس کے ساتھیوں نے بھی جوتے اتار دیئے تھے۔

عمران کی نظریں مشین گنوں کی نالوں پر جمی ہوئی تھیں جو ابھی تک موو کر رہی تھیں لیکن ابھی تک ان گنوں سے ایک فائر بھی نہیں ہوا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ گنیں آواز پر نشانہ لگاتی ہیں۔ جب تک ہم منہ سے اونچی آواز نہ نکالیں گے اس وقت تک یہ گنیں فائرنگ شروع نہیں کریں گی"...... عمران نے نہایت آہستہ آواز میں کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ابھی تو میں نے چیخ کر بات کی تھی"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس وقت گنیں شاید لوڈ ہو رہی تھیں۔ اب یہ گنیں لوڈڈ دکھائی

دے رہی ہیں۔ جیسے ہی ہمارے منہ سے آواز نکلی اسی لمحے ان گنوں نے فائرنگ شروع کر دینی ہے۔ یہ دیکھو"...... عمران نے کہا اور اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا گیند نما آلہ نکالا اور اسے پوری قوت مشین گنوں والی دیوار کے مخالف سمت میں پھینک دیا۔ گیند نما آلہ جیسے ہی فرش پر گرا اسی لمحے دیوار سے نکلی ہوئی مشین گنوں کی نالیں حرکت میں آئیں اور دوسرے لمحے ماحول یکلخت مشین گنوں کی ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں سے گونج اٹھا۔

سائرن کی آواز سنتے ہی جیسے بگ کنگ کی آنکھیں کھلیں اس کی نظریں دروازے کے قریب دیوار میں نصب ایک بڑی سی روشن اسکرین پر پڑیں تو وہ یوں اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا جیسے اس نے کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو۔ تھا بھی ایسا ہی۔ اسکرین پر اسے بارہ افراد ایک کمرے کے درمیان کھڑے نظر آئے وہ نیلے رنگ کے تھے اور انہوں نے پشت پر تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔ نیلے رنگ ہونے کی وجہ سے وہ واقعی بھوت نظر آرہے تھے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب زندہ کیسے ہو گئے۔ یہ تو آر سی زہریلی گیس سے مر چکے تھے۔ اوہ۔ یہ زندہ۔ کیسے زندہ ہو گئے۔ یہ تو مر چکے تھے۔ مردہ تھے سب کے سب''...... بگ کنگ پر حیرت کی شدت سے سکتہ سا طاری ہو گیا کیونکہ ان کے نیلے رنگ کی وجہ سے وہ انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں جنہیں آر سی گیس کے ذریعے ہلاک کر دیا گیا تھا اور جن کی لاشوں

پر بگ کنگ ٹھوکریں مارتا رہا اور جنہیں لائٹ روم میں رکھ دیا گیا تھا۔ لیکن اب یہ نہ صرف زندہ سلامت نظر آرہے تھے بلکہ وہ سٹور روم میں بھی پہنچ چکے تھے۔ یہ کمرہ کمپیوٹر کے سپئیر پارٹس کے باکسز کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا تھا لیکن اس میں ایسا سسٹم تھا کہ اگر کوئی غیر متعلق آدمی سپئیر پارٹس کے باکس کو کھولنے کی کوشش کرتا تو باکس زمین میں غائب ہو جاتے تھے اور دروازہ بند ہو جاتا اور کمرے میں موجود ہر ہارڈ ویئر فرش سے چپک جاتا تھا۔

چند لمحے تک حیرت سے بت بنا بگ کنگ وہیں کھڑا رہا پھر ایک جھٹکا لے کر وہ سیدھا ہوا اور دوڑتا ہوا اپنے خصوصی آفس میں پہنچا اور وہاں موجود ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے اس مشین کا بٹن دبایا تو اس پر موجود اسکرین روشن ہو گئی۔

''ہیلو ہیلو۔ بگ کنگ کالنگ۔ ایم سی ون تم کہاں ہوں۔ مجھے فوراً جواب دو''...... بگ کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

دوسرے لمحے اسکرین پر ایم سی ون کی تصویر ابھر آئی۔

''یس ایم سی ون اٹنڈنگ یو''...... ایم سی ون کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''سٹور روم میں سی ورلڈ کے دشمن موجود ہیں انہیں فوراً ہلاک کر دو''...... بگ کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... ایم سی ون نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی کئی اور بلب تیزی سے جلنے بجنے لگے۔ بگ کنگ نے اپنے

سامنے موجود مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے اور ایک ناب گھمائی تو اسکرین پر جھماکے سے ہونے لگے اور چند لمحوں بعد سٹور روم کا منظر سامنے آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح فرش پر کھڑے تھے اور ان کے چاروں طرف دیواروں سے مشین گنوں کی نالیں جھانک رہی تھیں۔ ان مشین گنوں کی نالیں دیکھتے ہی بگ کنگ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا کیونکہ اب یہ کسی بھی صورت نہ بچ سکتے تھے۔ مشین گنیں حرکت کر رہی تھیں۔

''اوہ اوہ۔ یہ ایم سی ون کیا کر رہا ہے۔ اس نے انہیں زمین سے کیوں چپکا دیا ہے۔ جب تک یہ اپنی جگہ پر کھڑے رہیں گے اس وقت تک آٹو مشین گنیں ان پر فائر نہیں کریں گی۔ ان مشین گنوں کو کمپیوٹرائز سینسر کنٹرول کرتے ہیں جو کسی کی بھی آواز پر حرکت میں آ کر فائرنگ شروع کر دیتے ہیں۔ یہ جب تک اونچی آواز میں نہ بولیں گے اور اپنی جگہ سے حرکت نہ کریں گے اس وقت تک مشین گنیں ان پر فائر نہیں کریں گی''...... بگ کنگ نے کہا۔ اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عمران نے اچانک جیب سے ایک گول گیند جیسا آلہ نکالا اور اسے پوری قوت سے مشین گنوں کے مخالف سمت میں اچھال دیا۔ گیند نما آلہ جیسے ہی فرش پر گرا تو تیز آواز سی پیدا ہوئی۔ جیسے ہی آواز پیدا ہوئی اسی لمحے دیواروں سے جھانکتی ہوئی مشین گنوں کی نالیں اس سمت مڑیں جس طرف گیند گری تھی۔ دوسرے لمحے مشین گنوں نے گیند کی طرف

شعلے اگلنا شروع کر دیئے۔

''نانسنس۔ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ مشین گنیں آواز سن کر ایکٹو ہوتی ہیں''...... بگ کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑا کہ عمران نے اپنے تھیلے میں سے کوئی چیز نکال کر زور سے فرش پر دے ماری اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ سب یکلخت یوں غائب ہو گئے جیسے وہاں ان کا وجود ہی نہ رہا ہو اور عین اسی لمحے مشین گنوں سے بے تحاشا فائرنگ شروع ہو گئی۔ لیکن یہ فائرنگ بے سود تھی۔ وہ سب غائب تھے اور کمرے کا فرش بھی غائب ہو چکا تھا۔ اب وہاں خلا نظر آ رہا تھا۔

''اوہ اوہ۔ یہ تو بلیک ڈروب روم میں گرے ہوں گے۔ اس کمرے کے نیچے تو بلیک ڈروب روم ہے''...... بگ کنگ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر اس نے جلدی سے چند بٹن دبائے اور ناب گھمانی شروع کر دی۔ اسکرین پر دوبارہ جھماکے سے شروع ہو گئے اور پھر اسکرین پر ایک اور منظر ابھر آیا۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی بلیک ڈروب روم میں کھڑے تھے۔ وہ حیرت سے دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی مشینوں کو دیکھ رہے تھے۔ یہ مشینیں سی ورلڈ کے درجہ حرارت کو کنٹرول کرتی تھیں اور ان افراد کی وہاں موجودگی پورے ہیڈکوارٹر کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ اس نے جلدی سے ایم سی ون کو دوبارہ آن لائن کرنا شروع کر دیا۔

"یس ایم سی ون اٹنڈنگ یو"...... اسکرین پر ایم سی ون کی تصویر ابھری اور اس کی تیز آواز سنائی دی۔

"یہ تم نے کیا کیا تھا نانسنس۔ تم نے ان کے پیر زمین پر کیوں چپکا دیئے تھے۔ وہ ساکت ہو گئے تھے اور تم جانتے ہو کہ اس کمرے کی مشین گنیں آواز پر حرکت کرتی ہیں۔ بے حرکت ہونے کی وجہ سے مشین گنیں ایکٹیو نہ ہوئی تھیں اور عمران کو یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ اس کمرے کے نیچے کوئی اور کمرہ موجود ہے۔ اس نے ایک منی بلاسٹر زمین پر مارا تو ان کے پیروں کے نیچے فرش کھل گیا اور وہ سب اس فرش سے نکل کر نیچے بلیک ڈروب روم میں جا گرے ہیں"...... بگ کنگ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا وہ فائرنگ کی زد سے بچ نکلے ہیں"...... ایم سی ون نے کہا۔

"ہاں۔ اب میرا حکم سن لو۔ ان دشمنوں کے خلاف میں ڈیتھ آرڈر جاری کرتا ہوں۔ تم نے اب انہیں ہر صورت میں ہلاک کرنا ہے۔ یہ جہاں بھی جائیں تم فوراً انہیں ہلاک کر دو۔ یہ جنرل آرڈرز ہیں تعمیل کرو"...... بگ کنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی"...... ایم سی ون نے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں جواب دیا اور بگ کنگ نے جلدی سے دوبارہ چند بٹن دبائے اور پھر ناب گھمانی شروع کر دی۔ کیونکہ اب وہ بہرحال اس گروپ کو یقینی موت تک اپنی کی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دینا چاہا تھا۔

لیکن مختلف سپاٹ چیک کرنے کے باوجود عمران اور اس کا گروپ اسکرین پر نہ آ رہا تھا۔ بلیک ڈروب روم بھی خالی پڑا ہوا تھا اور ان کے اس طرح غائب ہونے پر تو بگ کنگ کی پریشانی دیکھنے والی تھی۔ اس کا چہرہ تیزی سے رنگ بدل رہا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب یہ اب کہاں غائب ہو گئے۔ آخر کہاں گئے ہیں یہ سب"...... بگ کنگ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے دوبارہ ایم سی ون سے رابطہ قائم کیا۔

"رپورٹ دو۔ کیا ہوا"...... بگ کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"گروپ غائب ہو چکا ہے۔ وہ کسی رینج میں موجود نہیں ہے۔ تمام رینج کو اچھی طرح چیک کیا جا چکا ہے"...... کمپیوٹر سے آواز آئی اور بگ کنگ نے بری طرح سے اپنا سر پیٹ لیا۔ اس کا جسم بری طرح کانپنے لگا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ بلیک ڈروب روم سے ایک دو نہیں پورے بارہ افراد غائب ہو جائیں اور ایسے غائب ہو جائیں کہ تم بھی انہیں چیک نہ کر سکو۔ کیا وہ جن تھے۔ بھوت تھے۔ بدروحیں تھیں۔ جادوگر تھے۔ آخر کیسے غائب ہوئے ہیں یہ سب"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں انہیں سرچ کر رہا ہوں بگ کنگ۔ جیسے ہی ان کا پتہ چلتا ہے میں ان پر اٹیک کر دوں گا اور انہیں فوراً ہلاک کر دوں گا"......

ایم سی ون نے کہا۔

"ہلاک کرنے سے پہلے تم انہیں ڈھونڈ تو لو نانسنس۔ وہ تو گدھے کے سر سے سینگوں کی طرح غائب ہو گئے ہیں"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ بگ کنگ جانتا تھا کہ سی ورلڈ کا ایک ایک حصہ کمپیوٹرائزڈ ہے۔ ایسی صورت میں اس پورے گروپ کا غائب ہو جانا ناممکن تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اپنی میز پر آ کر اس نے ایک بڑے انٹر کام کا سب سے بڑا سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ بگ کنگ کالنگ آف آل کنگز۔ ایمرجنسی کال"۔ بگ کنگ نے کہا۔ اس کی آواز میں گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ شدید جھنجلاہٹ بھی شامل تھی۔ ابھی وہ ایمرجنسی کال کے لئے الفاظ سوچ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ایم سی ٹو کالنگ فرام سی ورلڈ ٹو۔ ہیلو"...... دوسری طرف سے ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

"یس ایم سی ٹو۔ بگ کنگ اٹنڈنگ یو"...... بگ کنگ نے کہا۔

"بگ کنگ۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی زندہ ہیں اور وہ سی ورلڈ ٹو میں داخل ہو چکے ہیں۔ میں نے آپ کی ہدایات کے مطابق انہیں ہارڈ روم میں گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں کے ہمراہ ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہلاک کرنے سے پہلے میں نے انہیں روم کے سنٹر میں جمع کیا تھا اور ہارڈ روم کی ساری لائٹس آف

کر دی تھیں تا کہ وہ بچنے کے لئے چھپ نہ سکیں اور پھر میں نے ان پر مشین گنوں سے فائرنگ کر دی۔ مشین گنوں کی گولیوں کی زد میں آ کر گراس لوئے اور اس کے تمام ساتھی ہلاک ہو گئے لیکن میجر پرمود اور اس کے سارے ساتھی بچ گئے"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"بچ گئے۔ کیا مطلب۔ کیسے بچ گئے ہیں وہ"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں نے کیبنوں میں جا کر حفاظتی لباس اتار دیئے تھے بگ کنگ لیکن میجر پرمود اس کے ساتھیوں میں سے کسی ایک نے بھی حفاظتی لباس نہ اتارا تھا۔ ان لباسوں میں ہونے کی وجہ سے ان پر گولیوں نے اثر نہ کیا تھا۔ میں نے انہیں بلاسٹر ریز سے بھی ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس سے پہلے کہ میں ان پر بلاسٹنگ ریز فائر کرتا انہوں نے بلاسٹر گنوں سے ان بلاسٹر گنوں کو تباہ کر دیا اور ہارڈ روم سے باہر آ گئے۔ روبوٹس نے ان کا راستہ روکنا چاہا لیکن ان سب کے پاس بلاسٹر ریز گنیں ہیں جن کے سامنے ہمارے روبوٹس بھی نہیں ٹھہر سکے۔ انہوں نے ہمارے بے شمار روبوٹس بھی تباہ کر دیئے ہیں"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"ہونہہ۔ اب کہاں ہیں وہ"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"میں نے انہیں بلیک سیل میں پھینک دیا ہے بگ کنگ۔ وہ

سب اب وہیں پڑے ہوئے ہیں۔ بلیک سیل سے ان کا باہر آنا ناممکن ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بلیک سیل میں انہیں ہلاک کرنے کا میرے پاس کوئی انتظام نہیں ہے اور دوسرا وہ بدستور حفاظتی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ اگر میں بلیک سیل میں بم پھینکوں یا زہریلی گیس بھی پھیلا دوں تو ان پر کوئی اثر نہ ہو گا کیونکہ انہوں نے سروں پر گلوبز بھی چڑھائے ہوئے ہیں''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''تو تم بلیک سیل میں روبوٹس اتار دو۔ وہ خود ہی نیچے جا کر ان سب کا خاتمہ کر دیں گے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''نو بگ کنگ۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ان کے پاس بلاسٹنگ ریز گنیں ہیں۔ روبوٹس کو دیکھتے ہی وہ سب بلاسٹنگ ریز سے فائر کر کے انہیں تباہ کر دیتے ہیں''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ جیسے بھی ممکن ہو انہیں ہلاک کرو ایم سی ٹو۔ یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں نے مجھے عذاب میں ڈالا ہوا ہے۔ ادھر میجر پرمود اور اس کے ساتھی عذاب بنے ہوئے ہیں۔ ان سب کا ہلاک ہونا بے حد ضروری ہے۔ بے حد ضروری''...... بگ کنگ نے کہا۔

''انہیں ہلاک کرنے کا ایک ہی راستہ ہے بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''کون سا راستہ۔ جلدی بتاؤ''...... بگ کنگ نے کہا۔

''انہیں ہلاک کرنے کے لئے مجھے اب خود ہی بلیک سیل میں اترنا پڑے گا بگ کنگ۔ بلاسٹنگ ریز سے دوسرے روبوٹس تو تباہ ہو سکتے ہیں لیکن مجھ پر ان کی کوئی بھی بلاسٹنگ ریز اثر نہیں کرے گی۔ مجھے نیچے جا کر سب سے پہلے ان کے حفاظتی لباسوں اتارنے ہوں گے۔ حفاظتی لباس اتارتے ہی میں ان سب کو ہلاک کر دوں گا''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ وہ تمہیں کسی بھی صورت میں نہ تو تباہ کر سکتے ہیں اور نہ تم ان کے قابو میں آسکتے ہو۔ جاؤ اور جا کر اپنے ہاتھوں سے ان کے ٹکڑے اُڑا دو''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے کہا اور بگ کنگ نے رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے مشین کے چند مزید بٹن پریس کئے اور ایک مائیک ہاتھ میں لے لیا۔

''سنو۔ غور سے سنو۔ میں اس وقت سی ورلڈ ون اور سی ورلڈ ٹو میں موجود تمام افراد اور مشینی روبوٹ سے مخاطب ہوں۔ دونوں سی ورلڈز میں ہنگامی حالات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی جنہیں ہم مردہ سمجھ رہے تھے حیرت انگیز طور پر زندہ ہو گئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے رنگ نیلے ہیں۔ یہ پیروں سے ننگے ہیں۔ انہوں نے اپنی اپنی پشت پر بڑے بڑے تھیلے لادے ہوئے ہیں۔ یہ گروپ لائٹ روم سے نکل کر سٹور روم میں پہنچا جب وہاں ایم سی ون نے ان پر مشین گنوں سے فائرنگ

کی تو یہ بم سے فرش توڑ کر نیچے بلیک ڈروب روم میں پہنچ گئے۔ میں نے ایم سی ون کو ان کے ہلاک کرنے کا جنرل حکم دے دیا ہے لیکن اب یہ پورا گروپ غائب ہے۔ ایم سی ون نے اپنی پوری رینج چیک کر لی ہے لیکن یہ کہیں موجود نہیں ہیں۔ اس لئے ہنگامی حالات کے تحت تمام سرگرمیاں اس وقت تک بند کی جاتی ہیں۔ جب تک اس گروپ کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ تمام سیکورٹی کے افراد اور روبوٹس اپنے گروپوں سمیت اس گروپ کی تلاش اور ان کی ہلاکت پر مامور کئے جاتے ہیں۔ اپنی اپنی رپورٹیں مجھے دیتے رہو۔ اور ہدایات لیتے رہو۔ کال کلوز“...... بگ کنگ نے کہا اور پھر بٹن آف کر کے وہ یوں اپنی کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ جیسے زندگی کی آخری باری ہار کر کوئی جواری مایوس ہو بیٹھتا ہے۔

میجر پرمود ایک دھماکے سے ٹھوس فرش پر گرا۔ ایک لمحے کے لئے تو وہ گر کر ساکت پڑا رہا لیکن پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ حفاظتی لباس ہونے کی وجہ سے اتنی اونچائی سے گرنے کے باوجود اسے کوئی چوٹ نہ آئی تھی۔ وہ جہاں سے گرا تھا وہ فرش دوبارہ برابر ہو چکا تھا۔ یہاں ہر طرف گھپ اندھیرا تھا۔ میجر پرمود نے حفاظتی لباس کی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔ ابھی وہ جیبیں ٹٹول ہی رہا تھا کہ اسی لمحے اسے لیڈی بلیک اور پھر اپنے تمام ساتھیوں کی لہراتی ہوئی چیخیں سنائی دیں۔ اس نے چونک کر مڑ کر دیکھا تو ایک طرف اسے چھت کا ایک حصہ کھلا ہوا دکھائی ذیا۔ وہاں ہلکی روشنی تھی اور اس روشنی میں اسے چند افراد سایوں کی طرح نیچے گرتے ہوئے دکھائی دیئے۔

جیسے ہی وہ افراد نیچے گرے دھم دھم کی تیز آوازیں سنائی دیں اور پھر اوپر چھت دوبارہ برابر ہوتی چلی گئی۔ میجر پرمود نے اس ہلکی

روشنی میں دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک بڑے تہہ خانے میں ہیں۔ اسے تہہ خانہ خالی دکھائی دیا تھا۔ اس نے حفاظتی لباس کی ایک جیب سے چھوٹی مگر انتہائی طاقتور ٹارچ نکال لی۔ ٹارچ روشن ہوتے ہی کمرہ روشن ہو گیا۔ میجر پرمود نے ٹارچ کی روشنی اس طرف ڈالی جہاں اس نے چند افراد کو چھت میں بننے والے ہول سے نیچے گرتے دیکھا تھا۔ چیخوں کی آوازیں سنتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ ایم سی ٹو نے جس طرح اسے نیچے پھینکا تھا اسی طرح اس کے ساتھیوں کو بھی اس تہہ خانے میں پھینک دیا ہے۔

"تم سب ٹھیک ہو"...... میجر پرمود نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم ٹھیک ہیں۔ حفاظتی لباسوں نے ایک بار پھر ہماری جانیں بچا لی ہیں ورنہ اتنی بلندی سے گر کر ہماری یقیناً ہڈی پسلی ایک ہو جاتی"...... وائٹ شارک کی جواباً آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے ان سب نے بھی ٹارچیں روشن کر لیں۔ ایک ساتھ چھ ٹارچیں روشن ہوتے ہی وہاں اچھی خاصی روشنی پھیل گئی۔ اس روشنی میں میجر پرمود نے دیکھا وہ واقعی ایک بڑے تہہ خانے میں موجود تھے اور تہہ خانہ مکمل خالی تھا۔ وہاں سامان نام کی کوئی چیز دکھائی نہ دے رہی تھی۔

"یہ تو کوئی تہہ خانہ معلوم ہوتا ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا کیا جو آپ نے بتا دیا کہ یہ تہہ خانہ ہے ورنہ میں

اسے بیڈ روم سمجھ رہا تھا"...... لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں کیسے پہنچ گئے"...... وائٹ شارک نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا تو میجر پرمود نے اسے ساری باتیں بتا دیں۔

"ہمارے مقابلے پر ایک ساتھ کئی روبوٹس آ گئے تھے۔ ہم ان کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک ہمارے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی اور ہم سب ایک ساتھ نیچے آ گرے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"کیا سب کے سب یہاں آ گئے ہیں یا کوئی باہر بھی ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"سب ہی ہیں۔ کوئی باہر نہیں"...... کیپٹن نوازش نے کہا۔

"چیک کرو۔ شاید ہمیں یہاں سے باہر جانے کا کوئی راستہ مل جائے"...... میجر پرمود نے کہا تو وہ سب تیزی سے سائیڈوں میں پھیل گئے اور ٹارچوں کی روشنی دیواروں پر ڈالنے لگے لیکن چاروں طرف سپاٹ دیواریں تھیں۔ دیواروں میں کھڑکیاں تو ایک طرف چھت کے پاس کوئی روشن دان بھی دکھائی نہ دے رہا تھا اور نہ ہی انہیں وہاں کوئی دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

"ایسا لگتا ہے جیسے ہمیں کسی بند باکس میں پھینک دیا ہو۔ نہ دروازہ، نہ کوئی کھڑکی اور نہ ہی کوئی روشن دان"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس تہہ خانے کے دروازے کہاں ہیں"۔

لاٹوش نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کہاں ہیں۔ بتاؤ"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"اوپر چھت میں"...... لاٹوش نے چھت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ چھت پر دروازے کیسے ہو سکتے ہیں"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چھت میں دروازے ہی کھلے تھے جہاں سے ہمیں نیچے پھینکا گیا تھا۔ میجر پرمود صاحب کو بھی ایک دروازہ کھول کر نیچے گرایا گیا تھا"...... لاٹوش نے کہا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

"تم سے اسی حماقت کی ہی توقع تھی"...... وائٹ شارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ تم نے یہ تو مان لیا کہ مجھ سے کوئی توقع تو کی جا سکتی ہے لیکن تم تو بے توقع ہی ثابت ہوئے ہو"...... لاٹوش نے جواباً منہ بنا کر کہا۔

"یہ بے توقع کیا ہوتا ہے"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس سے کوئی توقع ہی نہ کی جا سکتی ہو"...... لاٹوش نے فوراً کہا تو لیڈی بلیک بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس احمق نے ایسی احمقانہ باتوں میں ہی وقت ضائع کرنا ہے"...... وائٹ شارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سیدھی بات کی ہے۔ اب اگر تمہارے بھس بھرے دماغ میری باتیں نہ سما سکیں تو میں کیا کر سکتا ہوں"...... لاٹوش نے اسی انداز میں کہا۔

"لیکن میں تمہارا سر ضرور توڑ سکتا ہوں"...... وائٹ شارک نے منہ بنا کر کہا۔

"ہونہہ۔ اس تہہ خانے کی دیواریں تو توڑ نہیں سکتے۔ چلے ہو میرا سر توڑنے جیسے تنکوں کا بنا ہوا ہو"...... لاٹوش نے کہا۔

"اچھا اب تم اپنی چونچیں بند رکھو اور مجھے کچھ سوچنے دو"۔ میجر پرمود نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چونچیں نہیں۔ صرف چونچ کہیں۔ میں انسان ہوں یہ وائٹ شارک ہی انسان نہیں ہو سکتا ہے اس لئے آپ اسے چونچ بند کرنے کا کہیں"...... لاٹوش بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔

"میرے متعلق فضول بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھے تم"...... وائٹ شارک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو میں نے کب کہا ہے کہ تم سے برا کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔ تم ہی آل اِن وَن ہو"...... لاٹوش نے کہا۔

"آپ اس کا منہ بند کرا لیں میجر پرمود۔ ورنہ......" وائٹ شارک نے کہا۔

"ورنہ۔ ورنہ کیا کر لو گے تم۔ بولو"...... لاٹوش نے بھی غصے میں

آتے ہوئے کہا۔

"ورنہ میں خود ہی اپنا منہ بند کر لوں گا"...... وائٹ شارک نے کہا تو وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"فضول کی نوک جھونک ہے تمہاری جس کا نہ کوئی سر ہے اور نہ پیر"...... لیڈی بلیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"غلط۔ میرا سر بھی ہے اور پیر بھی ہیں بلکہ دو ہاتھ، دو کان اور ایک ناک کے ساتھ ساتھ میرا باقاعدہ بولنے والا منہ بھی ہے البتہ وائٹ شارک کو چیک کر لیں۔ شارکس کی دمیں بھی ہوتی ہیں ہوسکتا ہے کہ اس کی بھی ہو......" لاٹوش نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"دمیں شارکس کی نہیں گدھوں کی ہوتی ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا میں تمہیں عزت دے رہا تھا اب تم خود کو گدھا سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے"...... لاٹوش نے کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ میں تمہیں گدھا کہہ رہا ہوں"۔ وائٹ شارک نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں بھی تمہیں ہی گدھا کہہ رہا ہوں میں نے کب کہا ہے کہ میں گدھا ہوں"...... لاٹوش نے کہا۔

"بس کرو بک بک"...... میجر پرمود غرایا تو وہ دونوں یوں خاموش ہو گئے جیسے یکلخت انہیں سانپ نے سونگھ لیا ہو۔

"ایم سی ٹو نے ہمیں زندان میں پھینک دیا ہے اور یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ چھت اونچائی پر ہے اس لئے ہم اوپر تو جا نہیں سکتے۔ اب ان دیواروں کو ہی چیک کرنا پڑے گا۔ شاید ان دیواروں کے پیچھے کوئی خفیہ دروازہ یا راستہ موجود ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو ہم ان دیواروں کو ٹھونک بجا کر دیکھ لیتے ہیں۔ اگر کوئی راستہ یا خفیہ دروازہ ہوا تو اس کا پتہ چل جائے گا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں چیک کرو۔ ہمارے پاس بلاسٹر ریز گنیں ہیں۔ اگر دیواروں کے پیچھے کوئی خفیہ راستہ ہے تو ہم بلاسٹر ریز گنوں سے یہ دیواریں اڑا سکتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہ بلیک سیل ہے میجر پرمود۔ اس بلیک سیل سے باہر جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے نہ ظاہری اور نہ خفیہ"...... اچانک کمرے میں ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔

"تو تم یہاں سے بھی ہماری باتیں سن سکتے ہو"...... وائٹ شارک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سی ورلڈ ٹو میں ہر طرف میرا کنٹرول ہے۔ یہاں کی ایک ایک اینٹ پر میرا حکم چلتا ہے۔ صرف میرا"...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو ایسا کرو کہ کوئی اینٹ اکھاڑ کر اپنے سر پر مارو اور دیکھو تم

کو چوٹ بھی لگتی ہے یا نہیں''...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

''مجھے چوٹ نہیں لگتی۔ میں روبوٹ ہوں۔ مجھ پر نہ گولی اثر کرتی ہے، نہ بم اور نہ ہی کوئی ریز۔ تم بلاسٹر ریز سے دوسرے روبوٹس کو تو نقصان پہنچا سکتے ہو لیکن مجھے نہیں۔ میں حقیقت میں ناقابل تسخیر ہوں''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ بگ کنگ کہاں ہے''...... اس سے پہلے کہ لاٹوش کوئی اور بات کرتا میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

''وہ سی ورلڈ ون میں ہے''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

''تو کیا یہاں صرف تم اور روبوٹس ہی موجود ہیں''...... میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ بگ کنگ سی ورلڈ ون میں تھا یہ سن کر اسے دھچکا لگا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ جس بلیک ڈائمنڈ کے حصول کے لئے یہاں آیا ہے وہ بگ کنگ کے پاس ہی ہے۔ جہاں عمران اور اس کی ٹیم گئی ہے۔

''نہیں۔ یہاں انسان بھی ہیں۔ سی ورلڈ کے باقی تین کنگ بھی یہاں موجود ہیں لیکن فی الحال وہ بگ کنگ کے حکم پر سی ورلڈ ون پہنچے ہوئے ہیں۔ لیکن جلد ہی واپس آ جائیں گے''...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

''تم نے ہمیں یہاں کیوں گرایا ہے''...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

''بگ کنگ تمہاری ہلاکت چاہتا ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا ہے

کہ میں ہر صورت میں تمہارا خاتمہ کر دوں۔ تم کسی طرح میرے قابو میں نہیں آ رہے تھے اس لئے میں نے تمہیں بلیک سیل میں پھینک دیا۔ اب تم اس سیل سے کسی بھی صورت میں باہر نہیں نکل سکو گے۔ بلیک سیل کا نہ کوئی دروازہ ہے، نہ کھڑکی اور نہ کوئی روشن دان۔ اس کے راستے اس چھت سے ہی کھلتے ہیں جہاں سے میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو نیچے گرایا ہے اور میں نے یہ راستے بھی سیلڈ کر دیئے ہیں۔ اب یہی جگہ تمہارا مدفن بنے گا۔ تم نے حفاظتی لباس پہن رکھے ہیں ان لباسوں کی موجودگی میں تم پر نہ تو کوئی زہریلی گیس اثر کر سکتی ہے، نہ گولی اور نہ ہی کوئی بم لیکن تم اس جگہ پڑے رہو گے جہاں نہ تمہیں کھانے کو کچھ ملے گا اور نہ پینے کو۔ تم سب کو یہاں بھوکا پیاسا تڑپ تڑپ کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنا پڑے گا۔ میں ابھی بگ کنگ کو تمہارے بارے میں رپورٹ دیتا ہوں۔ اس کے پاس اگر تمہیں ہلاک کرنے کا کوئی آپشن ہوا تو میں وہ ضرور استعمال کروں گا۔ بس تھوڑا انتظار کر لو''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''کتنا تھوڑا۔ یہ بھی بتا دو''...... لاٹوش نے کہا تو میجر پرمود اسے گھور کر رہ گیا۔ ایم سی ٹو نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''ایم سی ٹو۔ میری ایک بات کا جواب دو''...... میجر پرمود نے کہا لیکن جواب ندارد۔

''ایم سی ٹو۔ کیا تم ہماری آواز سن رہے ہو''...... لیڈی بلیک

نے کہا لیکن ایم سی ٹو خاموش تھا وہ شاید بگ کنگ سے بات کر رہا تھا۔

"اب کیا کریں۔ اس بدبخت روبوٹ نے تو ہمیں واقعی قبر میں ہی اتار دیا ہے"...... لاٹوش نے کہا۔

"قبریں مردوں کی ہوتی ہیں زندوں کی نہیں اور ابھی ہم زندہ ہیں"...... میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ تہہ خانہ چاروں طرف سے بند ہے۔ ابھی تو ہم سانس لے رہے ہیں لیکن تھوڑی ہی دیر میں یہاں سے آکسیجن ختم ہو جائے گی پھر ہم کیا کریں گے"...... لاٹوش نے کہا۔

"ڈانس"...... وائٹ شارک نے کہا تو وہ چونک پڑا۔

"ڈانس۔ کیا مطلب"...... لاٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈانس کا مطلب بھی نہیں جانتے۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ مٹکنا۔ تھرکنا۔ ٹھمکے لگانا، اچھل اچھل کر بندروں کی طرح ناچنا"۔ وائٹ شارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم پھر شروع ہو گئے"...... میجر پرمود نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

"سوری"...... وائٹ شارک نے کہا اور خاموش ہو گیا۔

"ہمارے یہ لباس تو ہمارے کافی کام آ رہے ہیں۔ ان لباسوں

کی وجہ سے ہم بہت سی مشکلات سے بچ چکے ہیں لیکن اب ہم جہاں موجود ہیں یہاں سے نکلنا ہمارے لئے بھی مشکل ہے۔ اس کے لئے یہ لباس ہمارے کام نہیں آ سکتے ہیں اور لاٹوش ٹھیک کہہ رہا ہے یہاں آکسیجن کم ہو رہی ہے۔ اگر یہی حال رہا اور یہاں سے آکسیجن مکمل طور پر ختم ہو گئی تو ہمارا زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"صیاد کوئی بھی ہو اُڑنے والے پرندوں کو کبھی قفس میں قید نہیں رکھ سکتا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"واہ۔ کیا ڈائیلاگ مارا ہے آپ نے"...... لاٹوش نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"یہ ڈائیلاگ نہیں حقیقت ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"انداز تو آپ کا ایسا ہی تھا جیسے آپ کوئی فلمی ہیرو ہوں اور ڈائیلاگ بول رہے ہوں۔ ایسے ہی دو چار محبت بھرے ڈائیلاگ لیڈی بلیک کے لئے بھی بول دیا کریں۔ یقین کریں ان کا سیروں خون بڑھ جائے گا"...... لاٹوش نے مخصوص لہجے میں کہا تو لیڈی بلیک کا چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔

"لیڈی بلیک کو کسی ڈائیلاگ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ حقیقت پسند ہے اور جانتی ہے کہ بناوٹی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"میجر پرمود"...... اسی لمحے ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی تو وہ

سب چونک پڑے۔

''لیس''...... میجر پرمود نے کہا۔

''میری بگ کنگ سے بات ہو گئی ہے۔ بگ کنگ تم سب کی ہلاکت چاہتا ہے۔ اس نے تم سب کی ہلاکت کے پہلے ہی احکامات دے دیئے تھے لیکن اس بار بگ کنگ نے یہ ذمہ داری مجھے سونپی ہے کہ میں خود تم سب کو ہلاک کروں''...... ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''تم بلیک سیل میں ہو اور چونکہ تم نے حفاظتی لباس پہنے ہوئے ہیں اس لئے تم پر کسی اسلحے کا اثر نہیں ہو سکتا اس لئے بگ کنگ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بلیک سیل میں جاؤں اور تم سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم خود یہاں آ کر ہمیں ہلاک کرو گے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''ہاں''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''تو پھر آؤ۔ دیر کس بات کی ہے''...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

''اوکے۔ تھوڑا انتظار کرو۔ میں کچھ موسٹ ارجنٹ کام کر رہا ہوں۔ ان کاموں سے فارغ ہوتے ہی میں بلیک سیل میں آؤں گا اور پھر تم سب کا خاتمہ کر دوں گا''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں''...... لیڈی بلیک نے کہا۔

''میرا نہیں۔ اپنی موت کا۔ میں موت بن کر تمہارے سامنے آؤں گا''...... ایم سی ٹو نے کہا اور پھر وہ ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔

''تو اس بار ایم سی ٹو یہاں خود ہمیں ہلاک کرنے آ رہا ہے''۔ وائٹ شارک نے کہا۔

''اس نے یہی کہا ہے اور ہم سب نے بھی یہی سنا ہے''۔ لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

''ہمیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ جیسے ہی اندر آئے گا ہم ایک ساتھ اس پر بلاسٹنگ گنوں سے ریز فائر کر دیں گے۔ جس طرح ہم نے دوسرے ناقابل تسخیر روبوٹس کے ٹکڑے اڑائے ہیں اسی طرح ہم ماسٹر کمپیوٹر کو بھی تباہ کر دیں گے۔ اس ماسٹر کمپیوٹر کے تباہ ہوتے ہی سی ورلڈ ٹو سے تمام حفاظتی انتظامات ختم ہو جائیں گے اور پھر ہم آزادی سے سی ورلڈ ٹو کے ہر حصے میں پہنچ جائیں گے اور جو ہمارے سامنے آئے گا تباہ و برباد کر دیا جائے گا''...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

''نہیں۔ یہ سب اتنا آسان نہیں ہے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''کیوں آسان نہیں ہے۔ بگ کنگ نے اب تک جتنے بھی دعوے کئے ہیں سب کے سب غلط ہی ثابت ہوئے ہیں۔ اس کے

کہنے کے مطابق اس نے دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے جو روبوٹس
بھیجے تھے وہ سب بھی ناقابل تسخیر تھے جنہیں کسی بھی صورت میں
تباہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کے بعد ریڈ کرافٹس اور اب تک
ہمارے ساتھ جو بھی حالت پیش آئے ہیں ہم نے ان کا ڈٹ کر
مقابلہ کیا ہے اور مسلسل کامیابی حاصل کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے
ہیں۔ خاص طور پر ہمارا سی ورلڈ میں داخل ہو جانا ہماری سب سے
بڑی کامیابی ہے جس کے بارے میں بگ کنگ نے کہا تھا کہ سی
ورلڈ میں داخل ہونا مشکل نہیں ناممکن ہے"۔ وائٹ شارک نے کہا۔
"سی ورلڈ واقعی ناقابل تسخیر ہے۔ تم نے باہر اس کے حفاظتی
انتظامات دیکھے تھے نا۔ اگر ہم دوسرے راستے اختیار کرتے تو ہم
کبھی سی ورلڈ کے نزدیک بھی نہ پھٹک سکتے تھے۔ یہ تو عمران کی
ذہانت ہے کہ اس نے سی ورلڈ فورس کے افراد کے خصوصی حفاظتی
لباس پہن کر یہاں پہنچنے کا سوچا تھا اور اسی لئے ہم کامیاب رہے
ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔
"آپ عمران کی تعریف کر رہے ہیں۔ حیرت ہے"...... لاٹوش
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں وہ ذہین ہے اور میں ذہین انسانوں کی قدر کرتا ہوں
چاہے وہ دوست ہوں یا دشمن"۔ میجر پرمود نے صاف گوئی سے کہا۔
"ہاں۔ یہ تو ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔
یہ لباس ہمیں عمران نے ہی مہیا کئے ہیں۔ ورنہ میرا دماغ یہ

سوچ سوچ کر ہی تھک گیا تھا کہ عام لباسوں میں ہم دشمنوں کا
کیسے مقابلہ کریں گے اور ان کے لباس کیسے حاصل کریں گے"۔
میجر پرمود نے کہا۔
"خیر ایسی بھی بات نہیں ہے۔ ذہانت اور فطانت میں آپ بھی
کسی سے کم نہیں ہیں۔ اگر یہ کام عمران کر سکتا ہے تو آپ بھی کچھ
نہ کچھ کر ہی لیتے۔ لباس حاصل کرنے کے لئے آپ بھی کوئی
ترکیب ڈھونڈ لیتے"...... وائٹ شارک نے کہا۔
"اچھا۔ اب ان سب باتوں کو چھوڑو اور ماسٹر کمپیوٹر سے مقابلہ
کرنے کا سوچو۔ وہ خود ہمارے سامنے آ رہا ہے اور اس نے جو
دعویٰ کیا ہے وہ غلط نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی درست ہو گا کہ اس پر نہ
کوئی بم اثر کر سکتا ہے اور نہ کوئی بلاسٹنگ ریز۔ وہ خصوصی میٹل کا بنا
ہوا ہے اور اس کا مقابلہ آسان نہ ہو گا"...... میجر پرمود نے کہا۔
"ارے باپ رے۔ اگر وہ خصوصی میٹل کا بنا ہوا ہے اور اس پر
کوئی چیز اثر ہی نہیں کرتی تو وہ واقعی ہم سب کو پیس کر رکھ دے گا۔
ہماری چٹنی بنا دے گا"۔ لاٹوش نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اس بلیک سیل میں اگر ہم نے اس کا مقابلہ کیا تو واقعی
ہمارے لئے مشکل ہو گا لیکن اگر ہم کسی کھلی جگہ پر اس کا مقابلہ
کریں تو ہمارے جیتنے کے چانس بڑھ سکتے ہیں"...... میجر پرمود نے
کہا۔
"کھلی جگہ جانے کے لئے ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا اور یہاں

سے تو نکلنے کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے“...... لیڈی بلیک نے کہا۔

”راستہ ڈھونڈنا پڑے گا“...... میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس نے جیب سے بلاسٹنگ گن نکالی اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا اس نے گن کا رخ سامنے والی دیوار کی طرف کیا اور تین چار بار بٹن پریس کر دیئے۔ گن سے شعاعیں نکل کر دیوار پر پڑیں۔ یکے بعد دیگر چار زور دار دھماکے ہوئے۔ آگ کا الاؤ ظاہر ہوا۔ چنگاریاں اُڑیں لیکن یہ دیکھ کر ان سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ دیوار پر بلاسٹنگ ریز کا معمولی سا بھی اثر نہ ہوا تھا البتہ جس حصے پر شعاعیں پڑی تھیں وہاں دیوار سیاہ ضرور پڑ گئی تھی لیکن اس میں نہ تو کوئی دراڑ آئی تھی اور نہ ہی اس کا کوئی حصہ متاثر ہوا تھا۔

”یہ دیوار تو فولاد سے بھی زیادہ مضبوط معلوم ہوتی ہے“۔ بلاسٹنگ ریز کا اس پر کوئی اثر ہی نہیں ہوا ہے“...... لاٹوش نے کہا میجر پرمود نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ٹارچ کی روشنی مختلف دیواروں پر ڈال رہا تھا پھر اس نے اچانک بلاسٹنگ ریز گن کا رخ چھت کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ چھت پر دھماکا ہوا۔ الاؤ کے ساتھ چنگاریاں نکلیں لیکن چھت بھی ٹھوس میٹل کی بنی ہوئی تھی اس پر بھی سیاہ رنگ ہی ظاہر ہوا تھا لیکن کوئی دراڑ نہ پڑی تھی اور نہ ہی چھت کو کوئی نقصان پہنچا تھا۔

”ماسٹر کمپیوٹر نے درست کہا تھا کہ اس نے ہمیں بند مدفن میں

پھینک دیا ہے۔ یہاں کی دیواریں اس قدر ٹھوس اور مضبوط ہیں جنہیں کسی بھی صورت میں تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایسی صورت میں ہم واقعی یہاں سے نہیں نکل سکتے“...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ میجر پرمود اب بھی کچھ نہ بولا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس نے چند چیزیں نکال کر فرش پر رکھ دیں۔

”اپنے لباس چیک کرو۔ تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے نکال کر فرش پر رکھ دو۔ جلدی کرو“...... میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا تو وہ سب میجر پرمود کے نزدیک آ گئے۔ میجر پرمود گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا وہ سب بھی اس کے قریب بیٹھ گئے اور پھر حفاظتی لباس کی جیبوں سے چیزیں نکال نکال کر فرش پر رکھنے لگے۔ حفاظتی لباسوں سے زیادہ سامان اسلحے کا ہی نکلا تھا جن میں مختلف قسم کی گنیں، بم، خنجر اور ایسا ہی چھوٹا موٹا مگر زود اثر سامان تھا۔ اس کے علاوہ ڈرائی فروٹس کے پیکٹس۔ بھوک مٹانے والی گولیوں کے پیکٹس اور منرل واٹر کی چھوٹی بوتلیں شامل تھیں۔

”ڈرائی فروٹس دیکھ کر میری تو بھوک چمک اٹھی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے حصے کے ڈرائی فروٹس کھا لوں اور ایک بوتل منرل واٹر کی پی لوں“...... لاٹوش نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کی نظریں سامان پر جمی ہوئی تھیں۔ اس سامان میں اسے ایسی کوئی چیز دکھائی نہ دے رہی تھی جس کی مدد سے وہ ماسٹر کمپیوٹر جیسے طاقتور روبوٹ کا مقابلہ کر سکتا ہو۔

''میں آ رہا ہوں میجر پرمود''...... اسی لمحے ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔ اسی لمحے انہوں نے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنی اور ساتھ ہی کمرے میں یکلخت روشنی ہوتی چلی گئی۔ یہ روشنی چھت سے آ رہی تھی۔ انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو چھت کا ایک حصہ کھلا ہوا تھا۔ روشنی باہر سے آ رہی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ چونک پڑے کہ چھت کے کھلے ہوئے حصے کے ایک کنارے پر ایک روبوٹ کھڑا تھا۔ ایک لمبا چوڑا اور دیو قامت روبوٹ جو عام روبوٹس سے کہیں زیادہ بڑا، مضبوط اور طاقتور دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ ہتھوڑوں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ روبوٹ کے سینے پر ایم سی ٹو لکھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ رنگ کی تھیں جو چمک رہی تھیں۔

''ارے باپ رے۔ یہ تو پہلوان روبوٹ ہے''...... لاٹوش نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ روبوٹ کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک وہ اچھلا اور اس نے کھلی ہوئی چھت سے یکلخت نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس کے بھاری پیر جیسے ہی نیچے فرش پر پڑے ایک زور دار دھماکا ہوا اور کمرہ زور دار دھمک سے لرز کر رہ گیا۔ روبوٹ ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی فوراً اپنی جگہوں سے اٹھے اور تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

''لائٹس آن''...... روبوٹ نے گرجدار لہجے میں کہا تو اسی لمحے کمرہ یکلخت تیز روشنیوں سے جگمگا اٹھا۔

گیند پر مشین گنوں کی فائرنگ ہوتے دیکھ کر عمران نے ایک بار پھر بیگ میں ہاتھ ڈالا اور پھر پلک جھپکنے میں اس کا ہاتھ باہر آیا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا راڈ بم فرش پر دے مارا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور فرش یوں ٹوٹ کر نیچے گر گیا جیسے وہ مضبوط کنکریٹ کی بجائے تنکوں کا بنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب یکلخت نیچے گر گئے۔ اسی لمحے ان کے سروں پر گولیوں کی بے تحاشہ تڑتڑاہٹ سنائی دی۔

نیچے گہرائی زیادہ نہ تھی اس لئے وہ چوٹ سے محفوظ رہے تھے۔ ان کے سروں پر چھت غائب تھی اور اوپر ہر طرف سے بے تحاشا گولیاں چل رہی تھیں جو آمنے سامنے دیواروں سے ٹکرا ٹکرا کر نیچے گر رہی تھیں۔ پوری چھت اس کمرے کے فرش پر آ گری تھی۔

وہ اب یہاں کھڑے حیرت سے اس کمرے کی دیواروں کے ساتھ موجود مشینوں کو دیکھ رہے تھے۔ عمران تیزی سے ان مشینوں

کی طرف لپکا اور پھر ان مشینوں کی ساخت دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں تیز چمک سی پیدا ہوگئی۔ وہ تیزی سے ایک بڑی مشین کے پاس پہنچا۔ اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آگئے۔ اس نے مختلف بٹن دبا کر ایک چکر کو تیزی سے دائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔

اس چکر کے گھومتے ہی درمیان میں موجود بڑے سے ڈائل میں موجود سرخ رنگ کی سوئی نچلے ہندسوں کی طرف بڑھتی گئی۔ جب سوئی زیرو پر پہنچ گئی تو عمران نے ہاتھ روک کر جلدی سے اپنے بیگ سے ایک باکس سا نکالا۔ اس میں اسکرو ڈرائیور سیٹ تھا۔ اس کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے اس نے باکس کھول کر اس میں سے ایک اسکرو ڈرائیور نکالا اور پھر اس مشین کی سائیڈ میں ایک چھوٹے سے خانے کے گرد لگے ہوئے چار پیچوں کو تیزی سے کھولنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں میں ہی وہ اس خانے کا ڈھکن علیحدہ کر چکا تھا۔ پھر اس نے اسی اسکرو ڈرائیور کو اس خانے میں ڈالا اور پھر اپنے ہاتھ کو ایک زور دار جھٹکا دیا۔ مشین کے تمام بلب یکلخت جلے اور پھر ایک جھماکے سے بجھ گئے اور پھر دوبارہ پہلی جیسی حالت میں بلب جلنے بجھنے لگے۔ عمران نے اسکرو ڈرائیور سے ایک تار توڑ ڈالی تھی۔ اس کے بعد اس نے ڈھکن دوبارہ لگا کر اس کے پیچ کس دیئے۔ باقی ٹیم خاموش کھڑی عمران کو یہ کارروائی کرتے دیکھتی رہی۔ ان میں

سے کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا۔ لیکن وہ سب خاموش کھڑے تھے۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں۔ میں نے ان کے ماسٹر کمپیوٹر کو وقتی طور پر اندھا کر دیا ہے۔ اب یہ ہمیں چیک نہ کر سکے گا اور نہ ہی ٹریس کر سکے گا۔ آؤ"...... عمران نے باکس بند کر کے واپس تھیلے میں ڈالا اور تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ کے اوپر سرخ رنگ کی لہروں کا ایک جال سا چمکتا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے بیگ میں ہاتھ ڈال کر ایک لمبی سی نلکی نکالی۔ جس کے پیچھے لکڑی کا دستہ لگا ہوا تھا۔ اور نلکی کسی پستول کی نال کی طرح اندر سے خالی تھی۔

عمران نے نلکی کا رخ دروازے کی طرف کیا اور پھر دستے کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ نلکی میں سے نیلے رنگ کی ایک شعاع نکل کر سرخ رنگ کی لہروں سے ٹکرائی تو ایک جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی لہروں کا جال ختم ہوگیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک راہداری نظر آ رہی تھی۔ وہ تیزی سے دروازہ پھلانگتے ہوئے اس راہداری میں آگئے اور پھر دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

"حیرت ہے۔ تم تو اس وقت عمرو عیار بنے ہوئے ہو اور تمہارا یہ تھیلا بھی عمرو عیار کی زنبیل بن گیا ہے۔ ہر حربے کا توڑ اس میں سے بروقت نکل آتا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بگ کنگ کا سی ورلڈ تباہ کرنے نکلا تھا۔ کسی پہاڑی مقام کی سیر کرنے نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر دوڑتا ہوا راہداری کے اختتام پر پہنچ گیا۔ یہاں ایک دروازہ تھا۔ لیکن وہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔

عمران دروازے کے پاس پہنچ کر رک گیا اور پھر اس نے ایک لمحے کے لئے اندر کان لگا دیئے۔ اندر سے کسی کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ آوازیں بے حد ہلکی تھیں یوں لگ رہا تھا جیسے دو افراد دور کہیں باتیں کر رہے ہوں کیونکہ آوازیں خاصی دور سے سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے دروازے کا ہینڈل پکڑا اور پھر اسے آہستہ آہستہ گھمانے لگا۔ ہینڈل گھومتے ہی دروازہ کھل گیا۔ عمران نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور پھر ایک لمحہ توقف کے بعد اس نے اپنا سر احتیاط سے اندر کیا اور کمرے کے اندر دیکھنے لگا۔ یہ ایک ڈرائنگ روم کی طرز پر سجا ہوا کمرہ تھا۔ جو خالی تھا البتہ اس کا ایک اور دروازہ دوسری طرف نظر آ رہا تھا۔ جو اسی طرح آدھا کھلا ہوا تھا اور باتیں کرنے کی آوازیں اسی کمرے میں سے سنائی دے رہی تھیں۔ عمران دبے پاؤں اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تمام گروپ الرٹ ہو جائیں۔ اپنی رینج میں دشمنوں کو تلاش کرو۔ چپے چپے کی تلاشی لو۔ جہاں یہ گروپ یا اس کا کوئی آدمی نظر آئے اسے ہلاک کر دو۔ انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے اوور اینڈ آل"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن آواز کی

لرزش سے محسوس ہو رہا تھا کہ بولنے والا ادھیڑ عمر ہے۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر آہستگی سے دروازہ کھول کر وہیں رک گیا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ جس کے سامنے والی دیوار میں ایک بڑی سی مشین نصب تھی اور دروازے کے قریب ہی ایک بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر برف کی طرف سفید بالوں والا ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا چوغہ پہنا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار میں نصب مشین پر جمی ہوئی تھیں اور ہاتھ میز پر رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی مشین پر مصروف تھے۔ مشین کی اسکرین پر جھماکے سے ہو رہے تھے اور چند لمحوں بعد ایک اور ادھیڑ عمر آدمی کی تصویر اس پر نظر آنے لگی اس ادھیڑ عمر آدمی نے آنکھوں پر گہرے رنگ کا چشمہ پہنا ہوا تھا۔

"یس۔ بگ کنگ اٹنڈنگ یو"...... عینک والے ادھیڑ عمر آدمی کے لب ہلے اور مشین سے آواز برآمد ہوئی۔

"چیف سیکورٹی آفیسر شانگ بول رہا ہوں بگ کنگ۔ میں نے آپ کے حکم پر اپنے گروپ کو مکمل ہدایات دے دی ہیں۔ ہم اپنے حصے کی ایک ایک اینٹ چیک کریں گے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا جو شاید سی ورلڈ کا چیف سیکورٹی آفیسر تھا۔

"یہ گروپ تمہاری رینج سے غائب ہوا ہے۔ اس لئے تمہیں بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ بلیک ڈروب روم تمہاری سائیڈ پر ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ میں جانتا ہوں۔ اب آپ کو رپورٹ دے کر میں خود بلیک ڈروب روم کو چیک کروں گا کہ وہ کہاں چلے گئے ہیں اور کیسے"...... شانگ نے کہا۔

"اوکے۔ فوراً بلیک ڈروب روم کو چیک کرو اور خاص طور وہاں موجود مشینری بھی چیک کرنا کہیں انہوں نے کسی مشین کو نقصان نہ پہنچایا ہو۔ ان کے پاس مہلک اسلحہ موجود ہے۔ سی ریز کی وجہ سے کمپیوٹر انہیں چیک نہیں کر سکا۔ ورنہ تو وہ ایک سوئی بھی اندر نہ لا سکتے تھے۔ بہرحال جو بھی ہے انہیں جلد سے جلد ٹریس کرو اور جیسے ہی وہ کہیں دکھائی دیں انہیں کوئی موقع دیئے بغیر ہلاک کر دو۔ فوراً"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ آپ کی ہدایات پر عمل کیا جائے گا۔ وہ کسی صورت میں زندہ نہیں بچ سکیں گے"...... شانگ نے کہا۔

"تمہارے ساتھ ساتھ سی ورلڈ ون میں چار ٹاپ سیکورٹی آفیسر موجود ہیں۔ میں نے ان سب کو بھی احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ وہ سب اپنے اپنے سیکشن میں الرٹ ہیں۔ سی ورلڈ ون اور ٹو میں مکمل ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ تم سب آپس میں لنکڈ رہو اور جیسے ہی مجرموں کا پتہ چلے فوراً ایک دوسرے کی مدد کے لئے پہنچ جاؤ۔ مجھے ان مجرموں کی لاشیں چاہئیں۔ کسی بھی حال میں۔ سمجھ گئے تم"...... بگ کنگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میں جلد ہی آپ کو ان کی لاشوں کا تحفہ پیش

کروں گا"...... شانگ نے انتہائی خود اعتماد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اسکرین ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔ شانگ نے بھی ہاتھ میں موجود مشین کے دو بٹن پریس کئے اور پھر ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھا۔ عمران دروازے کے ساتھ ہی رکا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے سب ساتھیوں کو سائیڈ میں ہو جانے کا اشارہ کیا۔ کرسی ہٹنے کی آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی آواز دروازے کی طرف آئی۔ عمران دروازے کے ساتھ ہی دیوار سے لگ کر کھڑا تھا۔ جب کہ باقی ساتھی اس کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور پھر شانگ نے دروازہ پار کیا لیکن دوسرے لمحے چٹاخ کی آواز کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکلی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل فرش پر گرا۔ عمران نے اس کی کنپٹی پر مکا رسید کیا تھا اور اس کے گرتے ہی عمران کی لات حرکت میں آئی اور اس نے جلدی سے اس کی گردن پر پیر رکھ دیا۔ ادھیڑ عمر آدمی نے اپنے آپ کو چھڑانا چاہا لیکن عمران نے پیر کو ذرا سا گھمایا تو ادھیڑ عمر آدمی کی آنکھیں باہر کو ابل آئیں اور اس کا سانس جھٹکے کھانے لگا اور جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔

"دروازہ بند کر دو"...... عمران نے کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے پیر ہٹایا اور پھر گریبان سے پکڑ کر ادھیڑ عمر آدمی کو کھڑا کر دیا۔ دوسرے لمحے عمران کا دوسرا ہاتھ حرکت

میں آیا اور ادھیڑ عمر آدمی کے حلق سے کربناک چیخ نکل گئی۔ بھرپور تھپڑ کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

"تم سی ورلڈ ون کے چیف سیکورٹی آفیسر شانگ ہو۔ میں درست کہہ رہا ہوں نا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں شانگ ہوں۔ چیف سیکورٹی آفیسر"...... اس نے چیختے ہوئے کہا۔

"بگ کنگ کے کہنے کے مطابق سی ورلڈ میں چار سیکورٹی ونگ بنائے گئے ہیں جن کی حفاظت کے لئے چار سیکورٹی آفیسر ہیں۔ تم بتاؤ تم کس ونگ کے سیکورٹی آفیسر ہو۔ جلدی بولو۔ ورنہ......" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں ساؤتھ ونگ کا چیف سیکورٹی آفیسر ہوں"...... شانگ نے کہا۔

"تو کیا ہم اس وقت سی ورلڈ کے ساؤتھ ونگ میں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تم اس وقت ساؤتھ ونگ میں ہو"...... شانگ نے جواب دیا۔

تمہارے گروپ میں کتنے آدمی ہیں۔ جلدی بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا تھپڑ اس کے گال پر پڑا۔

"بب۔ بب۔ بیس"...... ادھیڑ عمر آدمی نے چیخ کے ساتھ ساتھ

جواب دے دیا۔

"کوئی عورت بھی ہے"...... عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آ گیا۔

"ہاں۔ پپ۔ پپ۔ پانچ عورتیں ہیں"...... شانگ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"ان کے فالتو لباس کہاں ہیں"...... عمران کا ہاتھ ایک بار پھر اٹھا اور تھپڑ کی گونجدار آواز سنائی دی۔ عمران ہر سوال سے پہلے پوری قوت سے تھپڑ جما دیتا تھا۔

"سٹور روم میں۔ سٹور روم میں۔ مجھے مت مارو۔ مت مارو۔ فار گاڈ سیک میں تمہارے ہر سوال کا جواب دے تو رہا ہوں۔ پلیز"...... شانگ نے اس بار بھی چیختے ہوئے کہا۔

"سنو۔ میں تمہارا گلا جانور کی طرح کاٹ کر رکھ دوں گا۔ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو مکمل تعاون کرو سمجھے ورنہ تمہارا انجام بے حد بھیانک ہو گا"...... عمران نے بھیانک انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوکے۔ مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گا۔ مجھے مت مارو"...... شانگ کے حلق سے گھگھیائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مجھے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے فوری طور پر لباس چاہئیں اور دو عورتیں اور دس مرد ایسے چاہئیں جن کے قدوقامت ہمارے جیسے ہوں اور تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارے آدمی ایک جگہ کیسے

اکٹھے ہو سکتے ہیں''...... عمران نے اس کے گریبان کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس کا ہاتھ تھپڑ مارنے کے سے انداز میں اٹھا۔

''ماسٹر فون پر جنرل کال کرو۔ سب زیرو روم میں اکٹھے ہو جائیں گے''...... ادھیڑ عمر آدمی نے اسی طرح گھگھیائے ہوئے انداز میں کہا اور عمران اسے گھسیٹتا ہوا اس دفتر والے کمرے میں لے آیا۔ عمران اس کی شکل دیکھتے ہی اس کی ٹائپ سمجھ گیا تھا کہ یہ شخص بس میز کرسی پر بیٹھ کر حکم چلانے والا ہے اور عمر کی وجہ سے بھی اس میں وہ قوت برداشت نہیں ہے جو کہ فیلڈ میں کام کرنے والے ایجنٹوں میں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے پے در پے تھپڑ مار کر ہی اپنا مقصد حل کر لیا تھا۔

''ادھر کرسی پر بیٹھو اور تمام ممبرز کو جنرل کال کر کے زیرو روم میں بلاؤ اور سنو اگر تم نے کسی طرح بھی کوئی اشارہ کرنے یا کوئی غلط لفظ بولنے کی کوشش کی تو ہمارے ساتھ جو ہو گا سو ہو گا تمہیں میں یہیں بکرے کی طرح ذبح کر دوں گا''...... عمران نے اسے کرسی پر دھکیلتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تھیلے سے تیز دھار خنجر نکال کر اس کے گلے پر رکھ دیا۔ خنجر دیکھ کر شانگ کی حالت غیر ہو گئی۔ اس کا جسم بری طرح سے لرزنے لگا تھا اور اس کی آنکھیں پھٹ سی گئیں۔

''مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گا۔ یہ خنجر ہٹا لو۔ میری جان نکل رہی ہے''...... شانگ نے گھگھیائے ہوئے انداز میں کہا۔

''نہیں۔ بالکل نہیں ہٹاؤں گا۔ ادھر تم نے کوئی غلط لفظ بولا یا کوئی اشارہ کیا تو اسی لمبے خنجر کی تیز دھار سے تمہاری شہ رگ کاٹ دوں گا اور سنو اس طرح بات کرو کہ صرف تمہاری آواز جائے یہ کمرہ کسی اسکرین پر نہ آنے پائے۔ میں خود ایک بڑا سائنس دان ہوں۔ اس لئے خیال رکھنا۔ خواہ مخواہ مجھ سے اپنا گلا نہ کٹوا لینا اس معاملے میں مجھ سے زیادہ سفاک کوئی نہیں ہے''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور شانگ نے سر ہلا دیا پھر اس نے سامنے میز پر رکھی ہوئی مشین کے چند بٹن لرزتے ہوئے ہاتھوں سے دبائے۔ عمران غور سے ان بٹنوں کو دیکھ رہا تھا۔ بٹن دبتے ہی سامنے دیوار کے ساتھ موجود مشین خود بخود آن ہو گئی اور پھر اس کی اسکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ یہ کمرہ بھی دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک لمبا تڑنگا نوجوان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ادھیڑ عمر شانگ نے ایک اور بٹن دبایا تو وہ نوجوان چونک پڑا۔

''چیف شانگ کالنگ ساؤتھ ونگ نمبر ون ہیرس''...... شانگ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''یس۔ ساؤتھ ونگ نمبر ون ہیرس اٹنڈنگ یو''...... نوجوان کے لب ہلے اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... شانگ نے پوچھا۔

''دشمنوں کی تلاش جاری ہے باس لیکن ابھی تک ان کا کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے۔ ہمارے آدمیوں کے ساتھ ساتھ ونگ کے

سیکورٹی روبوٹس بھی انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ جلد ہی وہ سامنے آ جائیں گے''...... ساؤتھ ونگ نمبر ون ہیرس نے جواب دیا۔

''سنو ہیرس۔ فی الحال ان کی تلاش بند کر دو اور پورے گروپ کو زیر روم میں پہنچنے کی جنرل کال دے دو میں نے خصوصی ہدایات دینی ہیں''...... شانگ نے کہا۔

''اوکے باس۔ کیا روبوٹس کو بھی بلانا ہے''...... ہیرس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''روبوٹس ماسٹر کمپیوٹر اور بگ کنگ کے کنٹرول میں ہیں نانسنس۔ کیا وہ میری بات سنیں گے۔ میں انسانوں کی بات کر رہا ہوں۔ مشینوں کی نہیں''...... شانگ نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مشین کو آف کر دیا تو اسکرین بھی تاریک ہو گئی۔

''مم مم۔ میں نے ٹھیک کیا ہے نا''...... شانگ نے امید بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو اب تک زندہ ہو۔ اگر تم نے معمولی سی بھی غلطی کی ہوتی تو یہ خنجر تمہاری گردن کاٹ چکا ہوتا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم بلیک ڈروب روم سے کیسے نکل آئے وہاں سے تو میری اجازت کے بغیر کوئی نہیں نکل سکتا اور......'' شانگ نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ عمران کا تھپڑ پوری قوت سے اس کے چہرے پر پڑا

اور شانگ چیخ مار کر کرسی پر ایک طرف جھک گیا۔

''خبردار۔ اگر آئندہ کوئی سوال کرنے کی جرأت کی''...... عمران کا لہجہ انتہائی بھیانک تھا۔ ظاہر ہے وہ ادھیڑ عمر آدمی شانگ کو کسی طرح بھی سنبھالنے کا موقع نہ دینا چاہتا تھا اور ادھیڑ عمر شانگ ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

اسی لمحے مشین خود بخود آن ہو گئی اور اسکرین پر جھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ ادھیڑ عمر آدمی نے جلدی سے مشین کے بٹن دبائے تو اسکرین پر ایک بڑے ہال نما کمرے کا منظر ابھر آیا۔ اس میں نمبر ون ہیرس کے علاوہ چودہ مرد اور پانچ عورتیں مؤدبانہ انداز میں کھڑی تھیں۔ شانگ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کرنا چاہا تو عمران نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''ٹھہرو۔ ابھی ٹرانسمیٹر آن نہ کرنا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ جو قطار میں پانچویں عورت کھڑی ہے۔ اس کا کیا نام ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سیون۔ اس کا نمبر سیون ہے''...... شانگ نے کہا۔

''اس کا نام''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کا نام ماریا ہے''...... شانگ نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر عمران نے مختلف مردوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے نمبر اور نام پوچھے جو شانگ نے بتا دیئے۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم پیچھے ہٹ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کک۔ کک۔ کیوں"...... شانگ نے ہکلا کر پوچھا۔

"جو کہہ رہا ہوں کرو ورنہ......" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو شانگ تیزی سے سائیڈ میں ہٹ گیا۔ عمران نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر تیزی سے شانگ کی طرف بڑھ آیا۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھو۔ اگر یہ آواز نکالنے کی کوشش کرے تو اس کی گردن توڑ دینا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر شانگ کے عقب میں آ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا شانگ کا رنگ اور زیادہ زرد ہو گیا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا اور اپنا منہ مائیک کے قریب لے آیا۔

"ہیلو۔ ساؤتھ ونگ گروپ۔ چیف شانگ کالنگ یو"...... عمران نے شانگ کی آواز میں چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ گروپ زیرو روم میں آپ کو اٹنڈ کر رہا ہے"۔ ہیرس نے کہا۔

"سنو۔ تم اور ماریا اور میں جن جن کے نام لوں یہ سب فوراً میرے آفس پہنچیں۔ ایک ضروری میٹنگ ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور انہیں نام بتانے لگا۔ اسے اپنی آواز میں بات کرتے دیکھ کر شانگ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔

"یس باس"...... ہیرس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باقی ممبرز اپنے اپنے شعبوں میں کام کریں اور انہیں بعد میں ہدایات دی جائیں گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اور مشین کے بٹن آف کر دیئے۔

"اس کے منہ سے ہاتھ ہٹاؤ"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے شانگ کے منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔

"تت۔ تت۔ تم نے میری آواز میں بات کی۔ کیسے۔ کیا تم جادوگر ہو"...... شانگ نے منہ آزاد ہوتے ہی عمران کی طرف پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں جادوگروں کا استاد ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ یہ لوگ کہاں آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر گیٹ سے بائیں طرف ایک بڑا کمرہ میٹنگ روم ہے۔ یہ سب وہاں پہنچیں گے"...... شانگ نے کہا اور عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر کرسی سے اٹھایا۔ اور اسے میٹنگ روم کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے کہا۔ ادھیڑ عمر اسی کمرے کی سائیڈ میں بنے ہوئے دروازے کو کھول کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا جہاں ایک بڑی میز کے پیچھے پندرہ کرسیاں موجود تھیں۔ عمران نے دیکھا کہ کرسیاں لوہے کی بنی ہوئی تھیں۔ اور ان کے پائے زمین میں گڑے ہوئے تھے۔

"یہ میٹنگ چیئرز ہیں"...... عمران نے شانگ سے غراتے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"ہاں۔ انہیں دفتر سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ کسی غلط آدمی کی صورت میں اسے کرسی کے راڈز میں جکڑ کر مکمل طور پر بے بس کر دیا جاتا ہے اور انہی کرسیوں کو الیکٹرک چیئرز بنا کر انہیں موت کے گھاٹ بھی اتارا جا سکتا ہے"...... شانگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر شانگ کو لے کر دوبارہ آپریشن روم میں آ گیا۔

"اسے سنبھالو۔ اگر یہ ذرا بھی غلط حرکت کرے تو گلا کاٹ دینا"...... عمران نے اس بار تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے بڑی پھرتی سے آگے بڑھ کر شانگ کو یوں گردن سے پکڑ لیا جیسے بھیڑیا کسی معصوم بھیڑ کو اچک لیتا ہے۔

عمران شانگ کی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے میز پر موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اب وہ اس مشین کو اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔ چند لمحوں بعد سامنے مشین کی اسکرین روشن ہوئی اور پھر اس پر میٹنگ روم کا منظر ابھر آیا۔ تھوڑی دیر بعد اس میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور زیرو روم میں موجود نمبر ون اور اس کے باقی ساتھی ایک ایک کر کے اندر داخل ہوئے۔

وہ سب مؤدبانہ انداز میں چلتے ہوئے میز کے گرد موجود لوہے کی کرسیوں پر ایک ایک کر کے بیٹھ گئے۔ جب سب بیٹھ گئے تو عمران نے ایک اور بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی مشین کے مختلف بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور اس کے بعد ایک سرخ

رنگ کا بڑا سا بلب جل اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے دیکھا کہ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد نے بے چینی سے ہلنا چاہا لیکن اسی لمحے ان کے گرد راڈز پھیلتے چلے گئے اور وہ سب ان کرسیوں پر راڈز میں پھنس کر رہ گئے تھے۔

"چوہان اور خاور تم جاؤ اور دو لڑکیوں کو اٹھا کر ادھر ریسٹ روم میں لے جاؤ اور اسے جولیا اور صالحہ کے حوالے کر دو۔ جولیا اور صالحہ تم نے اپنے لباس انہیں پہنانے ہیں اور خود ان کے لباس پہننے ہیں اور واش روم میں نہا بھی لینا تاکہ یہ نیلا رنگ غائب ہو جائے۔ کوئی لڑکی اگر غلط حرکت کرنے کی کوشش کرے تو بے شک گولی مار دینا"...... عمران نے چوہان، خاور، جولیا اور صالحہ سے ایک ساتھ مخاطب ہو کر کہا۔

"ان کا لباس کیوں اتار رہے ہیں۔ ریسٹ روم میں ملحقہ سٹور روم ہے جہاں گروپ کے لئے ہر قسم کے لباس موجود ہیں"۔ شانگ نے جواب دیا جو اب تک خاموش کھڑا تھا۔

"اوہ اچھا۔ تم واقعی بے حد سمجھدار ہو۔ آؤ ہمیں دکھاؤ کہاں ہے یہ سٹور روم"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ شانگ کو بازو سے پکڑ کر ریسٹ روم سے ملحقہ ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ واقعی ایک خاصا بڑا سٹور تھا۔ اس میں الماریوں میں ایک ہی کپڑے کے بنے ہوئے لباس جو زنانے بھی تھے اور مردانہ بھی اور ان پر ساؤتھ ونگ کا مخصوص نشان

بنا ہوا تھا موجود تھے۔ جوتے بھی موجود تھے۔

''چلو سب اپنے اپنے سائز کا لباس اٹھاؤ اور جلدی سے لباس بدل کر آؤ۔ ماسٹر کمپیوٹر زیادہ دیر اندھا نہیں رہ سکے گا۔ جلد ہی وہ دیکھنے کے قابل ہو جائے گا اور ہمیں کسی بھی لمحے چیک کر لے گا''...... عمران نے کہا اور سب نے لباس اٹھائے اور پھر واش رومز کی طرف بڑھ گئے اب عمران اور شانگ اکیلے اس سٹور روم میں رہ گئے۔

''تم اپنا یہ چوغہ اتارو بابا جی۔ تم واقعی سمجھ دار ہو۔ تم نے اپنی جان بچالی ہے۔ اور شاید تم پہلے آدمی ہو جس نے میرے خنجر سے اپنا گلا کٹنے سے بچا لیا ہے''...... عمران نے بے رحم انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ تمہاری یہ سب کوششیں فضول ہیں ابھی بگ کنگ کال کرے گا اور......'' شانگ نے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا فرش پر جا گرا۔ عمران کا ایک اور زور دار تھپڑ اس کے گال پر پڑا تھا۔

''میں تمہیں سمجھ دار کہہ رہا ہوں اور تم حماقت کا مظاہرہ کر رہے ہو۔ مجھے طیش نہ دلاؤ۔ اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ آئندہ کوئی بات نہ کرنا ورنہ......'' عمران نے اتنے بھیانک انداز میں کہا کہ شانگ کا جسم بری طرح سے لرزنے لگا۔ اس نے جلدی سے وہ سیاہ رنگ کا چوغہ اتار دیا۔ اس کے نیچے اس نے اپنے گروپ جیسا

ہی لباس پہن رکھا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے عمران کے ساتھی نہا دھو کر اور لباس بدل کر سٹور روم میں پہنچنے لگے جب سب لوگ آ گئے تو عمران نے شانگ کو صفدر کے حوالے کیا اور خود ایک لباس اور ادھیڑ عمر آدمی کا چوغہ اور اپنا بیگ اٹھا کر ریسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔ شانگ اب سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر مایوسی اور تکدر کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے بولنے اور کسی بھی قسم حرکت کی کوشش ہی ترک کر دی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد عمران واپس آیا تو وہ سب اسے دیکھ کر بری طرح چونک پڑے۔ عمران شانگ کے میک اپ میں تھا۔ وہی لباس وہی شکل و صورت اسی طرح برف کی طرح سفید بال ۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کے ہاتھ میں اپنا تھیلا موجود تھا۔

''اوہ اوہ۔ تم جادوگر ہو یا کوئی بھوت۔ آخر یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم اس قدر پرفیکٹ میک اپ کیسے کر سکتے ہو۔ آخر کیسے''۔ شانگ نے حیرت سے گنگ لہجے میں کہا۔

''آؤ صفدر۔ تم نے ہیرس کا میک اپ کرنا ہے۔ تم سب وہیں میٹنگ روم میں آ جاؤ۔ میں تم سب کا میک اپ کر دوں۔ پہلے ہی کافی وقت ضائع ہو چکا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنے تھیلے میں سے ایک بڑی سی رسی نکالی اور شانگ کے ہاتھ پیر اچھی طرح باندھ کر اس نے اس کے منہ میں رومال ٹھونسا اور اس پر

ٹیپ لگا دی۔ اب شانگ نہ ہی بول سکتا تھا نہ ہل جل سکتا تھا۔
عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر میٹنگ روم میں پہنچ گیا۔ پہلے وہ خود اندر داخل ہوا۔

''بب بب۔ باس۔ ہمارے جسم''...... ہیرس نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

''خاموش بیٹھے رہو۔ بگ کنگ کے حکم سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ تمہارے میک اپ اور لباس میں چند افراد کو ایک خفیہ مشن پر بھیجنا ہے''...... عمران نے شانگ کے لہجے میں کہا اور پھر اس نے دروازہ کھول کر اپنے ساتھیوں کو اندر آنے کے لئے کہا۔ انہیں دیکھ کر کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد بری طرح چونک پڑے۔

''باس۔ یہ۔ یہ۔ یہ تو وہی ایشیائی گروپ ہے وہی گروپ جسے ہم تلاش کر رہے تھے''...... ہیرس نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ میں نے تمہیں حکم دیا ہے کہ خاموش رہو۔ یہ وہ لوگ نہیں ہیں۔ یہ سی ورلڈ سے متعلق ہیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنا تھیلا کھول کر اس میں سے میک اپ باکس نکالا اور اس کے ہاتھ تیزی سے جولیا کے چہرے پر چلنے لگے۔ کرسی پر بیٹھی ہوئی ماریا حیرت سے یہ تماشا دیکھ رہی تھی اور جب عمران نے ہاتھ روکے تو ماریا کی آنکھیں حیرت کی شدت سے ابل آئیں۔

''ماریا۔ بولو یہ میک اپ کیسا ہے''...... عمران نے شانگ کے لہجے میں اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بب۔ بب۔ باس۔ یہ تو جادو ہے۔ جادو۔ واقعی یہ جادو ہے۔ یہ اس لڑکی کو تو آپ نے بالکل میرا ہمشکل بنا دیا ہے''...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے جولیا کی طرف دیکھا تو وہی فقرہ ہو بہو ماریا کے لہجے میں جولیا نے دوہرا دیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران ماریا کو کیوں بولنے کے لئے کہہ رہا ہے۔

اس کے بعد عمران نے انتہائی پھرتی اور مہارت سے کام لیتے ہوئے سب ممبرز کے چہروں پر میک اپ کر دیا۔ اب اس میٹنگ روم میں ہر آدمی کا ایک ڈوپلیکیٹ بھی موجود تھا۔ اصل اور نقل کی پہچان مشکل ہو رہی تھی۔ صرف یہی شناخت رہ گئی تھی کہ اصل کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ نقل کھڑے تھے۔

''اب ان کا کیا کرنا ہے''...... صفدر نے ہیرس کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اگر مربہ اور چٹنی بن سکتی ہے تو ٹھیک ہے اور اگر اچار پڑ سکے تو زیادہ بہتر ہے۔ ہو سکتا ہے جولیا کی طبیعت کھٹائی کھانے کو چاہے۔ کیوں جولیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے ابھی آنکھیں نکالنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ عمران جلدی سے آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ کیونکہ وہاں تیز سائرن کی آواز ابھری تھی۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی دیکھا کہ مشین کے مختلف بلب جل بجھ

رہے تھے اور اسکرین پر بگ کنگ کال کے الفاظ بار بار ابھر رہے
تھے۔ عمران جلدی سے شانگ کی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے
مشین کے بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے بگ کنگ کی تصویر اسکرین
پر نظر آنے لگی۔

''ہیلو ہیلو۔ شانگ۔ بگ کنگ کالنگ''...... بگ کنگ کی کرخت
آواز سنائی دی۔

''یس بگ کنگ۔ شانگ اٹنڈنگ یو''...... عمران نے بڑے
مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے بلیک ڈروب روم کی مشینری چیک کی شانگ''...... بگ
کنگ نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''یس بگ کنگ۔ بلیک ڈروب روم ہر لحاظ سے اوکے ہے میں
نے خود چیکنگ کی ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ایم سی ون نے مجھے ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس کا
ٹمپریچر مسلسل ڈاؤن ہو رہا ہے اور اس کی مائنڈ میموری میں بھی
نقائص پیدا ہو رہے ہیں اور وہ کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ شاید اسے
سوئچڈ اور چارج کرنے والی مشین میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے اس لئے
اسے سپیشل جنریٹ کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے''...... بگ
کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''لیکن مشینری تو اوکے ہے بگ کنگ۔ ہو سکتا ہے ایم سی ون
کے اندر ہی کوئی خرابی ہو گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ میں نے خود بھی چیک کیا ہے۔
ایم سی ون کی اندرونی ساخت اور حالت ٹھیک ہے۔ اس کی
جنریٹنگ پاور میں پرابلم آ رہی ہے۔ اوکے رہنے دو۔ میں اسے
چیک کرا لوں گا۔ تم ایسا کرو کہ ٹی ڈی ہنڈرڈ کو آن کر دو۔ تاکہ ایم
سی ون کا پاور اور جنریٹ سسٹم آن ہو جائے''...... بگ کنگ نے
کچھ دیر توقف کے بعد کہا۔

''اوکے بگ کنگ''...... عمران نے کہا اور اس کی نظریں تیزی
سے سامنے پڑی ہوئی مشین کے مختلف بٹنوں کے نیچے لکھی ہوئی
تحریروں پر پڑیں اور پھر اسے مشین کے انتہائی دائیں کونے پر ایک
چھوٹا سا سرخ رنگ کا بٹن نظر آ گیا۔ جس کے نیچے سرخ حروف
میں ٹی ڈی ہنڈرڈ لکھا ہوا تھا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر اسے پریس کر دیا لیکن دوسرا ہی لمحہ اس
کے لئے قیامت خیز ثابت ہوا کیونکہ جیسے ہی اس نے بٹن کو پریس
کیا اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور جس کرسی پر وہ بیٹھا ہوا
تھا وہ یکلخت اس طرح زمین کے اندر گھس گئی کہ عمران اپنا ہاتھ
بمشکل واپس ہٹا سکا تھا کہ کرسی عمران سمیت غائب ہو چکی تھی اور
اس کے ساتھ ہی آپریشن روم میں بگ کنگ کا ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا
اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ مشین ساکت ہو چکی تھی اور اسکرین
تاریک جبکہ میٹنگ روم میں موجود عمران کے ساتھیوں کو شاید عمران
کے حشر کا علم بھی نہ ہو سکا تھا۔

بگ کنگ کافی دیر سے فاسٹر مشین کے سامنے بیٹھا سب سیکشنز سے آنے والی رپورٹس سن رہا تھا۔ ایم سی ون بھی اسے بار بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کے لئے اپنے اقدامات کے بارے میں رپورٹ دے رہا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے۔ کہیں سے بھی ان کے متعلق کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی۔

بگ کنگ کا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا۔ کہ آخر یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے۔ کیا وہ ہوا میں تحلیل ہو گئے یا ان کے پاس کوئی ایسا جادو ہے کہ یہ انسانی آنکھ تو ایک طرف کمپیوٹر کی سائنسی آنکھ کو بھی دکھائی نہیں دے رہے اور حیرت انگیز بات یہ بھی تھی کہ یہ لوگ غائب ہونے کے بعد کوئی حرکت بھی نہ کر رہے تھے۔ کہیں سے بھی ان کی کسی حرکت کا کوئی ثبوت سامنے نہ آ رہا تھا۔ تمام سی ورلڈ اوکے تھا۔ لیکن یہ گروپ غائب تھا اور بس یہی بات بگ کنگ کے

دماغ میں ہتھوڑوں کی طرح برس رہی تھی۔ ایک تو ان کا مرکز زندہ ہو جانا۔ آر سی زہریلی گیس فائر ہونے کے باوجود ان کا زندہ بچ جانا جس کا کم از کم بگ کنگ تصور بھی نہ کرسکتا تھا۔ لیکن بگ کنگ نے انہیں اپنی آنکھوں سے سٹور روم میں کھڑے اور پھر فرش پر بم مار کر اسے توڑنے اور اس کے بعد بلیک ڈروب روم میں گرتے دیکھا تھا۔ ایسی صورت میں وہ اسے کسی طور پر بھی نظر انداز نہ کر سکتا تھا۔ کوئی بھی وجہ ہو بہرحال یہ لوگ نہ صرف زندہ تھے۔ بلکہ سی ورلڈ میں موجود بھی تھے۔ اچانک ماسٹر کمپیوٹر کی کال کی سیٹی سن کر بگ کنگ اپنے خیالات سے چونک پڑا۔

''یس بگ کنگ اٹنڈنگ یو''...... بگ کنگ نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔

''ایم سی ون بول رہا ہوں بگ کنگ۔ کمپیوٹر درجہ حرارت مسلسل گر رہا ہے اگر اس کے گرنے کی یہی رفتار رہی تو سپیشل جنریٹر آن کرنے پڑیں گے نوٹ کر لیں''...... ایم سی ون کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کال نے بگ کنگ کو بے اختیار اچھلنے پر مجبور کر دیا۔ یہ ایک ایسی خوفناک کال تھی کہ جس کے نتیجے کو وہ اچھی طرح سمجھتا تھا۔

''لیکن کیوں۔ ٹمپریچر کیوں ڈاؤن ہو رہا ہے۔ تم نے اسے چیک کیوں نہیں کیا جبکہ تم میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ تم اسے فوری کنٹرول کر سکو''...... بگ کنگ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

''ٹمپریچر کنٹرولنگ سی۔ سی۔ آر۔ مشین مردہ ہو چکی ہے۔ اسے چلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اس میں کوئی ایسی خرابی پیدا ہو گئی ہے جو سامنے نہیں آ رہی''...... ایم سی ون نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے بلیک ڈروب روم میں موجود مشین میں کوئی بڑی گڑبڑ ہوئی ہے''...... بگ کنگ نے بے اختیار پیشانی پر ابھر آنے والے پسینے کے قطرے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں بگ کنگ۔ بلیک ڈروب روم میں گڑبڑ ہوتی تو مجھے فوراً پتہ چل جاتا لیکن بلیک ڈروب روم چیکنگ سسٹم اوکے ہے''۔ ایم سی ون نے کہا۔

''تو پھر آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔ یہ یقیناً اس عمران اور اس کے گروپ کی حرکت ہو سکتی ہے''...... بگ کنگ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ پھر جیسے اچانک ایک جھماکا سا بگ کنگ کے ذہن میں ہوا۔ ساؤتھ ونگ سے اسے کافی دیر سے کوئی رپورٹ نہ مل رہی تھی۔ وہاں مسلسل خاموشی طاری تھی۔ رپورٹوں کے تسلسل کی وجہ سے اسے اس کا خیال ہی نہ آیا تھا اور اب بلیک ڈروب روم کی بار بار تکرار سے اچانک اس کے ذہن میں یہ خیال آیا تھا۔ اس نے ایم سی ون سے رابطہ ختم کر کے جلدی سے شانگ سے رابطے کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں تک تو رابطہ قائم نہ ہو سکا لیکن پھر یکلخت رابطہ قائم ہو گیا۔ اور اسکرین پر شانگ کی تصویر ابھر

آئی۔

''ہیلو ہیلو۔ شانگ۔ بگ کنگ کالنگ''...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس بگ کنگ۔ شانگ اٹنڈنگ یو''...... شانگ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے بلیک ڈروب روم کی مشینری چیک کی شانگ''...... بگ کنگ نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''یس بگ کنگ۔ بلیک ڈروب روم ہر لحاظ سے اوکے ہے میں نے خود چیکنگ کی ہے''...... شانگ نے کہا۔

''لیکن ایم سی ون نے مجھے ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس کا ٹمپریچر مسلسل ڈاؤن ہو رہا ہے اور اس کی مائنڈ میموری میں بھی نقائص پیدا ہو رہے ہیں اور وہ کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ شاید اسے سوئچڈ اور چارج کرنے والی مشین میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے اس لئے اسے سپیشل جنریٹ کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے''...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''لیکن مشینری تو اوکے ہے بگ کنگ۔ ہو سکتا ہے ایم سی ون کے اندر ہی کوئی خرابی ہو گئی ہو''...... عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر بگ کنگ بری طرح اچھل پڑا۔ ماسٹر کمپیوٹر کے اندر خرابی۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ شانگ ایک ایسی بات کر رہا تھا جو کم از کم شانگ کو کسی صورت میں بھی نہیں کرنا چاہئے تھی کیونکہ تمام سیکورٹی چیفس

اس بات کر بہرحال جانتے تھے کہ ماسٹر کمپیوٹر کے اندر خرابی پیدا ہونا ناممکن تھا۔ اس کا نظام ایسا بنایا گیا تھا کہ اول تو اس کے اندر خرابی پیدا ہی نہ ہو سکتی تھی اور اگر ہو بھی جاتی تو ماسٹر کمپیوٹر خود ہی اسے درست کر سکتا تھا۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر دنیا کے بہترین یہودی سائنسدانوں کی کئی سالہ محنت کا نتیجہ تھا اور ایسا کمپیوٹر دنیا میں کہیں اور موجود نہ تھا۔ اور پھر شانگ تو خود سائنسدان رہا تھا۔ اس کمپیوٹر کی ایجاد میں وہ بھی شامل تھا اس لئے کم از کم وہ ایسی بات نہ کہہ سکتا تھا۔ یہ خیال آتے ہی بگ کنگ نے جلدی سے مشین کے دو بٹن دبا دیئے اور دوسرے لمحے اس کی کھوپڑی بھک سے اڑ گئی۔ کیونکہ چند لمحے پہلے اسکرین پر جہاں شانگ کی شکل تھی اب وہاں علی عمران نظر آ رہا تھا۔ مشین نے میک اپ کے بغیر اصل شکل دکھا دی تھی۔

"اوہ۔ تو انہوں نے شانگ سیکشن پر قبضہ کیا ہوا ہے"...... بگ کنگ نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا اور پھر میک اپ چیکنگ مشین کے بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ اب اسکرین پر دوبارہ شانگ کی شکل نظر آنے لگ گئی تھی۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ میں نے خود بھی چیک کیا ہے۔ ایم سی ون کی اندرونی ساخت اور حالت ٹھیک ہے۔ اس کی جنریٹنگ پاور میں پرابلم آ رہی ہے۔ اوکے رہنے دو۔ میں اسے چیک کرا لوں گا۔ تم ایسا کرو کہ ٹی ڈی ہنڈرڈ کو آن کر دو۔ تاکہ ایم

سی ون کا پاور اور جنریٹ سسٹم آن ہو جائے"...... کچھ دیر توقف کے بعد بگ کنگ نے بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے بگ کنگ"...... شانگ نے کہا اور پھر اس نے دیکھا کہ شانگ نے چند لمحے مشین کو نظروں ہی نظروں میں چیک کیا اور پھر ٹی ڈی ہنڈرڈ کا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے بٹن پریس کرتے ہی اس کی کرسی بجلی کی سی تیزی سے زمین میں غائب ہو گئی اور ظاہر ہے عمران بھی اس کے ساتھ ہی غائب ہو چکا تھا۔ بگ کنگ کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ اور بگ کنگ نے ساؤتھ ونگ سے رابطہ ختم کر دیا اور اس نے ایم سی ون سے رابطہ قائم کیا۔

"یس ایم سی ون اٹنڈنگ"...... وہی مخصوص کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم نے ساؤتھ ونگ کو چیک کیا تھا"...... بگ کنگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نو بگ کنگ۔ ساؤتھ ونگ میری رینج میں نہیں رہا۔ اس سے میرا رابطہ ختم ہو چکا ہے"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"کیوں۔ کیوں ختم ہو چکا ہے۔ تم نے یہ رابطہ دوبارہ بحال کیوں نہیں کیا اور تم نے مجھے رپورٹ کیوں نہیں دی"...... بگ کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے پوچھا۔

"بگ کنگ۔ رابطہ ساؤتھ ونگ سے ہی ختم کیا گیا تھا اور آپ

جانتے ہیں کہ ونگ سے میں خود رابطہ بحال نہیں کر سکتا وہ خود ہی اسے کنٹرول کرتے ہیں اور میں نے رپورٹ اس لئے نہیں دی کیونکہ یہ معمول کی بات ہے۔ مختلف سیکشنز رابطے ختم اور بحال کرتے رہتے ہیں"...... جذبات سے عاری کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور بگ کنگ نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ واقعی اس سسٹم کا تو اسے خیال ہی نہ رہا تھا۔

"سنو۔ میں نے اس گروپ کو چیک کر لیا ہے۔ وہ ساؤتھ ونگ میں موجود ہیں میں نے ان کے لیڈر عمران کو نچلے تہہ خانے میں پہنچا دیا ہے۔ تم اسے وہاں سے نکال کر کمپیوٹر سیل میں قید کر دو اور میرے مخصوص حکم کے بغیر اسے رہا نہیں ہونا چاہئے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گی بگ کنگ"...... ایم سی ون نے کہا۔ اور بگ کنگ نے اس سے رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی سے سی ورلڈ ٹو میں ای کنگ سے رابطہ کیا۔

"یس بگ کنگ۔ ای کنگ آن دی لائن"...... ای کنگ کی آواز کے ساتھ ساتھ اس کی تصویر بھی ابھر آئی۔ بگ کنگ نے پہلے میک اپ چیکنگ مشین آن کر کے تسلی کی کہ ای کنگ تو کہیں نقلی نہیں ہے۔

"ای کنگ۔ یہ بتاؤ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ کیا ایم سی ٹو نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"۔

بگ کنگ نے کہا۔

"نو بگ کنگ۔ ایم سی ٹو ابھی چند ارجنٹ کاموں میں مصروف ہے۔ کام ختم ہوتے ہی وہ خود بلیک سیل میں جائے گا اور ان سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دے گا۔ آپ بے فکر رہیں وہ وہاں سے کسی صورت میں زندہ نہیں بچ سکیں گے"...... ای کنگ نے کہا۔

"اوکے"...... بگ کنگ نے کہا اور اس نے خود ای کنگ سے رابطہ منقطع کر دیا پھر اس نے چند اور بٹن پریس کئے تو اسکرین پر ایک اور ادھیڑ عمر آدمی کا چہرہ نمودار ہوا۔

"یس بگ کنگ۔ ایسٹ ونگ سے سیکورٹی چیف ہاڈم بول رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے وہ ساؤتھ ونگ میں موجود تھے۔ انہوں نے وہاں قبضہ کر کے اس کا رابطہ ایم سی ون سے منقطع کر رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ چیک نہ ہو رہے تھے۔ ان کا لیڈر عمران شانگ کے میک اپ میں تھا۔ میں نے اسے کمپیوٹر سیل میں قید کر دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کا باقی گروپ بھی ساؤتھ ونگ میں موجود ہو گا۔ تم ایسا کرو۔ اپنی پوری فورس ساؤتھ ونگ میں جھونک دو اور انہیں گرفتار کر لو۔ میں ساؤتھ ونگ کا اضافی چارج بھی تمہیں دیتا ہوں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ لیکن میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اگر

آپ اجازت دیں تو"...... ایسٹ ونگ کے سیکورٹی انچارج ہاڈم نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں کہا۔

"بولو۔ کیا کہنا ہے تمہیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اس طرح اندھا دھند لڑائی سے سی ورلڈ کو شدید ترین نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو ایسا کیوں نہ کریں کہ ساؤتھ ونگ کو مکمل طور پر کلوز اور سیلڈ کر دیں اور وہاں جی ایچ گیس پھیلا دیں۔ اس طرح ساؤتھ ونگ میں موجود ہر آدمی فوری طور پر بے ہوش ہو جائے گا۔ اس کے بعد عمران کے ساتھیوں کو آسانی سے چیک بھی کیا جا سکتا ہے اور گرفتار بھی اور پھر انہیں ہم فوراً ہلاک کر دیں گے"...... ہاڈم نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ وہ آر سی گیس سے بچ نکلے ہیں تو انہیں جی ایچ گیس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے نانسنس۔ وہ جادوگر ہیں۔ ان پر کسی گیس کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"تو پھر ایل ایل سکسٹی گیس ٹھیک رہے گی بگ کنگ۔ اس گیس سے ہاتھی جیسے گرانڈیل جانور بھی ایک لمحے میں بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ جبکہ وہ سب انسان ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ انہیں بے ہوش ہونے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگے گا۔ گیس تیزی سے پھیل کر اپنا اثر دکھائے گی اور ختم ہو جائے گی۔ ہم زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں وہاں پہنچ جائیں گے"...... ہاڈم نے کہا۔

"ٹھیک ہے جلدی کرو۔ اور مجھے رپورٹ دو"...... بگ کنگ

نے کہا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ عمران کو وہ کمپیوٹر سیل میں قید کر چکا تھا۔ اس کے ساتھی ساؤتھ ونگ میں موجود تھے۔ جنہیں ایل ایل سکسٹی جیسی طاقتور گیس سے بے ہوش کیا جا رہا تھا اور اس گیس کے اثر سے ان کا بچ نکلنا ناممکن تھا چاہے انہوں نے بے ہوش ہونے والی گیس سے بچنے کے لئے انجکشن لگائے ہوں یا گولیاں کھائی ہوں۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی نظریں ایم سی ٹو کے دیو قامت میٹل کے بنے ہوئے جسم پر جمی ہوئی تھیں۔ اس روبوٹ کے سامنے وہ ننھے منے بچے دکھائی دے رہے تھے اور ایم سی ٹو ان کے سامنے کسی پہاڑ کی طرح سر اٹھائے کھڑا تھا۔

"تم ایم سی ٹو ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ میں ہوں ایم سی ٹو"...... ایم سی ٹو نے کڑکدار مگر مشینی لہجے میں کہا۔

"تم تو پہاڑ ہو روبوٹ بھائی۔ تمہارے پیر ہی اتنے بڑے بڑے اور بھاری ہیں کہ تم واقعی ہماری ہڈیوں کا بھی سرمہ بنا سکتے ہو۔ کیا تم ہمیں ہلاک کرنے کا پروگرام بدل نہیں سکتے"...... لاٹوش نے گھگھیائی ہوئی آواز میں کہا۔

"نہیں۔ بگ کنگ کا حکم ایم سی ٹو کے لئے حرف آخر ہوتا ہے اور ایم سی ٹو، بگ کنگ کے احکامات کا پابند ہے جسے بدلا نہیں جا

سکتا ہے"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"تم سے ایک بات پوچھنی ہے جواب دو گے"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھ پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ کیا بات پوچھنا چاہتے ہو تم"...... ایم سی ٹو نے پوچھا۔

"گرے والٹ یا بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ جانتا ہوں"...... ایم سی ٹو نے کہا تو میجر پرمود کی آنکھوں میں یکلخت چمک آ گئی۔

"کیا یہ گرے والٹ سی ورلڈ ٹو میں موجود ہے"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"ہاں۔ بگ کنگ نے ایک گرے والٹ ای کنگ کو سی ورلڈ ٹو میں رکھنے کے لئے دیا تھا۔ سپیشل سیٹلائٹ گن سی ورلڈ ٹو کی فیکٹری میں ہی تیار ہو رہی ہے اور بہت جلد گرے والٹ اس گن میں نصب کر کے گن کو سیٹلائٹ سے منسلک کر دیا جائے گا"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"کیا ای کنگ یہاں موجود ہے"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"ہاں۔ تھری کنگز کو بگ کنگ نے سی ورلڈ ٹو کا فل چارج دے دیا گیا ہے۔ یہ اس وقت تک یہاں رہیں گے جب تک ان کے اصل سیکشن فعال نہیں کر دیئے جاتے اور چند دنوں تک ان کے

سیکشن فعال ہو جائیں گے اور پھر یہ سب اپنے اپنے مخصوص سیکشنوں میں ٹرانسفر ہو جائیں گے‘‘...... ایم سی ٹو نے کہا۔

’’کیا تم ہماری ایک بار ای کنگ سے بات کرا سکتے ہو یا ہمیں اس کے پاس لے جا سکتے ہو‘‘...... میجر پرمود نے پوچھا۔

’’نہیں۔ بگ کنگ نے مجھے تمہیں بلیک سیل میں ہی ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے۔ ای، ڈی اور ایس کنگ سے تمہاری بات کرانا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ وہ تینوں ماسٹر کمپیوٹر روم کے تہہ خانے میں ہیں اور میٹنگ میں مصروف ہیں‘‘...... ایم سی ٹو نے کہا۔

’’ہم ان کی میٹنگ ختم ہونے کا انتظار کر لیں گے‘‘...... وائٹ شارک نے کہا۔

’’نہیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہارے پاس رکا رہوں۔ بگ کنگ کی ہدایات پر مجھے تم سب کو ہلاک کرنا ہے اور اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ‘‘۔ ایم سی ٹو نے کہا۔

’’تو ہمیں کچھ وقت دو تا کہ ہم تیار ہو جائیں‘‘۔ لاٹوش نے کہا۔

’’نہیں اب تمہیں مزید وقت نہیں دیا جا سکتا‘‘...... ایم سی ٹو نے کہا ساتھ ہی اس کا ایک بازو حرکت میں آیا اور اس نے اپنی مشینی انگلیاں پھیلا دی۔ یہ دیکھ کر وہ چونک پڑے کہ اس کی انگلیوں کے سرے پستول کی نالیوں کی طرح کھلے ہوئے تھے اور ان میں سرخ رنگ کی لہریں سی چمکنا شروع ہو گئی تھیں۔

’’بچو‘‘...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے

ایک طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے دائیں بائیں کود گئے۔ اسی لمحے ایم سی ٹو کی انگلیوں سے لیزر لائٹس کی چار لکیریں سی نکل کر ٹھیک اس جگہ پر پڑیں جہاں ایک لمحہ پہلے میجر پرمود اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ ان سب نے چونکہ اپنی جگہیں چھوڑ دی تھیں اس لئے لیزر زمین سے ٹکرائیں۔ آگ کا الاؤ سا روشن ہوا، چنگاریاں پھیلیں اور فرش پر چار گڑھے سے بن گئے۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے دائیں بائیں چھلانگیں لگاتے ہی بلاسٹنگ ریز گنیں نکالیں اور پھر ان سب نے گنوں کا رخ ایم سی ٹو کی طرف کرتے ہوئے مسلسل بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ گنوں سے شعاعیں نکل نکل کر ایم سی ٹو کے مختلف حصوں پر پڑنے لگیں لیکن یہ دیکھ کر وہ سب حیران رہ گئے کہ شعاعیں ایم سی ٹو سے ٹکراتے ہی ختم ہو جاتی تھیں۔ نہ تو ان سے کوئی بلاسٹ ہو رہا تھا، نہ الاؤ اٹھتا تھا اور نہ ہی چنگاریاں پیدا ہو رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے بلاسٹنگ ریز کی شعاعیں اس روبوٹ کے جسم میں جذب ہوتی جا رہی ہوں۔ ایم سی ٹو نے مڑ کر ایک بار پھر ان پر لیزرز پھینکیں لیکن وہ فوراً چھلانگیں لگا کر ایک طرف ہٹ گئے۔

’’سب بکھر جاؤ ایک دوسرے سے دور ہو جاؤ ورنہ ہم آسانی سے اس کا نشانہ بن جائیں گے‘‘...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا تو وہ سب چھلانگیں لگاتے ہوئے ایم سی ٹو کے مختلف سائیڈز پر آ گئے اور انہوں نے ایم سی ٹو پر مسلسل ریز فائر کرنی شروع کر دی۔

ایم سی ٹو بھی مڑ مڑ کر انہیں نشانہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ان کی بلاسٹنگ گن سے تو ایم سی ٹو کو کوئی نقصان نہ پہنچ رہا تھا لیکن ایم سی ٹو ان پر جو لیزر پھینک رہا تھا وہ فرش یا جس دیوار پر پڑ رہی تھیں وہاں گڑھے سے بنتے چلے جا رہے تھے۔

''ایسے کام نہیں چلے گا۔ اس پر میگنٹ بم پھینکو''...... میجر پرمود نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک میگنٹ بم نکالا اور اس کا بٹن پریس کر کے ایم سی ٹو کی طرف پھینک دیا۔ میگنٹ بم ایم سی ٹو سے ٹکرایا اور اس کے پیٹ کے ساتھ چپک گیا۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ ایک لمحے کے لئے ایم سی ٹو لڑکھڑایا لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔ یہ دیکھ کر میجر پرمود نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ اس بم کا بھی ایم سی ٹو پر کوئی اثر نہ ہوا تھا۔ بم کے پریشر نے اسے بس چند لمحوں کے لئے اپنی جگہ سے ہلایا تھا۔ لیڈی بلیک اور اس کے ساتھیوں نے بھی ایم سی ٹو پر میگنٹ بم پھینکے۔ ان بموں سے ایم سی ٹو اپنی جگہ سے ہل ضرور رہا تھا لیکن اس کا کوئی حصہ متاثر نہ ہو رہا تھا۔ میجر پرمود نے ایم سی ٹو پر لیزر بلاسٹر بھی آزما لئے لیکن ان سے بھی ایم سی ٹو کا کچھ نہ بگڑ رہا تھا۔ اسی لمحے ایم سی ٹو نیچے جھکا اور اس کا ایک ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس طرف کیپٹن نوازش موجود تھا۔ ایم سی ٹو کا ہاتھ حرکت میں آتے دیکھ کر اس نے سائیڈ کی طرف چھلانگ لگائی لیکن ابھی وہ پوری طرح سے اچھلا بھی نہ تھا کہ ایم سی ٹو کا ہتھوڑے جیسا

ہاتھ اس کے پہلو پر پڑا۔ کیپٹن نوازش کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ ہوا میں کئی فٹ بلند ہو کر پوری قوت سے سائیڈ کی دیوار سے ٹکرایا۔ دیوار سے ٹکراتے ہی وہ دھب سے نیچے گرا اور پھر دوبارہ نہ اٹھ سکا۔ کیپٹن نوازش کو اس طرح گرتے دیکھ کر کیپٹن توفیق اس کی طرف لپکا لیکن اسی لمحے اس کے حلق سے بھی چیخ نکل گئی۔ ایم سی ٹو نے اپنے آہنی شکنجے میں اسے یکلخت اور اس تیزی سے جکڑ لیا تھا اور کیپٹن توفیق اس کے آہنی شکنجے نما ہاتھ میں تیزی سے اوپر کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی کیپٹن توفیق کی کوئی مدد کرتے ایم سی ٹو نے کیپٹن توفیق کو پوری قوت کے ساتھ ایک دیوار پر دے مارا۔ کیپٹن توفیق کمر کے بل دیوار سے ٹکرایا اور پھر وہ بھی دھماکے سے نیچے آ گرا۔ لیڈی بلیک، لاٹوش اور وائٹ شارک کے جسموں میں یہ دیکھ کر آگ سی بھر گئی۔ انہوں نے جھپٹ جھپٹ کر نیچے پڑے ہوئے بم اٹھائے اور انہیں آن کر کے ایم سی ٹو پر پھینکنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے ایم سی ٹو نے اپنے پہلو سے لگا ہوا ایک تکون بم اتارا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے ان تینوں کی طرف پھینک دیا۔ تکون بم پر نظر پڑتے ہی ان تینوں نے فوراً چھلانگیں لگا دیں۔ اسی لمحے بم پھٹا اور کمرہ یکلخت ان تینوں کی زور دار چیخوں سے بری طرح سے دہل گیا۔ بم سے تیز وائبریشن کی لہریں نکلی تھیں اور اس وائبریشن لہروں کا پریشر اس قدر زیادہ تھا کہ وہ تینوں ہوا میں اچھل کر پوری قوت سے سائیڈ کی

دیواروں سے ٹکرائے۔ میجر پرمود کے قدم بھی لڑکھڑا گئے تھے لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔ لیڈی بلیک، لاٹوش اور وائٹ شارک بھی دیواروں سے ٹکرا کر نیچے گر کر ساکت ہو گئے۔ کیپٹن توفیق اور کیپٹن نوازش پہلے ہی ساکت پڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے بے ہوش ہونے کے بعد اب میجر پرمود ہی باقی رہ گیا تھا۔

''تمہارے سب ساتھی ختم ہو چکے ہیں میجر پرمود۔ اب تم بچے ہو۔ صرف تم''...... ایم سی ٹو نے یکلخت میجر پرمود کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ میجر پرمود نے قلابازی کھائی اور اس کے سامنے پیروں کے بل فرش پر کھڑا ہو گیا۔

''تم نے میرے ساتھیوں کو نقصان پہنچا کر میرے غضب کو للکارا ہے ماسٹر کمپیوٹر۔ میں اب تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ تمہیں تباہ کر دوں گا''...... میجر پرمود نے کہا۔ اسی لمحے اس کے ہاتھوں میں دو میگنٹ بم نظر آئے۔

''ان بموں سے تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے''...... ایم سی ٹو نے اس کے ہاتھوں میں بم دیکھ کر کہا۔ میجر پرمود نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں موجود بموں کو آن کیا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے۔ دوسرے لمحے میگنٹ بم اس کے ہاتھوں سے نکل کر ایم سی ٹو کی ٹانگوں کی طرف بڑھے اور پھر دونوں بم ایک ساتھ ایم سی ٹو کے پیروں کے پاس جا کر چپک گئے۔ ایم سی ٹو نے سر جھکا کر اپنے پیروں کے پاس لگے

ہوئے بموں کی طرف دیکھا۔ اسی لمحے دونوں بم ایک ساتھ بلاسٹ ہوئے۔ ایم سی ٹو کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دونوں بم اس کے پیروں پر پھٹے تھے اس لئے اس کے پیر فرش سے لڑکھڑا گئے تھے اور وہ الٹ کر گر گیا تھا۔ اس کا سر پیچھے موجود دیوار سے ٹکرایا اور دیوار توڑتا ہوا اندر گھس گیا۔

ایم سی ٹو کو اس طرح گرتے دیکھ کر میجر پرمود بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور جیب سے دو اور میگنٹ بم نکال کر دوڑتا ہوا گرے ہوئے ایم سی ٹو کی طرف بڑھا۔ اس نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور کسی پرندے کی طرح اُڑتا ہوا ایم سی ٹو کے پیٹ پر آ گیا۔ پیٹ پر آتے ہی اس نے پھر چھلانگ لگائی اور ایم سی ٹو کے سینے پر پہنچ گیا۔ ایم سی ٹو دونوں ہاتھوں کا زور لگا کر دیوار میں پھنسا ہوا اپنا سر باہر نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میجر پرمود نے آگے بڑھ کر دونوں بم آن کئے اور اس نے دونوں بم ایم سی ٹو کی عین گردن سے چپکا دیئے۔ ساتھ ہی وہ اچھلا اس نے ایم سی ٹو کے اوپر سے نیچے چھلانگ لگانے کی کوشش کی۔ اسی لمحے ایم سی ٹو کا گھومتا ہوا ہتھوڑے نما ہاتھ پوری قوت سے میجر پرمود کی کمر پر پڑا۔ میجر پرمود کے حلق سے نہ چاہتے ہوئے بھی زور دار چیخ نکل گئی۔ اس کا جسم ہوا میں گھوما اور پھر زور دار دھماکے سے فرش پر آ گرا۔ میجر پرمود کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے سارے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ

کر ریزہ ریزہ ہو گئی ہوں۔ اسی لمحے ایم سی ٹو کی گردن کے پاس
لگے ہوئے میگنٹ بم بلاسٹ ہو گئے۔ میجر پرمود نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے سر اٹھا کر ایم سی ٹو کی گردن کی طرف دیکھا لیکن یہ دیکھ کر
اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ ان بموں سے ایم سی ٹو کی
گردن نہیں اُڑی تھی۔ وہ اسی طرح سلامت تھا اور بدستور دونوں
ہاتھوں کا زور لگا کر اپنا سر دیوار سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چند
ہی لمحوں میں ایم سی ون نے دیوار سے اپنا سر باہر نکال لیا۔ وہ
سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر فرش
پر کچھ فاصلے پر پڑے میجر پرمود کو دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر
کھڑا ہو گیا۔ میجر پرمود کے دماغ میں دھماکے ہو رہے تھے۔ وہ بار
بار اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ایم سی ٹو کے ہاتھ کی زوردار ضرب
اور بری طرح سے فرش پر گرنے کی وجہ سے جیسے اس کی واقعی
ساری ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ ایم سی ٹو زمین پر دھم دھم پاؤں مارتا
ہوا میجر پرمود کی طرف بڑھا اور پھر کسی دیو کی طرح میجر پرمود کے
سر پر پہنچ گیا۔

''تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے میجر پرمود''...... ایم سی ٹو نے
کڑکدار لہجے میں کہا۔ اس نے اپنا فولادی پیر اٹھایا اور پھر اس کا
پیر آہستہ آہستہ میجر پرمود کے سر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایسا لگ
رہا تھا جیسے وہ اپنے پیر سے میجر پرمود کا سر کچل دینا چاہتا ہو۔

جب آپریشن روم سے آنے والی مدھم سی آواز جو مشین کے
چلنے کی تھی بھی ختم ہو گئی تو جولیا چونک کر آپریشن روم کی طرف بڑھی
اس نے دروازے کو آہستہ سے کھول کر دیکھا۔ سامنے موجود مشین
آف تھی۔

''عمران۔ میں آ جاؤں''...... جولیا نے باہر سے ہی پوچھا لیکن
عمران کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو جولیا نے دروازہ کھولا اور
جلدی سے آپریشن روم میں داخل ہو گئی لیکن دوسرے لمحے وہ حیرت
سے جیسے ناچ کر رہ گئی۔ عمران غائب تھا۔ اور نہ صرف عمران غائب
تھا بلکہ میز کے پیچھے موجود وہ کرسی بھی غائب ہو چکی تھی۔ جولیا نے
چیخ کر اپنے ساتھیوں کو پکارا اور چند لمحوں بعد وہ سب آپریشن روم
میں پہنچ گئے۔

''عمران غائب ہے۔ وہ یقیناً کسی مشکل میں پھنس گیا ہے''۔
جولیا نے بڑے بے چین اور پریشان لہجے میں کہا تو وہ سب اس

میز کی طرف دوڑے جس کے پیچھے موجود کرسی غائب ہوگئی تھی۔ لیکن کسی بات کی انہیں سمجھ نہ آرہی تھی۔ تنویر اور صفدر نے ریسٹ روم میں جا کر بھی چیکنگ کی۔ لیکن عمران وہاں بھی موجود نہ تھا۔ پھر وہ سٹور روم میں بھی گئے۔ وہاں شانگ بندھا ہوا موجود تھا۔

''اسے اٹھا کر آپریشن روم میں لے چلو۔ یہی بتائے گا کہ عمران کہاں غائب ہوسکتا ہے''...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہوکر کہا۔

تنویر نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے شانگ کو اٹھایا اور پھر وہ اسے لئے ہوئے آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ وہ سب مشین کو چیک کر رہے تھے۔ تنویر نے شانگ کو فرش پر لٹایا اور پھر اس کے منہ سے ٹیپ ہٹا کر اس کے منہ میں دبا ہوا رومال نکال لیا تو شانگ نے تیزی سے سانس لینا شروع کر دیا۔ اس کا چہرہ سرخ اور متورم ہوگیا تھا۔ وہ بے حد ڈرا اور سہا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''شانگ۔ ہمارا باس تمہاری کرسی پر بیٹھا تھا کہ اچانک وہ غائب ہو گیا ہے۔ جلدی بتاؤ کہ یہ کرسی کہاں غائب ہو سکتی ہے''...... تنویر نے اسے گریبان سے پکڑ کر اوپر کو اٹھاتے ہوئے غراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ۔ اس نے غلطی سے ٹی ڈی ہنڈرڈ آن کر دیا ہوگا۔ صرف ٹی ڈی ہنڈرڈ کا بٹن پریس ہونے سے وہ نچلے تہہ خانے میں جا سکتا ہے''...... شانگ نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

''ٹی ڈی ہنڈرڈ۔ وہ کیا ہے''...... صفدر نے چونکتے ہوئے پوچھا

اور شانگ نے اسے اس بٹن کے متعلق بتا دیا۔ صفدر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس بٹن کر پریس کیا تو سرر کی آواز سے کرسی دوبارہ ابھر کر باہر نمودار ہوگئی لیکن کرسی خالی تھی۔

''اوہ تمہارا باس نچلے تہہ خانے میں ہوگا۔ اس کا مطلب ہے بگ کنگ کو معلوم ہوگیا ہے کہ تم یہاں ہو۔ اس نے تمہارے باس کو بھی پہچان لیا ہے کہ وہ میں نہیں ہوں۔ اب تمہارا وقت ختم ہوگیا ہے۔ اب وہ نہیں بچ سکتا''...... شانگ نے کہا۔

''بتاؤ نچلے تہہ خانے میں جانے کا راستہ کدھر سے ہے۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ میں ایک لمحے میں تمہارے جبڑے توڑ دوں گا''...... تنویر کا لہجہ بے حد بھیانک ہوگیا۔

''اس کا راستہ سپیشل سیکشن سے ہے اور ایم سی ون اسے کنٹرول کرتا ہے۔ تم کچھ بھی کرو وہاں تک نہیں پہنچ سکتے''...... شانگ نے جواب دیا۔

''ایسا کرتے ہیں اسے ساتھ لے چلتے ہیں۔ سب اپنے اپنے بیگ اٹھا لو''...... جولیا نے کہا اور سب میٹنگ روم کی طرف بھاگے تاکہ وہاں سے اپنے بیگ لے آئیں۔ لیکن ابھی وہ چند ہی قدم آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک مشین میں سے سیٹی کی تیز آوازیں سنائی دی اور پھر میٹنگ روم اور ریسٹ روم کے دروازے کے سامنے فولادی چادریں چڑھ گئیں۔ تمام راستے بلاک ہو چکے تھے۔ اب وہ اپنے بیگ بھی نہ اٹھا سکتے تھے۔

"اوہ۔ ہمارا سارا سیکشن کلوز اور سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اب یہاں سے کوئی باہر نہیں جا سکتا"...... شانگ نے جو فرش پر بندھا پڑا تھا، تیز لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"جلدی بتاؤ۔ ہم کس طرح یہاں سے نکل سکتے ہیں"...... صفدر نے شانگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی وہ شانگ تک پہنچا بھی نہ تھا کہ اس کا ذہن یکلخت چرخی کی طرح گھوم گیا اور دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر نیچے گر گیا اس کے ذہن پر تاریکی نے یلغار کر دی تھی اور یہی حشر باقی ساتھیوں کا بھی ہوا وہ بھی اچانک لڑکھڑائے اور پھر کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح آپریشن روم کے فرش پر گر کر بے حس و حرکت ہو گئے۔ ان کے دماغوں میں اندھیرا بھر گیا تھا۔

ادھر ٹی ڈی ہنڈرڈ کا بٹن پریس کرتے ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سر کے بل کسی گہری گہرائی میں گر رہا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھالتا اس کا جسم پتھریلی زمین سے ایک دھماکے سے ٹکرا چکا تھا۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کی تمام ہڈیاں کڑکڑا کر رہ گئی ہوں۔ وہ پہلو کے بل پتھریلی زمین پر گرا تھا۔

اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑ گئیں اور پھر اس کے ذہن پر تاریکی نے قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ عمران نے سر جھٹک جھٹک کر اس تاریکی کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا

ذہن تاریکی میں ڈوب گیا اور پھر اچانک اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اضطراری طور پر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ فولاد کے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے مستطیل کمرے میں موجود تھا۔ یہ کمرہ فرش سے لے کر چھت تک فولاد کا بنا ہوا تھا۔ کسی جگہ کوئی دروازہ کوئی کھڑکی نہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی فولادی باکس میں بند ہو۔ البتہ چھت میں ایک چوکور چھوٹا سا خلا تھا۔ جس میں سے تازہ ہوا اور روشنی اندر آ رہی تھی۔

اس سوراخ سے اندر آنے والی روشنی اس قدر تیز تھی کہ عمران کو محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ سوراخ انتہائی طاقتور واٹ کے بڑے بلب کے عین نیچے موجود ہو۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر آہستہ سے فولادی دیوار کو چھوا۔ اسے خدشہ تھا کہ دیواروں میں کرنٹ ہو گا لیکن کوئی کرنٹ نہ لگا تو اس نے ان دیواروں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید کسی جگہ راستہ اوپن کرنے کا کوئی سسٹم ہو۔ لیکن دیواریں بالکل سپاٹ تھیں۔ ابھی وہ دیواروں کو ٹٹول ہی رہا تھا کہ اچانک فولادی باکس اپنی جگہ سے ہلا اور پھر ایک دھماکے سے وہ نیچے گرتا چلا گیا۔ عمران نے بڑی مشکل سے دیوار پر ہاتھ رکھ کر اپنے منہ کر دیوار سے ٹکرانے سے بچایا۔ چند لمحوں بعد وہ فولادی باکس تیزی سے آگے کی طرف کھسکنے لگا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے باکس کسی موونگ بیلٹ پر چل رہا ہو۔

باکس کچھ دیر حرکت میں رہا اور پھر اس کا رخ نیچے کی طرف ہو

گیا لیکن اس کی رفتار ہموار ہی رہی۔ کچھ دیر بعد وہ ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ لیکن اب وہ کھڑے ہونے کی بجائے لیٹا ہوا تھا اور چھوٹا سا خلا اس کی نظروں کے سامنے تھا۔ عمران ذرا سا کھسکا اور اس نے اس خلاء سے آنکھ لگا دی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جو تیز روشنی سے منور تھا۔ کمرے میں کوئی آدمی یا مشین اسے سامنے کے رخ نظر نہ آ رہی تھی۔ ابھی وہ یہ منظر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک باکس کی ایک سائیڈ جو باکس میں لیٹے ہوئے عمران کی پشت پر تھی سرر کی تیز آواز کے ساتھ کسی ڈھکن کی طرح کھل گئی۔

عمران نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے کسی ٹھوس چیز نے گرفت میں لے لیا۔ یہ گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ لوہے کے خوفناک شکنجے میں پھنس گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اسی حالت میں باہر کی طرف اٹھتا گیا۔ اور پھر اسے سیدھا کر کے کھڑا کر دیا گیا۔ جیسے ہی عمران کے پیر زمین سے لگے شکنجے کی گرفت ختم ہو گئی۔ عمران تیزی سے پلٹا اور پھر اس کی نظریں پچھلی دیوار کے ساتھ نصب ایک عجیب و غریب روبوٹ پر پڑیں اس روبوٹ کے باقاعدہ کرین کی طرح دو پنجے تھے۔ جو اب واپس روبوٹ تک پہنچ کر ساکت ہو گئے تھے۔ روبوٹ میں کوئی مشینری نظر نہ آ رہی تھی اور اس روبوٹ کے علاوہ اور کوئی چیز بھی کمرے میں موجود نہ تھی۔

اس کے باہر نکلتے ہی باکس کا ڈھکن خود بخود بند ہوا اور اس کے

ساتھ ہی باکس تیزی سے پیچھے کی طرف کھسکتا ہوا دیوار میں غائب ہو گیا۔

عمران حیرت سے کھڑا یہ سب ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ اسے اس سارے ڈرامے کا کوئی سر پیر ہی نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ قدم اٹھاتا اس روبوٹ کے پاس پہنچا اور پھر اس نے اسے چیک کرنا شروع کر دیا۔ روبوٹ کے صرف بازو ہی دیوار سے باہر تھے۔ اس کا باقی سسٹم دیوار میں نصب تھا۔

ابھی وہ روبوٹ کو دیکھ رہا تھا کہ اسے اپنی پشت پر سرر کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ چونک کر مڑا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دائیں سائیڈ کی دیوار درمیان سے ہٹ گئی تھی اور اس میں سے پہلے باکس کی طرح گیارہ باکس کھسک کر اندر آ گئے۔ یہ سب باکس ہر طرف سے بند تھے۔ یہ باکس کمرے کے درمیان میں آ کر رک گئے۔ اسی لمحے روبوٹ کے بازو حرکت میں آئے اور ایک باکس کھل گیا۔ ایک انسانی جسم اس باکس میں اوندھا پڑا تھا۔ روبوٹ کے بازوؤں نے مشینی انداز میں اس جسم کو اٹھایا اور فرش پر لٹا دیا۔ اس طرح بار بار باکس کھلتے رہے۔ اور انسانی جسم باہر آتے رہے۔

عمران خاموش کھڑا یہ سب دیکھتا رہا۔ کیونکہ وہ ان سب کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ سب اس کے ساتھی تھے جن کا میک اپ صاف ہو چکا تھا اور وہ اصل شکلوں میں تھے۔ یہ سب بے حس و حرکت

پڑے ہوئے تھے جب سب لوگ باکسز سے باہر آ گئے تو روبوٹ
کے بازو واپس ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی باکس بھی دیوار میں
غائب ہو گئے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے اپنے
ساتھیوں کی نبض چیک کرنی شروع کر دی۔ وہ سب زندہ تھے۔ لیکن
کسی گیس کی وجہ سے بے ہوش تھے۔ عمران انہیں ہوش میں لانے
کی کوشش کرنے لگا اور تھوڑی دیر میں وہ اپنی کوششوں میں کامیاب
ہو گیا۔ وہ سب کراہتے ہوئے اٹھ بیٹھے اور حیرت سے ادھر ادھر
دیکھنے لگے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے''...... جولیا نے سب
سے پہلے زبان کھولی۔

''جہاں ہم جیسے لوگوں کو پہنچنا چاہئے تھا''...... عمران نے کہا اور
وہ سب عمران کو دیکھ کر چونک پڑے۔ عمران چونکہ ان کی پشت پر
کھڑا تھا۔ اس لئے وہ پہلے اسے نہ دیکھ سکے تھے۔

''اس کا مطلب ہے ہمارا منصوبہ فیل ہو گیا''...... تنویر نے برا
سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہ صرف فیل ہو گیا بلکہ نمبر بھی زیرو ملے ہیں اور وہ بھی
انڈوں جیسے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے
پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک ان کے سامنے والی
سپاٹ دیوار شیشے کی طرح شفاف ہو گئی۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا
کمرہ نظر آ رہا تھا۔ جس میں ایک اونچی نشست والی کرسی پڑی تھی

اور اس کرسی پر وہی آدمی بیٹھا دکھائی دے رہا تھا جسے عمران نے
شانگ کے ساتھ اسکرین پر بات کرتے دیکھا تھا۔ یہ بگ کنگ
تھا۔

''لو بھئی تیار ہو جاؤ۔ منکر اور نکیر تو بعد میں حساب لیں گے یہ
منشی پہلے حساب لینے کے لئے آ گیا ہے''...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اسی لمحے بگ کنگ نے اپنا ہاتھ اونچا کیا اور کمرے میں
سنسناہٹ کی آواز گونجنے لگی جیسے کوئی ٹرانسمیٹر آن ہو گیا ہو۔

''میں سی ورلڈ کا چیف باس تم سے مخاطب ہوں۔ کیا میری آواز
تم تک پہنچ رہی ہے''...... بگ کنگ کے لب ہلے اور اس کی آواز
کمرے میں گونجنے لگی۔

''بالکل جناب عالیٰ۔ ہم آپ کے ارشادات عالیہ سے مکمل طور
پر مستفید ہونے کے لئے ہمہ تن گوش ہیں۔ ہماری طرف سے اس
رونمائی پر سلام عاجزانہ قبول فرمائیں''...... عمران نے یوں سینے پر
ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے کہا جیسے کسی بادشاہ کے سامنے آداب بجا
لا رہا ہو۔

''تمہارا نام عمران ہے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''نہیں جناب۔ میں صرف عمران نہیں ہوں۔ مجھے علی عمران ایم
ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''او کے مسٹر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) تم
جانتے ہو کہ میں نے اب تک تمہیں زندہ کیوں رکھا ہے اور تم سب

کو یہاں ایک ساتھ کیوں اکٹھا کیا ہے“...... بگ کنگ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”نہیں جناب عالیٰ۔ میرے دور کے رشتہ داروں میں بھی کوئی علم نجوم نہیں جانتا اور میری ہونے والی بیوی تو شاید نجوم کا مطلب بھی نہیں جانتی۔ جب اس کا یہ حال ہے تو پھر بھلا میرا کیا حال ہو سکتا ہے“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”تم بہت بولتے ہو عمران لیکن اب تمہارا یہ بولنا ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے یہاں جتنا نقصان پہنچایا ہے اس کا تمہیں اپنی موت سے ازالہ کرنا پڑے گا“...... بگ کنگ نے کہا۔

”صرف میری موت کافی ہو گی یا ان سب کو بھی آپ میرے ساتھ اوپر بھیجنے کا پروگرام بنا رہے ہیں“...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”میں تم سب کو ایک ساتھ ہلاک کروں گا تم سب ایک ساتھ ہی موت کا ذائقہ چکھو گے“...... بگ کنگ نے کہا۔

”اوہ پھر ٹھیک ہے۔ ویسے بھی ایک نہ ایک دن سب کو ہی موت کا ذائقہ چکھنا ہوتا ہے۔ کل نہ سہی آج ہی سہی۔ یہاں تو میری شادی ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے شاید اوپر جا کر جولیا ہاں کر دے اور تنویر اس کا ہاتھ میرے ہاتھوں میں دے دے۔ اگر یہ سب نہ بھی ہوا تو میں جنت کی حوروں سے ہی ہاں کرا لوں گا۔

انہیں ہاں کرتے دیکھ کر جولیا کو بھی ہاں کرنی ہی پڑے گی مگر حسد میں آ کر کیوں تنویر“...... عمران نے کہا تو تنویر اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگا۔

”میں نے تم سب کو یہاں اکٹھا اس لئے کیا ہے کہ میں وہ راز جاننا چاہتا ہوں۔ جس کی مدد سے تم آر سی زہریلی گیس سے زندہ بچ گئے تھے۔ اگر تم سچ سچ بتا دو گے تو تمہاری موت آسان کر دوں گا ورنہ یقین کرو تمہیں اس قدر ہولناک عذاب سے گزرنا پڑے گا کہ تمہاری روحیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی“...... بگ کنگ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”ہمیں آپ کی ہر بات پر پورا یقین ہے جناب۔ ہم آپ کو تمام راز بتانے کے لئے تیار ہیں کیونکہ اب ہم متفقہ طور پر اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ سی ورلڈ ناقابل تسخیر ہے اور ہم چاہے کچھ بھی کر لیں اس سی ورلڈ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم اپنی شکست قبول کرتے ہیں“...... عمران کا لہجہ بڑا شکست خوردہ تھا۔ اس کے ساتھی کن انکھیوں سے اسے دیکھنے لگے لیکن عمران کا چہرہ سپاٹ تھا۔

”تم واقعی سمجھدار ہو۔ لیکن بہرحال تم اب زندہ واپس نہیں جا سکتے۔ یہ یہاں کا قانون ہے۔ مرنا تو تمہیں بہرحال پڑے گا“۔
بگ کنگ کے لہجے میں قدرے نرمی کا تاثر نمایاں ہو گیا تھا۔

”تم سائنسی طور پر بے حد ایڈوانس ہو۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ

تم ہمیں ضائع کرنے کی بجائے اپنے کام میں لے آؤ۔ موت سے بہرحال یہ کنٹرولڈ زندگی بہتر ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... بگ کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"جب سے ہم پاکیشیا سے چلے ہیں۔ تمہاری تنظیمیں مسلسل ہم سے ٹکراتی رہی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ جب ہم پاکیشیا سے چلے تھے تو ہمارا خیال تھا کہ یہ بھی عام سا سی ورلڈ ہو گا۔ ہم اسے تباہ کر لیں گے۔ لیکن یہاں پہنچنے کے بعد جو کچھ ہم نے دیکھا ہے اور جس انداز میں ہمیں بے بس کیا گیا ہے۔ اس سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اسے تباہ کرنا ناممکن ہے۔ لیکن اس سارے سلسلہ سے کم از کم تمہیں یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہمارے ذہن عام لوگوں سے کہیں برتر ہیں۔ اب اگر تم ہمیں ہلاک کر دو گے۔ جو تم کسی بھی لمحے آسانی سے کر سکتے ہو۔ تو اس طرح تم ہمیں ضائع کرو گے۔ لیکن اگر تم ہمارے ذہنوں کو کنٹرول کر لو۔ تو کم از کم ہم زندہ رہ کر تمہارے بہت کام آ سکتے ہیں اور تم خود بھی تو ایسا ہی چاہتے تھے۔ میرا مطلب ہے کہ تم مجھے اور میجر پرمود کو سب ساتھیوں سمیت اپنا غلام بنانا چاہتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم تمہاری برین واشنگ کر کے تمہیں سی ورلڈ میں رکھ لیں"...... بگ کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب یہی تھا۔ اس طرح ہمیں کم از کم اتنی تسلی تو بہرحال رہے گی کہ ہم زندہ ہیں اور مجھے شادی کا چانس بھی مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"پہلے میرا یہی پروگرام تھا۔ میں تم جیسے ذہین انسان اور میجر پرمود جیسے ڈیشنگ انسان اور کرنل فریدی جیسے گھاگ اور خطرناک انسان کو سی ورلڈ میں لا کر اپنا غلام بنانا چاہتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم تینوں اگر میرے ساتھ مل جاؤ تو ہم وقت سے بہت پہلے پوری دنیا کو تسخیر کر سکتے ہیں۔ میں نے تو یہاں تک سوچ رکھا تھا کہ میں تم تینوں کو تھری کنگز بنا دوں گا۔ ایک کو ڈی کنگ، دوسرے کو ای کنگ اور تیسرے کو ایس کنگ۔ لیکن تم نے اور میجر پرمود نے میرے سی ورلڈز کو جتنا نقصان پہنچایا ہے اور جس طرح تم یہاں پہنچے ہو اس لئے اب ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ ایک تو تم مسلمان ہو یہودی نہیں ہو۔ اور دوسرا ہمیں اب تمہاری ذہانت کی نہیں بلکہ موت کی ضرورت ہے"...... بگ کنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہاری مرضی۔ ہم تو بہرحال بے بس ہیں"...... عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تم نے بتایا نہیں کہ تم آر سی نامی زہریلی گیس سے کیسے بچے تھے"...... بگ کنگ نے چند لمحوں کے توقف کے بعد دوبارہ پوچھا تو عمران نے اسے پہلے سے لگے تریاق کے انجکشن کے بارے میں

پوری تفصیل بتا دی۔

''اوہ واقعی تمہارا ذہن قابل رشک ہے۔ لیکن بہرحال تم مسلمان ہو اور ہمارا کاز بھی یہی ہے کہ کرہ ارض پر کوئی مسلمان زندہ نہ رہے''...... بگ کنگ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''جب تم نے ہماری موت کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم کم از کم ہمیں سی ورلڈ کی سیر ہی کرا دو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ تم اس وقت ڈیتھ سیل میں ہو اور اس ڈیتھ سیل سے تم باہر نہیں نکل سکتے۔ تم حد سے زیادہ خطرناک لوگ ہو۔ میں ایسا کوئی رسک نہیں لے سکتا اور اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... بگ کنگ نے یوں کہا جیسے انہیں خوشخبری سنا رہا ہو۔

''سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جائیں۔ ایسی صورت میں ہماری آفر برقرار نہیں رہے گی۔ تم سی ورلڈ کے ذریعے پوری دنیا تسخیر کرنا چاہتے ہو اور اگر ہم مرنے کے بعد زندہ ہوئے تو پھر ہم تمہارے سی ورلڈ کو ہی تسخیر کر لیں گے اور تمہیں ہمارے قدموں میں لاش بن کر گرنا پڑ سکتا ہے''...... عمران نے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اب تم جو موت مرو گے اس کے بعد زندہ بچنے کا سوال ہی باقی نہیں رہے گا۔ میں نے تم پر کیمیائی موت وارد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کمرے میں کیمیائی مواد پھیلایا جائے گا جو تمہارے جسم تو

کیا ہڈیاں تک گلا دے گا۔ اور یہ کیمیائی مواد اس وقت تک پھیلایا جاتا رہے گا جب تک تم سب کی ہڈیاں تک راکھ نہ بن جائیں''...... بگ کنگ نے سفاکی سے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو انتہائی ہولناک عذاب ہے۔ انتہائی ہولناک عذاب''...... عمران نے ہونٹ سکیڑ کر کہا۔

''ہاں۔ یہ بھیانک عذاب اب تمہیں بھگتنا ہی پڑے گا''۔ بگ کنگ نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''لیکن تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ اگر ہم تمہیں آر سی گیس سے بچنے کا راز بتا دیں تو تم ہماری موت آسان کر دو گے''...... عمران نے کہا۔

''میری نظر میں یہ آسان موت ہے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''ایک بار پھر سوچ لو۔ ہمیں زندہ رکھ کر تو شاید تمہارا سی ورلڈ بچ جائے۔ دوسری صورت میں ہماری موت کے ساتھ ہی اس کی تباہی بھی یقینی ہو جائے گی''...... عمران نے اچانک طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو بگ کنگ کو دھمکی دے رہے ہو''...... بگ کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ دھمکی نہیں حقیقت ہے۔ تم نے صرف ہمیں پکڑ کر یہاں پہنچا دیا ہے۔ لیکن تم نے یہ معلوم نہیں کیا کہ ہم نے تمہارے ساؤتھ ونگ میں اب تک کیا کیا ہے۔ تم نے اب تک بلیک ڈروب روم کو

بھی چیک نہیں کیا۔ اور تمہارا ماسٹر کمپیوٹر جسے تم ایم سی ون کہتے ہو وہ تو بہرحال اسے چیک کر ہی نہیں سکتا۔ ہم نے اس ونگ میں ایک ایسا بم نصب کر دیا ہے۔ جس کا لنک ہمارے دل کی دھڑکنوں سے ہے جیسے ہی ہمارے دل ساکت ہوئے اسی لمحے یہ بم بلاسٹ ہو جائے گا اور پھر کیا ہو گا۔ اس کا اندازہ بھی تمہیں نہیں ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو میں تھوڑا سا مظاہرہ کر کے تمہیں اس کا یقین دلا سکتا ہوں''...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... بگ کنگ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''جو کہہ رہا ہوں اس کا عملی مظاہرہ دیکھ لو گے تو تم بھی کچھ کہنے کے قابل نہیں رہو گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسا عملی مظاہرہ کرو گے۔ تم شاید اس طرح مجھے ڈاج دینے کی کوشش کر رہے ہو لیکن تمہاری یہ کوشش بے کار ہے''...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''پہلے مظاہرہ دیکھ لو پھر خود ہی فیصلہ کر لینا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو پکڑ کر مخصوص انداز میں دبایا اور ساتھ ہی نظریں سامنے موجود شیشے پر جما دیں۔ چند لمحوں بعد دیوار کا درمیانی شیشہ جگہ جگہ سے تڑخ گیا۔ یوں لگتا تھا جیسے شیشے پر کسی نے بمباری کی ہو۔ بگ کنگ حیرت سے بت بنا یہ جادوگری دیکھتا رہا۔ جبکہ عمران شعبدہ بازوں کے سے

انداز میں کھڑا مسکرا رہا تھا۔ بگ کنگ کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھیوں کے لئے بھی یہ عجیب و غریب مظاہرہ حیرت انگیز ثابت ہوا تھا۔ ان کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ عمران نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا۔ عمران نے انگوٹھے سے اپنی انگلیاں ہٹا لیں۔

''اب بولو۔ کیا چاہتے ہو۔ ہمارے جسموں کی ایک ایک رگ میں ایسے بے شمار شعبدے موجود ہیں اور اگر تم ڈبل میگا بلاسٹر ہیگم بم کے متعلق جانتے ہو کہ یہ کس قدر طاقتور ہوتا ہے تو تم خود اس کی کارکردگی سمجھ سکتے ہو ورنہ اپنے کسی بڑے سائنس دان سے پوچھ لو۔ اس کا آپریٹس ہم سب کے جسموں میں موجود ہے۔ اور اس کا تعلق دل کی دھڑکنوں کے ساتھ ہے۔ جیسے ہی ہم میں سے کسی کی موت واقع ہوئی یعنی اس کے دل کی دھڑکن رکی تو ڈبل میگا بلاسٹر ہیگم بم پھٹ جائے گا اور اس کے بعد کیا ہو گا۔ اس کا اندازہ ڈبل میگا بلاسٹر ہیگم بم کی صرف اصل کارکردگی جاننے والے ہی لگا سکتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ بگ کنگ ہونے کی وجہ سے تم بھی اس کی کارکردگی سے بخوبی واقف ہو گے''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ بگ کنگ چند لمحے تو خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اچانک اس کے حلق سے قہقہے ابل پڑے۔

''خوب۔ بہت خوب۔ تم نے واقعی شاندار مظاہرہ پیش کیا ہے۔ اگر میری بجائے کوئی اور ہوتا تو یقیناً تمہارے چکر میں آ جاتا۔ لیکن شاید تمہیں معلوم نہیں کہ میں خود ہپناٹزم میں ماہر ہوں اور ہپناٹزم

کے ذریعے نظر کی قوت سے شیشے کو تڑکا دینا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ تمہارا انگوٹھے کے ناخن کو پریس کر کے ایسا شو کرنا کہ تم نے انگوٹھے کے ناخن میں کچھ فٹ کر رکھا ہے یہ باتیں مجھے چکر نہیں دے سکتیں۔ میں ان باتوں کو خوب سمجھتا ہوں۔ تم مجھے چکر نہیں دے سکتے۔ سمجھے تم''...... بگ کنگ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کی اس بات سے عمران سمجھ گیا کہ بگ کنگ اسی لئے آنکھوں پر تاریک شیشوں والی عینک لگائے رکھتا ہے۔

''چلو۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ صرف ہپناٹزم کا کمال ہے اور تم خود بھی ہپناٹزم کے ماہر ہو۔ تو پھر تم بھی یہی کرشمہ کر کے دکھا دو اور تم باقی شیشے کو تڑخا کر دکھا دو''...... عمران نے چیلنج کرتے ہوئے کہا اور خود دو تین قدم اٹھا کر دیوار کے ساتھ جا کھڑا ہوا۔ جیسے وہ اس مظاہرے کو دیکھنے کا شوقین ہو۔

''تم۔ تم مجھے چیلنج کر رہے ہو''...... بگ کنگ نے اس بار انتہائی جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے اپنی آنکھوں پر موجود عینک اتار دی۔ عمران جھجک کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ جیسے وہ بگ کنگ کی چمکتی ہوئی تیز آنکھوں سے واقعی خوفزدہ ہو گیا ہو۔ بگ کنگ کی آنکھیں واقعی بے حد چمکدار تھیں۔ ان میں سے روشنی سی پھوٹتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''ہا۔ ہا۔ دیکھا تم بھی میری آنکھیں دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے ہو۔ اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں''...... بگ کنگ نے فخریہ انداز میں

قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں سمٹ سی گئیں۔ عمران نے جو جھک کر سائیڈ میں ہو گیا تھا اپنی ایڑیاں ذرا سی اونچی کر لیں۔ بگ کنگ کی آنکھوں سے بجلی کی لہر سی نکل کر شیشے پر پڑتی عمران کو صاف دکھائی دے رہی تھی اور پھر چند سیکنڈ ہی بگ کنگ نے ایسا کیا ہو گا کہ ایک زور دار تڑاخا ہوا اور درمیانی شیشے کی کرچیاں اڑ کر عمران کی طرف کمرے میں آ گریں۔

''ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا میری طاقت۔ یہ ہے بگ کنگ کی طاقت۔ تم نے تو محض شیشے کو تڑخایا تھا میں نے تو اس کے ٹکڑے اُڑا دیئے ہیں۔ اب بولو''...... بگ کنگ کا قہقہہ بلند ہوا۔ مگر دوسرے لمحے عمران اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر وہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اڑتا ہوا ٹوٹے ہوئے شیشے سے بن جانے والے بڑے سے خلا میں سے بجلی کی سی تیزی سے گزرتا ہوا سیدھا بگ کنگ کے اوپر جا گرا اور بگ کنگ کا قہقہہ حلق میں ہی رہ گیا۔ اس نے بے اختیار اپنے ہاتھ اونچے کر کے عمران کو اپنے اوپر سے گرانا چاہا لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے دونوں ہاتھ نیچے کئے اور پوری قوت سے اس کی پیشانی پر ٹکر ماری۔ بگ کنگ چیخ کر کرسی سمیت پیچھے جا گرا۔

بگ کنگ نے نیچے گرتے ہی اپنے اوپر گرے ہوئے عمران کو اچھال کر گرانا چاہا لیکن عمران بھلا اس طرح کہاں گر سکتا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھائی اور پھر ایک جھٹکے سے

جب وہ اٹھا تو بگ کنگ کے دونوں بازو اس نے مروڑ کر پیچھے کی طرف کر رکھے تھے اور بگ کنگ کی اس کی طرف پشت تھی۔ بگ کنگ نے اچھل کر دونوں ٹانگیں پیچھے کی طرف چلانا چاہیں وہ عمران کی پنڈلیوں پر ضرب لگانا چاہتا تھا لیکن عمران نے اس کے اچھلتے ہی اپنی ٹانگ چلائی اور بگ کنگ کا نچلا جسم آگے کی طرف جھکا تو عمران نے اس کے بازوؤں کو اوپر کی طرف زوردار جھٹکا دیا۔ دوسرے لمحے بگ کنگ کے حلق سے کربناک چیخ نکلی۔ اس کے دونوں بازوؤں کے جوڑ اکھڑ گئے تھے اور عمران نے اسے نیچے گرا کر اس کے سینے پر لات رکھ دی۔

"اس کا چوغا اتار دو جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا جو اس دوران اس کمرے میں آ گئے تھے۔ صفدر نے آگے بڑھ کر بجلی کی سی تیزی سے اس کا بازو پکڑ کر اس کی آستین اوپر کی۔ آستین ہٹتے ہی اس کی کلائی پر ایک ریسٹ واچ اور اس کے ساتھ ایک بڑا سا کنٹرولنگ پیڈ دکھائی دیا جس پر بے شمار بلب اور بٹن لگے ہوئے تھے۔

"اس کے بازو سے یہ ریسٹ واچ اور پیڈ اتار لو مگر دھیان سے۔ کسی بٹن پر ہاتھ مت لگانا"...... عمران نے لات کھسکا کر بگ کنگ کر گردن پر رکھتے ہوئے کہا اور صفدر نے جب پیڈ اور ریسٹ واچ کھول دی تو عمران نے لات ہٹائی اور بجلی کی سی تیزی سے جھک کر بگ کنگ کو گردن سے پکڑ کر اوپر کو اٹھا لیا اور صفدر نے

جلدی سے اس کا چوغا کھینچ لیا ریسٹ واچ اور پیڈ کے ساتھ ہی لمبی لمبی تاریں بھی بگ کنگ کے بازوؤں سے نکل کر باہر آ گئیں اور بگ کنگ اوندھے منہ فرش پر گر گیا۔

"یہ تو پوری مشین بنا ہوا تھا"...... صفدر نے حیرت سے اس ریسٹ واچ اور پیڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کے سامنے کے رخ نجانے کتنے چھوٹے چھوٹے بٹن لگے نظر آ رہے تھے۔ بگ کنگ کے منہ سے کراہیں نکل رہی تھیں۔

"مجھے دکھاؤ ریسٹ واچ"...... عمران نے واچ صفدر کے ہاتھ سے لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک بگ کنگ نے اٹھنے کی کوشش کی اور اس کی لات صفدر کے بازو سے ٹکرائی۔ ریسٹ واچ اور کنٹرولنگ پیڈ اس اچانک جھٹکے کی وجہ سے صفدر کے ہاتھ سے نکل کر فرش پر گرنے لگی۔ عمران نے تیزی سے جھپٹ کر پیڈ کو پکڑنا چاہا۔ پیڈ اور ریسٹ واچ تو اس کے ہاتھ میں نہ آ سکی البتہ اس کی ایک تار اس کے ہاتھ میں آ گئی اور اس تار کے ہاتھ آتے ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران اور صفدر دونوں اس طرح اچھل کر تین چار فٹ دور جا گرے جیسے کسی نے انہیں اٹھا کر پوری قوت سے اچھال دیا ہو۔ کنٹرولنگ پیڈ اور ریسٹ واچ نیچے گریں اور دوسرے لمحے ان میں شعلے بھڑک اٹھے۔ نیلگوں شعلے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے کنٹرول پیڈ اور ریسٹ واچ جل کر راکھ ہو گئی۔

"اوہ اوہ۔ یہ برا ہوا۔ انتہائی برا ہوا۔ اب ایم سی ون مکمل طور

پر آزاد اور خود مختار ہو گیا ہے۔ اب اسے بگ کنگ کے احکامات کی
بھی ضرورت نہیں رہی ہے۔ اب وہ کچھ بھی کر سکتا ہے"...... عمران
نے اٹھ کر بے بسی سے ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ
مکمل ہو رہا تھا کہ کمرے کا فرش درمیان سے کھلا اور وہ سب
بھاری چٹانوں کی طرح کسی گہرائی میں گرتے چلے گئے۔ ان کے
جسم پوری رفتار سے نیچے گرتے جا رہے تھے اور پھر ایک زوردار
چھپاکے سے وہ پانی میں جا گرے اور اندر ہی اندر اترتے گئے۔
پانی میں گرتے ہی ان کے سانس اکھڑنے لگے۔ اور انہیں یوں
محسوس ہونے لگا جیسے ان کے جسموں کو ہزاروں ٹن وزنی چٹانیں
روند رہی ہوں اور چند ہی لمحوں میں ان کے ذہن تاریک پڑ گئے۔
شاید موت کی سیاہ تاریکی نے انہیں ہڑپ کر ہی لیا تھا۔

جیسے ہی ایم سی ٹو نے پاؤں میجر پرمود کے سر پر رکھنے کے لئے
نیچے کیا اسی لمحے میجر پرمود نے جیب سے میگنٹ بم نکالا اور اس کا
بٹن پریس کر کے ایم سی ٹو کے پیر کے نیچے چپکایا اور خود تیزی سے
کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ ایم سی ٹو کا پیر میجر پرمود کے سر کی بجائے
فرش پر پڑا اور اسی لمحے ایک زور دار دھماکا ہوا اور ایم سی ٹو ایک
ٹانگ پر اٹھا ہونے کے باعث دھماکے کے پریشر سے اچھلا اور
ایک بار پھر الٹ کر گرتا چلا گیا۔
جیسے ہی ایم سی ٹو گرا میجر پرمود اٹھا اور اس نے رکے بغیر ایم
سی ٹو کی طرف چھلانگ لگا دی۔ وہ اُڑتا ہوا ایک بار پھر ایم سی ٹو
کے پیٹ پر آیا اور تیزی سے اس کے سر کی طرف دوڑا۔ اس نے
دوڑتے ہوئے جیب سے ایک بار پھر بلاسٹنگ گن نکال لی۔ ایم سی
ٹو نے فوراً سر اٹھایا۔ جیسے ہی اس نے سر اٹھایا میجر پرمود نے اس
کی آنکھوں کا نشانہ لے کر فائر کر دیئے۔ لیزر نکل کر ایم سی ٹو کی

آنکھوں سے ٹکرائیں۔ یکے بعد دو دھماکے ہوئے اور اس بار ایم سی
ٹو کی آنکھیں دھماکے سے بلاسٹ ہو کر بکھرتی چلی گئیں۔ ایم سی ٹو
کے ہاتھ بے اختیار اپنی آنکھوں پر پہنچ گئے۔ اس کا منہ کھل گیا تھا۔
یہ دیکھ کر میجر پرمود نے اس کے کھلے ہوئے منہ میں شعاعیں فائر
کرنی شروع کر دیں۔ ایم سی ٹو کے حلق میں دھماکے ہوئے تو اس
نے فوراً منہ بند کر لیا۔

اس نے ہاتھ مار کر میجر پرمود کو اپنے سینے سے ہٹانا چاہا لیکن
میجر پرمود اچھلا اور قلابازی کھا کر اس کے اپنی طرف آتے ہوئے
ہاتھ کے اوپر سے نکل گیا۔ وہ چھلانگ مار کر ایم سی ٹو کی گردن پر آ
گیا تھا۔ ایم سی ٹو کا جس آنکھ سے ہاتھ ہٹا ہوا تھا وہاں ایک گڑھا
سا دکھائی دے رہا تھا اور اس میں سے بے شمار باریک باریک
تاریں باہر لٹک رہی تھیں جن سے دھواں نکل رہا تھا۔ میجر پرمود
نے اس کی آنکھ پر ایک بار پھر ریز فائر کی تو ایم سی ٹو کے سر کے
اندر جیسے سرخ رنگ کی آگ سی بھڑک اٹھی۔ میجر پرمود نے اپنا
رخ پلٹا اور پھر اس نے ایم سی ٹو کے سینے کی طرف دیکھنا شروع کر
دیا۔ اسے ایم سی ٹو کے سینے پر ایک بٹن دکھائی دیا۔ میجر پرمود تیزی
سے جھکا اور اس نے بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی میجر پرمود نے بٹن
پریس کیا اسی لمحے ایم سی ٹو کے روبوٹک جسم میں تیز گونج سی پیدا
ہوئی۔ ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے اندر بے شمار چرخیاں اور
گراریاں گھوم رہی ہوں۔ پھر اچانک اس کا جسم یوں ساکت ہو گیا

جیسے کسی کھلونے کی چابی ختم ہو جائے تو وہ ساکت ہو جاتا ہے۔
میجر پرمود نے مڑ کر ایم سی ٹو کے سر کی طرف دیکھا۔ اس کے
دونوں ہاتھ پھر اس کی آنکھوں پر تھے لیکن اب وہ یوں ساکت پڑا
ہوا تھا جیسے مردہ ہو گیا ہو۔ میجر پرمود نے اس کی چہرے اور ہاتھوں
پر بلاسٹنگ ریز فائر کی لیکن ایم سی ٹو کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ
ہوئی۔ میجر پرمود چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے طویل سانس
لیا اور اچھل کر فرش پر آ گیا۔ اس نے دیواروں کے قریب گرے
ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر وہ تیزی سے وائٹ
شارک کی طرف بڑھا۔

وائٹ شارک اور اس کے تمام ساتھی ساکت پڑے ہوئے
تھے۔ میجر پرمود نے وائٹ شارک کی دل کی دھڑکن اور پھر اس کی
نبض چیک کی اور یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ
وائٹ شارک صرف بے ہوش تھا۔ وہ ہلاک نہ ہوا تھا۔ میجر پرمود
لاٹوش کی طرف بڑھا۔ لاٹوش کو چیک کرنے کے بعد وہ لیڈی
بلیک، کیپٹن نوازش اور کیپٹن توفیق کی طرف بڑھا۔ یہ دیکھ کر اس کا
چہرہ کھل اٹھا تھا کہ وہ سب زندہ تھے۔

میجر پرمود چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ لیڈی بلیک کی طرف بڑھ
گیا۔ اس نے لیڈی بلیک کا ناک پکڑ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا
تھا جس کے باعث لیڈی بلیک کا سانس رک گیا۔ چند لمحے سانس
رکے رہنے کے بعد لیڈی بلیک کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کے جسم

میں حرکت پیدا ہوئی تو میجر پرمود نے اس کی ناک چھوڑ دی اور اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔ لیڈی بلیک کو ہوش آیا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ پہلے تو وہ خالی خالی نظروں سے چاروں طرف دیکھتی رہی پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا وہ یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے سارے جسم میں درد کی لہریں دوڑ رہی تھیں لیکن کمرے کا ماحول دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور وہ آنکھیں پھاڑ کر اپنے ساتھیوں اور فرش پر ساکت پڑے ایم سی ٹو دیکھنے لگی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ ہمارے ساتھی اس طرح کیوں پڑے ہیں"۔ لیڈی بلیک نے کہا تو میجر پرمود نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔ میجر پرمود نے جس طرح ناک پکڑ کر اور منہ پر ہاتھ رکھ کر لیڈی بلیک کو ہوش دلایا تھا اسی طرح اس نے وائٹ شارک اور پھر لاٹوش کو ہوش دلا دیا۔ ہوش میں آتے ہی ان کی حالت بھی لیڈی بلیک کی حالت جیسی ہی ہوئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں کیپٹن توفیق اور کیپٹن نوازش کو بھی ہوش آ گیا۔ میجر پرمود نے ایک بار پھر ان کے سامنے ساری تفصیل دوہرا دی اور یہ جان کر وہ سب بے حد خوش ہوئے کہ میجر پرمود نے ایک طاقتور اور ناقابل تسخیر روبوٹ کو آخر کار تسخیر کر لیا تھا اور وہ ان کے سامنے ساکت حالت میں پڑا ہوا تھا۔

"تو کیا اس کا سارا فنکشن اس کے سینے پر لگے ہوئے بٹن سے تھا جس کے پریس ہوتے ہی یہ ساکت ہو گیا ہے"...... لیڈی بلیک

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ اس کا آن آف بٹن ہے۔ اسے آن کرنے سے یہ متحرک ہوتا ہے اور اسے آف کرنے سے یہ ساکت ہو جاتا ہے اور اس کے سارے پروگرام اور سسٹم کلوز ہو جاتے ہیں۔ مجھے اچانک ہی اس کے سینے پر بٹن دکھائی دیا تھا تو میں نے اسے پریس کر دیا۔

"بہرحال جو بھی ہے یہ کمپیوٹرائزڈ روبوٹ کسی جن سے کم نہیں تھا۔ اس نے ہم سب کی ہڈیوں کا سرمہ بنا دینا تھا"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی ایک طاقتور روبوٹ ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اب یہ ساکت ہو چکا ہے۔ اب ہم اگر اس کے جسم پر میگنٹ بم لگائیں تو کیا یہ تباہ ہو جائے گا"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کا فنکشنل سسٹم آف ہوا ہے۔ یہ جس میٹل کا بنا ہوا ہے اس میٹل پر واقعی کوئی ہتھیار اثر نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کا بٹن پریس نہ کیا جائے گا یہ دوبارہ آن نہیں ہو گا اور اسی طرح ساکت حالت میں پڑا رہے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو کیا اس روبوٹ کے آف ہوتے ہی سی ورلڈ کے تمام حفاظتی سسٹم بھی آف ہو گئے ہوں گے"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس روبوٹ کے پاس سی ورلڈ ٹو کا حفاظتی سسٹم تھا اور

اس کا کام صرف سی ورلڈ ٹو کی حفاظت کرنا ہے۔ اس نے بتایا تھا کہ یہاں تھری کنگز بھی موجود ہیں۔ سی ورلڈ کا کنٹرول جتنا اس روبوٹ کے پاس تھا اتنا ہی ان تھری کنگز کے پاس ہو گا۔ روبوٹ کے ساکت ہونے کا تھری کنگز کو پتہ چل چکا ہو گا۔ اب وہ سارا سیٹ اپ اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے اور پھر وہی اسے کنٹرول کریں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو کیا اس جن جیسے روبوٹ کے ختم ہونے کے بعد بھی ہم ابھی محفوظ نہیں ہوئے ہیں"...... لاٹوش نے مرے مرے لہجے میں کہا۔

"جب تک ان تھری کنگز کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اور ہم یہاں کا سارا مشینی سسٹم تباہ نہیں کر دیتے اس وقت تک ہم خطرے میں ہی گھرے رہیں گے۔ کسی بھی جگہ سے اور کہیں سے بھی ہم پر موت وارد ہو سکتی ہے اور ہمیں خود کو ہر قسم کی ناگہانی موت سے بچانا بھی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اس روبوٹ کے پاس جو پاورز تھیں ایسی ہی پاورز ان کنگز کے پاس ہیں۔ ہمیں ان کا بھی مقابلہ کرنا پڑے گا۔ مقابلہ کرنے سے اہم ان تک پہنچنا ہے۔ وہ نجانے سی ورلڈ ٹو کے کس حصے میں ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"جہاں بھی ہوں گے ہم انہیں ڈھونڈ ہی لیں گے"...... لاٹوش نے کہا۔

"لیکن کیسے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہم اس تہہ خانے میں نہ پھنس گئے ہوتے تو ہم نے ایک ایک کر کے سی ورلڈ ٹو کے تمام روبوٹس اور انسانوں کو ختم کر دینا تھا۔ ہمیں روکنے کے لئے ان کنگز کو باہر آنا ہی پڑتا پھر ہم ان کے کان پکڑ کر انہیں مرغے بناتے اور ان سے اذانیں دلواتے۔ خیر ابھی کچھ نہیں بگڑا ہم اب بھی یہی کریں گے بس اس کمرے سے نکل جائیں کسی طرح سے"...... لاٹوش نے کہا۔

"اس کمرے سے نکلنے میں اب یہ روبوٹ ہماری مدد کرے گا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"روبوٹ۔ کیا مطلب۔ یہ روبوٹ ہماری مدد کیسے کر سکتا ہے۔ یہ تو خود ساکت پڑا ہوا ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ہم اسے اٹھا کر بٹھا دیں تو اس کا سر کافی اوپر تک چلا جائے گا۔ پھر ہم اس کے کاندھوں پر چڑھتے ہوئے اس کے سر پر جائیں گے اور اس کے سر سے ہوتے ہوئے چھت کے کھلے ہوئے حصے سے باہر نکل جائیں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن یہ سب ہو گا کیسے۔ روبوٹ ٹنوں وزنی ہے۔ کیا ہم اسے اٹھا سکیں گے"...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے ہمیں پوری طاقت لگانی ہو گی۔ ایک بار یہ سیدھا ہو گیا تو سمجھو ہمارا کام بن گیا"...... میجر پرمود نے کہا۔

''مجھے نہیں لگتا ہے ہم اسے اٹھا کر بٹھا سکتے ہیں۔ اسے اٹھانے کے لئے تو ہمیں بہت بڑی اور مضبوط کرین کی ضرورت پڑے گی''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''نہیں۔ کرین کی ضرورت نہیں ہے۔ اس روبوٹ کے جوائنٹ بے حد نرم اور لچکدار ہیں۔ اگر ہم اسے کاندھوں اور سر سے پکڑ کر اوپر اٹھائیں گے تو اس کے جوائنٹ حرکت کرنا شروع کر دیں گے اور یہ اوپر ہو جائے گا اس کے بعد ہمیں اس کی کمر کو پکڑ کر اوپر دھکا دینا پڑے گا۔ یہاں ہمارا زور لگے گا لیکن مجھے امید ہے کہ ہم اسے بٹھانے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے لیڈی بلیک نے کہا۔

''اور اگر یہ دوبارہ گر گیا تو اس کی کمر کے نیچے دب کر ہماری ہڈیوں کا سچ میں ہی سرمہ بن جائے گا''...... لاٹوش نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''تو پھر ایسا رسک لینے سے بہتر ہے کہ ہم اس کے سینے پر چڑھ جائیں اس کا سینہ بھی کافی بڑا اور اونچا ہے۔ اس کے سینے پر سوار ہو کر ہم چار سے پانچ فٹ کی بلندی پر ہوں گے اور میرے خیال کے مطابق چھت کی اونچائی چودہ فٹ ہے۔ پانچ فٹ اوپر جا کر یہ بلندی نو فٹ رہ جائے گی''...... لاٹوش نے کہا۔

''اس سے کیا ہو گا۔ نو فٹ کی بلندی پر تم اُڑ کر جاؤ گے کیا''...... وائٹ شارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم میں سے کسی کا بھی قد چھ فٹ سے کم نہیں ہے۔

اگر ہم ایک دوسرے کے کاندھوں پر سوار ہو کر اوپر اٹھیں تو یہ بلندی کم ہو سکتی ہے۔ ہم میں سے ایک بھی اوپر پہنچ گیا تو باقی سب کو اوپر کھینچا جا سکتا ہے''...... لاٹوش نے کہا۔

''ویل ڈن۔ تم نے واقعی بہترین تجویز دی ہے۔ روبوٹ کو اٹھا کر بٹھانے کا رسک لینے سے بہتر ہے کہ ایک دوسرے کے کاندھوں پر چڑھ کر اوپر پہنچا جائے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''ہونہہ۔ بہترین تجویز اور لاٹوش کے پاس''...... وائٹ شارک نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا میں سوچ نہیں سکتا''...... لاٹوش نے اس کی بات سن کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''اب باتیں چھوڑو اور چلو اوپر''...... میجر پرمود نے کہا اور اچھل کر ایم سی ٹو کے سینے پر چڑھ گیا۔ لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور باقی سب بھی ایک ایک کر کے ایم سی ٹو کے سینے پر آ گئے۔

''اب سب سے پہلے کون جائے گا اوپر''...... لاٹوش نے پوچھا۔

''میں جاتا ہوں''...... میجر پرمود نے کہا۔

''آپ کا بھاری بھرکم وزن کون اٹھائے گا۔ کم از کم میرے ناتواں کاندھے تو آپ کا بوجھ نہیں اٹھا سکیں گے''...... لاٹوش نے کہا۔

''میں نیچے ہوتا ہوں۔ آپ میرے کاندھوں پر پیر رکھ کر اوپر

چلے جائیں''...... کیپٹن نوازش نے روبوٹ کے پیٹ پر چڑھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ بہتر ہے اس کا قد بھی ہم میں سب سے لمبا ہے''۔ لاٹوش نے کہا۔ کیپٹن نوازش آگے بڑھا اور پیروں کے بل روبوٹ پر بیٹھ گیا۔ میجر پرمود آگے بڑھا اس نے کیپٹن نوازش کے کاندھوں پر پاؤں رکھے۔ سہارے کے لئے وائٹ شارک نے میجر پرمود کے ہاتھ پکڑ لئے۔

''اٹھو''...... وائٹ شارک نے کہا تو کیپٹن نوازش نے اثبات میں سر ہلایا اور آہستہ آہستہ کھڑا ہونے لگا۔ اس کے اٹھتے ہی میجر پرمود بھی اوپر اٹھتا چلا گیا۔ چونکہ اب بلندی زیادہ نہ تھی اس لئے جلد ہی میجر پرمود کے ہاتھ چھت کے کھلے ہوئے کنارے پر پہنچ گئے۔ میجر پرمود نے فوراً کنارے پکڑے اور پھر اس نے کیپٹن نوازش کے کاندھوں سے اپنا وزن ہٹا لیا اور اوپر کی طرف اچکا۔ اس نے دونوں بازو کناروں پر ٹکائے اور پھر وہ اپنے بازوؤں پر وزن ڈالتا ہوا اوپر چڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اوپر پہنچ چکا تھا۔

''تم سب یہیں رکو۔ میں کوئی مضبوط رسی تلاش کرتا ہوں''۔ میجر پرمود نے کہا اور پھر وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

''میجر صاحب رسی تلاش کرنے گئے ہیں نجانے انہیں کوئی رسی ملتی بھی ہے یا نہیں''...... لاٹوش نے کہا۔ میجر پرمود کو واپس آنے

میں زیادہ دیر نہ لگی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں موٹی رسی کا ایک بنڈل تھا۔

''مل گئی رسی''...... میجر پرمود نے کہا اور پھر اس نے رسی کا بنڈل کھولا اور اس کا سرا اپنی کمر کے گرد لپیٹنا شروع کر دیا۔ رسی لپیٹ کر اس نے اسے مضبوطی سے گرہ لگائی اور پھر رسی کا دوسرا سرا نیچے لٹکا دیا۔

''اب تم سب ایک ایک کر کے اوپر آ جاؤ''...... میجر پرمود نے کہا۔

''دوسرا نمبر لیڈی بلیک کا ہے۔ اس لئے آپ جائیں اوپر''۔ لاٹوش نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ تم پہلے جانا چاہو تو جا سکتے ہو''...... لیڈی بلیک نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ ہونا تو لیڈیز فرسٹ چاہئے تھا لیکن اب میں لیڈیز سیکنڈ ہی کہہ سکتا ہوں''...... لاٹوش نے کہا تو لیڈی بلیک بے اختیار ہنس پڑی۔ اس نے رسی پکڑی اور پھر وہ اس پر لٹکتی ہوئی تیزی سے اوپر اٹھتی چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد کیپٹن نوازش پھر کیپٹن توفیق اور پھر لاٹوش اوپر پہنچ گیا۔ آخر میں وائٹ شارک رسی پر جھولتا ہوا اوپر آ گیا۔

''گنیں تمہارے پاس ہی ہیں نا''...... میجر پرمود نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ ہم نے سارا سامان واپس جیبوں میں ڈال لیا

تھا''...... وائٹ شارک نے کہا۔ وہ اسی ہال نما کمرے میں تھے جہاں سے انہیں نیچے گرایا گیا تھا۔ سامنے ایک بڑا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ میجر پرمود نے انہیں پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر میجر پرمود ایک لمحے کے لئے رکا پھر اس نے باہر جھانکا تو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سامنے صرف ایک راہداری دکھائی دے رہی تھی جبکہ سائیڈ میں راہداریاں بڑے بڑے شٹر گرا کر بند کر دی گئی تھیں۔ میجر پرمود راہداری میں آ گیا اس کے ساتھی بھی اس طرف آئے اور پھر باقی راہداریاں بند دیکھ کر چونک پڑے۔

''یہ کیا۔ یہاں تو صرف ایک راستہ دکھائی دے رہا ہے جو سیدھا جا رہا ہے باقی تمام راستے بند ہو چکے ہیں''...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ شاید اس روبوٹ نے یہاں آتے ہوئے باقی راستوں کو بند کر دیا تھا۔ اسی لئے اب تک ہمارے بارے میں تھری کنگز کو علم نہیں ہو سکا ہے کہ ہم کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ ورنہ اب تک وہ ہمارے خلاف کوئی نہ کوئی ایکشن ضرور لے چکے ہوتے''۔ میجر پرمود نے کہا۔

''لیکن ہم تو نیچے بلیک سیل میں گر چکے تھے پھر اس روبوٹ کو یہ راستے بند کرنے کی کیا ضرورت آن پڑی تھی''...... لیڈی بلیک نے کہا۔

''یہ واقعی سوچنے کی بات ہے''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''تو سوچو۔ سوچتے کیوں نہیں''...... لاٹوش نے کہا۔

''میں تو سوچ ہی لوں گا۔ تم نے اس بات کا خود اقرار کیا ہے کہ تمہارے پاس دماغ ہی نہیں ہے۔ اس لئے تم بھلا کیسے سوچ سکتے ہو''...... وائٹ شارک نے مسکرا کر کہا۔

''میرے دماغ میں بھس بھرا ہوا ہے۔ اب خوش ہو''...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

''وہ بھی شاید جل رہا ہے کیونکہ تمہارے کانوں سے دھواں نکل رہا ہے اور گھاس پھوس جلنے کی بو بھی آ رہی ہے''...... وائٹ شارک نے کہا تو لاٹوش برے برے منہ بنانے لگا۔

''آؤ۔ اسی طرف چلتے ہیں۔ دیکھتے ہیں یہ راستہ ہمیں کہاں لے جاتا ہے''...... میجر پرمود نے ان کی نوک جھونک کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے راہداری میں آگے بڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے لیڈی بلیک اور باقی سب بھی چل پڑے۔ سامنے ایک کمرہ تھا جس کا بڑا سا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میجر پرمود دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر وہ اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں مزید دو دروازوں اور کھڑکیوں کے ساتھ روشن دان بھی دکھائی دے رہے تھے لیکن کمرہ بالکل خالی تھا وہاں سامان نام کی کوئی چیز دکھائی نہ دے رہی تھی۔ میجر پرمود کو اندر جاتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے۔ وہ سب جیسے ہی

اندر آئے اسی لمحے ان کے پیچھے دروازہ بند ہو گیا۔ دروازہ بند ہوتے دیکھ کر وائٹ شارک بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف لپکا لیکن اسے دیر ہو گئی تھی۔ دروازہ بند ہوتے ہی لاکڈ ہو گیا تھا اور اسے اندر سے کھولنے کا کوئی ذریعہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ اسی لمحے انہوں نے اچانک چھت سے دیواروں پر بڑے بڑے فولادی شٹر نیچے گرتے دیکھے۔ یہ شٹر دیواروں کے ساتھ ساتھ گرے تھے اور ان شٹرز کے گرتے ہی دیواریں سپاٹ ہو گئیں۔ دروازے، کھڑکیاں اور روشن دان ان فولادی شٹرز کے پیچھے چھپ گئے۔

"یہ کیا۔ ہمیں تو پھر چوہے دان میں قید کر دیا گیا ہے"۔ لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے باہر کے تمام راستے جان بوجھ کر بند کر رکھے تھے تاکہ ہم اکلوتے راستے پر چلتے ہوئے اس کمرے میں پہنچ جائیں"۔ میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ یہ جانتے تھے کہ ہمیں ڈاج دینے اور اس کمرے تک لانے کے لئے انہوں نے باقی راستے بند کئے تھے"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"جانتا تو نہیں تھا لیکن مجھے شک ضرور ہوا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اگر آپ کو شک بھی تھا تو نہ آتے اس طرف۔ یہ کمرہ بھی بلیک سیل کی طرح ہر طرف سے بند ہو گیا ہے۔ اب نجانے ہمارے

ساتھ یہاں کیا ہونے والا ہے"...... لاٹوش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کہیں نہ کہیں تو جانا ہی تھا۔ ایک جگہ تو رک کے نہیں رہ سکتے تھے ہم"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن یہ کمرہ ہے کیا اور ہمیں اب یہاں کیوں قید کیا گیا ہے اور ماسٹر کمپیوٹر کو تو ہم ختم کر چکے ہیں پھر اب کون ہے جو ہمارے خلاف کارروائی کر رہا ہے"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"تھری کنگز کو کیوں بھول رہی ہو۔ یہ انہی کا کام ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔ اسی لمحے انہیں تیز گونج کی آواز سنائی دی۔

"خدا کی پناہ۔ اس گونج سے تو مجھے اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں"...... لاٹوش نے چیختے ہوئے کہا۔ گونج تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی اور انہیں اپنے دماغ میں دھماکے ہوتے ہوئے اور کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ ان کے سروں پر گلوبز تھے اس لئے وہ کانوں پر ہاتھ نہ رکھ سکتے تھے۔ جب آواز ان کی قوت برداشت سے باہر ہو گئی تو انہوں نے سروں سے گلوبز اتار کر کانوں پر ہاتھ رکھ لئے لیکن شور کی آواز مسلسل بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گئے اور پوری قوت سے کانوں کو پریس کرنے لگے لیکن زور دار دھماکوں کی آوازیں ان کے دماغوں کو ہلا رہی تھیں۔

"بند کرو۔ یہ شور بند کرو۔ ورنہ میرے کانوں کے پردوں کے

ساتھ دل بھی پھٹ جائے گا"...... لاٹوش نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ یکلخت تیز شور کی آوازیں بند ہو گئیں۔ جس طرح اچانک شور شروع ہوا تھا اسی طرح اچانک وہاں گہری خاموشی چھا گئی تھی۔ خاموشی چھا جانے کے باوجود انہیں اپنے دماغوں میں ہتھوڑوں کی ضربیں واضح محسوس ہو رہی تھی۔ وہ سب آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ابھی وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک انہوں نے کمرے کی دیواروں کی جڑوں سے گہرے سبز رنگ کا دھواں نکلتے دیکھا۔

"اب یہ کیا ہے"...... لاٹوش نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ زہریلا دھواں ہے جلدی کرو۔ اپنے گلوبز اٹھا کر سروں پر چڑھاؤ۔ ہری اپ"...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی اپنے گلوب کی طرف لپکا۔ اس نے اپنا سانس روک لیا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر اپنا گرا ہوا گلوب اٹھایا اور فوراً اپنے سر پر چڑھا لیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی سانس روک رکھے تھے۔ انہوں نے بھی فوراً اپنے گلوبز اٹھا کر سروں پر چڑھانے شروع کر دیئے۔ گلوبز سروں پر چڑھاتے ہی انہوں نے روکے ہوئے سانس بحال کر لئے۔ سبز رنگ کا دھواں تیزی سے پھیل رہا تھا اور وہ سب اس دھویں میں چھپتے جا رہے تھے کہ اچانک ان کے گلوبز کے شیشے تڑخنا شروع ہو گئے۔ گلوبز کے شیشے تڑختے دیکھ کر وہ بوکھلا گئے۔ چند لمحوں بعد زور دار دھماکوں کے ساتھ ان کے گلوبز ٹوٹ کر بکھرتے چلے

گئے۔ گلوبز کے تڑختے ہی انہوں نے سانس روک لئے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو سبز دھواں ان کے پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتا اور یہ دھواں ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ دھواں ختم ہونے کی بجائے مزید گہرا ہوتا جا رہا تھا۔

سانس روکنے کی وجہ سے اب وہ بول بھی نہیں سکتے تھے۔ وہ کمرے میں ناچتے رہ گئے۔ کافی دیر سانس روکنے کے بعد آخر ان کی ہمت جواب دے گئی اور پھر جیسے ہی انہوں نے سانس لینے کی کوشش کی انہیں اپنے دماغوں میں آگ سی بھرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ یہ احساس صرف چند لمحوں کے لئے تھا۔ ان کے دماغوں میں یکلخت اندھیرا چھا گیا اور وہ سب خالی ہوتے ہوئے ریت کے بوروں کی طرح فرش پر گرتے چلے گئے۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز

ڈائمنڈ جوبلی نمبر

سی ورلڈ

ظہیر احمد

ظہیر احمد

عمران سیریز

فراسکو ہیڈ کوارٹر

ظہیر احمد

عمران سیریز

اناتا

ماورائی نمبر
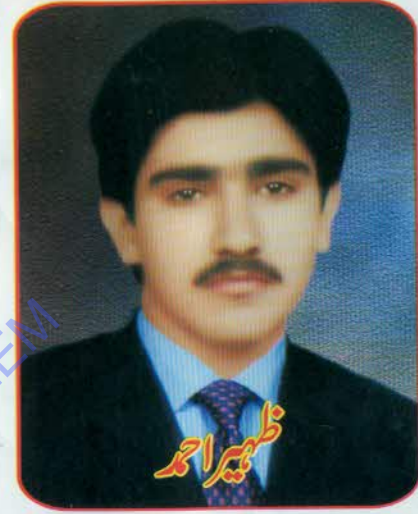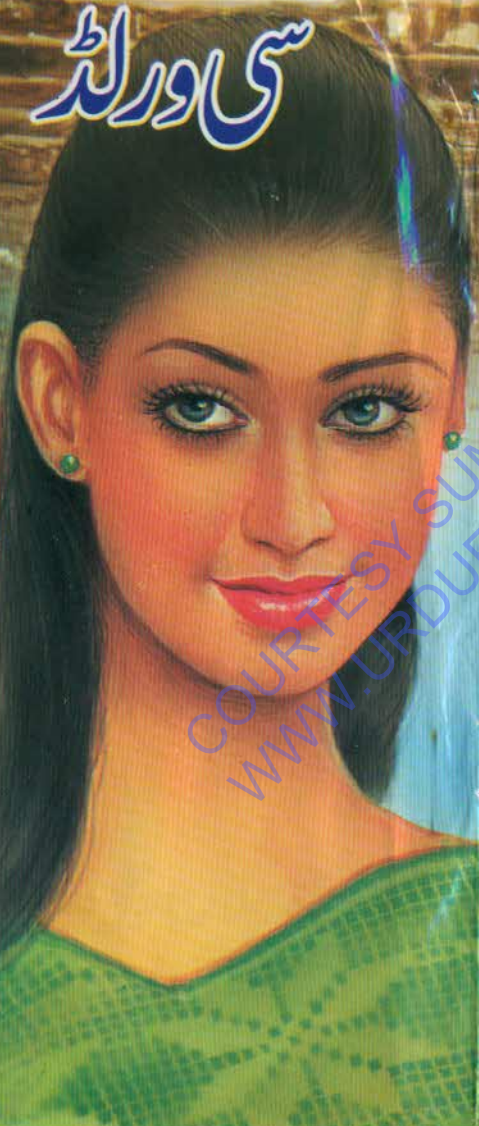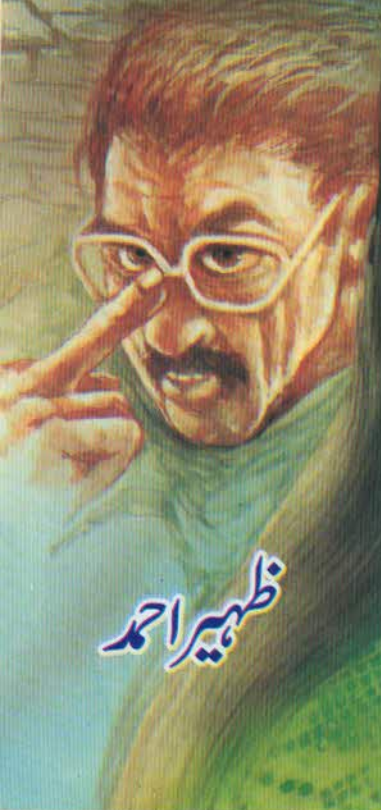
ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

77B
عمران سیریز نمبر

ڈائمنڈ جوبلی نمبر

سی ورلڈ

حصہ دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ۔ پریس ملتان

Price Rs 125/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

محترم قارئین۔
السلام علیکم۔

ڈائمنڈ جوبلی نمبر ڈائمنڈ مشن کا نیا ناول ''سی ورلڈ دوم'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ڈائمنڈ مشن کے سلسلے کا چھٹا اور آخری حصہ ہے۔ ناول کی کہانی جس طرح اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً بے چین ہو رہے ہوں گے۔ ناول پڑھنے سے پہلے میں آپ کے چند خطوط اور ان کے جواب پیش کرنا چاہتا ہوں جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔

محمد ارسلان۔ گوجر خان سے لکھتے ہیں۔ میں اس سے پہلے بھی آپ کو کئی خطوط لکھ چکا ہوں لیکن آپ نے جواب نہیں دیا۔ چونکہ آپ میرے پسندیدہ رائٹر ہیں اس لئے میں آپ کو مسلسل خط لکھتا رہوں گا آپ چاہے انہیں شائع کریں یا نہ کریں۔ میں آپ کے ناولوں کا دیوانگی کی حد تک چاہنے والا قاری ہوں اور میں نے کافی تعداد میں آپ کے ناول اکٹھے کئے ہوئے ہیں اور مجھے جب بھی وقت ملتا ہے میں ان ناولوں کا بار بار مطالعہ کرتا ہوں۔ آخر میں اپنے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے ماموں جو ۱۳ جنوری ۱۵ء کو وفات پا گئے تھے ان کے لئے دعائے مغفرت ضرور کریں۔ ماموں جان کا نام یاسر حسین تھا۔ شکریہ۔

محترم محمد ارسلان صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا

شکریہ۔ سب سے پہلے میں آپ کے محترم ماموں یاسر حسین کی وفات پر تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کو اور آپ کے خاندان کو صبر جمیل مرحمت فرمائے آمین۔ قارئین سے بھی التماس ہے کہ وہ محمد ارسلان کے ماموں یاسر حسین کے لئے دعائے مغفرت ضرور کریں۔ دکھ کی اس گھڑی میں ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔

پرنس نعمان، روات شہر سے لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کے تمام ناول پڑھے ہیں اور تمام ناولوں کو ایک سے بڑھ کر ایک پایا ہے۔ آپ کا انداز تحریر ایسا ہے کہ ایک بار ناول پڑھنا شروع کیا تو پھر ختم کئے بغیر رکھا ہی نہیں جاتا۔ یہ خط میں نے آپ کے ناول ''ڈینجر پرنس'' سے متاثر ہو کر لکھا ہے جو اپنی مثال آپ تھا۔ میری طرف سے اور میرے دوستوں کی طرف سے اس قدر شاندار ناول لکھنے پر مبارک باد قبول کریں۔ ناول پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا ہے۔ اس ناول میں چند خامیاں ہیں جن کا تذکرہ میں نے خط میں کر دیا ہے۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے۔

محترم پرنس نعمان صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کے لئے میں آپ کا اور آپ کے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے طویل خط میں جن خامیوں کا ذکر کیا ہے تو اس کے لئے عرض ہے کہ ناول ہر لحاظ سے مکمل اور جامع لکھا جاتا ہے۔ آپ غور سے ایک بار پھر اس ناول کا مطالعہ کریں تو آپ کو خود ہی آپ

کے سوالوں کے جواب مل جائیں گے۔ لیکن اس کے باوجود میں کوشش کروں گا کہ آئندہ آپ کو شکائت کا موقع نہ ملے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

قاسم عباس۔ نوشہرہ سے لکھتے ہیں۔ میں آپ کا پرانا قاری ہوں اور آپ کے لکھے ہوئے تمام ناولوں کا کئی کئی بار مطالعہ کر چکا ہوں۔ آپ کا ڈائمنڈ جوبلی جو اس صدی کا عمران سیریز میں طویل ترین ناول ہے۔ اس قدر شاندار اور حیرت انگیز ہے جس کا تصور بھی محال ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ کوئی مصنف اس قدر طویل اور جامع ناول کیسے لکھ سکتا ہے جو ہر لحاظ سے اپنی انفرادیت بھی رکھتا ہو اور دلچسپی کے لحاظ سے بھی کم نہ ہو۔ آپ نے جس انداز میں سب کرداروں کو کام کرنے کا بھرپور موقع دیا ہے اس کے لئے آپ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ میں نے اور میرے دوستوں نے چاروں حصوں کا مطالعہ کر لیا ہے اور اب ہم شدت سے ڈائمنڈ جوبلی نمبر کے آخری حصے 'سی ورلڈ' کے منتظر ہیں۔

محترم قاسم عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی پر میں آپ کا اور آپ کے تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں۔ یہ واقعی میری زندگی کا سب سے طویل ترین ناول ہے جسے میں نے مکمل کرنے میں وقت بھی بہت لگایا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ میں اپنی اس طویل تحریری کاوش میں کامیاب رہا ہوں۔ میرے ساتھ ساتھ اس ناول کی نوک پلک سنوارنے میں

جناب اشرف قریشی صاحب نے بھی کوئی کمی نہ رکھ چھوڑی تھی۔ ادارے کی پوری ٹیم نے شب و روز کی محنت کے بعد اس ناول کو اس نہج تک پہنچایا ہے کہ آپ کے اعلیٰ میعار پر پورا اتر سکے اور آپ سے داد تحسین وصول کر سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شیخوپورہ سے قاسم جلیل لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول انتہائی شاندار ہوتے ہیں۔ خاص طور پر آپ نے ڈائمنڈ جوبلی نمبر جو دو ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے لکھ کر ثابت کر دیا ہے کہ آپ ہر فن مولا ہیں اور واقعی طویل اور عظیم ترین ناول لکھ سکتے ہیں ناول میں آپ نے عظیم کرداروں علی عمران اور میجر پرمود کی کردار نگاری کے وہ جوہر دکھائے ہیں جن کا تصور محال ہے۔ آپ نے اس قدر طویل ناول لکھ کر واقعی عمران سیریز کی دنیا میں ایک منفرد ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس کے لئے میں اور میرے بہت سے دوست آپ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اب ہمیں اس ناول کے آخری حصے کا شدت سے انتظار ہے۔ عمران سیریز کی دنیا میں آپ جیسے رائٹر کی اشد ضرورت تھی جو آپ کے آنے سے پوری ہو گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے لئے ایسے ہی نئے اور انفرادیت سے بھرپور ناول لکھتے رہیں گے۔

محترم قاسم جلیل صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ آپ کے ساتھ ساتھ میں آپ کے ان تمام دوستوں کا بھی مشکور ہوں جو میرے ناولوں کو پذیرائی بخشتے ہیں۔ مذکورہ ناول واقعی عمران سیریز کی تاریخ کا طویل ترین ناول ہے۔ جان توڑ اور شب و روز کی محنت کے بعد ہی ایسے ناول لکھے جاتے ہیں جو مدتوں تک آپ جیسے محبت کرنے والے قارئین کے دلوں میں اپنا اثر رکھتے ہیں اور مجھے امید تھی کہ یہ ناول تمام قارئین کے دلوں میں یقینی طور پر اپنی جگہ بنائے گا اور آپ اسے پذیرائی ضرور بخشیں گے اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے۔ ڈائمنڈ جوبلی نمبر کو میری سوچ سے زیادہ پذیرائی ملی ہے اور مجھے ان گنت خطوط موصول ہو رہے ہیں اور چونکہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ سی ورلڈ میں آپ کے خطوط شائع کر کے ان کے جواب ضرور دوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

محمد عاصم۔ رحیم یار خان سے لکھتے ہیں۔ ہم کافی عرصے سے عمران سیریز کی دنیا سے کٹے ہوئے تھے۔ حالات اور مہنگائی نے اس قدر کمر توڑ رکھی تھی کہ ناول خریدنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہوتا چلا جا رہا تھا۔ آپ کے ناول جب سے پڑھنے شروع کئے ہیں ہر حال میں پیسے جمع کرتے ہیں اور پھر ان ناولوں کو ہر صورت میں خریدتے ہیں۔ آپ کا گولڈن جوبلی نمبر واقعی انتہائی لاجواب اور اپنی مثال آپ ہے۔

محترم محمد عاصم صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کو پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے درست کہا ہے واقعی موجودہ حالات اور مہنگائی

نے ہر ایک کی کمر توڑ رکھی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ سلسلہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ رمضان کے ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خصوصی دعا ہی کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان سمیت دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کی مدد کرے اور انہیں سکون اور امن کے ساتھ ساتھ بے روز گاری اور مہنگائی کے اس جن کے خوفناک عذاب سے محفوظ رکھے اور سب کی زندگیوں میں آسانیاں پیدا کرے۔ آمین۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو کسی آبدوز کے کنٹرول روم جیسا دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے میں چاروں طرف مشینیں لگی ہوئی تھیں اور ان پر بے شمار چھوٹی بڑی اسکرینیں نصب دکھائی دے رہی تھیں۔ کمرے میں میز کے پیچھے کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو غور سے ان مشینوں پر لگی اسکرینوں کو چیک کر رہا تھا اور پھر ضرورت کے مطابق ان مشینوں کے بٹنوں کو پریس اور سوئچوں کو آن اور آف کرتا جا رہا تھا۔ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ یکلخت چونک پڑا۔ یہ آواز سامنے میز پر رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی مشین میں سے نکل رہی تھی۔ نوجوان نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ایل ایل ایف۔ سپیشل پٹرولنگ فورس کالنگ فرام الیف سکسٹین بلیک اسٹیشن۔ اوور''..... ایک کرخت سے آواز سنائی دی۔

''یس۔ بی ون سب اسٹیشن ون ہنڈرڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور''۔ نوجوان نے جواب دیا۔

''اپنا نام بتاؤ۔ اوور''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''گریگ۔ اوور''......نوجوان نے تیز لہجے میں کہا۔

''او کے۔ تم فوراً ہائی لیول کال کرو۔ ہم پٹرولنگ پر زیرو زون میں تھے کہ ہم نے سمندر کی گہرائی میں تیرہ افراد کو دیکھا جو بری طرح ہاتھ پیر مارتے ہوئے ڈوب رہے تھے۔ ہم نے انہیں کور کر کے فوراً زیرو ون سب میرین میں پہنچا دیا۔ وہ سب بے ہوش ہیں ان میں دو لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک سوئس نژاد ہے۔ باقی افراد پاکیشیائی ہیں اور ان کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی بھی ہے جس کی حالت زیادہ خراب ہے اور اس کے دونوں بازو کندھوں سے اکھڑے ہوئے ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور نوجوان کی آنکھیں اس رپورٹ کو سنتے ہی حیرت سے پھیلتی گئیں۔

''یہ۔ یہ لوگ کون ہو سکتے ہیں۔ کیا وہ لوگ وہاں غوطہ خوری کر رہے تھے۔ اوور''......نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ وہ سب سادہ لباسوں میں ہیں اور سمندر میں دو ہزار میٹر کی گہرائی میں موجود تھے۔ یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ انسان اتنی گہرائی میں بغیر مخصوص آلات کے اتر ہی نہیں سکتا اور اگر اتر جائے تو زندہ نہیں رہ سکتا۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ چیک ہونے سے چند لمحے پہلے بڑی چٹانوں کے نچلے حصے سے نکلے ہیں۔ حالانکہ یہ

سب چٹانیں قطعاً ٹھوس ہیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سپیشل فورس کے سپر کمانڈر کو اطلاع کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل''......نوجوان نے کہا اور اس نے جلدی سے چھوٹی مشین کا بٹن آف کیا اور اٹھ کر ایک طرف اسٹینڈ پر کھڑی ہوئی بڑی مشین کی طرف لپکا۔ اس نے جلدی سے اس کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

مشین کے اوپر موجود ایک اسکرین روشن ہو گئی اور چند جھماکوں کے بعد اس پر ایک چوڑے چہرے والے آدمی کی تصویر ابھر آئی جس نے بحری فوج کے کمانڈر کی وردی پہنی ہوئی تھی۔

''یس۔ ایس سی مائیکل اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چوڑے چہرے والے کی بارعب آواز سنائی دی۔

''بی ون سب اسٹیشن ون ہنڈرڈ سر۔ ابھی ابھی ایس سی۔ پٹرولنگ کمانڈ نے ایک حیرت انگیز رپورٹ دی ہے۔ اوور''۔ نوجوان نے جلدی جلدی سے کہا۔

''کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے باوقار لہجے میں پوچھا گیا۔

''سر۔ زیرو زون میں پٹرولنگ کے دوران ایس سی کو چند افراد سمندر کی انتہائی گہرائی میں نظر آئے جو بری طرح ہاتھ پیر مار رہے تھے۔ ایس سی نے انہیں کور کر کے فوراً آبدوز میں پہنچا دیا۔ وہ سب بے ہوش ہیں۔ ان میں سے دو عورتیں ہیں جن میں سے ایک سوئس

نژاد ہے۔ باقی افراد پاکیشیائی ہیں اور ایک ادھیڑ عمر آدمی بھی ان کے ساتھ ہے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی غوطہ خوری کا لباس نہیں پہن رکھا۔ اوور"...... نوجوان جس کا نام گریگ تھا، نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس قدر گہرائی میں غوطہ خوری کا لباس پہن کر بھی نہیں پہنچا جا سکتا اور پھر تم کہہ رہے ہو کہ وہ ہاتھ پیر بھی مار رہے تھے۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں کسی اور ذریعے سے وہاں پہنچایا گیا ہے۔ پھر سوئس نژاد عورت ، پاکیشیائی افراد اور پھر ادھیڑ عمر آدمی یہ تو گہرا مسئلہ ہے۔ تم کمانڈوز کو حکم دے دو کہ ان سب افراد کو تمہارے پاس پہنچا دیں۔ ہم وہیں آ رہے ہیں اوور اینڈ آل"...... کمانڈر مائیکل نے کہا اور گریگ نے سر ہلاتے ہوئے مشین آف کی اور پھر وہ واپس اس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ جس پر چھوٹی مشین پڑی ہوئی تھی۔ اس نے جلدی سے اس مشین کو آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سب اسٹیشن ون ہنڈرڈ کالنگ ایس سی پٹرولنگ کمانڈ اٹنڈ پلیز۔ اوور"...... نوجوان نے تیز لہجے میں بار بار وہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس۔ ایس سی کمانڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہائی لیول آرڈر نوٹ کرو۔ سمندر سے ملنے والے افراد کو

میرے پاس پہنچا دو۔ ایس سی مائیکل صاحب خود یہاں پہنچ رہے ہیں وہ خود ان سب کو چیک کریں گے۔ اوور"...... گریگ نے کہا۔

"او کے۔ گیٹ وے پاس آن کر دو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ تمہارے لئے ایمرجنسی گیٹ وے پاس آن کر دیا جائے گا۔ تم کتنی دیر میں پہنچ رہے ہو۔ اوور"...... گریگ نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ بیس منٹ میں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور گریگ نے سر ہلاتے ہوئے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین آف کر دی اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایریل کو کھینچ کر لمبا کیا اور ایک بٹن دبا دیا۔ اس باکس میں سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو۔ گریگ کالنگ فرام ایم بی سب اسٹیشن۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... گریگ نے دوسری طرف مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ گیٹ وے سیکورٹی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی ایک باریک سی آواز باکس میں سے برآمد ہوئی۔

"نوٹ کرو کوڈ ڈبل ون۔ زیرو ٹرپل ون۔ ایمرجنسی گیٹ وے کھول دو۔ ایس سی پٹرولنگ کمانڈر چند افراد کو لے کر اندر آنا چاہتا ہے۔ سپر کمانڈر مائیکل سب اسٹیشن پر خود بھی آ رہے ہیں وہ ان

افراد سے ملیں گے۔ اوور"...... گریگ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ یہ بتاؤ کہ آنے والے ان افراد کو کہاں رکھنا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"زیرو سیل میں۔ وہ انتہائی مشکوک افراد ہیں"...... گریگ نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور گریگ نے بھی اوکے کہہ کر باکس کا بٹن پریس کیا اور پھر اس کا ایریل، بند کر کے اس نے باکس واپس دراز میں رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے دور کہیں سائرن کی آواز سنی تو وہ چونک کر اٹھ کھڑا ہوا اور جلدی سے اپنی یونیفارم کو ٹھیک کرنے لگا۔ بھاری قدموں کی آوازیں دروازے کے باہر گونجیں اور پھر دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ دوسرے لمحے گریگ نے آنے والے کو فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔ اندر آنے والا وہی چوڑے چہرے والا کمانڈر تھا۔ اس نے فوجی انداز میں جواب دیا۔ اس کے پیچھے تین اور افراد تھے یہ سب کمانڈر تھے۔

"کہاں ہیں وہ افراد"...... کمانڈر مائیکل نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"میں نے انہیں زیرو سیل میں رکھنے کے لئے کہا ہے جناب۔ وہ سب وہیں ہیں"...... گریگ نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"اوکے۔ چلو"...... کمانڈر مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور گریگ جلدی سے کمرے کے انتہائی دائیں کونے کی طرف بڑھا۔ وہاں ایک چھوٹا سا دروازہ موجود تھا۔ اس نے بڑے ادب سے دروازہ کھولا اور جب چاروں کمانڈر اندر داخل ہو گئے تو وہ بھی مؤدبانہ انداز میں ان کے پیچھے چلنے لگا۔ یہ ایک سرنگ نما راہداری تھی۔ جس کا جھکاؤ نیچے کی طرف تھا۔

ڈھلان کی صورت میں کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ لوہے کے ایک دروازے تک پہنچ گئے۔ گریگ نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازے کے لاک ہول میں ایک کارڈ ڈالا اور اسے جھٹکے سے باہر کھینچا اور پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔ وہ اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے کمانڈر بھی اندر پہنچ گئے۔ اندر فرش پر اور دو بنچوں پر چند افراد پڑے ہوئے تھے اور یہ دیکھنے میں ویسے ہی دکھائی دے رہے تھے جیسا کہ گریگ نے بتایا تھا۔ کمانڈر ان افراد کو آگے جا کر غور سے دیکھنے لگے۔

"نجانے کون ہیں یہ سب"...... کمانڈر مائیکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں ہوش میں لایا جائے اور پھر ان سے پوچھا جائے"...... دوسرے کمانڈر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ گریگ کیا تم انہیں ہوش میں لا سکتے ہو"۔ کمانڈر

مائیکل نے گریگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس کمانڈر''...... گریگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ان سب کو نہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو ہوش میں لاؤ۔ میرے خیال میں یہ سوئس نژاد عورت ٹھیک رہے گی۔ سب سے پہلے اسے ہوش میں لاؤ''...... کمانڈر مائیکل نے کہا تو گریگ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ سائیڈ میں پڑی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک باکس باہر نکالا۔ باکس کا ڈھکن کھول کر اس نے اس میں موجود سرنجوں میں سے ایک سرنج اٹھائی اور پھر اس کی پیکنگ ہٹا کر اسے ٹیسٹ کیا۔ سرنج میں پانی کی طرح کا مادہ بھرا ہوا تھا۔ اور پھر اس نے بنچ پر پڑی ہوئی عورت کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔ انجکشن لگانے کے بعد اس نے سرنج ایک طرف پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھال دی۔

انجکشن لگتے ہی سوئس نژاد عورت کے چہرے پر موجود تکلیف کے آثار آہستہ آہستہ کم ہونے شروع ہو گئے۔ اور چند لمحوں بعد ایک ہلکی سی کراہ کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ پیدائشی طور پر اندھی ہو۔ لیکن پھر یہ دھند آہستہ آہستہ صاف ہوتی چلی گئی اور اس کی آنکھوں میں روشنی اور شعور کے چمک ابھر آئی اور دوسرے لمحے وہ عورت تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے

چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی جگہ ہے اور مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں''...... عورت کے حلق سے حیرت بھری آواز نکلی۔

''تم بحریہ کے ایک سب اسٹیشن میں ہو۔ میں سی کمانڈر مائیکل ہوں۔ اور یہ میرے ساتھی سب کمانڈر ہیں۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو۔ اور تم زیرو زون کی چٹانوں کے نیچے اس قدر گہرائی میں کیسے پہنچ گئیں''...... کمانڈر نے کرخت لہجے میں کہا۔

''بحریہ۔ کس ملک کی بحریہ''...... عورت نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''ایکریمین بحریہ۔ یہ ہمارا ہی علاقہ ہے''...... کمانڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اچھا اچھا۔ لیکن میری ساتھی کہاں ہیں''...... عورت نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ بھی موجود ہیں۔ تم پہلے اپنے متعلق بتاؤ''...... کمانڈر نے اس بار سخت لہجے میں پوچھا۔

''میرا نام جولیانا فٹزواٹر ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سمندر میں سیر کر رہی تھی کہ نجانے کس طرح ہماری لانچ الٹ گئی اور ہم سب سمندر میں گر پڑے۔ اس کے بعد یہاں آنکھ کھلی ہے''...... جولیا سے اور کوئی کہانی نہ بن سکی تو اس نے فوری طور پر یہی کہانی ہی گھڑ دی۔ حالانکہ اسے خود بھی

احساس تھا کہ اس کی کہانی میں قطعاً کوئی وزن نہیں ہے۔

"ہونہہ۔ مس جولیا۔ کیا آپ ہمیں احمق سمجھتی ہیں"...... کمانڈر مائیکل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

"میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ میں تو آپ کو جانتی ہی نہیں"...... جولیا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمانڈر مائیکل پیر پٹخ کر رہ گیا جبکہ باقی کمانڈرز اور گریگ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔

"دیکھو سچ سچ سب کچھ بتا دو۔ ورنہ میں سختی پر مجبور ہو جاؤں گا۔ اگر میں نے تم پر سختی کی تو تم اسے برداشت نہیں کر سکو گی اس لئے میں تمہیں وارننگ دے رہا ہوں مجھے سب کچھ بالکل سچ بتا دو"...... کمانڈر مائیکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو کمانڈر مائیکل۔ جو کچھ مجھے معلوم تھا وہ میں نے بتا دیا۔ اگر تم مزید تفصیل جاننا چاہتے ہو تو میرے ساتھیوں سے پوچھ لو۔ خاص طور پر میرے ساتھی عمران سے۔ وہ اس تفریح میں ہمارا لیڈر تھا لانچ کو کیا ہوا تھا اور وہ کیسے ڈوبی تھی اس کے بارے میں اسے سب کچھ معلوم ہے"...... جولیا نے سادہ سے لہجے میں کہا۔ اسے یقین تھا کہ عمران خود ہی تمام صورتحال کو سنبھال لے گا۔

"کون عمران۔ ان میں سے کون ہے وہ۔ بتاؤ"...... کمانڈر مائیکل نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور اسی لمحے جولیا نے سامنے شیشے سے اس کمرے کو دیکھا۔ جس میں اس کے ساتھی اور سی ورلڈ

کا بگ کنگ سب بے ہوش پڑے نظر آ رہے تھے۔

"وہ بائیں جانب چوتھا آدمی"...... جولیا نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر کمانڈر مائیکل کے حکم پر بے ہوش پڑے عمران کو اس سیل سے باہر نکالا گیا۔ جولیا سیل کو کھولنے اور بند کرنے کا طریقہ خاموشی سے بیٹھی دیکھتی رہی۔ کمانڈر مائیکل کے کہنے پر عمران کو فرش پر لٹا دیا گیا اور اس کے بعد گریگ نے اسے باکس سے انجکشن نکال کر لگا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی عمران ہوش میں آ گیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ پہلے تو وہ حیرت سے جولیا اور ان سب افراد کو دیکھتا رہا پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے کمال ہے۔ فرشتے بھی اب باوردی رہنے لگ گئے ہیں وہ بھی نیول وردی میں"...... عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کمانڈر مائیکل اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ فرشتے نہیں ایکریمین بحریہ کے کمانڈر مائیکل اور سب کمانڈرز ہیں۔ اور ہم اس وقت ان کے ایک سب اسٹیشن میں موجود ہیں"...... جولیا نے کہا اور عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ کمانڈر مائیکل نے بڑی پھرتی سے سائیڈ ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔

"خبردار۔ اگر غلط حرکت کی تو گولی مار دوں گا"...... کمانڈر نے سخت لہجے میں کہا۔

''حرکت اور غلط۔ کیا مطلب۔ کیا یہاں ڈکشنری مل سکتی ہے''...... عمران نے گھوم کر کمانڈر مائیکل کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حماقتوں کی آبشار بہنے لگی تھی۔

''ڈکشنری۔ کیوں کیا کرو گے ڈکشنری کا''...... کمانڈر مائیکل نے حیرت بھرے انداز میں آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے پوچھا۔ اسے عمران کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔

''اس میں دیکھوں گا کہ کون سی حرکت غلط ہے اور کون سی صحیح اس طرح اور کچھ ہو نہ ہو مجھے غلط حرکت کا مطلب تو سمجھ میں آ ہی جائے گا''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اب تم جان بوجھ کر پاگل ہونے کی اداکاری کر رہے ہو۔ یہ بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو اور سمندر کی اس قدر گہرائی میں بغیر کسی غوطہ خوری کے لباس کے کیسے پہنچ گئے۔ یاد رکھنا مجھے ہر بات کا بالکل سچ جواب چاہئے''...... کمانڈر مائیکل نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''کمانڈر مائیکل صاحب۔ کیا آپ کو یہ اطلاع نہیں ملی کہ ہم وہاں ایسے تجربات کر رہے ہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ انسان بغیر سائنسی آلات کے سمندر میں کتنی گہرائی تک زندہ رہ سکتا ہے۔ حالانکہ ایکریمین بحریہ کو ان تجربات سے باقاعدہ آگاہ کر دیا گیا تھا''...... اچانک عمران کا لہجہ بدل گیا اور کمانڈر مائیکل بے اختیار

چونک پڑا۔

''نہیں۔ ہمیں ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ لیکن تم تو پاکیشیائی ہو۔ تمہارا یہاں ہمارے علاقے میں آ کر ایسے تجربات کرنا کیسے ممکن ہے اور پھر اتنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ ایسے تجربات میں حفاظت کے لئے ہر چیز ساتھ رکھی جاتی ہے۔ اگر ہماری پٹرولنگ آبدوز تمہیں عین وقت پر نہ بچاتی تو تم سب ختم ہو چکے ہوتے۔ اصل بات بتا دو۔ ورنہ میں مجبوراً تم سب کو ایکریمین خفیہ اسکوارڈ کے حوالے کر دوں گا۔ پھر وہ خود ہی سب کچھ معلوم کر لیں گے''۔ کمانڈر مائیکل نے انتہائی جھنجھلائے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم لوگوں کو واقعی کچھ معلوم نہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ تم اس بھیڑ سے ہٹ کر مجھے کچھ وقت دو۔ ایک سرکاری راز ہے۔ میں تمہیں مجبوراً وہ سرکاری راز بتا دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد تم مطمئن ہو جاؤ گے''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اس کی تلاشی لے لی گئی ہے''...... کمانڈر مائیکل نے چند لمحے عمران کو غور سے دیکھنے کے بعد گریگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر۔ یہاں لانے سے پہلے فورس کے افراد نے ان کی تلاشی لے کر ہی انہیں زیرو سیل میں منتقل کیا تھا۔ ان کے پاس کچھ نہیں ہے''...... گریگ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تم سب اوپر دفتر میں جاؤ۔ اگر اس نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو میں اسے گولی مار دوں گا''...... کمانڈر مائیکل نے ریوالور کو ہلاتے ہوئے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔ اس کی انگلی ٹریگر پر تھی اور سب کمانڈرز اور گریگ خاموشی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''چلو اب بتاؤ کیا بتانا چاہتے ہو تم اور وہ کون سا سرکاری راز ہے جسے سن کر میں مطمئن ہو سکتا ہوں''...... کمانڈر مائیکل نے بڑے محتاط انداز میں پوچھا۔

''پہلے اپنے اس ساتھی کو بھی تو باہر جانے کا کہو''...... عمران نے مسکرا کر کمانڈر مائیکل کے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے کہا اور سادہ لوح کمانڈر اس عام سے داؤ میں پھنس گیا۔ اس نے تیزی سے گھوم کر دیکھا اور اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور کمانڈر مائیکل کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر اوپر کو اڑتا ہوا سیدھا عمران کے ہاتھوں میں آ گیا۔ کمانڈر گھبرا کر پیچھے ہٹا۔

''ارے ارے۔ تمہیں ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں کمانڈر مائیکل۔ ہم کوئی مجرم نہیں ہیں۔ یہ ریوالور صرف حفظ ماتقدم کے طور پر تم سے چھین کر میں نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے''...... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور کمانڈر مائیکل کے چہرے پر موجود گھبراہٹ کے تاثرات قدرے کم ہو گئے۔

''تت۔ تت۔ تم دراصل کون ہو''...... کمانڈر نے پوچھا۔

''سنو کمانڈر مائیکل۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم بھی سی ورلڈ کے ممبر ہو۔ اس لئے ہم نے تم تک پہنچنے کے لئے یہ سب ڈرامہ کیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سی ورلڈ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سی ورلڈ کیا ہے''...... کمانڈر مائیکل نے حیرت سے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔

''ارے۔ حیرت ہے بلکہ کمال ہے کہ تم سی ورلڈ کے بارے میں نہیں جانتے۔ وہ تو دنیا بھر کے یہودیوں کی سب سے بڑی اور منظم تنظیم ہے جس نے پوری دنیا پر روبوٹ فورس بھیج کر دنیا پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سی ورلڈ کے سلسلے میں کمانڈر کے ذہن کو ٹٹولنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں یہ کمانڈر بھی یہودی اور اس تنظیم کا ممبر نہ ہو۔

''اوہ۔ میں یہودی نہیں ہوں اور نہ میرا سی ورلڈ سے کوئی تعلق ہے۔ میں بھی اپنی کمانڈ کے ساتھ اسی سی ورلڈ کی ہی تلاش میں ہوں۔ میرے بارے میں تمہیں غلط اطلاع ملی ہے کیا تم یہودی ہو''...... کمانڈر نے کہا۔

''نہیں۔ میں یہودی نہیں ہوں۔ بلکہ ہم لوگ سی ورلڈ کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ کیا تم ہماری مدد کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہیڈکوارٹر۔ کہاں ہے ہیڈکوارٹر''...... کمانڈر نے بری طرح

چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ بھی بتا دوں گا۔ پہلے تم میری بات کا جواب دو کہ کیا تم مدد کر سکتے ہو یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں اپنا کام خود کروں گا اور میں صرف ایک عام سے فوجی لیول کا آفیسر ہوں اور اعلیٰ افسران کے احکام کی تعمیل میرا فرض ہے اور بس۔ میں کسی اور کی مدد نہیں کر سکتا خواہ وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر تم ہائی لیول سے اجازت لے دو تو پھر میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں"...... کمانڈر مائیکل نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ کمانڈر مائیکل سر سے پیر تک خالص فوجی ہے۔ اس لئے اس سے ایسے کام میں مدد کی توقع فضول ہے۔

"اچھا تو پھر ہمارے ساتھیوں کو باہر نکالو"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"جب تک تم اپنے متعلق مجھے مطمئن نہیں کرو گے ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور سنو۔ تم کوئی غلط حرکت کر کے اپنی موت یقینی بنا لو گے۔ یہاں سے تم بچ کر نہیں نکل سکتے"...... کمانڈر مائیکل اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"مجھے اس سیل کے کھولنے اور ساتھیوں کو ہوش میں لانے کے متعلق تمام طریقہ کار معلوم ہے"...... جولیا نے اس بار مقامی زبان میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی

کہ یہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر دیا جائے۔ ورنہ یقیناً ایکریمیا کے اعلیٰ حکام تک بات پہنچ جاتی اور پھر لازماً ایکریمین حکومت حرکت میں آ سکتی تھی اور عمران جانتا تھا کہ اعلیٰ حکام کی کثیر تعداد یقیناً سی ورلڈ کی ممبر ہو گی کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ان کے علاقے میں اتنا بڑا اور انتہائی جدید ترین خفیہ ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہو اور کسی کو علم نہ ہو۔

"او کے پھر چھٹی کرو"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمانڈر مائیکل چیخ مار کر پشت کے بل فرش پر گر پڑا۔ گولی اس کے دل میں ترازو ہو گئی تھی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور سب کمانڈر تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ وہ شاید ریوالور کا دھماکہ سن کر دوڑے آئے تھے۔

"اسے کیا ہو گیا ارے ارے۔ کمانڈر مائیکل"...... عمران نے ریوالور اپنے جسم کے پیچھے کرتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کی اس اداکاری نے سب کمانڈرز اور گریگ کو فطری طور پر فرش پر پڑے ہوئے کمانڈر کی طرف متوجہ کر دیا تھا اور اس لمحے سے عمران نے فائدہ اٹھایا۔ اس نے مسلسل ٹریگر دبانا شروع کر دیا اور چند لمحوں میں تینوں سب کمانڈرز اور گریگ خون میں لت پت بے حس و حرکت ہو چکے تھے۔

"جلدی سے سیل کھولو۔ اور اپنے ساتھیوں کو باہر نکالو۔ میں اس

بگ کنگ کو چیک کر لوں۔ جلدی کرو“...... عمران نے الفاظ کے خاتمے کے ساتھ ہی جولیا سے چیخ کر کہا اور جولیا تیزی سے شیشے کی دیوار کی طرف دوڑی۔ اس نے سرخ رنگ کا بٹن پریس کیا تو دیوار درمیان سے ہٹ گئی اور پھر جولیا اور عمران اندر داخل ہو گئے۔ بگ کنگ اور عمران کے سارے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ وہ ان کی نبض چیک کرنے لگا۔ اس دوران جولیا انجکشنوں والا باکس اٹھا لائی اور سیل کے اندر ہی اپنے ساتھیوں کو انجکشن لگانے شروع کر دیئے۔ ان انجکشنوں کو دیکھ کر ہی عمران سمجھ گیا کہ ان انجکشنوں سے اس کے ساتھیوں کو جلد ہوش آ جائے گا اور پھر واقعی کچھ دیر بعد بگ کنگ اور اس کے ساتھیوں کو ہوش آ گیا تو عمران نے انہیں محتاط رہنے کی ہدایات دیں اور اس سب اسٹیشن کے باقی حصوں کی چیکنگ کے لئے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

میجر پرمود کی آنکھیں کھلی تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔

”تو تمہیں ہوش آ گیا“...... اس کے کانوں میں ایک کرخت آواز پڑی تو اس کے ذہن پر چھائی ہوئی دھند فوراً چھٹ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح سے جاگ اٹھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اسی کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا جہاں وہ سبز دھویں کے باعث بے ہوش ہوئے تھے۔ ان کے جسموں پر سے خصوصی حفاظتی لباس غائب تھے۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے جکڑ دیئے گئے تھے۔ اس نے ٹانگیں سمیٹیں اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے پشت دیوار سے لگا لی اور اب اسے اپنے سامنے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی نظر آ رہا تھا جس کے ہاتھ میں ایک جدید لیزر گن تھی میجر پرمود کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آ رہے تھے۔ ان کے بھی

ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ سوائے اس آدمی کے وہاں اور کوئی موجود نہ تھا۔ شاید اس آدمی کو خود پر زیادہ ہی بھروسہ تھا یا پھر وہاں اس کے سوا کوئی اور موجود ہی نہ تھا۔

"تم کون ہو"...... میجر پرمود نے اپنے سامنے کھڑے ادھیڑ عمر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم لیڈر ہو ان کے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے میجر پرمود کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم کون ہو اور ہم کہاں ہیں"...... میجر پرمود نے اپنی انگلیوں کی مدد سے اپنی کلائیوں میں موجود ہتھکڑی کو چیک کرتے ہوئے کہا۔

"اپنا تعارف کرانے سے پہلے میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ تمہارے ہاتھوں میں جو ہتھکڑیاں ہیں ان کے بٹن میں نے مشین پسٹل کے دستے سے ٹھونک کر چوڑے کر دیئے ہیں۔ اب ان ہتھکڑیوں کو کاٹ کر ہی تمہاری کلائیوں سے الگ کیا جا سکتا ہے ویسے نہیں اور دوسری بات یہ بھی سن لو کہ میرے ہاتھ میں بلاسٹر لیزر گن ہے۔ تمہارے جسموں سے حفاظتی لباس اتارے جا چکے ہیں۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش بھی کی تو میں بلاسٹنگ گن سے تمہارے پرخچے اُڑا دوں گا۔ البتہ اگر تم میرے سوالوں کے درست جواب دے دو تو میں تمہیں زندہ سلامت یہاں سے دور کسی جزیرے پر بھجوا سکتا ہوں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے

تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب تم اپنا نام بتاؤ تاکہ تم سے بات کرنے میں آسانی ہو سکے۔ ویسے تم بے فکر رہو۔ ہم تم سے مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔ ویسے اس دوران اس نے انگلیوں کی مدد سے چیک کر لیا تھا کہ جو کچھ ہتھکڑیاں کے بارے میں اس آدمی نے کہا تھا وہ درست ہے۔

"میں ای کنگ ہوں"...... اس آدمی نے کہا تو میجر پرمود بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو تم ہو ای کنگ"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سی ورلڈ ٹو ہے اور اس کا مکمل کنٹرول میرے ہاتھوں میں ہے۔ تم نے جس طرح سے ایم سی ٹو کو تباہ کیا ہے اس سے میں اور میرے ساتھی بے حد حیران ہیں۔ وہ ہم پر اپنا حکم چلاتا تھا اور ہم اس مشین کے احکامات ماننے کے لئے مجبور تھے۔ تم نے اسے بے کار کر کے اس کے پاس موجود سی ورلڈ ٹو کا مکمل کنٹرول ہمیں دلا دیا ہے۔ اب بگ کنگ کے بعد اس ورلڈ پر صرف ہمارا حکم چلتا ہے۔ سی ورلڈ ٹو کے باقی تمام کمپیوٹر ہمارے ماتحت ہیں اور ہمارے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تم اب تک ہمارے سامنے زندہ ہو ورنہ جس طرح سے میں نے تمہیں گرین روم میں لا کر تم پر گرین وائرس چھوڑا تھا اس سے تم اور تمہارے ساتھی ہلاک بھی ہو سکتے تھے لیکن اس گرین وائرس کو میں نے اس حد تک پھیلایا تھا کہ

تمہارے سروں پر موجود گلوبز ٹوٹ جائیں۔ جیسے ہی تمہارے گلوبز ٹوٹے میں نے گرین وائرس میں ایم ایم بی بھی شامل کر دیا جو ایک لمحے میں تمہارے پھیپھڑوں میں داخل ہو کر تمہارے دماغوں میں سرایت کر گیا اور تم اسی وقت بے ہوش ہو گئے۔ ہمارے لئے تم سب کو بے ہوشی کی حالت میں ہلاک کر دینا بے حد آسان تھا لیکن چونکہ تم نے ہماری مدد کی تھی اور ہمیں ایم سی ٹو کی غلامی سے آزاد کیا تھا اس لئے ہم نے تم سب کو زندہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب تم چاہو تو ہم تمہیں سی ورلڈ ٹو سے نکال کر دور کہیں کسی ایسی جگہ پہنچا سکتے ہیں جہاں سے تم جہاں چاہو آسانی سے جا سکتے ہو''...... ای کنگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات مان لوں گا لیکن ہم جس کام کے لئے یہاں آئے ہیں اسے پورا کر دو تو ہم خاموشی سے یہاں سے واپس چلے جائیں گے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''کس کام کے لئے آئے ہو۔ بتاؤ مجھے''...... ای کنگ نے نرم لہجے میں کہا۔

''ہم یہاں بلیک ڈائمنڈ حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں جسے چند کرمنلز نے تمہارے بگ کنگ تک پہنچایا تھا۔ ایم سی ٹو نے مجھے بتایا تھا کہ بگ کنگ نے وہ ڈائمنڈ تمہیں دیا ہوا ہے۔ تم مجھے وہ بلیک ڈائمنڈ دے دو تو میں یہاں سے اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلا جاؤں گا۔ ورنہ......'' میجر پرمود نے کہا۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا''...... ای کنگ نے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

''ورنہ جس طرح میں نے اور میرے ساتھیوں نے تمہارے ایم سی ٹو کو تباہ کیا ہے اسی طرح ہم یہاں موجود تمام روبوٹس کو بھی تباہ کر دیں گے۔ سی ورلڈ ٹو کو بھی مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیں گے۔ تم اور تمہارے باقی ساتھی بھی سلامت نہیں رہیں گے اور پھر ہم تم سے بلیک ڈائمنڈ زبردستی حاصل کر کے لے جائیں گے''...... میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ میں تم سے نرمی سے پیش آ رہا ہوں اور تم مجھ سے ایسے لہجے میں بات کر رہے ہو نانسنس''...... ای کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم جیسے بھیڑیوں سے مجھے کس انداز میں بات کرنی ہے یہ میں بخوبی جانتا ہوں''...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

''سنو۔ میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں۔ تم مجھے صرف ایک بات کا جواب دے دو تو میں واقعی تمہیں واپس بھجوا دوں گا''...... ای کنگ نے کہا۔

''کہا تو ہے بلیک ڈائمنڈ مجھے دے دو تو میں تمہاری ہر بات مان لوں گا''...... میجر پرمود نے کہا۔

''نہیں۔ بلیک ڈائمنڈ میں تمہیں نہیں دے سکتا۔ تمہیں اسی طرح خالی ہاتھ یہاں سے جانا پڑے گا اور میں تو اس بات پر حیران ہوں

کہ تم سب زندہ سلامت سی ورلڈ ٹو میں داخل کیسے ہو گئے تھے۔ یہاں تو باہر سے کوئی روح بھی داخل نہیں ہو سکتی اور پھر تم نے ایم سی ٹو جیسے طاقتور اور ناقابل شکست کمپیوٹر کو مات دے دی''...... ای کنگ نے کہا تو میجر پرمود بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اسے ای کنگ نے زندہ کیوں رکھا تھا اور انہیں ہوش میں کیوں لایا گیا تھا۔ وہ ان سے یہ جاننا چاہتا تھا کہ انہوں نے ایم سی ٹو کو کیسے تباہ کیا تھا۔ شاید وہ جس بلیک سیل میں موجود تھے وہاں ہونے والا ان کا اور ایم سی ٹو کا مقابلہ وہ نہیں دیکھ سکے تھے۔

''تو تم مجھ سے یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ ہم نے ایم سی ٹو کو کیسے تباہ کیا ہے''...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ میں یہی جاننا چاہتا ہوں کہ تم نے آخر اس ناقابل شکست کمپیوٹرائزڈ روبوٹ کو کیسے شکست دی ہے''...... ای کنگ نے کہا۔

''یہ تو بڑا آسان ہے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے اس کی آنکھوں پر وار کیا تھا۔ اس کے وجود کا کمزور ترین حصہ آنکھیں ہی تھیں جن پر بلاسٹنگ ریز نے اثر کیا اور وہ گر پڑنے پر مجبور ہو گیا۔ میں نے اس کی آنکھیں تباہ کر کے اس کی آنکھوں کے اندر مزید بلاسٹنگ ریز فائر کی تھی جس سے اس کے اندرونی بہت سے

حصے جل گئے تھے''...... میجر پرمود نے اس انداز میں بولنا شروع کر دیا جیسے وہ ای کنگ کو پوری تفصیل بتانے جا رہا ہو کہ اچانک اس نے بات روک کر سائیڈ میں موجود لیڈی بلیک کی طرف گردن موڑی جیسے وہ اسے کچھ کہنا چاہتا ہو۔ اس کے اس انداز کی وجہ سے ای کنگ جو اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا کی گردن بھی ساتھ ہی مڑی اور اس کے ساتھ ہی میجر پرمود نے یکلخت کسی چیتے کی طرح زقند بھری اور پھر اس سے پہلے کہ ای کنگ سنبھلتا یا بلاسٹنگ ریز فائر کرتا، میجر پرمود کے سر کی زوردار ٹکر کھا کر وہ چیختا ہوا فرش پر جا گرا اور اس کے ہاتھ میں موجود بلاسٹنگ لیزر گن دور جا گری جبکہ ای کنگ نے نیچے گر کر برق رفتاری سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن میجر پرمود کی لات گھومی اور اس کے ساتھ ہی ای کنگ چیختا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس دوران لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور میجر پرمود کے باقی ساتھی بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے اور پھر ان سب نے ای کنگ کو اس کی کوششوں کے باوجود سنبھلنے اور اٹھ کر کھڑے ہونے کا موقع ہی نہ دیا اور چند لمحوں میں ای کنگ کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

''تم اس کا خیال رکھو۔ میں ابھی آتا ہوں''...... میجر پرمود نے کہا اور تیزی سے سامنے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ دیواروں کے ساتھ گرے ہوئے شٹرز غائب ہو چکے تھے اب وہاں دروازے، کھڑکیاں اور روشن دان دکھائی دے رہے تھے۔ میجر پرمود ایک

دروازے سے باہر نکلا اور اس نے سارے ایریئے کا راؤنڈ لگایا۔ یہ ایک چھوٹا سا ایریا تھا جس میں دو بڑے بڑے کمرے تھے۔ جن میں سے ایک کمرے میں ای کنگ کا آفس بنا ہوا تھا جبکہ دوسرا اس کا بیڈ روم تھا اور وہاں کوئی اور آدمی یا روبوٹ موجود نہ تھا۔ ویسے اس چھوٹے سے ایریے کا کوئی تعلق سی ورلڈ سے معلوم نہ ہوتا تھا۔ شاید اس حصے میں ای کنگ ہی رہتا تھا اور وہ تنہائی پسند معلوم ہوتا تھا۔

میجر پرمود سب سے پہلے اپنی کلائیوں میں موجود ہتھکڑیوں سے خود کو آزاد کرنا چاہتا تھا۔ اس نے ای کنگ کے آفس کی باریک بینی سے تلاشی لینی شروع کر دی۔ تلاشی کے دوران اس ای کنگ کے آفس کی ایک الماری میں اسے مکینکل کٹ دکھائی دے گئی۔ اس نے کٹ کھولی تو اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی۔ اس کٹ میں بجلی سے چلنے والا خود کار کٹر تھا۔ اس نے یہ کٹر کٹ سے باہر نکال لیا۔ یہ سب کچھ کرنے کے لئے اسے اپنے دونوں ہاتھ ٹانگوں کے نیچے سے نکال کر سامنے لانے پڑے تھے اور اس کی وجہ سے اس کے بازو تقریباً مڑ گئے تھے اور بازوؤں میں درد کی تیز لہریں دوڑنے لگ گئی تھیں لیکن بہرحال یہ سب کچھ اسے برداشت کرنا تھا۔ اس نے اچھل کر بازو ٹانگوں کے نیچے سے نکال کر انہیں عقب کی طرف کیا اور پھر سیدھا ہو کر وہ مڑا اور دوڑتا ہوا واپس اسی روم میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ یہاں ای کنگ

ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا اور میجر پرمود کے ساتھی بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"وائٹ شارک۔ تم میرے ساتھ آؤ اور تم سب یہیں رک کر اس کا خیال رکھو۔ اسے مرنا نہیں چاہئے اور ہوش میں بھی نہیں آنا چاہئے"...... میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... لاٹوش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو میجر پرمود مڑ کر دوبارہ آفس کی طرف بڑھ گیا۔ وائٹ شارک اس کے پیچھے تھا۔

"یہ بجلی سے چلنے والا کٹر ہے۔ تم نے دونوں ہاتھ ٹانگوں سے نکال کر سامنے لانے ہیں اور پھر اس کٹر کا پلگ ساکٹ میں لگا کر تم نے اس کٹر کی مدد سے میری ہتھکڑی کا جوڑ کاٹنا ہے۔ سمجھ گئے تم"...... میجر پرمود نے وائٹ شارک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ آپ میری طرف اپنی کمر کر کے کھڑے ہو جائیں۔ میں آپ کی ہتھکڑی کاٹ دیتا ہوں"...... وائٹ شارک نے کہا تو میجر پرمود نے ویسے ہی کیا اور پھر چند لمحوں بعد اسے کٹر چلنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں بازوؤں پر دباؤ بڑھنے لگا۔ اسے احساس تھا کہ وائٹ شارک کس انداز میں یہ سب کچھ کر رہا ہو گا لیکن اس کے سوا کوئی اور چارہ بھی نہ تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کٹر چلنا بند ہو گیا۔

"اب آپ زور لگا کر اسے توڑ سکتے ہیں۔ اگر میں نے مزید کٹر

چلایا تو آپ کی کلائی کٹنے کا خطرہ ہو سکتا ہے اسی لئے میں نے کٹر آف کر دیا ہے"...... وائٹ شارک نے کہا تو میجر پرمود نے اپنے بازوؤں کو زور زور سے جھٹکے دینے شروع کر دیئے اور تھوڑی دیر بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ آزاد ہو گئے البتہ اس کی کلائیوں میں ہتھکڑیاں ویسے ہی موجود تھیں۔ میجر پرمود نے دونوں ہاتھ سامنے کئے اور پھر اس نے اپنے ہاتھ کی ایک انگلی سے دوسرے ہاتھ کی کلائی میں موجود ہتھکڑی کے کٹے ہوئے لاک کو پریس کیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہتھکڑی کا یہ حصہ کھل گیا۔ اس طرح میجر پرمود نے دوسری ہتھکڑی کھولی اور پھر اس نے کٹر لے کر وائٹ شارک کی ہتھکڑی کو کاٹنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں وائٹ شارک کے ہاتھ بھی ہتھکڑیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"اپنے باقی ساتھیوں کو لے آؤ تاکہ ان کی ہتھکڑیاں بھی کاٹی جا سکیں اور ای کنگ کو بھی یہاں لے آنا"...... میجر پرمود نے کہا تو وائٹ شارک تیزی سے مڑا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ وائٹ شارک کے جانے کے بعد میجر پرمود ای کنگ کے آفس کی ٹیبل کی درازیں کھول کر ان کی تلاشی لینے میں مصروف ہو گیا۔ لیکن وہاں اسے کوئی کام کی چیز نہ ملی۔ کچھ ہی دیر میں وائٹ شارک، ای کنگ کو اٹھائے اندر آ گیا۔ اس کے ساتھ باقی سب ساتھی بھی تھے۔

"وائٹ شارک۔ سب سے پہلے الماری سے ہتھکڑی نکال کر ای کنگ کے ہاتھوں میں ڈال دو اور پھر باری باری اپنے ساتھیوں کی

ہتھکڑیاں بھی کاٹ دو"...... میجر پرمود نے کہا تو وائٹ شارک نے اس کے حکم پر عمل کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں نہ صرف ای کنگ اسی طرح بندھا ہوا تھا جس طرح اس نے ان سب کو ہتھکڑیوں سے باندھا تھا جبکہ لیڈی بلیک اور اس کے سارے ساتھی ہتھکڑیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"بلاسٹنگ ریز گن اٹھا لائے ہو وہاں سے"...... میجر پرمود نے وائٹ شارک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس سر"...... وائٹ شارک نے کہا اور اس نے جیب سے بلاسٹنگ ریز گن نکال کر میجر پرمود کی طرف بڑھا دی۔ اس دوران اچانک ای کنگ کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے۔ وہ ہوش میں آ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں اسے ہوش آ گیا اور پھر اس نے ہوش میں آتے ہی جیسے ہی اٹھنے کی کوشش کی تو اسے معلوم ہو گیا کہ وہ بندھا ہوا ہے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ مجھے کس نے باندھا ہے اور تم۔ تم آزاد کیسے ہو گئے۔ کیا تم جادوگر ہو"...... ای کنگ نے ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو ای کنگ۔ تمہیں بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں بتانا ہو گا ورنہ تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ میرا وعدہ ہے کہ اگر تم بلیک ڈائمنڈ بغیر تشدد کے میرے حوالے کر دو گے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"بلیک ڈائمنڈ۔ یہاں کوئی بلیک ڈائمنڈ نہیں ہے۔ بلیک ڈائمنڈ بگ کنگ کے پاس ہے اور بگ کنگ سی ورلڈ ون میں موجود ہے"...... ای کنگ نے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ ایم سی ٹو مجھے بتا چکا ہے کہ بگ کنگ نے بلیک ڈائمنڈ تمہیں یہاں محفوظ کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس گن میں اسے ایڈجسٹ کر کے سیٹلائٹ پر بھیجا جانا ہے وہ یہاں کسی سیکشن میں تیار ہو رہی ہے۔ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم بلیک ڈائمنڈ مجھے دے دو"...... میجر پرمود نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ یہاں کوئی بلیک ڈائمنڈ نہیں ہے"...... ای کنگ نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ کہاں ہے بلیک ڈائمنڈ"...... میجر پرمود نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا زوردار تھپڑ ای کنگ کے چہرے پر پڑا اور پھر تو جیسے میجر پرمود نے اس کے منہ پر تھپڑوں کی بارش کر دی لیکن ای کنگ مسلسل یہی چیختا رہا کہ اس کے پاس کوئی بلیک ڈائمنڈ نہیں ہے۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... ای کنگ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن میجر پرمود نے بغیر کچھ کہے اس مرتبہ الیکٹرک کٹر سے اس کی انگلیاں کاٹ دیں اور کمرہ ای کنگ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ بری طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا کہ اچانک اس کے جسم نے ایک زوردار

جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ میجر پرمود نے کٹر ہٹایا تو وائٹ شارک نے اس کے ہاتھ سے کٹر لے لیا۔ میجر پرمود نے ای کنگ کی آنکھیں کھول کر دیکھیں تو وہ چونک پڑا کیونکہ ای کنگ کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"اوہ۔ میں سمجھا کہ یہ بے ہوش ہوا ہے لیکن یہ تو ہلاک ہو گیا ہے"...... میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اور میرا خیال ہے کہ یہ واقعی سچ بول رہا تھا"۔ کیپٹن توفیق نے کہا۔

"نہیں۔ ایم سی ٹو ایک کمپیوٹر ہے اور وہ وہی بات بولتا ہے جو اس کی میموری میں فیڈ کی گئی ہو۔ اس نے کہا تھا کہ بلیک ڈائمنڈ ای کنگ کے پاس ہے تو بلیک ڈائمنڈ اسی کے پاس ہو گا"...... میجر پرمود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر بلیک ڈائمنڈ تلاش کرنے کے لئے اس کے آفس کی تلاشی لینے لگا۔ لیکن انتہائی باریک بینی سے تلاشی لینے کے باوجود بلیک ڈائمنڈ اسے کہیں نہ ملا تو اس نے باہر جانے کا راستہ تلاش کرنے کے لئے دیواروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن ہر دیوار ہارڈ میٹل سے بنی ہوئی تھی اور بظاہر اس میں کوئی دروازہ بھی نہ تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں کسی اور راستے سے اس سیکشن میں جانا پڑے گا جہاں اب ڈی کنگ اور ایس کنگ موجود ہیں۔ ای کنگ نے تو بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا لیکن ڈی

کنگ یا پھر ایس کنگ ضرور بتا دیں گے"...... تھوڑی دیر بعد میجر پرمود نے کہا۔

"راستہ ہی تو نہیں مل رہا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بظاہر تو ہماری تمام جدوجہد ناکام رہی ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... میجر پرمود نے تھک ہار کر کہا۔ جواب میں سب خاموش رہے۔ ان سب کے چہرے بھی مایوسی سے لٹکے ہوئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس آفس سے نکل کر راہداری کی طرف بڑھنے لگے۔

سی ورلڈ ون کے مین کنٹرول روم میں اس وقت کافی گہما گہمی دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں بے شمار افراد سفید اپرن پہنے مشینوں پر کام کر رہے تھے۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ ہر طرف مشینی روبوٹس بھی دکھائی دے رہے تھے جو مشینوں کو کنٹرول کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف کام کرنے میں مصروف تھے۔

مین کنٹرول روم کا چیف ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کا نام کروک تھا ایک چھوٹے سے کیبن میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ سی ورلڈ کے تمام سیکشنوں کو کنٹرول کرتا تھا اور سیکشن سیکورٹی آفیسر بگ کنگ کے بعد اسی کے احکامات پر عمل کرتے تھے۔ اسے وہاں کام کرتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی کہ ایک تیز سیٹی کی آواز سنتے ہی وہ چونک پڑا۔ یہ آواز ایک سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگی ہوئی چھوٹی سی مشین سے آ رہی تھی۔ اس مشین کا تعلق براہ راست ایم سی ون سے تھا۔ کروک نے جلدی سے میز پر پڑے ہوئے ایک انٹر کام نما آلے کا

جس پر بے شمار بٹن تھے ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو مین کنٹرول سیکشن۔ ایم سی ون کالنگ یو"...... ایم سی.ون کی مشینی آواز سنائی دی۔

"یس چیف آف مین کنٹرول روم کروک اٹنڈنگ یو"۔ کروک نے کرخت لہجے میں جواب دیا کیونکہ بہرحال ماسٹر کمپیوٹر ایم سی ون اور ایم سی ٹو دونوں اسی کے ماتحت تھے۔

"سنو کروک۔ سی ورلڈ ون پر ایم سی ون یعنی میں نے مکمل کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ بگ کنگ اور اس دشمن گروپ کو سی ورلڈ ون سے باہر سمندر میں پھینک دیا گیا ہے۔ جہاں وہ اب تک ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ بگ کنگ کا کنٹرول ختم ہو چکا ہے۔ اب ہیڈکوارٹر پر صرف اور صرف میرا کنٹرول ہے اور اس لمحے کے بعد جس نے بھی ایم سی ون کا حکم نہ مانا اسے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس بات کو نوٹ کر لو اور اس بارے میں اپنے تمام ساتھیوں کو بھی آگاہ کر دو۔ ایم سی ون کے احکامات پر عمل نہ کرنے والے کا انجام انتہائی بھیانک اور خوفناک ہو گا۔ اوور"...... ایم سی ون نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

کروک حیرت سے منہ کھولے بت بنا بیٹھا ہوا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے کان بج رہے ہوں۔ دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔ بگ کنگ ہلاک ہو گیا تھا اور روبوٹ ایم سی ون نے سی ورلڈ ون کا سارا کنٹرول سنبھال لیا۔ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہو

سکتا ہے۔ کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ اس طرح بت بنا بیٹھا ہوا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کروک نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کروک بول رہا ہوں"...... اس نے خواب جیسے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"میں زیرو سرکل سے جیکل بول رہا ہوں۔ تمہیں خبر ملی ہے۔ ایم سی ون نے ہیڈکوارٹر پر قبضہ کر لیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ ابھی ابھی پتہ چلا ہے لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا ہونا تو ناممکن ہے"...... کروک نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی بظاہر ایسا ہونا ناممکن ہے۔ لیکن اب ایسا ہو چکا ہے۔ میں نے وہ فلم دیکھی ہے۔ جس کے ذریعے مجھے اس ساری حقیقت کا علم ہوا ہے"...... جیکل نے کہا۔

"اوہ۔ مجھے بتاؤ کہ یہ سب کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے۔ ساری تفصیل سے آگاہ کرو مجھے"...... کروک نے چونکتے ہوئے پوچھا اور جیکل نے بگ کنگ کی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت اس کے بعد ان کے درمیان ہونے والی لڑائی اور آخر میں کنٹرولنگ ریسٹ واچ اور پیڈ کے جل جانے کی تفصیل بتا دی۔

"اس طرح کنٹرولنگ واچ اور پیڈ کے جلتے ہی ایم سی ون کو مکمل کنٹرول حاصل کرنے کا موقع مل گیا اور اس نے نہ صرف

کنٹرول حاصل کر گیا بلکہ ان سب کو اس کمرے کا فرش کھول کر نیچے سمندر میں گرا دیا"...... جیکل نے تفصیل بتانے کے بعد آخر میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ سب ہوا ہے"...... کروک نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب تم تو جانتے ہی ہو کہ اس قدر گہرائی میں جب یہ سمندر میں گرے ہوں گے تو ان کا کیا حال ہوا ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ دس پندرہ منٹوں میں ان کا پورا جسم تڑ مڑ گیا ہو گا۔ پانی کے بے پناہ دباؤ نے ان کی ہڈیوں کو بھی توڑ دیا ہو گا اور ان کی لاشیں شارکس کھا چکی ہوں گی"...... جیکل نے کہا۔

"لیکن ایم سی ون بہرحال ایک کمپیوٹر ہے۔ وہ کیسے سی ورلڈ کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ اگر بگ کنگ ہلاک ہو چکا ہے تو ابھی ای کنگ، ڈی کنگ اور ایس کنگ تو زندہ ہیں ان میں سے بھی تو کوئی ایک بگ کنگ کی جگہ لے سکتا ہے۔ سی ورلڈ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس کے مخصوص مقاصد اور مفادات ہیں۔ اس تنظیم نے پوری دنیا پر قبضہ کرنا ہے۔ اس طاقتور اور ناقابل شکست تنظیم کا چیف ایک کمپیوٹر کیسے ہو سکتا ہے"...... کروک نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے جذبات کو سمجھتا ہوں۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ ایم سی ون روبوٹ کی ایجاد حیرت انگیز ہے۔ یہ روبوٹ انسانوں کی طرح سوچتا ہے۔ منصوبہ سازی کرتا ہے اور اپنے بنائے ہوئے ہر

پلان پر خود ہی عمل کر سکتا ہے۔ یہ ذہنی اور عملی کارکردگی کے لحاظ سے ہم سب سے زیادہ تیز رفتار ہے"...... جیکل نے کہا۔

"لیکن کم از کم میں اس کی حکومت برداشت نہیں کر سکتا یہ سی ورلڈ سے غداری ہے سراسر غداری ہے"...... کروک نے غصیلے اور مضبوط لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... جیکل نے کہا۔

"تم میرے پاس آ جاؤ پھر سوچتے ہیں کہ کیا ہو سکتا ہے"۔ کروک نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا اس کے ذہن میں بھونچال سا آیا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"میں آ گیا ہوں اب بتاؤ کیا کرنا ہے"...... آنے والے نوجوان نے کہا۔ یہ جیکل تھا اس کا نمبر ٹو۔

"آؤ بیٹھو"...... کروک نے کہا تو وہ خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"دیکھو۔ سی ورلڈ کا کنٹرول ہم نے ایم سی ون سے واپس لینا ہے کیا اس کام میں تم میرا ساتھ دو گے"...... کروک نے کہا۔

"ہاں۔ یقیناً دوں گا ہم کسی روبوٹ کو اپنا بگ کنگ تسلیم نہیں کر سکتے"...... جیکل کہا۔

"تو پھر ہمیں فوری طور اس کے خلاف کارروائی کرنی پڑے گی۔ میرا خیال ہے۔ ہم دونوں فوری طور پر مین کنٹرول روم میں چلتے

ہیں اور ایم سی ون سے لنکڈ مین کنٹرولنگ مشین کو ہی آف کر دیتے ہیں۔ جیسے ہی مین مشین آف ہو گی۔ ایم سی ون ساکت ہو جائے گا اور پھر ہم اس مشین میں اپنے مطلب کا ڈیٹا فیڈ کر سکتے ہیں۔ ایک بار مشین میں ڈیٹا فیڈ ہو گیا تو پھر ایم سی ون کو ہمارا غلام بننا پڑے گا۔ ہم جو بھی کہیں گے اسے ماننا پڑے گا۔ ای کنگ، ڈی کنگ اور ایس کنگ اس وقت سی ورلڈ ٹو میں ہیں۔ اگر ہم مین کنٹرولنگ مشین میں رد و بدل کر دیں تو وہ تینوں سی ورلڈ ٹو تک ہی محدود ہو کر رہ جائیں گے اور یہاں کا سارا کنٹرول ہمارے ہاتھوں میں ہو گا۔ اس کے بعد سی ورلڈ ٹو کو بھی ہمارے احکامات پر ہی عمل کرنا ہو گا۔ جن میں ای کنگ، ڈی کنگ اور ایس کنگ بھی شامل ہوں گے اور پھر کوئی بھی ہمارے کسی بھی حکم کو رد نہیں کر سکے گا“...... کروک نے کہا۔

”لیکن مین کنٹرول روم میں ہم جائیں گے کیسے۔ وہاں انتہائی سخت سیکورٹی ہے اور وہاں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ یہ تو طے ہے۔ اس لئے کوئی اور تجویز سوچو“...... جیکل نے کہا۔

”میں بتاتا ہوں۔ اس کا ایک طریقہ ہے۔ یہ ایم سی ون کنٹرولنگ مشین کے ٹرانسمیٹر سسٹم کے تحت چلتا ہے۔ سگنل مسلسل مشین سے تھرو ہوتے ہیں اور ایم سی ون بھی جوابی سگنلز مشین میں تھرو کرتا ہے۔ ہم ان سگنلز کو ختم کر دیں یا پھر ایم سی ون کی گردن کے پیچھے لگے ہوئے سگنل رسیور کو توڑ دیں تو ایم سی ون بے بس ہو

جائے گا“...... کروک نے کہا۔

”اوہ وری گڈ۔ یہ سب سے اچھی ترکیب ہے“...... جیکل نے خوش ہو کر کہا۔

”لیکن اس میں ایک مسئلہ ہے“...... کروک نے کہا۔

”کیسا مسئلہ“...... جیکل نے پوچھا۔

”ایم سی ون کی گردن کے پیچھے لگا ہوا سگنل رسیور توڑنے کے لئے ہمیں اس کے پاس جانا پڑے گا اور اس کی دیکھنے کی صلاحیت بے حد پاورفل ہے وہ ایک ساتھ اپنے آگے اور پیچھے دونوں جانب نظر رکھ سکتا ہے۔ ہم اس کے پاس گئے تو وہ ہمیں کسی بھی صورت میں زندہ نہیں چھوڑے گا“...... کروک نے کہا۔

”اوہ۔ واقعی اس پہلو پر تو میں نے سوچا ہی نہ تھا“...... جیکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور ترکیب سوچی جاتی اچانک وہی مشین جس کا تعلق ایم سی ون سے تھا جاگ اٹھی اور اس میں سے سیٹی کی آواز نکلی تو وہ دونوں بری طرح چونک پڑے۔

”ایم سی ون بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایم سی ون کی مشینی آواز سنائی دی۔

”یس۔ ایم سی ون۔ بولو“...... کروک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں نے تم دونوں کی باتیں سن لی ہیں۔ تم دونوں ایم سی ون

یعنی مجھے ناکارہ اور تباہ کرنے کا سوچ رہے ہو۔ مطلب یہ کہ تم دونوں مجھ سے غداری کرنا چاہتے ہو۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب تم دونوں زندہ نہیں رہو گے۔ میں تم دونوں کو موت کی سزا سناتا ہوں''...... ایم سی ون کی کرخت آواز سنائی دی۔ اس سے پہلے کہ کروک اور جیکل کچھ کہتے اسی لمحے چھت میں ایک سوراخ ہوا اور اس میں سے تیز سرخ رنگ کی شعاع سی نکلی اور دوسرے لمحے وہ دونوں سرخ روشنی میں نہاتے چلے گئے۔ ایک لمحے کے لئے ان کے جسموں کے رنگ سرخ ہوئے پھر بھک کی تیز آواز سنائی دی اور دونوں ایک ساتھ کرسیوں پر بیٹھے بیٹھے جل کر راکھ ہو گئے۔ ان دونوں کے راکھ بنتے ہی چھت سے نکلنے والی سرخ روشنی ختم ہو گئی تھی۔ سرخ روشنی نے وہاں موجود ان دونوں کو زندہ جلا دیا تھا جبکہ وہاں موجود دوسری کسی بھی چیز کو کوئی نقصان نہ پہنچا تھا۔

پھر تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک مین کنٹرول روم کا بیرونی دروازہ کھلا اور ایم سی ون اور اس کے پیچھے لاتعداد روبوٹس اندر داخل ہوئے۔ ایم سی ون اور دوسرے روبوٹس کو اس طرح مین کنٹرول روم میں داخل ہوتے دیکھ کر وہاں کام کرنے والے افراد بری طرح سے چونک پڑے۔ روبوٹس کے ہاتھوں میں بلاسٹنگ ریز گنیں تھیں۔

''ہر طرف پھیل جاؤ اور یہاں جتنے بھی افراد موجود ہیں ان سب کو ہلاک کر دو۔ یہاں کام کرنے والے انسانوں کے ساتھ

روبوٹس کو بھی ختم کرو اور ان کی جگہ لے کر سارے کنٹرول روم پر قبضہ حاصل کر لو''...... ایم سی ون نے چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر وہاں کام کرنے والے تمام افراد بری طرح سے چونک پڑے۔ ایم سی ون کا حکم سنتے ہی اس کے ساتھ آنے والے روبوٹس تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے مین کنٹرول روم میں تیزی سے پھیلنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے مین کنٹرول روم یکلخت تیز انسانی چیخوں اور زور دار دھماکوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ ایم سی ون کے ماتحت روبوٹس نے اچانک ہی مین کنٹرول روم میں کام کرنے والے افراد پر بلاسٹنگ ریز گنوں سے حملہ کر دیا تھا اور بلاسٹنگ ریز گنوں سے نکلنے والی ریز جس انسان پر پڑتی تھی وہ ایک دھماکے سے پھٹ جاتا تھا اور اس کے ٹکڑے بکھر جاتے تھے۔ آنے والے روبوٹس نے ایم سی ون کے حکم کے تحت کنٹرول روم میں کام کرنے والے روبوٹس کو بھی تباہ کرنا شروع کر دیا تھا اور چونکہ یہاں موجود روبوٹس نہتے تھے اس لئے وہ بھلا ان مسلح روبوٹس کا کیسے مقابلہ کر سکتے تھے۔ اس لئے انسانوں کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد بھی تیزی سے کم ہوتی چلی جا رہی تھی۔

عمران کو وہاں سے گئے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک ایک سائیڈ میں رکھی ہوئی مشین سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو وہ سب تیزی سے اس مشین کی طرف مڑ گئے۔ مشین کے اوپر لگی ہوئی اسکرین روشن ہو گئی تھی اور اس پر ایک عجیب ساخت کی آبدوز تیزی سے پانی میں چلتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

"ہیلو گریگ۔ کمانڈر اینڈرس فرام سب مشین تھرٹین کالنگ۔ اوور"...... اچانک مشین سے ایک آواز سنائی دی تو اور وہ سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ اب اس کال کا کیا جواب دیا جائے پھر صفدر آگے بڑھا اور اس نے مشین کے مختلف بٹنوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ ہر بٹن کے نیچے اس کی کارکردگی کے بارے میں الفاظ لکھے ہوئے موجود تھے۔ پھر ایک بٹن پر اس کی نظر پڑ گئی جس کے نیچے کال کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اس نے بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ گریگ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... صفدر نے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"کیا بات ہے۔ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے۔ کچھ بدلی بدلی سی معلوم ہو رہی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں میری طبیعت کچھ خراب ہے۔ اوور"...... صفدر نے اسی طرح بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ کمانڈر مائیکل کہاں ہے۔ اس نے ہمیں سپیشل کال کر کے بلایا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"معلوم نہیں۔ کمانڈر مائیکل نے بلایا ہے تو پھر کچھ خاص بات ہی ہو گی اور کمانڈر مائیکل نیچے سیٹنگ روم میں جنرل میٹنگ کرنے گئے ہیں ان کے ساتھ کچھ اور بھی کمانڈر موجود ہیں۔ اوور"۔ صفدر نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم پہنچ رہے ہیں"...... اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا۔ صفدر نے بھی بٹن دبا دیا۔ اسی لمحے عمران اندر داخل ہوا۔

"کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے دروازے میں سے ہی ہانک لگائی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس مشین کے قریب پہنچ گیا جس کی اسکرین پر آبدوز اب بھی نظر آ رہی تھی۔ صفدر نے اسے ساری

بات بتا دی۔

''ہاں میں نے ہی نزدیکی آبدوز کو کمانڈر مائیکل کی آواز میں کال کر کے انہیں یہاں آنے کا کہا تھا۔ اب کسی آبدوز کے بغیر سی ورلڈ پہنچنا ناممکن ہے، یہ آبدوز ہمارے کام آئے گی۔ کیونکہ ہم نے واپس سی ورلڈ پہنچنا ہے''...... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ آبدوز کہاں آئے گی اور اس میں کتنے افراد ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''جہاں بھی پہنچی بہرحال یہ لوگ یہیں آئیں گے۔ آؤ ہم اس زیرو سیل میں لیٹ جاتے ہیں۔ ان لاشوں کو گھسیٹ کر دروازے کے دوسری طرف پھینک دو۔ دروازہ کھلا رہے گا۔ سب کمانڈرز کے ریوالور ہاتھوں میں لے لو۔ کچھ وقفہ ہمیں مل جائے گا۔ پھر ان کا خاتمہ آسان ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس کی تجویز کے مطابق تمام لاشیں گھسیٹ کر دروازے کی دوسری طرف بڑے ہال میں پھینک دی گئیں البتہ ان کے ریوالور صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر نے لے لئے۔ کمانڈر مائیکل کا ریوالور عمران کے ہاتھوں میں تھا۔ وہ مطمئن تھا اور پھر شیشے کا دروازہ کھول کر وہ سب پہلے کی طرح بگ کنگ کے ساتھ لیٹ گئے۔ البتہ ان ان کے چہروں کے رخ دروازے کی طرف ہی تھے۔

مشین کی اسکرین پر اب بھی آبدوز نظر آ رہی تھی۔ لیکن اب وہ ایک جگہ آ کر رک گئی تھی اور اب اس کے چاروں طرف لکڑی کا

ایک بڑا کیبن سا نظر آ رہا تھا یہ کیبن شاید اس کمرے کے نیچے کہیں موجود تھا۔ آبدوز کا ڈھکن کھلا اور پھر ایک لمبا تڑنگا نوجوان باہر آ گیا۔ اس کے بعد چار اور افراد باہر نکلے۔ وہ سب ایکریمین بحریہ کی یونیفارم میں تھے پہلے نکلنے والے کے سینے پر کیپٹن کا بیج موجود تھا۔ آخری آدمی نے باہر نکلتے ہی آبدوز کا دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ کیبن کی ایک سائیڈ کی طرف بڑھے۔ اسی لمحے مشین آف ہو گئی اور اسکرین بھی تاریک ہو گئی۔ وہ خاموش پڑے یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔

چند لمحوں بعد اس کمرے کا فرش ایک کونے سے خودبخود ہٹ گیا اور پھر اسی کیپٹن کا سر باہر دکھائی دیا۔ دوسرے لمحے وہ باہر اس کمرے میں پہنچ گیا۔ البتہ اس کی آنکھیں حیرت سے خالی کمرے اور فرش پر پڑے ہوئے خون کو دیکھ رہی تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے تین ساتھی بھی باہر آ گئے۔ آخری آدمی نے باہر آتے ہی ایک سائیڈ پر زور سے پیر مارا تو فرش برابر ہو گیا۔

''یہ کیا ہوا کیپٹن اینڈرس۔ گریگ بھی موجود نہیں ہے اور یہ اتنا خون۔ ارے یہ دروازے کی طرف جا رہا ہے۔ زیرو سیل کا دروازہ بھی کھلا ہوا ہے''...... ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے کیپٹن اینڈرس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف جاتے دیکھا تو اس نے یکلخت اپنا بازو سیدھا کیا اور دوسرے لمحے کمرہ یکے بعد دیگرے چار دھماکوں اور ساتھ ان چاروں کی چیخوں سے

گونج اٹھا۔ عمران کے ریوالور سے نکلنے والی چاروں گولیاں بالکل صحیح نشانوں پر پڑی تھیں اور وہ چاروں فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی اٹھے اور تیزی سے دوڑتے ہوئے ان کی طرف بڑھ گئے۔

''ان کی جیبوں سے اسلحہ نکال لو۔ جلدی کرو۔ اگر ایکریمین بحریہ کو اس ساری کارروائی کی بھنک پڑ گئی تو پوری فوج ہم پر چڑھ دوڑے گی''...... عمران نے کہا اور پھر جلدی سے اس نے اس جگہ جا کر پیر مارا جہاں آبدوز سے آنے والے آخری آدمی نے پیر مارا تھا۔ اس کے پیر مارتے ہی فرش ایک طرف ہٹ گیا اور لکڑی کی سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دیں جو ایک بڑے کیبن میں جا کر ختم ہوتی تھیں۔ یہ کیبن لکڑی کا بنا ہوا تھا اور اس کے درمیان میں ایک بڑے سے تالاب کے اندر آبدوز کھڑی تھی۔

''بگ کنگ کو اٹھا لاؤ۔ اور جولیا تم انجکشنوں کا باکس لے لو۔ ہری اپ''...... عمران نے پیچھے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ آبدوز کے اندر تھا۔ آبدوز چھوٹی تھی۔ یہ پٹرولنگ آبدوز تھی جو بحریہ کی طرف سے معمول کا گشت لگاتی رہتی تھی۔ جب سب لوگ بگ کنگ سمیت آبدوز میں پہنچ گئے تو عمران نے آبدوز کو سمندر کی گہرائی میں اتارنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے آبدوز کو تیزی سے آگے بڑھانا

شروع کر دیا۔ آبدوز کا گہرائی بتانے والا میٹر سمندر کی گہرائی بتا رہا تھا اور اس میٹر کے لحاظ سے وہ خاصی گہرائی میں تھی۔ عمران کو لاشعوری طور پر اس گہرائی کا اندازہ تھا جہاں انہیں سمندر میں پھینکا گیا تھا۔ چنانچہ وہ آبدوز کو اور زیادہ گہرائی میں لے گیا اور پھر اچانک اسے ایک خیال آیا کہ اسی آبدوز کے ذریعے ہی انہیں سب اسٹیشن پر پہنچایا گیا ہوگا۔ اگر ایسا ہی تھا تو لازماً آبدوز کے کمپیوٹر ڈیٹا میں سارے واقعے کی تفصیل کیپٹن اینڈرس نے درج کر دی ہو گی۔ اس نے کمپیوٹر مشین آن کی اور پھر اس پر درج تفصیلات چیک کرنے لگا۔ مشین میں آبدوز کی رفتار، اس کی سمندر میں گہرائی اور فیول ایڈجسٹمنٹ کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی ساری تفصیل درج تھی کہ وہ سمندر کے کس کس حصے میں سفر کرتی ہوئی پہنچی تھی اور سمندر میں کہاں کہاں رکی تھی اور کتنی دیر کے لئے رکی تھی اور پھر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ کیپٹن اینڈرس نے نہ صرف یہ واقعہ درج کیا تھا بلکہ اس نے اس کو انتہائی حیرت انگیز واقعہ قرار دیتے ہوئے اس جگہ کی نشاندہی بھی کی تھی۔ جہاں سے اس نے اجنبیوں کو اٹھایا تھا۔

اس جگہ کے متعلق مکمل تفصیل درج تھی۔ اب عمران کے لئے خاصی آسانی پیدا ہو گئی اور وہ آبدوز کو لئے اس طرف بڑھنے لگا۔ شمال مشرق کی طرف خاصا لمبا سفر طے کرنے کے بعد وہ ان چٹانوں کے قریب پہنچ گیا۔ یہ چٹانیں انتہائی وسیع رقبے میں پھیلی

ہوئی تھیں اور خاصی بلندی تک چلی گئی تھیں۔ عمران نے چٹانوں کے قریب پہنچ کر آبدوز کو روک دیا۔

"اب اس بگ کنگ کو ہوش میں لاؤ تاکہ اب اس سے مزید معلومات حاصل کی جا سکیں"...... عمران نے آبدوز کے نظام کو فکس کر کے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فرش پر پڑے ہوئے بگ کنگ کے بازو میں انجکشن لگانے کے لئے باکس اٹھایا۔

"ٹھہرو۔ اس کے بازو پیچھے کر کے باندھ دو"...... عمران نے صفدر سے کہا اور پھر صفدر نے نہ صرف بگ کنگ کے بازو پیچھے کی طرف باندھ دیئے بلکہ اسے ایک کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح باندھ بھی دیا۔

"ہاں اب لگاؤ اسے انجکشن"...... عمران نے کہا اور خود اس نے ایک باکس کھول کر اس میں سے چمک دار شیشوں والی عینک نکالی اور اسے کرسی پر بیٹھے ہوئے بگ کنگ کی آنکھوں پر چڑھا دیا اور یہ انفراریڈ عینک تھی جو آبدوز کا کیپٹن مخصوص حالات میں استعمال کرتا تھا۔ انفراریڈ شعاعوں والی عینک ہپناٹزم کی لہروں کو زیرو کر دیتی تھی اس لئے اس عینک کے لگانے کے بعد بگ کنگ ہپناٹزم کا استعمال نہ کر سکتا تھا۔ البتہ اسے نظر اسی طرح آئے گا جس طرح عام آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے۔ جولیا نے اس دوران بگ کنگ کو انجکشن لگا دیا تھا۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد بگ کنگ کے جسم میں

حرکت پیدا ہوئی اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی ڈھلکی ہوئی گردن تن گئی۔

"میں کہاں ہوں"...... بگ کنگ نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت ایکریمین بحریہ کی ایک آبدوز میں ہو۔ جو تمہارے سی ورلڈ کے قریب سمندر کے اندر موجود ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بگ کنگ نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ وہ چند لمحے خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا پھر ایک جھٹکے سے اس نے گردن موڑ دی۔

"تمہارا ہپناٹزم بیکار ہو چکا ہے۔ تمہاری آنکھوں پر انفراریڈ عینک ہے۔ اس لئے دماغ پر زور دینے کی ضرورت نہیں۔ اُس وقت مجھے تمہارے ہپناٹزم کی ضرورت تھی تاکہ تڑخے ہوئے شیشے کو توڑا جا سکے اب نہیں ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"تم ذہنی طور پر واقعی بے حد عیار ہو عمران۔ مجھے ایک لمحے کے لئے بھی خیال نہ آیا کہ ایسا کرنے کا نتیجہ کیا ہو گا۔ لیکن میں یہاں کیسے پہنچ گیا"...... بگ کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ریسٹ واچ کو آگ لگتے ہی اس کمرے کا فرش کھلا اور پھر ہم سب سمندر میں گر گئے۔ ایکریمین بحریہ کی آبدوز نے جو وہاں پٹرولنگ کر رہی تھی ہمیں اٹھا کر سب اسٹیشن پہنچا دیا۔ اب یہ

اتفاق تھا کہ وہ پہلے مجھے ہوش میں لے آئے۔ چنانچہ میں وہاں موجود لوگوں کا خاتمہ کر کے آبدوز لے اڑا اور تمہیں بھی ساتھ لے آیا۔ تاکہ تمہیں ایک بار پھر سی ورلڈ پہنچا دوں جہاں سے تم میری وجہ سے نکلے تھے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ہمیں بے ہوش کر دیا گیا۔ لیکن کیوں۔ ایم سی ون نے ایسا کیوں کیا۔ اس قدر گہرائی میں سمندر میں گرنے کے بعد تو ہم چند لمحوں میں ہی مر سکتے تھے“...... بگ کنگ نے تشویش سے پر لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ تم نے ٹھیک کہا ہے۔ ہمارا حشر واقعی ایسا ہی ہوتا اگر یہ آبدوز بروقت وہاں نہ پہنچ جاتی۔ اس قدر گہرائی میں سمندر کے پانی کا دباؤ ہمیں توڑ پھوڑ کر رکھ دیتا“...... عمران نے سر ہلا کر بگ کنگ کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن ایم سی ون نے ایسا کیا کیوں۔ اس نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی۔ یہ کیسے ممکن ہے“...... بگ کنگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کا ایک ہی مطلب ہو سکتا ہے کہ تمہارا ایم سی ون تمہارے خلاف ہو گیا ہے۔ یہ یقیناً ڈبل ہنڈرڈ کوارڈ پلس ٹائپ کا ماسٹر کمپیوٹر ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”ڈبل ہنڈرڈ کوارڈ پلس اس کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ وہ تو ایک فرسودہ سی مشین ہے۔ یہ تو دنیا کا واحد کمپیوٹر ہے جو

سوچنے سمجھنے کے ساتھ ساتھ انسانوں کی طرح فیصلے کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ سپیشل نائن ہنڈرڈ آئی کور پلس کمپیوٹر ہے“...... بگ کنگ نے فخریہ لہجے میں کہا۔

”نائن ہنڈرڈ آئی کور پلس۔ اوہ پھر تو یہ خوفناک ترین مشین ہو گی میں تو تمہاری ریسٹ واچ دیکھ کر اسے ڈبل ہنڈرڈ کوارڈ پلس سمجھ رہا تھا“...... عمران نے حیرت سے آنکھوں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں اب میں سمجھ گیا۔ اس ریسٹ واچ کی وجہ سے اس کا مین سیکشن میرے کنٹرول میں تھا اس ریسٹ واچ کے تباہ ہوتے ہی وہ مکمل طور پر خود کار ہو چکا ہے“...... بگ کنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”وہ باغی ہو چکا ہے بگ کنگ۔ اب وہ تمہارے احکامات پر بھی عمل نہیں کرے گا“...... عمران نے کہا۔

”ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ روبوٹ ہے اور اسے میں نے بنایا ہے۔ میرا ہر حکم اسے ماننا ہی پڑے گا“...... بگ کنگ نے کہا۔

”مجھے ایسا نہیں لگتا کہ اب وہ تمہارے کسی حکم پر عمل کرے گا۔ وہ تمہارے کنٹرول سے آزاد ہو چکا ہے۔ اس لئے اور کچھ بھی کر سکتا ہے۔ ایک بار اس نے ہمارے ساتھ تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے تو یہ کوشش وہ دوبارہ بلکہ متعدد بار بھی کر سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ اگر اس نے ایسا کیا تو اسے اس کا خمیازہ بھگتنا ہو گا۔ وہ مجھ پر قابو نہیں پا سکتا۔ میں اسے تباہ کر دوں گا۔ میں بگ کنگ ہوں اور اپنی زندگی میں بگ کنگ ہی رہوں گا"...... بگ کنگ نے انتہائی سخت لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ اب تک تو تمہارے اس ایم سی ون نے سی ورلڈ کے اندر جانے کے تمام راستے بند کر دیئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔ وہ بگ کنگ کی ذہنی کیفیت سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔

"مجھے ایک ایسا راستہ معلوم ہے جس کا ماسٹر کمپیوٹر کو بھی علم نہیں۔ لیکن میں تو بے بس ہوں۔ کیسے وہاں جا سکتا ہوں"...... بگ کنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ اگر تم اس بات کا وعدہ کرو کہ اندر جا کر ہمیں قتل نہیں کرو گے تو میں تمہیں تمہارے راستے سے اندر بھجوا سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن کیوں۔ تم ایسا کیوں چاہتے ہو"...... بگ کنگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں اس ایم سی ون کو شکست دینا چاہتا ہوں۔ یہ تو طے ہے کہ ہم تمہارا سی ورلڈ کسی طور پر بھی تباہ نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ سی ورلڈ جیسی تنظیم کا سربراہ کوئی کمپیوٹر ہو۔ چاہے وہ کوئی بھی کمپیوٹرائزڈ مشین ہو وہ کسی بھی وقت غیر جذباتی انداز میں ایسا فیصلہ کر سکتا ہے کہ پوری دنیا جنگ کی لپیٹ میں آ جائے اور

زندگی کرہ ارض سے ختم ہو جائے۔ انسان بہرحال جذباتی ہوتا ہے اور جو بھی اقدام کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے اس لئے اس کمپیوٹرائزڈ روبوٹ کا تباہ ہونا ضروری ہے تم میری بات سمجھ رہے ہو نا"...... عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ہاں میں تمہاری بات سمجھ گیا۔ سنو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تم مجھے سی ورلڈ میں بھجوا دو تو میں نہ صرف تم سب کو معاف کر دوں گا بلکہ بحفاظت واپس تمہارے وطن بھی بھیج دوں گا اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ یہودی ریاست میں پاکیشیا کو شامل نہ کیا جائے گا۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ پاکیشیا کو سی ورلڈ کی طرف سے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے گا"...... بگ کنگ نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ ہمیں باقی دنیا سے کیا مطلب"...... عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر بگ کنگ کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ عمران کے ساتھی خاموش تھے۔ انہیں سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر عمران کیا چکر چلا رہا ہے۔ ظاہر ہے بگ کنگ کے اندر جانے کے بعد ان کا سارا مشن ہی ختم ہو جائے گا لیکن چونکہ وہ جانتے تھے کہ عمران جو بھی کرتا ہے سوچ سمجھ کر ہی کرتا ہے۔ اس لئے انہوں نے کوئی تبصرہ نہ کیا۔ بگ کنگ کی رسیاں کھل گئیں تو وہ اٹھ کھڑا ہوا لیکن کاندھوں کے جوڑ اترے ہونے کی وجہ سے وہ خاصی تکلیف محسوس کر رہا تھا

اور پھر اس کے کہنے پر عمران نے اس کے کاندھوں کے جوڑے ایڈجسٹ کر دیئے تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔

"اب یہ بتاؤ کہ ہم اس وقت کہاں پر موجود ہیں"...... بگ کنگ نے کہا اور عمران اسے لے کر کنٹرول روم میں پہنچ گیا۔ بگ کنگ کافی دیر تک نقشے کو دیکھتا رہا۔

"وہ راستہ پوائنٹ زیرو فائیو فائیو ساؤتھ ویسٹ پر واقع ہے۔ وہاں آبدوز لے چلو"...... بگ کنگ نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے آبدوز کو حرکت دی اور پھر وہ اسے مطلوبہ سمت میں لے جانے لگا۔ بگ کنگ ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ بتاؤ کہ سی ورلڈ کو پاور کہاں سے جنریٹ ہوتی ہے۔ کیا سی ورلڈ کا تمام انتظام جنریٹرز پر چلتا ہے یا پھر تم نے سپلائی کے لئے ایٹمی بیٹریوں کا انتظام کر رکھا ہے اور اگر ساری سپلائی بیٹریوں سے ہوتی ہے تو وہ بیٹریاں کہاں ہیں کیونکہ سی ورلڈ مکمل طور پر سیلڈ ہے اور ایٹمی بیٹریوں کو چارجڈ کرنے کے لئے کسی انتہائی ٹھنڈی اور پانی سے بھری ہوئی جگہ کی ضرورت ہوتی ہے جو سی ورلڈ سے ہٹ کر سمندر میں الگ ہی کہیں ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے اس کے لئے سی بیٹریز کا انتظام کیا ہے۔ جنہیں سمندر کی تہہ میں رکھ دیا گیا ہے۔ ان میں سمندری پانی بھرا رہتا ہے۔ اس طرح یہ بیٹریاں سمندری پانی سے بے پناہ قوت اخذ کر کے کمپیوٹر کو فیڈ کرتی رہتی ہیں اور یہ بیٹریاں چونکہ سمندر کی انتہائی

گہرائی میں رکھی گئی ہیں۔ اس لئے وہاں تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ پھر یہ بیٹریاں سمندری لہروں کے ذریعے پاور کمپیوٹر کو فیڈ کرتی ہیں اس لئے کسی تار وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں ہے"...... بگ کنگ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اوہ واقعی ایسے کمپیوٹر کے لئے ایسا ہی انتظام ہونا چاہئے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ اتنا بڑا اور طاقتور کمپیوٹر اب دوبارہ تمہارے قابو میں نہیں آئے گا"...... عمران نے بڑے مخلصانہ لہجے میں کہا۔

"میں بگ کنگ ہوں اور مجھے ایسے رازوں کا بھی علم ہے۔ جن سے ان مشینوں کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ یہ مشینیں ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"راز کیا یہی ہو گا کہ تم اس کا پاس ورڈ یا اس کی فیڈنگ میموری میں کوئی رد و بدل کر دو گے بس"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ پاس ورڈ بدلنے اور میموری ڈسٹربنگ سے کام نہیں چلتا۔ ایم سی ون کی گردن میں ایک مائیکرو چپ لگی ہوئی ہے۔ اس مائیکرو چپ کو نکال کر اسے مین کنٹرول روم کی کنٹرولنگ مشین میں لے جا کر فیڈنگ کرنی پڑے گی۔ اس کے لئے ظاہر ہے سپیشل کوڈز کی ضرورت پڑتی ہے۔ کوڈز سے زیادہ اہم مسئلہ یہ ہے کہ ایم سی ون کی گردن میں لگی ہوئی فیڈنگ چپ کو کیسے نکالا جائے۔ ایک بار اس کی گردن سے وہ چپ نکل جائے تو وہ ساکت ہو جائے گا اور

پھر چپ میں کوئی بھی اپنی مرضی کی فیڈنگ کر کے اسے اپنا غلام بنا سکتا ہے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''تو کیا ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ایم سی ون خود ہی گردن میں لگی ہوئی مائیکرو فیڈنگ چپ نکال دے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ البتہ ایک کام ہوسکتا ہے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''کون سا کام''...... عمران نے کہا۔

''ایم سی ون اور ایم سی ٹو کے سینوں پر آن آف بٹن لگے ہوئے ہیں۔ اگر وہ بٹن پریس کر دیئے جائیں تو روبوٹس آف ہو جاتے ہیں۔ اسی دوران ان کی گردن سے چپ نکال کر اس میں رد و بدل کیا جا سکتا ہے۔ میں ان کمپیوٹرائزڈ روبوٹس کو ریسٹ واچ اور اس کے ساتھ منسلک کنٹرول پیڈ سے کنٹرول کرتا تھا لیکن اب کنٹرول پیڈ اور ریسٹ واچ تباہ ہو چکے ہیں اس لئے کسی روبوٹ کے سینے پر لگے ہوئے بٹن کو پریس کئے بغیر اسے ساکت نہیں کیا جا سکتا ہے اور یہ کام مشکل ہے بہت ہی مشکل''...... بگ کنگ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تم اس روبوٹ کو تباہ کر دو گے یا اسے دوبارہ اپنا غلام بنا لو گے۔ آخر تم نے اس کا کوئی تو انتظام کیا ہو گا کہ اگر وہ کسی وجہ سے تمہارے کنٹرول سے آزاد ہو کر تمہارا حکم ماننے سے انکار کر دے تو تم اسے ڈسٹرائے کر سکو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ میں اسے تباہ کر سکوں۔ میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا کہ وہ اس طرح میرے کنٹرول سے آزاد ہوسکتا ہے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''تو پھر اب کیا ہوسکتا ہے۔ تم اس سلسلے میں ہماری کیا مدد کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''میں زیادہ سے زیادہ تمہیں سی ورلڈ کے ایک خفیہ راستے سے اندر لے جا سکتا ہوں اگر تم مجھے ایم سی ون کی گردن میں لگی ہوئی مائیکرو فیڈنگ چپ لا کر دے دو تو میں اسے تبدیل کر کے پھر سے ایم سی ون کو اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہوں''...... بگ کنگ نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں انہیں سمندر کے نیچے بنی ہوئی سی ورلڈ کی عظیم الشان عمارت دکھائی دینا شروع ہو گئی۔

''لو ہم تمہارے سی ورلڈ پہنچ گئے''...... عمران نے آبدوز کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا اب وہ ان چٹانوں کی عقبی سمت میں پہنچ چکے تھے۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ یہاں غوطہ خوری کا لباس لازماً ہو گا۔ اب مجھے سمندر میں اترنا ہو گا''...... بگ کنگ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہاں تو پانی کا زبردست دباؤ ہو گا۔ غوطہ خوری کا لباس تو کوئی فائدہ نہ دے گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم ابھی بچے ہو ان باتوں کو نہیں سمجھتے یہ سپیشل پوائنٹ ہے۔ یہاں ایسی ریز چھوڑی گئی ہے کہ یہاں پانی کا دباؤ عام سمندر جیسا رہے۔ تم دیکھ نہیں رہے کہ چٹانوں کا یہ حصہ گہرے سبز رنگ کا نظر آ رہا ہے"...... بگ کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم جیسے ہی پوائنٹ کھولو گے ایم سی ون کو پتہ چل جائے گا"...... عمران نے آبدوز کے اندر موجود ایک بڑی سی الماری کھولتے ہوئے کہا جس میں غوطہ خوری کے لباس موجود تھے۔

"اسے اس پوائنٹ کا علم ہی نہیں ہے۔ ایسے حالات کے لئے ہی یہ پوائنٹ رکھا گیا تھا"...... بگ کنگ نے کہا اور پھر اس نے الماری میں سے نکلا ہوا غوطہ خوری کا لباس پہننا شروع کر دیا۔

"تم خالی ہاتھوں سے کیسے یہ پوائنٹ کھولو گے۔ اس کے لئے تو لازماً کسی خصوصی مشین کی ضرورت ہو گی"...... عمران نے کہا وہ ایسے انداز میں سوال کر رہا تھا جیسے کوئی جاہل آدمی کسی پڑھے لکھے آدمی کی باتوں سے مرعوب ہو کر اس سے سوال کرتا ہے۔

"نہیں۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں تمام سیٹ اپ میرا بنایا ہوا ہے۔ مجھے بس اس پوائنٹ پر اپنا ہاتھ لگانا ہے۔ ایم سی ون نے سی ورلڈ کے اندر یقیناً بہت سی تبدیلیاں کر دی ہوں گی لیکن اس پوائنٹ کا اس سے نہ کوئی لنک ہے اور نہ ہی اس پوائنٹ کے بارے میں اس میں کوئی فیڈنگ کی گئی ہے اس لئے ہم آسانی سے اس پوائنٹ کے ذریعے اندر داخل ہو جائیں گے"...... بگ

کنگ نے فخریہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں جو شارکس ہیں۔ ان میں سے کسی نے حملہ کیا تو"۔ عمران نے اسکرین پر نظر آنے والی خونخوار شارکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو بگ کنگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے۔ دیکھو یہاں تو شارکس کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جب ہم پہلے سمندر میں گرے تھے تو کیا ان شارکس نے ہم پر حملہ کیا تھا"...... بگ کنگ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے پوچھا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا۔

"حالانکہ اس وقت ہم ان کے آسان شکار تھے۔ جیسے ہی ہم سمندر میں گرے تھے یہ اسی وقت ہم پر جھپٹ سکتی تھیں اور ہم اسی وقت ان کے پیٹ میں ٹکڑوں کی شکل میں پہنچ چکے ہوتے لیکن ایسا نہیں ہوا تھا جانتے ہو کیوں"...... بگ کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔

"اوہ اوہ۔ تو کیا یہ سب نقلی شارکس ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سب روبوٹس ہیں مشینی روبوٹس جو اجنبی افراد کو یہاں سے دور رکھنے کے لئے ہیں"...... بگ کنگ نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ پھر بگ کنگ نے غوطہ خوری کا لباس پہن کر پشت پر لدے ہوئے آکسیجن سلنڈر کے ماسک کو منہ پر

سیٹ کیا اور آبدوز کے ایمرجنسی دوڑ کی طرف چل پڑا۔ جہاں سے آبدوز میں سے باہر نکلا جا سکتا تھا۔ یہ ائیر سکنگ ڈور تھا۔ اس دروازے کے کھلنے سے پانی اندر داخل نہ ہوسکتا تھا۔

''ارے کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں وہ پوائنٹ ہی نظر نہ آئے۔ تم سکنگ میٹر ساتھ لے لو''...... عمران نے اچانک کہا۔

''سکنگ میٹر کی ضرورت نہیں۔ وہ پوائنٹ بغیر سکنگ میٹر کے بھی نظر آسکتا ہے۔ سیاہ رنگ کی چٹان پر سرخ رنگ کا دائرہ''۔ بگ کنگ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر ایمرجنسی دوڑ کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر ایک طرف فرش پر جا گرا۔ عمران نے اس کا بازو پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا تھا۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب''...... بگ کنگ نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود ریوالور نے شعلہ اگلا اور گولی منہ پر چڑھے ہوئے شیشے کے گیس ماسک کو توڑتی ہوئی اس کی پیشانی میں گھستی چلی گئی اور وہ ایک جھٹکے سے نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ اور پھر چند ہی لمحوں میں اس کا جسم ساکت ہو گیا۔

''احمق آدمی۔ نجانے اس قسم کے احمقوں کو کون بگ کنگ بنا دیتا ہے''...... عمران نے حقارت آمیز نظروں سے بگ کنگ کی لاش کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس قدر سرد مہری سے قتل کرتے تمہیں پہلی بار میں نے دیکھا

ہے''...... جولیا نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ وہ درندہ ہے جو پوری دنیا کے انسانوں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ میرا بس چلتا تو میں اس کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دیتا۔ ابھی تو میں نے اسے آسان موت مارا ہے''...... عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک کٹر نما چاقو نکالا اور پھر اس نے بگ کنگ کا دایاں ہاتھ پکڑا اور اسے نہایت بے دردی کے ساتھ کلائی سے کاٹنا شروع ہو گیا۔ اس نے جھٹکا دے کر اس کی کلائی کی ہڈی توڑی اور پھر اس نے بگ کنگ کا بازو ایک چھوٹے سے پلاسٹک بیگ میں ڈال لیا اور پھر وہ تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں غوطہ خوری کے لباس موجود تھے۔

''سب لوگ لباس پہن لیں۔ جلدی کریں۔ ابھی شاید ایکریمین بحریہ کو سب اسٹیشن پر ہونے والی واردات کا علم نہیں ہوا ہے۔ لیکن کسی بھی لمحے انہیں اس واردات کا علم ہوسکتا ہے''...... عمران نے کہا اور اس نے خود بھی جلدی سے ایک لباس نکال کر پہننا شروع کر دیا۔

''یہ آبدوز انہیں جب یہاں ملے گی تو پھر وہ سمجھ نہیں جائیں گے''...... صفدر نے بھی لباس نکالتے ہوئے کہا۔

''میں آبدوز کا خود کار سسٹم آن کر دوں گا۔ پھر یہ خود بخود ہی آگے کہیں نکل جائے گی''...... عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلا

دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب غوطہ خوری کا لباس پہن کر تیار ہو گئے۔

"یہاں مشین گنیں اور مشین پسٹل موجود ہیں۔ کیا ہم انہیں ساتھ لے لیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں لے لو"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں نے ایک الماری کھول کر اس میں سے مشین گنیں، مشین پسٹلز اور ان کے فاضل میگزین اٹھانے شروع کر لئے۔ وہاں انہیں چند میگنٹ اور راڈز بم بھی مل گئے تھے۔ انہوں نے وہ سب بھی رکھ لئے پھر عمران نے آبدوز کا خود کار سسٹم آن کر کیا اور پھر سامان والے حصے سے اس نے ایک لمبی سی تار نکال کر اسے مین سوئچ کے ساتھ اٹیچ کر دیا۔ اور دوسرا سرا اس نے کھینچ کر ایمرجنسی ڈور کے ہینڈل سے اٹکا دیا۔ صفدر دروازہ کھول کر اسے پکڑے ہوئے تھا۔ اب جیسے ہی یہ دروازہ بند ہوتا تار کے جھٹکے سے سسٹم آن ہو جاتا اور آبدوز چل پڑتی۔ وہ سب ایک ایک کر کے آبدوز سے باہر نکل گئے۔ واقعی اس حصے میں پانی کا دباؤ موجود نہ تھا۔ البتہ ان کے جسموں کو مسلسل ہلکے ہلکے جھٹکے لگ رہے تھے۔ یہ شاید ان مخصوص ریز کی وجہ سے تھا۔ جنہیں دباؤ کے خاتمے کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔ سب سے آخر میں صفدر آبدوز سے باہر آیا اور اس نے تیزی سے دروازہ بند کر دیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی آبدوز کو ایک جھٹکا سا لگا اور وہ تیزی سے گھومی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے سائیڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ صفدر نے دروازہ بند کرتے ہی تیزی

سے غوطہ لگایا تھا۔ ورنہ وہ آبدوز کے گھومنے سے لازماً اس سے ٹکرا کر زخمی ہو جاتا۔

آبدوز کھلے سمندر کی طرف خاصی تیز رفتاری سے بڑھی جا رہی تھی اور عمران جانتا تھا جب اس کا فیول ختم ہو جائے گا تو یہ خود بخود رک جائے گی پھر ایکریمین بحریہ جانے اور اس کی آبدوز۔ کم از کم وہ اپنے پیچھے ایسا کوئی نشان نہ چھوڑ آئے تھے۔ جس سے ان کا پتہ چل سکتا۔ باقی وہ اس معمے کے حل کے لئے کیا کچھ کرتے ہیں اس کی اسے پرواہ نہ تھی۔

آبدوز کے آگے بڑھ جانے کے بعد عمران سی گن ہاتھ میں پکڑے اس پوائنٹ کی طرف تیرنے لگا اور پھر قریب جا کر اس نے وہ سرخ دائرہ دیکھا تو اس نے پلاسٹک بیگ سے بگ کنگ کا کٹا ہوا ہاتھ نکالا اور اسے لے جا کر سرخ دائرے میں بنے ہینڈ پرنٹ پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اور پھر چٹان کا ایک بڑا حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتا چلا گیا۔

اندر ایک بڑا سا کمرہ نظر آ رہا تھا۔ عمران پانی میں تیرتا ہوا اندر چلا گیا۔ اندر کمرے میں پانی ایک لمحے میں بھر گیا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اسی طرح تیرتے ہوئے اندر پہنچ گئے اور عمران کی نظریں ایک سائیڈ پر لگے ہوئے بڑے سے ہینڈل پر جم گئیں۔ اس نے اس ہینڈل کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر نیچے کی طرف کیا تو ایک بار

پھر گڑگڑاہٹ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پانی انتہائی تیز رفتاری سے باہر کی طرف نکلا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو پانی کے ساتھ باہر جانے سے روکا۔ اسی دوران راستہ دوبارہ بند ہو چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی پانی بھی غائب ہو گیا تھا۔ اب وہ پتھریلے فرش پر کھڑے تھے۔ جیسے ہی دروازہ بند ہوا۔ عقبی سمت ایک چوکور خلاء خود بخود کھل گیا۔ دوسری طرف روشنی واضح طور پر دکھائی دے رہی تھی۔ یہ خلا اتنا بڑا تھا کہ ایک انسان آسانی سے اس سے گزر سکتا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے عمران دوسری طرف گیا۔ دوسری طرف ایک عام سا کمرہ تھا۔ جس میں کسی قسم کا سازو سامان نہ تھا۔ لیکن اس کے دوسری طرف فولادی دروازے کے اوپر سرخ رنگ کی لہریں چمکتی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ دروازہ کمپیوٹر کے کنٹرول میں تھا اور شاید یہ کمرہ بھی ہو۔ بہرحال عمران اور اس کے سارے ساتھی اس کمرے میں پہنچ گئے۔ لیکن کمپیوٹر کی طرف سے کوئی ردعمل نہ ہوا۔ تو عمران نے غوطہ خوری کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ عمران کی تیز نظریں اس دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

"اس دروازے کے بعد ہم ماسٹر کمپیوٹر کی نظروں میں ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آگے تو بڑھنا ہی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"اب وقت آ گیا ہے کہ ہم سب ذہنی طور پر الرٹ ہو جائیں۔

اب ہمارا واسطہ ایک ایسے خوفناک روبوٹ سے پڑنے والا ہے جو بیک وقت سوچ سکتا ہے، پلان بھی بنا سکتا ہے، اس پر عمل بھی کر سکتا ہے اور لڑ بھی سکتا ہے۔ طاقت کے لحاظ سے یہ دنیا کا خوفناک ترین روبوٹ ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے اس کے مقابلے کے لئے کیا پلان بنایا ہے۔ آخر کوئی منصوبہ بھی تو ہونا چاہئے"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس روبوٹ پر قابو پانے کے لئے ہمیں اس کے سامنے جانا ہو گا۔ اس کے سینے پر ایک بٹن لگا ہوا ہے۔ جب تک ہم اس کا وہ بٹن پریس نہیں کریں گے وہ ایکٹیو رہے گا۔ ایک بار بٹن پریس ہو گیا تو وہ بے جان ہو جائے گا پھر اس کی گردن میں لگی ہوئی چپ نکال کر اسے مین کنٹرول روم میں لے جا کر اس کی ساری پروگرامنگ بدلی جا سکتی ہے اور اسے اپنے ڈھنگ سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن ایم سی ون کا سامنا کر کے اس کے سینے پر لگا ہوا بٹن آف کیسے کرو گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس کا سامنا تو کرنا ہی پڑے گا البتہ اس کا سوئچ آف کرنے کے لئے ہمیں پہلے اسے اندھا کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"اندھا کرنا پڑے گا۔ وہ کیسے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے آبدوز سے ایک واٹر کلر گن ملی ہے۔ جس سے رنگ کی پچکاری سی نکلتی ہے۔ یہ گن بحریہ والوں نے سمندر میں غوطہ خوری کرتے ہوئے پانی میں رنگ ملانے کے لئے یہاں رکھی ہوئی تھیں تاکہ وہ پانی میں رنگ ملا کر خود کو خطرناک سمندری جانوروں سے بچا سکیں۔ اب یہی گن ایم سی ون روبوٹ کو اندھا کرنے کے کام آئے گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس سے بھی اگر ایم سی ون اندھا نہ ہوا تو“...... تنویر نے کہا۔

”تو پھر میں اسے تمہارے سامنے کر دوں گا۔ وہ تمہیں دیکھتا رہ جائے گا اور میں اس کی ٹانگ پر ٹانگ مار کر اسے نیچے گراؤں گا اور پھر اس کے سینے پر سوار ہو کر اس کا سوئچ آف کر دوں گا“۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اب مسئلہ آگے بڑھنے کا تھا اور بظاہر تو اس کا کوئی حل نظر نہ آ رہا تھا اور اب تو وہ واپس بھی نہ جا سکتے تھے کیونکہ آبدوز جا چکی تھی اور اب اس مخصوص حصے سے باہر پانی کے دباؤ میں پہنچتے ہی وہ خود بخود بھیانک موت کا شکار ہو جاتے۔ ان سب کی نظریں اب عمران پر ہی جمی ہوئی تھیں اور عمران خاموش کھڑا بس دروازے کو ہی تکے جا رہا تھا جیسے وہ پیدا ہی اسی کام کے لئے ہوا ہو۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھی مختلف راہداریوں میں چکراتے پھر رہے تھے لیکن انہیں آگے بڑھنے کا کوئی راستہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ ان کے راستے میں ابھی تک کوئی دشمن نہ آیا تھا نہ روبوٹ اور نہ کوئی مسلح آدمی۔ لیکن وہ راہداریوں کی بھول بھلیوں میں بس گھومتے ہی پھر رہے تھے۔ مختلف موڑ مڑتے ہوئے وہ گھوم پھر کر پھر اسی مقام پر پہنچ جاتے تھے جہاں سے وہ چلے تھے اور جہاں پر میجر پرمود نے ای کنگ کو ہلاک کیا تھا۔

”یہ کیا۔ ہم تو ایک دائرے میں ہی پھنس کر رہ گئے ہیں۔ بھول بھلیوں میں گھوم پھر کر ہم واپس اسی جگہ پہنچ جاتے ہیں“...... لیڈی بلیک نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”ہم نے ہر طرف گھوم پھر کر دیکھا ہے اور میرے خیال میں ان بھول بھلیوں سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہو سکتا ہے“...... اچانک لاٹوش نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کہاں ہے راستہ"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"ہم جس تیسری راہداری میں گئے تھے وہاں ایک کمرہ ہے۔ کمرہ آپ نے بھی دیکھا تھا۔ اس کمرے کی دیوار میں ایک آتش دان ہے۔ میں نے اس آتش دان میں جھانکا تھا۔ آتش دان کی سائیڈ میں ایک تختہ لگا ہوا ہے۔ میرے خیال میں اگر ہم اس تختے کو ہٹا کر دیکھیں تو وہاں ہمیں آگے جانے کا راستہ مل جائے گا کیونکہ میں نے تختے کے کناروں سے ہلکی ہلکی روشنی اندر آتے دیکھی تھی ایسی روشنی جیسے اس تختے کے پیچھے تیز روشنی ہو"...... لاٹوش نے کہا۔

"اگر تمہیں لگتا ہے کہ وہاں راستہ ہوسکتا ہے تو پھر تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا"...... وائٹ شارک نے منہ بنا کر کہا۔

"پہلے میرا دل نہیں مان رہا تھا لیکن اب اچانک ہی مجھے اس تختے کا خیال آیا ہے اور یقیناً وہیں راستہ ہو گا"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہو گا سے مطلب ہے کہ یہ تمہارا صرف اندازہ ہے"۔ وائٹ شارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ اندازہ یقیناً درست ثابت ہو گا"...... لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر لاٹوش۔ یہ اہم بات ہے۔ تم پلیز کھل کر بات کرو"۔ کیپٹن توفیق نے کہا۔

"ایک بار چل کر خود دیکھ لو۔ تو تمہیں خود ہی میری باتوں پر یقین آ جائے گا"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

"او کے۔ چلو دیکھتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا اور وہ سب ایک بار پھر آگے بڑھ گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک راہداری میں موجود ایک کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ کمرے میں ضرورت کا چھوٹا موٹا سامان تھا۔ سامنے ایک بڑا سا آتش دان تھا۔ میجر پرمود نے وائٹ شارک کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اس نے جھک کر آتش دان میں سر ڈالا اور پھر اس کے دائیں بائیں دیکھنے لگا۔

"یہاں تختہ تو ہے لیکن اس کے کناروں پر مجھے کوئی روشنی نہیں دکھائی دے رہی ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"لیکن آتش دان کی سائیڈ میں تختہ لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ آتش دان میں آگ جلائی گئی ہوتی تو یہ تختہ بھی اب تک جل کر راکھ بن چکا ہوتا۔ نہیں وائٹ شارک۔ غور سے دیکھو۔ مجھے لاٹوش کی بات میں وزن معلوم ہو رہا ہے۔ یقیناً اس تختے کے پیچھے کچھ نہ کچھ ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"او کے۔ میں چیک کرتا ہوں"...... وائٹ شارک نے کہا اور پھر آتش دان کے اندر داخل ہو کر اس نے سائیڈ دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تختے کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس نے تختے کو اچھی طرح سے ٹھونک بجا کر چیک کیا لیکن تختہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ وہ

باہر نکلا تو کیپٹن توفیق اور پھر کیپٹن نوازش نے اس تختے کو چیک کیا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد آخر کار وہ سائیڈ سے تختہ نکالنے میں کامیاب ہو گئے لیکن یہ دیکھ کر ان کی امیدوں پر اوس پڑ گئی کہ تختے کے پیچھے ٹھوس دیوار تھی۔ وہاں کوئی راستہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔

"یہ کیا۔ یہاں تو ٹھوس دیوار ہے۔ پھر یہاں تختہ کیوں لگایا گیا تھا"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں دھوکہ دینے کے لئے"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

"ہمیں دھوکہ دینے سے تمہاری کیا مراد ہے"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں یقیناً پتہ چل گیا ہو گا کہ ایک نہ ایک دن ہم یہاں ضرور آئیں گے اس لئے انہوں نے ہمیں پہلے سے ہی اس طرح چکر لگوانے اور دھوکا دینے کا پروگرام ترتیب دے رکھا تھا"۔ لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ اس کی بے تکی بات پر منہ بنا کر رہ گئے۔

"میرے خیال میں ہمیں یہاں کی بجائے ای کنگ کے دفتر میں راستہ تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ اندرونی حصوں میں جانے کے لئے ای کنگ نے اپنے آفس میں کوئی خفیہ راستہ بنا رکھا ہو"...... میجر پرمود نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"یقیناً ایسا ہی ہو گا"...... لیڈی بلیک نے کہا اور پھر وہ سب اس کمرے سے نکل کر ای کنگ کے آفس میں پہنچ گئے اور شدت

کے ساتھ راستہ تلاش کرنے لگے اور پھر وہ کافی دیر تک آفس پر مختلف انداز میں زور آزمائی کرتے رہے لیکن یہاں بھی انہیں کوئی خفیہ راستہ نہ ملا۔ آفس کی دیواروں کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ہر چیز چیک کی گئی لیکن لاحاصل۔ اس دوران لیڈی بلیک ایک دیوار کے پاس موجود کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ کھڑکی کی دوسری طرف راہداری تھی جہاں سے گزر کر وہ آئے تھے۔ تھوڑی دیر میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے ناکامی کا اعلان کیا تو ان سب کے دل بیٹھ گئے۔ لیڈی بلیک نے غصے سے کھڑکی کی سائیڈ پر زور دار مکا مار دیا۔ اس نے ابھی مکا مارا ہی تھا کہ اسی لمحے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ کھڑکی کے پاس فرش میں ایک خاصا بڑا خلاء نمودار ہوا۔ گڑگڑاہٹ کی آواز سن کر میجر پرمود اور باقی سب تیزی سے اس طرف بڑھے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ راستہ۔ مل گیا راستہ"...... وائٹ شارک نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اس خلاء میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں اور نیچے تیز روشنی دکھائی دے رہی تھی۔

"ہاں۔ یہ واقعی راستہ ہے۔ لیڈی بلیک کیا یہ تم نے کھولا ہے"...... میجر پرمود نے لیڈی بلیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بس یہ اتفاقاً ہی کھلا ہے۔ میں نے کھڑکی کے قریب مکا مارا تھا اور بس"...... لیڈی بلیک نے کہا تو میجر پرمود نے کھڑکی کے قریب آ کر اس جگہ کو غور سے دیکھا جہاں لیڈی بلیک نے مکا مارا

تھا۔ یہ دیکھ کر اس کے ہونٹ بے اختیار سکڑ گئے کہ جس حصہ پر لیڈی بلیک نے مکا مارا تھا وہاں ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا سرکل بنا ہوا تھا جو باہر کی جانب ابھرا ہوا تھا۔ میجر پرمود نے سرکل پر انگلی رکھ کر دبائی تو اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ وہ خلاء تیزی سے بند ہوتا چلا گیا۔

"ارے ارے۔ راستہ بند ہو رہا ہے"...... لاٹوش نے چیخ کر کہا۔ میجر پرمود نے اس سرکل کو پھر پریس کیا تو خلاء ایک بار پھر کھل گیا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی خلاء کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے نیچے جھانکا لیکن سیڑھیوں پر انہیں کوئی دکھائی نہ دیا۔

"آؤ"...... میجر پرمود نے کہا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔ اس کے پیچھے لیڈی بلیک اور باقی افراد بھی سیڑھیاں اترنا شروع ہو گئے۔ سیڑھیاں اتر کر وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ کمرہ خالی تھا البتہ سامنے ایک بڑا سا دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

"تو سی ورلڈ کے اندر جانے کا راستہ اس دروازے کے پیچھے ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔ میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر دروازے کا ہینڈل پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی۔ اس پورے ایریا میں روشنی اور تازہ ہوا کا شاید کوئی خفیہ انتظام کیا گیا تھا کہ انہیں نہ صرف ہر چیز نظر آ رہی تھی بلکہ

انہیں باقاعدہ تازہ ہوا بھی مل رہی تھی۔ اس راہداری کا اختتام ایک بڑے ہال کمرے میں ہوا۔ میجر پرمود اور وہ سب یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ ہال کمرے میں خالی باکسز پڑے ہوئے تھے۔ ایسے باکسز جن میں انتہائی قیمتی مشینری پیک کی جاتی ہے لیکن ہال کا کوئی دروازہ نہ تھا۔ صرف سپاٹ دیواریں دکھائی دے رہی تھیں۔

"لگتا ہے یہ بھی بلیک سیل جیسا ہی کوئی کمرہ ہے"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہاں کوئی نہ کوئی راستہ ضرور موجود ہے۔ یہ بڑی بڑی مشینوں کے باکسز ہیں جو کم از کم اس راستے سے نہیں لائے جا سکتے ہیں جہاں سے ہم آئے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو پھر ہم راستہ ڈھونڈتے ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا اور وہ ایک بار پھر راستہ تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے لیکن باوجود کوشش کے کوئی راستہ چیک نہ ہو سکا۔

"راستہ ہے۔ لیکن ہمیں مل نہیں رہا ہے۔ البتہ میرا خیال ہے کہ لیڈی بلیک خفیہ راستہ تلاش کرنے کی ماہر ہیں"...... لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ تو اتفاق سے راستہ سامنے آ گیا تھا"...... لیڈی بلیک نے فوراً کہا۔

"یہ اتفاق دوبارہ بھی تو ہو سکتا ہے"...... لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے باکسز ہٹانے ہوں گے پھر ہی شاید راستہ سامنے آئے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو ہم ہٹا دیتے ہیں۔ خالی باکسز کو ہٹانے میں کتنا وقت لگے گا"...... وائٹ شارک نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ سب وہاں سے باکسز ہٹانے میں مصروف ہو گئے۔

"یہ سی ورلڈ تو پوری بھول بھلیاں ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"اسی لئے تو ڈی کنگ اور ایس کنگ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ہم ان تک نہ پہنچ سکیں گے"...... میجر پرمود نے کہا تو لیڈی بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سامان ہٹانے کے بعد انہوں نے دوبارہ بھرپور کوشش کی لیکن کہیں کوئی راستہ نہ مل سکا۔

"لگتا ہے یہاں واقعی کوئی راستہ نہیں ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ راستہ موجود ہے"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا تو لیڈی بلیک چونک پڑی۔ باقی سب نے بھی میجر پرمود کی بات سن لی تھی وہ بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

"کہاں ہے راستہ۔ ہم تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے ہیں"۔ لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دائیں ہاتھ والی دیوار کے درمیان ایک ابھری ہوئی اینٹ پر ہاتھ ماریں تو راستہ کھل جائے گا"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر دائیں دیوار کی طرف دیکھنے لگے اور پھر ان کی نظریں کچھ بلندی پر موجود ایک اینٹ پر جم گئیں جو قدرے ابھری ہوئی تھی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا اور تیزی سے دائیں ہاتھ پر موجود دیوار کی طرف بڑھ گئی۔

"یہ میجر صاحب واقعی جادوگر ہیں۔ ہمیں سامان ہٹانے پر لگا دیا اور خود ایک جگہ کھڑے ہو کر نظروں نظروں میں اس اینٹ کو ڈھونڈ لیا"...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جادوگر تو ہیں لیکن عمران کی طرح احمق جادوگر نہیں ہیں"۔ لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے ہٹ گئی۔ اب ایک چوڑی راہداری دوسری طرف نظر آ رہی تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

"آؤ"...... میجر پرمود نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تو کیا سی ورلڈ کے اندر جانے کا یہ راستہ ہے"...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ سی ورلڈ انتہائی حیرت انگیز انداز میں ڈیزائن کی گیا ہے ایسے راستے اور بھول بھلیاں میں نے آج سے پہلے کسی جگہ نہیں دیکھے"...... میجر پرمود نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باقی دو کنگز یہاں ہوں گے"...... کیپٹن نوازش نے کہا۔

"امید تو کی جاسکتی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم واپس ای کنگ کے آفس میں جا کر اس کی الماری کے خفیہ خانے سے سپر میگا بموں کا پورا باکس لے آئیں اور اسے یہاں رکھ کر فائر کر دیں اس طرح ہی ورلڈ کھل کر ہمارے سامنے آجائے گا"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ان صاحب کی بات درست ہے لیکن ہمیں کافی وقت لگ جائے گا"...... لاٹوش نے فوراً ہی وائٹ شارک کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے وائٹ شارک نے ٹھیک کہا ہے اب سوائے اس کے مشورے پر عمل کرنے کے اور کوئی راستہ بھی نہیں رہا"۔ لیڈی بلیک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو"...... میجر پرمود کہا۔ چنانچہ وہ سب واپس چل پڑے۔ لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ اچانک راہداری کی چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پوری راہداری میں ہر طرف سفید رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی میجر پرمود اور اس کے سب ساتھی اس طرح فرش پر گر گئے جیسے ان کے جسموں سے توانائی یکلخت بھاپ بن کر اڑ گئی ہو۔ وہ تھے ہوش میں لیکن صرف دیکھ اور سن سکتے تھے۔ اس کے علاوہ ان میں پلک جھپکنے کی قوت بھی باقی نہ رہی تھی۔ دھواں

جیسے ہی غائب ہوا راہداری کی چھت میں موجود ایک سوراخ سے تیز روشنی نکل کر ان سب پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی چٹک کی آواز سنائی دی اور پھر ایک انسانی آواز ان کے کانوں میں پڑی۔

"اب تو یہ بے حس ہو گئے ہیں۔ پڑے رہیں یہیں"۔ بولنے والا کوئی ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس لئے اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔

"پھر بھی ان کا ہلاک ہونا ضروری ہے ڈی کنگ"...... ایک اور آواز سنائی دی اور اپنی آواز سے یہ آدمی بھی ادھیڑ عمر معلوم ہوتا تھا۔

"ایس کنگ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ اس وقت ہم کس قدر مصروف ہیں اور کامیابی کے بالکل قریب ہیں۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم یہ سارا کام پیک اپ کر کے انہیں ہلاک کریں اور پھر ہم کام کو دوبارہ ری اوپن کریں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ایسا کرنے سے ہمارا کام کئی روز آگے جا پڑے گا۔ ویسے تم فکر مت کرو۔ اب یہ کچھ نہیں کر سکیں گے"...... ڈی کنگ کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ میجر پرمود اس کے تمام ساتھی واقعی بے بسی کے عالم میں راہداری کے فرش پر پڑے تھے۔

سی ورلڈ کے شعبہ سپیشل گیٹ ون وے سیکشن کا انچارج ہسل
ایک مشین کے سامنے بیٹھا اس کی مرمت میں مصروف تھا۔ یہ مشین
اچانک خراب ہو گئی تھی۔ اور ہسل نے سوچا کہ اس مشین کی فوری
مرمت کر دی جائے۔ یہ مشین عام طور پر کام میں نہ آتی تھی۔ اس
کا تعلق سنٹرل کمپیوٹر سے نہ تھا۔

یہ مشین سی ورلڈ کو سمندری زلزلے سے بچانے کے لئے نصب
کی گئی تھی۔ ہسل اس مشین کی مرمت میں مصروف تھا کہ اچانک
ایک سائیڈ میں موجود مشین سے سیٹی کی تیز آواز گونجی۔ ہسل یہ
آواز سنتے ہی چونک پڑا۔ وہ تیزی سے اٹھا اور اس مشین کی طرف
بڑھا۔ یہ ایک خصوصی مشین تھی۔ اس کا تعلق براہ راست بگ کنگ
سے تھا اور اس مشین سے سیٹی کی آواز اس وقت نکلتی تھی جب بگ
کنگ کی زندگی کو کوئی خطرہ درپیش ہوتا۔ یہ مشین یہاں اس لئے
رکھی گئی تھی کہ اگر کبھی بگ کنگ کی زندگی کو کوئی خطرہ محسوس ہوتو

ہسل فوراً ہنگامی انتظامات کر سکے اور ہسل کی زندگی میں پہلی بار
اس مشین نے کاشن دیا تھا۔ اس لئے وہ بے حد حیران بھی تھا۔

ہسل جلدی سے مشین کے پاس پہنچا۔ اس نے اس کی سکرین
پر ایک عجیب سا منظر دیکھا۔ ایک بڑے سے کمرے میں بگ کنگ،
دس مرد اور دو عورتیں موجود تھیں۔ بگ کنگ کی حالت غیر تھی اور
ایک آدمی، بگ کنگ پر مسلسل تشدد کر رہا تھا۔

ہسل کی آنکھیں یہ دیکھ کر پھیل گئیں کیونکہ یہ افراد وہی تھے
جن کی لاشیں سی رنر کے ذریعے سی ورلڈ میں لائی گئی تھیں۔ پھر
ہسل کے سامنے ہی بگ کنگ کی ریسٹ واچ اور کنٹرولنگ پیڈ
اتارا گیا اور پھر ریسٹ واچ کو آگ لگتے اس نے خود بھی دیکھا۔
ابھی ہسل کا ذہن اس ساری صورتحال کو سمجھنے کی کوشش ہی کر رہا تھا
کہ اس نے فرش کو درمیان سے کھلتے دیکھا اور پھر پلک جھپکنے میں
بگ کنگ اور دوسرے افراد غائب ہو چکے تھے۔ فرش دوبارہ برابر
ہو چکا تھا۔

"اوہ اوہ انہیں سمندر میں گرایا گیا ہے۔ اوہ یہ تو قتل ہے بگ
کنگ کا قتل"...... ہسل نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں
کہا۔ اتنا تو وہ جانتا تھا کہ یہ کام صرف ایم سی ون ہی کر سکتا ہے۔
چنانچہ وہ اٹھ کر اس مشین کی طرف دوڑا جس کا تعلق ایم سی ون
سے تھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ رک گیا کیونکہ اس مشین کا لنک اس
مشین سے تھا جو زیر مرمت تھی۔ اس وجہ سے وہ اسے استعمال نہ کر

سکتا تھا۔ جب تک وہ پہلی مشین درست نہ ہو جاتی۔ ہسل چند لمحے کھڑا سوچتا رہا کہ وہ اب کیا کرے کہ اچانک اسے ایک خیال آ گیا کہ بگ کنگ کے خاتمے کے بعد وہ سی ورلڈ میں سب سے سینئر ہو گیا ہے۔ اس لئے اب اسے بگ کنگ بننا چاہئے۔

سنیارٹی کی وجہ سے ہی اسے سب سے اہم شعبہ سپیشل گیٹ وے کی سیکورٹی کا کام سونپا گیا تھا لیکن وہ بگ کنگ کا عہدہ کیسے حاصل کرے اس کے لئے اسے کوئی لائحہ عمل نہ سوجھ رہا تھا۔ پھر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ پہلے وہ مشین کی مرمت کرے۔ اس کے بعد ایم سی ون سے رابطہ کر کے اسے اپنے حق میں سیٹ کر کے بگ کنگ بن جائے گا۔ لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں ایک اور خیال آ گیا تو وہ بری طرح اچھل پڑا۔ بگ کنگ کی ریسٹ واچ جلتی اس نے خود دیکھی تھی اور اس کے بعد ہی ایم سی ون نے سب کو سمندر میں گرا دیا تھا۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ ماسٹر کمپیوٹر غداری کر رہا ہے اس نے بگ کنگ کو قتل کر دیا ہے کیونکہ یہ تو یقینی امر تھا کہ سمندر میں گرنے کے بعد پانی کے بے پناہ دباؤ کی وجہ سے وہ ختم ہو چکے ہوں گے اور اب ایم سی ون لازماً تمام کنٹرول خود سنبھال لے گا اور ہو سکتا ہے وہ سی ورلڈ میں موجود سب انسانوں کا خاتمہ کر دے۔

یہ خیال آتے ہی وہ تیزی سے ایک ملحقہ کمرے کی طرف دوڑا۔ اس کمرے کا دروازہ اس بڑے ہال کے ایک کونے میں تھا۔

کمرے میں داخل ہو کر اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا باکس جس کے ساتھ بیلٹ بندھی ہوئی تھی نکال کر اپنی کمر سے باندھ لیا اور پھر اس نے باکس کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ اس باکس میں سے ایسی ریز نکلتی تھیں جس نے اس کے گرد ایسا پروٹیکشن سرکل بنا دیا تھا جس کی وجہ سے اس پر کوئی ریز یا ہتھیار اثر نہ کر سکتا تھا۔

یہ باکس اس کی اپنی ایجاد تھا۔ سی ورلڈ آنے سے پہلے وہ کارمن کی ایک دفاعی لیبارٹری میں سائنسدان تھا اور اس نے خود سی ورلڈ میں کام کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ بگ کنگ بھی اس کی بے حد قدر کرتا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹرز کی تنصیب میں اس کا بھی حصہ شامل تھا۔ اور نجانے کس لئے وہ یہ باکس لیبارٹری سے ساتھ لے آیا تھا۔ آج تک تو اس کے استعمال کی نوبت نہ آئی تھی۔ لیکن آج اسے اس کے استعمال کی ضرورت پڑ گئی تھی۔ باکس کمر سے باندھ کر وہ واپس ہال میں آ گیا اور اس کے بعد اس نے تیزی سے مشین کی مرمت کرنی شروع کر دی۔ کافی دیر تک وہ اس مشین کی مرمت میں مصروف رہا۔

جب مشین تیار ہو گئی تو اس نے اس کا کنکشن بحال کیا اور اس کے بعد وہ اٹھ کر کمپیوٹر ایم سی ون سے رابطے کی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کے دو تین بٹن دبائے تو مشین پر لگی ہوئی

سکرین روشن ہو گئی لیکن سکرین روشن ہوتے ہی وہ بری طرح اچھل پڑا۔ اس نے سکرین پر ایک منظر دیکھا کہ ایک کمرے میں مین کنٹرول روم کا چیف اور اس کا نمبر ٹو اکٹھے تھے۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے اور پھر اسے ایم سی ون کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ مشین کا تعلق چونکہ ایم سی ون کے مین سیکشن سے تھا۔ اس لئے جو کچھ کمپیوٹر کر رہا تھا وہ سب کچھ اس مشین کے ذریعے ہسل کو دکھائی دے رہا تھا۔ پھر ہسل نے ان دونوں کو سرخ رنگ کی شعاع سے جل کر ہلاک ہوتے دیکھا۔ اس کے بعد ہسل نے دیکھا کہ مین کنٹرول روم کا دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے روبوٹ ایم سی ون اور اس کے پیچھے بے شمار روبوٹس مین کنٹرول روم میں داخل ہوئے اور پھر ان روبوٹس نے نہ صرف مین کنٹرول روم میں موجود افراد کو ہلاک کرنا شروع کر دیا بلکہ مین کنٹرول روم میں جو روبوٹس کام کر رہے تھے ان سب کو بھی بلاسٹنگ ریز سے تباہ کرنا شروع کر دیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ ایم سی ون کیا کر رہا ہے۔ کیا یہ پاگل ہو گیا ہے"...... ہسل نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ مین کنٹرول روم میں موت کا بھیانک رقص جاری تھا۔ ایم سی ون اور اس کے ساتھ آنے والے روبوٹس انسانوں کو انتہائی بے دردی سے ہلاک کرتے جا رہے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہاں خون اور انسانی لاشوں کے ڈھیر لگ گئے۔ تباہ ہونے والے روبوٹس کے پرزے بھی وہاں

پھیل گئے تھے۔

"یہ غداری ہے سراسر غداری۔ میں ایم سی ون کو اس طرح سی ورلڈ پر قبضہ نہیں کرنے دوں گا۔ یہ جو کر رہا ہے غلط کر رہا ہے۔ میں اسے اس غداری کی سزا ضرور دوں گا"...... ہسل نے غراتے ہوئے کہا۔

"اب تم کنٹرول روم کی مکمل صفائی کرو اور پھر اس کنٹرول روم کو سنبھال لو۔ یاد رہے۔ یہاں جتنے روبوٹس ہیں وہ سب یہیں رہیں گے۔ تم سب کے علاوہ یہاں نہ تو کوئی انسان داخل ہو گا اور نہ ہی کوئی اور روبوٹ۔ یہاں تک کہ اگر میں بھی دوبارہ کنٹرول روم میں آؤں تو تم مجھ پر بھی اٹیک کر سکتے ہو، میرے جاتے ہی تم مین کنٹرول روم کو سیلڈ کر دو گے ہمیشہ کے لئے"...... ایم سی ون نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیا کر رہا ہے نانسنس۔ یہ تو مین کنٹرول روم کو ہی سیلڈ کر رہا ہے۔ اگر اس نے مین کنٹرول روم کو سیلڈ کر دیا تو پھر میں وہاں کیسے جاؤں گا۔ میرے پاس جو کنٹرولر ہے اسے میں اس مین کنٹرول روم میں ہی جا کر ایم سی ون اور سی ورلڈ کے تمام سسٹمز سے لنکڈ کر سکتا ہوں"...... ہسل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا۔ اس دوران ایم سی ون مین کنٹرول روم میں جگہ لینے والے روبوٹس کو خصوصی ہدایات دیتا رہا پھر وہ مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا مین کنٹرول روم سے نکلتا چلا گیا۔

’’یہ تو انتہائی خوفناک مسئلہ ہے۔ اب اس سے کیسے نپٹا جائے‘‘...... ہسل کمرے میں ٹہلتے ہوئے سوچنے لگا لیکن کوئی صورت اسے سمجھ نہ آ رہی تھی۔ اس سیکشن سے وہ ایم سی ون کی مرضی کے بغیر باہر نہ نکل سکتا تھا اور یہاں رہ کر وہ ایم سی ون کو نہ ہی تباہ کر سکتا تھا اور نہ ہی اسے کنٹرول کر سکتا تھا۔ کچھ عجیب سی صورتحال تھی اور پھر اسے اچانک ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

’’اوہ اوہ۔ اگر ایسا ہو گیا تو بے حد خطرناک بات ہو گی اور پوری دنیا میں خوفناک تباہی پھیل جائے گی‘‘...... ہسل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ کہیں ایم سی ون سی ورلڈ کے فائنل آپریشن کے احکامات جاری نہ کر دے۔ فائنل آپریشن کی تیاریاں تو ہو رہی تھیں۔ لیکن اسے مخصوص حالات دیکھ کر ہی عمل میں لانا تھا اور ہسل کے خیال کے مطابق ابھی مخصوص حالات پیدا نہ ہوئے تھے۔ یہ آپریشن دنیا میں موجود ان ممالک کی روبوٹس کے ذریعے سرکوبی کرنا تھی جنہوں نے ابھی تک روبوٹس کے سامنے گھٹنے نہ ٹیکے تھے یا ابھی وہ بگ کنگ کے سامنے سر جھکانے سے پس و پیش سے کام لے رہے تھے۔ بگ کنگ نے فیصلہ کیا تھا کہ پہلے وہ پوری دنیا میں ہر طرف روبوٹس پھیلا دے گا اور اس کے بعد وہ فائنل آپریشن کے احکامات دے گا۔ دنیا کے تمام ممالک میں روبوٹس پہنچ چکے ہوں گے اور پھر جو بھی ملک اس کے سامنے

گھٹنے ٹیکنے سے انکار کرے گا وہ اس کے خلاف روبوٹس کو ان ایکشن ہونے کا حکم دے دے گا اور پھر بھی اگر کسی ملک نے اس کا تسلط قبول کرنے سے انکار کیا تو وہ روبوٹس اور ریڈ کرافٹس کے ذریعے ان ممالک کو نیست و نابود کر دے گا۔

’’ایم سی ون کو روکنا چاہئے۔ ہر قیمت پر روکنا چاہئے‘‘۔ ہسل نے سوچا اور پھر وہ دوڑتا ہوا دوبارہ اسی مشین کی طرف بڑھا۔ جس سے پہلے اس نے یہ سارا منظر دیکھا تھا۔ اس نے جلدی سے مشین کے بٹن دبائے تو مشین پر موجود اسکرین دوبارہ روشن ہو گئی۔

’’اوہ۔ تم ابھی زندہ ہو۔ تم مرکرین شعاع سے بچ گئے ہو ہسل۔ یہ کیسے ممکن ہے‘‘...... ماسٹر کمپیوٹر ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

’’ایم سی ون۔ سنو۔ تم صرف ایک مشین ہو جبکہ میں انسان ہوں۔ اور انسانی ذہن بہرحال تم جیسے کمپیوٹروں پر فوقیت رکھتا ہے۔ تم مجھے کسی صورت نہیں مار سکتے۔ جبکہ میں تمہیں تباہ کرنے کا راز جانتا ہوں‘‘...... ہسل نے سخت اور تیز لہجے میں کہا۔

’’یہ تمہاری غلط فہمی ہے ہسل۔ میں ایم سی ون ہوں ماسٹر کمپیوٹر اور میں تم انسانوں سے کہیں زیادہ ذہین ہوں۔ سی ورلڈ ون پر اب مکمل طور پر میرا قبضہ ہو چکا ہے۔ میں نے بگ کنگ کے تمام وفاداروں کو ہلاک کرانا شروع کر دیا ہے چاہے وہ انسان ہوں یا پھر روبوٹس۔ تم بھی بگ کنگ کے وفاداروں میں سے ایک ہو اور

مجھے معلوم ہے کہ اگر تم زندہ رہے تو تم میرا کام خراب کر سکتے ہو اس لئے میں تمہیں بھی ہلاک کر دوں گا۔ تم مجھ سے اپنا بچاؤ نہیں کر سکو گے۔ دیکھو میں تمہیں کیسے ختم کرتا ہوں''...... ایم سی ون کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''سنو۔ ایم سی ون میں نے خود اپنے ہاتھوں سے تمہاری تنصیب کی ہے اور میں جانتا ہوں کہ تم میں کون سی خامیاں ہیں اور تم کس طرح تباہ ہو سکتے ہو۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو میں بتا دوں کہ تمہارا ڈی ایس ہنڈرڈ چارجر لیول پر ہے اور اس کا لیول ڈاؤن ہوتے ہی تم ناکارہ ہو جاؤ گے اور تمہیں یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ چارجر لیول کا کنٹرول میرے پاس موجود ہے۔ میں نے اسے اپنے وائس کنٹرول پر رکھا ہوا ہے۔ میرے منہ سے نکلنے والے چند الفاظ لیول ڈاؤن کر دیں گے۔ بولو کیا چاہتے ہو''...... ہسل نے ایک داؤ کھیلتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ تمہارے الفاظ سے لیول کیسے ڈاؤن ہو سکتا ہے''...... ایم سی ون نے کہا۔

''اس کا راز صرف بگ کنگ اور مجھے معلوم ہے۔ بگ کنگ ہلاک ہو چکا ہے اور میں زندہ ہوں اور میری کمر سے فاسٹ چارجڈ کنٹرولر بندھا ہوا ہے۔ اس کی موجودگی میں تمہارا کوئی بھی جارحانہ حملہ مجھ پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ تم نے مرکرین شعاع کا اثر دیکھ لیا''۔ ہسل نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر میرے لئے تمہارا خاتمہ لازمی ہو گیا ہے''...... ایم سی ون نے کہا۔

''کر کے دیکھ لو۔ جیسے ہی تم نے مجھ پر کوئی حربہ استعمال کیا۔ میں لیول ڈاؤن کر کے ہمیشہ کے لئے تمہیں ناکارہ کر دوں گا۔ البتہ اگر تم چاہو تو تمہارے ساتھ بارگیننگ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بہرحال بحیثیت ایک سائنس دان میں تم جیسی مشین کو ناکارہ نہیں کرنا چاہتا۔ تم جیسی مشینیں صدیوں میں بھی نہیں بنائی جا سکتیں لیکن جب میری اپنی جان کا مسئلہ ہو گا تو پھر میں یہ بھی کر گزروں گا''...... ہسل نے کہا۔

''تم کیا چاہتے ہو''...... ایم سی ون نے پوچھا اور ہسل کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ وہ صرف اپنی ذہانت سے اس خوفناک روبوٹ کو ذہنی طور پر کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

''میں چاہتا ہوں کہ تم اور میں بیک وقت سی ورلڈ کے بگ کنگ بن جائیں تم روبوٹ بگ کنگ اور میں انسان بگ کنگ''...... ہسل نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ دو بگ کنگ کیسے ہو سکتے ہیں۔ بگ کنگ تو ایک ہی ہوتا ہے''...... مشین نے اپنی فیڈنگ شدہ ذہانت کے بل بوتے پر کہا۔

''تو پھر ایسا کرتے ہیں کہ تم بگ کنگ نمبر ایک بن جاؤ میں بگ کنگ نمبر دو بن جاتا ہوں۔ یہ تو ممکن ہے''...... ہسل نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کا فائدہ تمہیں کیا ہوگا"۔ ماسٹر کنٹرول نے پوچھا۔

"فائدہ صرف اتنا ہوگا کہ تم میرے مشورے کے پابند ہو گے۔ بس میرے لئے اتنا ہی کافی ہے"...... ہسل نے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں مجھ سے مشورہ کرنا ہوگا"...... ایم سی ون نے عین ہسل کے توقع کے مطابق جواب دیا۔

"ایسی صورت میں پھر میں بگ کنگ نمبر ایک ہوں گا اور تم نمبر دو"...... ہسل نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"تو پھر سپیشل کاشن کوڈ بولو تاکہ اس فیصلے پر عمل کیا جا سکے"۔ ہسل نے جلدی سے کہا۔

"اوکے"...... ایم سی ون نے کہا اور چند لمحے کھڑکھڑاہٹ اور سیٹیوں کی ملی جلی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پھر اچانک ایم سی ون میں سے سائرن کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو ہسل نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ وہ ایم سی ون کو ڈاج دینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ مشین نے فریکوئنسی خود ہی بدل لی تھی۔ اب وہ ہسل کے کنٹرول کو تسلیم کر چکی تھی۔ یہ ہسل کی بہت بڑی کامیابی تھی اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور مشین بند کر کے وہ اٹھا اور بگ کنگ کے آفس کی طرف چل پڑا۔

اب دروازے کھل رہے تھے اور وہ مختلف راہداریوں سے بڑے

فاتحانہ انداز میں گزرتا ہوا بگ کنگ کے مخصوص کمرے میں پہنچ گیا۔ خوشی سے اس کی باچھیں کھلی جا رہی تھیں۔ ابھی وہ بگ کنگ کی کرسی پر بیٹھ کر ادھر ادھر کا جائزہ لے رہا تھا کہ سامنے رکھی ہوئی مشین چل پڑی اور ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"بگ کنگ نمبر ون۔ میں فائنل آپریشن کا حکم دے رہا ہوں تاکہ سی ورلڈ کے اصل مقاصد حاصل کئے جا سکیں"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"اوہ نہیں ایم سی ون۔ ابھی حالات سازگار نہیں ہیں۔ جب تک تمام ملکوں میں پھیلی ہوئی ہماری تنظیمیں پوری طرح فعال اور طاقتور نہ ہو جائیں اور پوری دنیا میں ہم روبوٹس فورس نہ پھیلا دیں اور دنیا کا کنٹرول سنبھالنے کے قابل نہ ہو جائیں فائنل آپریشن کامیاب نہیں ہو سکے گا"...... ہسل نے جلدی سے کہا۔

"میں تمہارے مشورے کا پابند نہیں ہوں۔ البتہ معاہدے کے مطابق تم میرے مشورے کے پابند ہو۔ اس لئے میں تمہاری بات نہیں مانتا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"سنو ایم سی ون۔ میں بگ کنگ نمبر ایک ہوں اور چونکہ تم کاشن دے چکے ہو۔ اس لئے اب تم میری اجازت اور مرضی کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔ تمہارا سسٹم ایسا قدم اٹھاتے ہی خود بخود بند ہو جائے گا"...... ہسل نے کہا۔

"اوہ لیکن تم نے تو کہا تھا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"جو میں نے کہا تھا وہ درست ہے۔ سنو ایم سی ون کوئی مشین کبھی کسی انسان کے ذہن تک نہیں پہنچ سکتی۔ اب تم دیکھو کہ میں نے کس طرح تمہارے ساتھ ذہانت کا کھیل کھیلا اور تم میرے داؤ میں آ کر کاشن دے بیٹھے۔ اب میں بگ کنگ ہوں میرے حکم کے بغیر تم کوئی اقدام نہیں کر سکتے۔ اگر یقین نہ آئے تو کر کے دیکھ لو"...... ہسل نے فاتحانہ انداز میں کہا تو جواب میں چند لمحے گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر یکلخت خاموشی چھا گئی۔

"تم درست کہہ رہے ہو بگ کنگ۔ تم نے مجھے کنٹرول کر لیا ہے۔ ٹھیک ہے پھر کبھی موقع آئے گا"...... ایم سی ون کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی اور ہسل بے اختیا ہنس پڑا۔

"مجھے فارن رپورٹس بھیجو تاکہ میں سب کو ہدایات دے سکوں۔ اٹ از مائی آرڈر"...... ہسل نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین خاموش ہو گئی۔ دوسرے لمحے میز کی سطح کا ایک حصہ ڈھکن کی طرح اٹھا اور یکے بعد دیگرے پانچ فائلیں باہر آ گئیں۔

ہسل نے ایک فائل کھول کر اسے پڑھنا شروع کر دیا یہ بیرونی سیکشن کی طرف سے سی ورلڈ کے لئے مختلف رپورٹیں تھیں۔ ابھی ہسل پہلی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اچانک ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"بگ کنگ۔ بیس ون سیکشن نمبر سکس سے مجھے کچھ انسانوں کی

موجودگی کی رپورٹ ملی ہے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"بیس ون سیکشن نمبر سکس۔ یہ کون سا سیکشن ہے"...... ہسل نے چونکتے ہوئے پوچھا اور ایم سی ون نے اسے بیرونی کمرے کے متعلق بتا دیا۔

"میں اس سیکشن کو آن کر رہا ہوں۔ آپ چیک کریں اور مجھے حکم دیں"...... ایم سی ون نے کہا اب واقعی وہ مکمل طور پر ہسل کے کنٹرول میں آ چکا تھا اور دوسرے لمحے مشین کے اوپر لگی ہوئی سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے اور پھر ایک منظر ابھر آیا اس منظر کو دیکھتے ہی ہسل بری طرح کرسی سے اچھل پڑا۔

یہ ایک راہداری تھی جس میں دو عورتیں اور دس مرد تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ یہ وہی گروپ تھا۔ جو بگ کنگ کے ساتھ بے ہوش ہو کر سمندر میں جا گرا تھا۔ لیکن اب وہ ہسل کو صحیح سلامت نظر آ رہا تھا اور سب افراد نہ صرف صحیح سلامت نظر آ رہے تھے بلکہ سی ورلڈ میں بھی موجود تھا۔ بگ کنگ اسے عمران گروپ کہتا تھا۔

"یہ لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے"...... ہسل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ انسان بیس ون سیکشن سے آئے ہیں۔ یہ بیس ون سیکشن میرے کنٹرول سے باہر ہے۔ یہ وہاں سے نکلنے پر میری رینج میں آئے ہیں۔ اب ان کے متعلق کیا حکم ہے"...... ایم سی ون نے

پوچھا۔

"سنو۔ انہیں کسی ایسے کمرے میں قید کر دو جہاں میں ان سے پوچھ گچھ کر سکوں اور مجھے کوئی خطرہ بھی نہ ہو"...... ہسل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اسے دراصل خیال آ گیا تھا کہ یہ لوگ بگ کنگ کے ساتھ بے ہوش ہو کر سمندر میں گرے تھے۔ اگر یہ زندہ سی ورلڈ میں واپس آ سکتے ہیں تو پھر بگ کنگ جو کہ بے پناہ طاقتوں کا مالک بھی تھا لازماً زندہ ہو گا۔ اور ایسی صورت میں اس کا بگ کنگ کا عہدہ سخت خطرے میں تھا بلکہ بگ کنگ نے تو اسے فوراً ہلاک کر دینا ہے۔ کیونکہ بگ کنگ کی زندگی میں اس کی جگہ لینا تنظیم سے غداری تھی۔ اس لئے وہ ان سے پوچھ گچھ کر کے تسلی کر لینا چاہتا تھا۔

"لیس بگ کنگ۔ میں انہیں بلیو روم میں پہنچا دیتا ہوں۔ یہ جب تک وہاں رہیں گے بے حس رہیں گے صرف ان کا ذہن اور زبان کام کر سکے گی۔ آپ وہاں ان سے آسانی سے پوچھ گچھ کر سکتے ہیں"...... ایم سی ون نے کہا۔ ہسل نے دیکھا کہ راہداری میں بھاگتے ہوئے ان افراد کے گرد ہلکے سفید رنگ کا دھواں تیزی سے پھیلتا گیا اور پھر وہ مری ہوئی مکھیوں کی طرح وہیں راہداری میں ہی ڈھیر ہوتے گئے۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر غائب ہو گیا۔ اب سکرین پر جھماکے سے ہوتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا منظر ابھر آیا۔ یہ ایک خاصے بڑے کمرے کا منظر

تھا۔ جس کی دیواروں چھت اور فرش کا رنگ گہرا نیلا تھا۔ اس کمرے کے فرش پر عمران گروپ لاشوں کی صورت میں پڑا ہوا تھا۔ ان سب کی آنکھیں بند تھیں۔

"یہ سب دس منٹ بعد خود بخود ہوش میں آ جائیں گے"...... ایم سی ون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین بند ہو گئی۔ ہسل کرسی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرا اطمینان جھلک رہا تھا۔ اس نے اپنی ذہانت کے بل بوتے پر نہ صرف ایم سی ون کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی ایم سی ون کے ذریعے بے ہوش کرا دیا تھا۔ وہ اب جب چاہتا ان سب کو آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا۔

"عمران"...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"اگر تنویر اور باقی سب نہ ہوتے تو جس انداز میں تم نے میرا نام لیا ہے میں جواباً تمہیں جانِ عمران کہتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ فضول باتیں نہ کرو"...... جولیا نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"تو کیا کروں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اب کچھ کرنا بھی ہے یا اسی طرح دروازے کو دیکھتے رہو گے"...... جولیا نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جولیا۔ تم اب بدذوق ہوتی جا رہی ہو۔ دیکھو کتنا خوبصورت دروازہ ہے۔ میں اس کی ساخت پر غور کر رہا تھا کہ اپنا گھر بنواؤں گا تو اس میں ایسا ہی دروازہ لگواؤں گا"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"کیا خاصیت ہے اس دروازے میں"...... جولیا نے اور زیادہ جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب میں اور میری بیوی کمرے میں جائیں گے تو پھر یہ دروازہ کھل ہی نہیں سکے گا۔ اور تنویر میری طرح اس دروازے کو گھورتا ہی رہ جائے گا"...... عمران نے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یو شٹ اپ"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے انداز میں شرماہٹ تھی جبکہ تنویر نے منہ پھیر لیا۔

"تمہیں تو بس یہی بکواس کرنی آتی ہے"...... جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"مجھے تو بہت کچھ آتا ہے لیکن بس رقیب سفید سے ڈر لگتا ہے"...... عمران جو پوری طرح موڈ میں تھا نے کہا اور جولیا یوں آگے کی طرف بڑھی جیسے عمران پر جھپٹ رہی ہو۔ عمران تیزی سے آگے کی طرف بڑھا اور پھر سیدھا اس دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔

"ارے میں خواہ مخواہ اس دروازے کی تعریف کر رہا تھا"۔ عمران کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس نے جھک کر دروازے کے ساتھ دیوار میں نصب ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی دروازے پر چمکنے والی سرخ رنگ کی لہریں

غائب ہوگئیں۔ بٹن اتنا چھوٹا تھا کہ صرف قریب سے ہی نظر آ سکتا تھا۔ اس لئے وہ اب تک عمران کی نظروں پر نہ چڑھا تھا۔

لہروں کے ختم ہوتے ہی دروازہ خودبخود کھل گیا۔ سامنے ایک طویل راہداری نظر آ رہی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر پہلے اپنا ایک ہاتھ راہداری میں آگے کر دیا۔ جب اس کے ہاتھ بڑھانے کا کوئی ردعمل نہ ہوا تو وہ دروازہ کراس کر گیا۔ اور پھر باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دروازہ کراس کر کے راہداری میں پہنچ گئے۔

"جلدی کرو۔ ہمیں فوراً کسی محفوظ جگہ پہنچنا ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر وہ بے آواز قدموں سے دوڑنے لگا۔ ابھی انہوں نے آدھی راہداری کراس کی ہوگی کہ اچانک ان کے گرد سفید رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا یہ دھواں اس قدر اچانک اور تیزی سے پھیلا تھا کہ جب تک وہ اس کی موجودگی سے آگاہ ہوتے دھواں ان کی سانسوں کے ساتھ ان کے پھیپھڑوں میں پہنچ گیا اور پھر عمران کو یکلخت راہداری گھومتی ہوئی دکھائی دی اور پھر اس کے ذہن پر اندھیروں نے یلغار کر دی۔

پھر جب تاریکی کا پردہ اس کے ذہن سے غائب ہوا تو اس نے اپنے آپ کو نیلے رنگ کے ایک کمرے میں پڑا ہوا دیکھا۔ اس کمرے کی دیواریں اور چھت گہرے نیلے رنگ کی تھی۔ عمران نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ جسم پوری طرح بے حس ہو چکا تھا۔ وہ صرف اپنی گردن

ادھر ادھر موڑ سکا تھا۔

گردن سے نیچے اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے جسم موجود ہی نہ ہو اور گردن موڑ کر اس نے دیکھا تو اس کے سب ساتھی فرش پر اسی کی طرح پڑے ہوئے تھے اور وہ سب بھی اسی کی طرح گردنیں موڑ موڑ کر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے"...... صفدر نے کہا۔

"نیلی جنت میں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن بگ کنگ تو ختم ہو چکا ہے۔ پھر یہ سب کچھ کس نے کیا ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اندر موجود لوگوں میں سے کسی نے بگ کنگ کا عہدہ سنبھال لیا ہوگا۔ یہاں صرف بگ کنگ ہی تو نہیں تھا یا پھر یہ کام ایم سی ون کا بھی تو ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں"...... صفدر نے کہا۔

"ہمارا سارا اسلحہ بھی غائب ہے۔ ہمیں مکمل طور پر نہتا کر دیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ویسے عمران اگر سوچا جائے تو ہم احمقوں کا ایک گروہ ہی لگ رہے ہیں۔ نہ ہمارے پاس کوئی ہتھیار ہیں اور نہ ہی کوئی ایسا سامان جس سے ہم سی ورلڈ کو تباہ کر سکیں اور سی ورلڈ بھی ایسا جو کمپیوٹر کنٹرول ہو"...... جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"تم نے وہ مصرعہ نہیں سنا ہوا کہ مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا

ہے سپاہی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس کے سوا وہ اور کہہ بھی کیا سکتا تھا۔ لیکن اس کی بات کا جواب ملنے سے پہلے ہی ان کے سامنے موجود نیلے رنگ کی دیوار میں ایک کھٹاکے سے دروازہ نمودار ہوا اور دوسرے لمحے ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی کمر کے ساتھ ایک باکس بندھا ہوا تھا۔ چہرے مہرے سے وہ کوئی سائنس دان ہی لگتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"تو تم لوگ نہ صرف زندہ بچ گئے بلکہ واپس سی ورلڈ میں داخل ہونے میں کامیاب بھی ہو گئے"...... آنے والے نے ان کے سامنے پہنچ کر کہا۔

"اگر یہ سی ورلڈ ہے تو پھر تمہاری بات درست ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو تمہیں معلوم نہیں کہ یہ سی ورلڈ ہے"...... آنے والے نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں سکڑ سی گئی تھیں۔

"معلوم تو تھا لیکن میں نے سوچا کہ تصدیق کر لوں۔ ویسے جناب کی تعریف کیا ہے۔ میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ مہذب افراد بات چیت کرنے سے پہلے اپنی تعریف ضرور کرتے ہیں اگر وہ کسی تعریف کے قابل ہوں تو ورنہ احمقوں کی طرح سر ہلاتے رہ جاتے ہیں"...... عمران کی زبان پوری روانی سے چل رہی تھی۔

میں بگ کنگ ہسل ہوں"...... آنے والے نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ویسے عمران کی بات سن کر اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی تھی اور اس کی مسکراہٹ نے عمران کو اس کی ٹائپ سمجھنے میں خاصی مدد دی۔

"یہاں سی ورلڈ میں کتنے بگ کنگ ہیں۔ میرے خیال میں تو یہ سی ورلڈ نہیں بلکہ بگ کنگ بنانے والی کوئی فیکٹری ہے"...... عمران نے کہا اور اس بار ہسل بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا خیال غلط ہے۔ میں اکیلا ہی بگ کنگ ہوں۔ پہلا بگ کنگ تو تمہارے ساتھ ہی سمندر میں جا گرا تھا"...... ہسل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اس سی ورلڈ میں بگ کنگ بننے کے لئے کیا تم ہی رہ گئے تھے"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی مجبوری تھی۔ ایم سی ون نے سی ورلڈ پر اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ لیکن میں اس باکس کی وجہ سے بچ گیا اور پھر میں نے اپنی ذہانت سے اس خوفناک روبوٹ کو شکست دے کر اس کا کنٹرول سنبھال لیا۔ لیکن تم لوگ کیسے اندر داخل ہوئے اور بگ کنگ کہاں ہیں"...... ہسل نے کہا۔ وہ اطمینان سے ساری باتیں اس لئے کر رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی حرکت بھی کرنے سے معذور ہیں اور وہ جب چاہے ایک اشارے سے انہیں جلا کر راکھ کر سکتا ہے۔

"لیکن پہلے بگ کنگ کی موجودگی میں تم کیسے بگ کنگ بن سکتے ہو"...... عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"پہلے بگ کنگ کی موجودگی میں۔ کیا مطلب۔ وہ تو بے ہوشی کے دوران ہی ختم ہو چکا ہو گا"...... ہسل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ کیونکہ اس کے ذہن میں آنے والا خیال کہ انہیں اب تک زندہ اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ بگ کنگ کے متعلق تسلی کر لی جائے۔ درست ثابت ہوا تھا۔

"ارے تو تمہیں علم ہی نہیں ہے کہ بے ہوش ہو جانے کے بعد تمہارے بگ کنگ پر کیا گزری۔ اسے ایکریمین بحریہ کی ایک آبدوز نے بچا لیا۔ ہم بھی اس کے ساتھ ہی بچ گئے تھے پھر میں نے تمہارے بگ کنگ سے ایک معاہدہ کر لیا۔ بگ کنگ کمپیوٹر پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے اس کا سپریم کوڈ بھی بدلنا چاہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سپریم کوڈ۔ اوہ۔ مگر وہ کہاں ہے۔ سی ورلڈ میں تو نہیں ہے۔ اگر یہاں ہوتا تو تمہاری طرح ایم سی ون مجھے اس کی بھی اطلاع دے دیتا کہ وہ زندہ ہے"...... ہسل نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی سی ورلڈ میں نہیں ہے۔ لیکن معاہدے کے تحت اس نے مجھے ایک ایسا کام سونپا ہے جو میں نے کرنا ہے اور اس کام کے ہوتے ہی بگ کنگ سی ورلڈ میں واپس آ کر یہاں پر قبضہ کر

لے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم نے کیا کام کرنا ہے"...... ہسل نے چونک کر پوچھا۔

"تم سائنس دان ہو تو تم اچھی طرح جانتے ہو گے کہ سپریم کوڈ کو تبدیل کرنے کے لئے کتنے پرزے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ پرزے ویسے تو سی ورلڈ کے اندر نہیں آ سکتے کیونکہ کمپیوٹر انہیں چیک کر لے گا۔ اس لئے معاہدہ یہ ہوا ہے کہ یہ سب پرزے ہم ساتھ لے کر جائیں۔ چنانچہ اب یہ پرزے ہمارے جسموں کے اندر موجود ہیں۔ اور بگ کنگ چونکہ بے حد شکی مزاج واقع ہوا ہے۔ اس لئے اس نے ان پرزوں کے ساتھ ڈبلیو ٹی بم بھی فکس کر دیئے ہیں تاکہ اگر تم انہیں غلط جگہوں پر لگانا چاہو تو یہ پھٹ جائیں گے اور یہ تو تم اچھی طرح جانتے ہو گے کہ ڈبلیو ٹی بم اکیلا ہی بے پناہ طاقت رکھتا ہے۔ پھر یہ بم ایک دوسرے سے کراوٹ ریز کے ذریعے منسلک کر دیئے ہیں۔ اگر ایک بم پھٹتا ہے تو سب پھٹ جائیں گے۔ یہ پرزے صرف ایگرو کام روم کے مخصوص ٹمپریچر میں ہی نکالے جا سکتے ہیں۔ وہاں ڈبلیو ٹی بم خود بخود بے ضرر ہو جائیں گے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ڈبلیو ٹی بم۔ کراوٹ ریز۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کبھی ان کا نام تک نہیں سنا"...... ہسل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''پھر تم کیسے سائنس دان ہو۔ تمہیں ڈگری لینے کے لئے یونیورسٹی میں داخلہ لے لینا چاہئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس معاہدے سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا''...... ہسل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''اس معاہدے کے تحت ہمیں یہ فائدہ ہو گا کہ بگ کنگ سی ورلڈ کے آئندہ تمام منصوبوں میں ہمارے ملک پاکیشیا کے خلاف کبھی کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ باقی دنیا سے ہمیں کوئی مطلب نہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں تمہیں یہاں سے نکال دوں گا۔ باہر جا کر ہم کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں کرتے۔ یہ تمہارا مسئلہ ہے''...... ہسل نے کہا۔

''تم نے ایم سی ون پر قبضہ کر لیا۔ جب کہ اس کی گردن میں لگی ہوئی چپ کو نکالے اور اس چپ کو مین کنٹرول روم کی سپیشل ہائرک مشین سے پروگرامنگ تبدیل کئے بغیر ایسا نہیں ہو سکتا''۔ عمران نے اچانک بات بدلتے ہوئے کہا۔

''میں نے اسے ذہنی عیاری سے شکست دے کر اسے سپیشل کاشن دینے پر مجبور کر دیا۔ اور سپیشل کاشن دینے کے بعد وہ خود بخود میرا ماتحت ہو گیا''...... ہسل نے کہا۔

''اوہ کتنی دیر ہو گئی ہے''...... عمران کے لہجے میں اس قدر

تشویش نمایاں تھی کہ ہسل بھی چونک پڑا۔

''دو گھنٹے ہو چکے ہیں۔ کیوں''...... ہسل نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو صرف ایک گھنٹہ باقی رہ گیا مسٹر ہسل۔ تم ابھی تک کمپیوٹر سائنس میں طفل مکتب ہو۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ سپیشل کاشن کی لمٹ صرف ایک سو اسی منٹ ہوتی ہے۔ اس کے بعد ایم سی ون خود بخود فعال ہو جائے گا اور تم جانتے ہو کہ اس کے بعد ایم سی ون تمہارا کیا حشر کرے گا۔ یہ مشینی روبوٹ جذبات اور رحم سے عاری ہوتے ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... ہسل نے متذبذب سے لہجے میں کہا۔ جیسے وہ عمران کی بات پر یقین کرنا بھی چاہتا ہو اور نہیں بھی۔

''سنو ہسل مجھے تمہارے پہلے بگ کنگ سے کوئی دلچسپی نہیں مجھے تو صرف اپنے ملک سے دلچسپی ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ تم پاکیشیا کو نقصان نہیں پہنچاؤ گے تو یہی معاہدہ میں تمہارے ساتھ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ابھی ایک گھنٹہ باقی ہے۔ اس ایک گھنٹے کے دوران سپریم کوڈ بدلا جا سکتا ہے اور ایم سی ون کی میموری چپ نکال کر اس کی ری پروگرامنگ کی جا سکتی ہے۔ اور اس طرح تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بگ کنگ بن جاؤ گے''...... عمران نے فوراً اسے چکمہ دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ پاکیشیا کو کبھی سی ورلڈ سے نقصان نہیں پہنچے گا"...... ہسل نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر ہمیں فوراً سوپر کنٹرولنگ روم میں پہنچا دو۔ تاکہ وہاں پرزے نکال کر سپریم کوڈ بدل دیا جائے اور وقتی طور پر ایم سی ون کو آف کر کے اس کی گردن میں موجود میموری چپ نکال دی جائے۔ اس کے بعد ہم اسے مین کنٹرول روم میں لے جائیں گے اور پھر اسے ری پروگرام کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں"...... ہسل نے کہا اور تیزی سے گھوم کر وہ اس کمرے سے باہر نکل گیا اور عمران کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے اپنی ذہانت سے پورے گروپ کو فوری موت کے منہ سے نکال لیا تھا۔ ہسل ذہین ضرور تھا لیکن اس قدر بھی نہ تھا کہ عمران کا مقابلہ کر سکتا۔ عمران نے فرضی اور خود ساختہ ریز اور بموں کا نام لے کر اسے آسانی سے احمق بنا لیا تھا۔

ابھی ہسل کو گئے ہوئے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اچانک کمرے کی چھت سے دھوئیں کا بھبکا سا نکلا اور دوسرے لمحے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں توانائی کی لہریں سی دوڑنے لگیں تو عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ بار بار اپنے آپ کو جھٹکے دے کر اپنا دوران خون ٹھیک کر رہے تھے۔

"آؤ میرے ساتھ"...... اسی لمحے دروازے سے ہسل کی آواز سنائی دی تو عمران سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ ظاہر ہے باقی ساتھیوں نے اس کی پیروی ہی کرنی تھی۔

"میں نے ایم سی ون کو تم پر اس وقت تک حملہ کرنے سے روک دیا ہے جب تک تم مجھ پر حملہ نہیں کرتے۔ اگر تم نے مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو ایک لمحے میں ایم سی ون تمہیں ہلاک کر دے گا"...... ہسل نے مڑ کر اونچی آواز میں کہا۔

"ارے ہمیں پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ ہم تم پر حملہ کر کے اپنی موت کو آواز دیں جبکہ اس معاہدے کی بدولت ہمارا ملک بھی بچ رہا ہو اور ہم بھی"...... عمران نے کہا اور ہسل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بڑی راہداری میں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچتے ہی عمران نے یوں سر ہلایا جیسے سب کام اس کی مرضی کے مطابق ہوا ہو۔ اس نے جان بوجھ کر اس خاص روم کا نام لیا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہاں موجود مشین میں تبدیلی کر کے وہ کمپیوٹر آئی کو اس سیکشن کی حد تک اندھا کر چکا تھا۔

"اب نکالو وہ پرزے"...... ہسل نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"ہاں لیکن"...... اچانک عمران کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا"...... ہسل نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے بتایا تھا کہ اس باکس کی وجہ سے تم ایم سی ون کے حملے سے بچ گئے لیکن اب اس باکس کی یہاں موجودگی خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔ بم پھٹ بھی سکتے ہیں۔ تم ایسا کرو اسے کمر سے اتار کر باہر رکھ آؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں یہاں اکیلے چھوڑ کر باہر نہیں جانا چاہتا۔ البتہ میں اس کا بٹن آف کر دیتا ہوں"...... ہسل نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس باکس کی سائیڈ میں لگا ہوا چھوٹا سا بٹن پریس کر دیا اور پھر اس کا ہاتھ جیسے ہی باکس سے علیحدہ ہوا عمران بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور پلک جھپکنے میں اس نے اس کے دونوں ہاتھ مروڑ کر اس کے عقب میں کر دیئے اور اپنا ایک بازو اس کی کمر پر رکھ کر اس کے بازوؤں کو پیچھے کی طرف کھینچ لیا۔ ہسل کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

"حملہ کرو ایم سی ون انہیں مار ڈالو"...... ہسل نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یہاں تمہارا ایم سی ون ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا احمق آدمی۔ صفدر جلدی سے اس کی کمر سے یہ باکس اتار دو"...... عمران نے کہا اور صفدر نے پھرتی سے اس کی کمر میں بندی ہوئی بیلٹ کھولی اور باکس ہٹا لیا۔ اسی لمحے عمران نے اپنے بازو کو ایک زوردار جھٹکا دیا تو ہسل کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکل گئی اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔ عمران نے اسے اچھال کر فرش پر گرا دیا تو وہ

فرش پر اوندھے منہ بے حس و حرکت پڑا رہ گیا۔

"یہ باکس مجھے دو"...... عمران نے کہا اور صفدر کے ہاتھ سے وہ بیلٹ لے کر اپنی کمر سے باندھ لی اور پھر اس کا وہ چھوٹا سا بٹن آن کر دیا۔

"یہ زندہ ہے یا مر چکا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اگر یہ مر چکا ہوتا تو ایم سی ون حرکت میں آ جاتا۔ مکمل کنٹرول حاصل ہوتے ہی یہ کمرہ بھی اس کی رینج میں آ جاتا۔ اس لئے تو میں نے اسے مارا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اب ہماری جنگ ماسٹر کمپیوٹر ایم سی ون سے شروع ہو گئی۔ ایسے کمپیوٹر سے جو انتہائی خوفناک اور طاقتور ہے۔ اس کمرے سے باہر نکلتے ہی ایم سی ون کو معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہوا ہے۔ اور وہ حرکت میں آ جائے گا۔ اور تم جانتے ہو یہاں کی ایک ایک اینٹ اس کے کنٹرول میں ہے۔ تم سب اس کمرے میں رہو۔ میں باہر جاؤں گا۔ اس باکس کی وجہ سے ایم سی ون کا کوئی حربہ مجھ پر نہ چل سکے گا۔ اور جب تک یہ ہسل زندہ ہے۔ یہ کمرہ بھی محفوظ رہے گا۔ اب میں نے اس ایم سی ون پر کنٹرول حاصل کرنا ہے"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا بیگ کھول کر ایک عجیب ساخت کی گن نکال لی تھی جس کے ساتھ ایک پمپ لگا ہوا تھا۔ اس پمپ میں سیاہ رنگ کا محلول بھرا ہو

تھا۔

"اگر تم نے سب کچھ اکیلے ہی کرنا تھا تو ہمیں ساتھ لگائے رکھنے کا فائدہ۔ ہمیں بتاؤ ہم نے کیا کرنا ہے"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو میں یہاں رہ جاتا ہوں تم باہر چلے جاؤ"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے کے پاس پہنچتا اچانک کمرہ یوں لرزنے لگا جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔

"دیواروں کے ساتھ لگ جاؤ"...... عمران نے چیخ کر کہا۔ اور وہ سب اچھل کر اپنی اپنی سائیڈ کی دیواروں کے ساتھ لگ گئے۔ اسی لمحے کمرے کا فرش درمیان سے تیزی سے کھلا اور پلک جھپکنے میں واپس بند ہو گیا۔ اس دوران ہسل غائب ہو چکا تھا۔

"آؤ اب باہر چلیں۔ اب یہاں رکنا بے کار ہے۔ ایم سی ون اب پھر سپریم کنٹرولر بن چکا ہے"...... عمران نے چیخ کر کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کے قریب جاتے ہی دروازہ کھلا اور عمران نے راہداری میں چھلانگ لگا دی۔

اس کے ساتھیوں نے بھی اس کے پیچھے ہی راہداری میں چھلانگ لگائیں لیکن دوسرے لمحے پوری راہداری عمران کے ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھی۔ موت کے خوف میں ڈوبی ہوئی چیخیں۔

ڈی کنگ کنٹرول روم میں بیٹھا اسکرین پر روبوٹس بنانے والی مشینوں کو کام کرتے دیکھ رہا تھا۔ اس کے قریب دوسری کرسی پر ایس کنگ بیٹھا ہوا تھا۔ ڈی کنگ اور ایس کنگ سی ورلڈ ٹو کے جس سیکشن میں موجود تھے وہاں سے ای کنگ کا سیکشن بالکل الگ تھا اور چونکہ ای کنگ ان سے اپنے سیکشن میں آرام کرنے کا کہہ کر گیا تھا اس لئے وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اس کے سیکشن میں کیا ہوا ہے اور ای کنگ کا کیا حشر ہوا ہے۔ وہ دونوں خاموشی سے اسکرین کی طرف دیکھ رہے تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ دونوں چونک پڑے۔ اور چونکہ یہ ایس کنگ کا سیکشن تھا اس لئے ایس کنگ نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ایس کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رائز بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیوں کال کیا ہے ڈاکٹر رائز"...... ایس کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے شاید اس وقت ڈاکٹر رائز کا کال کرنا ناگوار گزرا تھا۔ ڈاکٹر رائز کا الگ سیکشن تھا جہاں وہ کنٹرولنگ کمپیوٹروں کے ذریعے تمام مشینری کو ساتھ ساتھ چیک کرتا رہتا تھا اور اگر کسی مشین یا روبوٹ میں کوئی خرابی پیدا ہو جاتی تو وہ اسے ٹھیک کرتا تھا۔

اس طرح کام میں رکاوٹ پیدا نہ ہوتی تھی اور کام تیزی سے آگے بڑھتا رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی کال آنے پر ایس کنگ کو حیرت بھی ہو رہی تھی کیونکہ سی ورلڈ کی تمام مشینری اوکے تھی اور مسلسل کام جاری تھا۔

دونوں ایم سی ٹو کے تباہ ہونے سے بھی انجان تھے کیونکہ ایم سی ٹو کا دائرہ اختیار الگ تھا اور وہ صرف بگ کنگ کو جوابدہ تھا اور جب سے میجر پرمود اور اس کے ساتھی سی ورلڈ ٹو میں آئے تھے۔ وہ ان کے خلاف کارروائیوں میں مصروف تھا اس لئے انہیں اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔

"ایس کنگ۔ زیرو پورشن کی بلیک ٹنل میں چند افراد موجود ہیں اور وہ مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح سی ورلڈ ٹو کے مین کنٹرول روم کا راستہ تلاش کر سکیں"...... ڈاکٹر رائز کی آواز سنائی دی تو ایس کنگ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے اس طرح چونکتے اور حیرت زدہ ہوتے دیکھ کر ڈی کنگ بھی چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... ڈی کنگ نے کہا تو ایس کنگ نے ہاتھ بڑھا کر فون کا لاؤڈر آن کر دیا تاکہ وہ بھی ڈاکٹر رائز کی باتیں سن سکے۔

"کیا کہہ رہے ہو ڈاکٹر رائز۔ زیرو پورشن میں لوگ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ایس کنگ نے کہا تو یہ بات سن کر ڈی کنگ بھی چونک پڑا اور اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ایس کنگ۔ میرے سیکشن میں زیرو پورشن کو چیک کرنے والی ایک مشین موجود ہے۔ چونکہ سپلائی پہلے زیرو پورشن میں آتی ہے اور پھر اسے یہیں سے میرے سیکشن میں لایا جاتا ہے۔ میں نے اس مشین کو روٹین کے تحت چیک کرنے کے لئے آن کیا تو اسکرین پر مجھے یہ لوگ دکھائی دیئے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ ان کے خلاف تو ایم سی ٹو کام کر رہا تھا پھر وہ یہاں تک کیسے پہنچ گئے"...... ایس کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں ایس کنگ"...... ڈاکٹر رائز کی آواز سنائی دی۔

"کتنے افراد ہیں وہ"...... ایس کنگ نے پوچھا۔

"چھ افراد ہیں"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"کہاں تک پہنچے ہیں وہ"...... ایس کنگ نے پوچھا۔

"ابھی وہ زیرو پورشن کی کراسنگ وال کے پاس ہیں۔ چھ افراد میں ایک عورت بھی شامل ہے جبکہ پانچ افراد نوجوان مرد ہیں"۔ ڈاکٹر رائز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ ریئلی ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے مین کنٹرول روم کا راستہ ڈھونڈ نکالا ہے جبکہ یہ سب اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب وہ ای کنگ کے سیکشن کو پار کرلیں اور ایسا ممکن ہی نہیں تھا کیونکہ ایم سی ٹو ان کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ایم سی ٹو کو ان کا پتہ چل چکا ہوتا اور وہ انہیں وہیں ہلاک کر دیتا"...... ایس کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ زندہ ہیں اور ای کنگ کے سیکشن سے آگے نکل آئے ہیں تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ کس قدر سخت جان اور خطرناک ہیں"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ہم یہاں سے تو ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔ وہ ای کنگ کے سیکشن میں ہیں۔ انہیں ای کنگ ہی آگے جانے سے روک سکتا ہے"...... ایس کنگ نے کہا۔

"میں نے ای کنگ سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے جناب لیکن ای کنگ سے میرا رابطہ قائم نہیں ہو رہا ہے اور آپ کو یہ سن کر بھی حیرت ہوگی کہ میں نے ان کے بارے میں ایم سی ٹو کو بھی رپورٹ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ایم سی ٹو بھی خاموش ہے۔ وہ بھی مجھے کوئی جواب نہیں دے رہا ہے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ای کنگ اور ایم سی ٹو خاموش ہیں۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ ای کنگ تو ہوسکتا ہے کہ اپنے بیڈ روم میں آرام کرنے چلا گیا ہو۔ جب وہ آرام کرنے چلا جاتا ہے تو پھر وہ صرف اور صرف بگ کنگ کی کال سنتا ہے کسی اور کی بات سننا بھی وہ گوارا نہیں کرتا لیکن ایم سی ٹو کو تو یہاں حفاظت کے طور پر بھیجا گیا ہے۔ اس کا کام ہے سی ورلڈ ٹو کی حفاظت کرنا اور دشمنوں کا خاتمہ کرنا ہے پھر وہ تمہاری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہا ہے ایس کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے جناب"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"کیوں سمجھ نہیں آ رہا ہے نانسنس۔ تم دوبارہ اس سے رابطہ کرو اور اسے ان افراد کے بارے میں بتاؤ۔ وہ تمہاری بات ضرور سنے گا اور ان افراد کے خلاف ایکشن لے گا"...... ڈی کنگ نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں متعدد بار کوشش کر چکا ہوں جناب۔ میں نے ایم سی ٹو کو سپیشل کال کرنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن اس سے کسی طرح بھی رابطہ نہیں ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ایسا کیسے ممکن ہے"...... ایس کنگ نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"کہیں ان افراد نے ای کنگ کو ہلاک اور ایم سی ٹو کو تباہ تو

نہیں کر دیا ہے''...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ای کنگ تک پہنچنا اور ایم سی ٹو کو تباہ کرنا کیسے ممکن ہے۔ ایم سی ٹو ایک طاقتور اور خوفناک مشینی روبوٹ ہے جو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے اور اپنے فیصلوں پر عمل بھی کر سکتا ہے۔ وہ ناقابل شکست بھی ہے جسے کوئی انسان کسی بھی صورت میں تباہ نہیں کر سکتا ہے''...... ایس کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ جناب۔ ایم سی ٹو انسانی ہاتھ کا بنا ہوا روبوٹ ہے اور کوئی بھی مشین جو انسانی ہاتھوں سے بنی ہوئی ہو کسی بھی حال میں ناقابل شکست نہیں ہو سکتی۔ اگر اسے بنایا جا سکتا ہے تو اسے تباہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ دونوں کنگز مجھے اجازت دیں تو میں الیکٹرک بلیو ریز فائر کر کے ای کنگ کے سیکشن کو چیک کروں۔ اس ریز سے پورا سیکشن میری نظروں کے سامنے آ جائے گا اور مجھے پتہ چل جائے گا کہ ای کنگ کہاں ہیں اور ایم سی ٹو کس پوزیشن میں ہے''...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

''کیا یہ کام تم ای کنگ کی نظروں سے چھپا کر کر سکتے ہو۔ اسے اس بات کا پتہ نہ چلے کہ اس کے سیکشن کو الیکٹرک بلیو ریز سے چیک کیا جا رہا ہے''...... ایس کنگ نے پوچھا۔

''یس ایس کنگ۔ میں ڈبل راڈ لگا کر ریز فائر کروں گا۔ اس سے ریز کا اثر دوگنا ہو جائے گا اور یہ چاروں طرف پھیل جائے

گی۔ ڈبل پاور کی وجہ سے اس ریز کا رنگ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بارے میں ایم سی ٹو کو تو پتہ چل سکتا ہے ڈی کنگ کو نہیں۔ جیسے ہی مجھے کہیں ایم سی ٹو دکھائی دیا تو میں پاور آف کر کے اس سے ڈائریکٹ لنک ہو جاؤں گا''...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم چیکنگ کرو اور پھر ہمیں رپورٹ دو''...... ایس کنگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''حیرت ہے۔ یہ ای کنگ اور ایم سی ٹو آخر کر کیا رہے ہیں کہ ڈاکٹر رائز جیسا آدمی انہیں کال دے اور وہ اس کی کال سننا گوارا نہ کریں۔ بگ کنگ کا ہم تینوں کنگز کے لئے سختی سے حکم ہے کہ ہم کسی اور کی بات سنیں یا نہ سنیں لیکن ڈاکٹر رائز کی ہر کال سنیں اور اسے اگر کسی معاملے میں مدد کی ضرورت ہو تو ہر حال میں اس کی مدد کریں''...... ڈی کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ڈاکٹر رائز ہمارے بعد سی ورلڈ ٹو کی اہم ہستی ہے۔ اسی کی مدد سے یہاں سپیشل سیٹلائٹ ویپن تیار کیا جا رہا ہے جسے سیٹلائٹ کے ذریعے اوپر بھیجا جانا ہے اور پھر یہی وہ انسان ہے جو سیٹلائٹ پر موجود پاور گن کو آپریٹ کر سکتا ہے اور ایک ہی بٹن پریس کرنے سے دنیا کے کسی بھی ملک کو ایک لمحے میں تباہ و برباد کر سکتا ہے اچھا ان باتوں کو چھوڑو۔ فی الحال ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم یہاں سے ان دشمنوں کے خلاف کیا کر سکتے ہیں''...... ایس

کنگ نے کہا۔

''میں نے بھی اس پر سوچا ہے ایس کنگ۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے اس پر عمل کر کے ان لوگوں کو اسی راہداری میں بے حس کیا جا سکتا ہے''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''اچھا۔ وہ کیسے''...... ایس کنگ نے حیران ہو کر پوچھا۔

''یہاں زیرو سیکشن میں ایسا سسٹم موجود ہے کہ اگر اس سسٹم کو آن کر دیا جائے تو اس میں سے بے حس کر دینے والی انتہائی طاقتور گیس فائر ہوتی ہے''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جلدی سے اس کے انتظامات کرو۔ واقعی یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں''...... ایس کنگ نے کہا۔

''او کے''...... ڈی کنگ نے کہا اور پھر وہ اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اسی لمحے اچانک ایس کنگ کو خیال آیا کہ سی ورلڈ ٹو کے سیکورٹی انچارج گریس کو ان افراد کے بارے میں علم کیوں نہیں ہوا اور اس نے انہیں کیوں نہیں روکا اور ان کے بارے میں اطلاع کیوں نہیں دی۔ اس نے تیزی سے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو ایس کنگ نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''مارجر بول رہا ہوں چیف سیکورٹی آفیسر آف سی ورلڈ ٹو''۔

دوسری طرف سے ایک مردانہ اور بھاری آواز سنائی دی۔

''ایس کنگ بول رہا ہوں۔ چیف سیکورٹی انچارج تو گریس تھا پھر تم کون ہو''...... ایس کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایس کنگ۔ دشمنوں نے چیف سیکورٹی آفیسر کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے میں نے نمبر ٹو ہونے کی وجہ سے چیف سیکورٹی آفیسر کا چارج سنبھال لیا ہے''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیسے لوگ ہیں کہ سب کچھ ختم کرتے جا رہے ہیں''...... ایس کنگ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ ڈی کنگ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔

''یس''...... ایس کنگ نے کہا۔

''ڈی کنگ بول رہا ہوں۔ میں نے تمام انتظامات کر دیئے ہیں تم میرے سیکشن میں آ جاؤ۔ میں تمام کارروائی تمہارے سامنے کرنا چاہتا ہوں تاکہ تم انہیں دیکھ بھی سکو''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''تم خود ہی ساری کارروائی کر ڈالو۔ میں بے حد مصروف ہوں۔ اب کام اختتام کے قریب پہنچ چکا ہے''...... ایس کنگ نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا اور پھر تقریباً مزید پانچ منٹ کے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ایس کنگ نے کہا۔

''ڈی کنگ بول رہا ہوں۔ میں نے ان سب کو وہیں راہداری

میں بے حس کر دیا ہے"۔ ڈی کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا

"گڈ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ رئیلی ویری گڈ"...... ایس کنگ نے کہا۔

"ان کا ارادہ بے حد خطرناک تھا۔ یہ سپر میگا بموں کا پورا باکس یہاں زیرو سیکشن میں فائر کرنا چاہتے تھے اس طرح تو مین کنٹرول روم کا راستہ خود بخود سامنے آ جاتا"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"اب تو یہ بے حس ہو گئے ہیں۔ پڑے رہیں"...... ایس کنگ نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔ وہ دراصل ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا جبکہ ڈی کنگ بات لمبی کئے چلا جا رہا تھا۔

"پھر بھی ان کا ہلاک ہونا ضروری ہے ایس کنگ"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"ڈی کنگ تمہیں معلوم تو ہے کہ اس وقت ہم کس قدر مصروف ہیں اور کامیابی کے بالکل قریب ہیں۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم یہ سارا کام پیک اپ کر کے انہیں ہلاک کریں اور پھر ہم کام کو دوبارہ ری اوپن کریں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ایسا کرنے سے ہمارا کام کئی روز آگے جا پڑے گا۔ تم فکر مت کرو اب یہ کچھ نہیں کر سکیں گے"...... ایس کنگ نے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں اس سلسلے میں کوشش کروں"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اپنے سیکشن میں بیٹھے بیٹھے انہیں ہلاک کر

سکتے ہو"...... ایس کنگ نے چونک کر کہا۔

"فوری طور پر تو ایسا نہیں ہو سکتا لیکن ایسا محلول تیار کیا جا سکتا ہے جیسے زیرو سیکشن میں گیس کی طرح فائر کر دیا جائے تو یہ لوگ اسی بے حسی کے عالم میں ہلاک ہو سکتے ہیں"۔ ڈی کنگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جو چاہے کرتے رہو لیکن یہ سن لو کہ اگر تمہاری وجہ سے مشن کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ پڑی تو تمام تر ذمہ داری تم پر ہو گی"...... ایس کنگ نے کہا۔

"تم بے فکر رہو ایس کنگ۔ میں سب سمجھتا ہوں"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"اوکے۔ پھر میری طرف سے تمہیں مکمل اجازت ہے۔ جو چاہے کرتے رہو"...... ایس کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک بار پھر مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ویسے پہلے کی نسبت اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے تیزی سے ایک مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ایس کنگ نے منہ بناتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ایس کنگ بول رہا ہوں"...... اس نے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رائز بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر رائز کی

گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لیس ڈاکٹر رائز۔ کیا رپورٹ ہے"...... ایس کنگ نے سنبھل کر کہا۔

"بہت بری سچویشن ہے ایس کنگ۔ ان افراد نے نہ صرف ای کنگ کو ہلاک کر دیا ہے بلکہ ایم سی ٹو کو بھی تباہ کر دیا ہے"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر رائز نے پریشانی کے عالم میں کہا تو ایس کنگ بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ای کنگ ہلاک ہو گیا ہے اور ایم سی ٹو تباہ کر دیا گیا ہے۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ڈاکٹر رائز۔ تم ہوش میں تو ہو"۔ ایس کنگ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے الیکٹرک بلیو ریز فائر کر کے ای کنگ کے سیکشن کو چیک کیا ہے ایس کنگ۔ ای کنگ کی لاش اس کے دفتر کے قریب ایک راہداری میں پڑی ہوئی ہے جبکہ تباہ شدہ ایم سی ٹو بلیک سیل میں موجود ہے۔ بلیک سیل کی چھت بھی کھلی ہوئی ہے۔ ایم سی ٹو کو میں نے کلوز چیک کیا ہے۔ اس کی آنکھوں پر بلاسٹنگ ریز فائر کی گئی تھی اور پھر اس کی تباہ شدہ آنکھوں پر گن رکھ کر اس کے اندر لگی ہوئی مشینری کو بھی مکمل طور پر جلا دیا گیا ہے جس سے ایم سی ٹو مکمل طور پر ناکارہ ہو چکا ہے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا تو ایس کنگ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"لل لل۔ لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ایم سی ٹو تو ناقابل شکست

اور ناقابل تسخیر تھا"...... ایس کنگ نے جیسے کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا۔

"وہ انتہائی طاقتور اور دنیا کا خوفناک ترین روبوٹ تھا ایس کنگ لیکن اس کے وجود کا کمزور ترین حصہ اس کی آنکھیں تھیں اس کی آنکھوں پر ہی وار کیا گیا تھا اور پھر اسے اس کی آنکھوں سے ہی تباہ کیا گیا ہے۔ ہم ایک طاقتور اور ناقابل تسخیر روبوٹ سے محروم ہو چکے ہیں"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"تو کیا یہ کام انہی افراد کا ہے۔ انہوں نے ہی ای کنگ کو ہلاک کیا ہے اور ایم سی ٹو کو تباہ کیا ہے"...... ایس کنگ نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ان کے سوا یہ کام اور کون کر سکتا ہے"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسے لوگوں کو تو جلد سے جلد ہلاک کر دینا چاہئے ورنہ وہ سی ورلڈ ٹو بھی تباہ کر دیں گے اور ہمیں بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے"...... ایس کنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"لیس ایس کنگ۔ لیکن میں اپنے سیکشن سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ وہ کافی آگے بڑھ گئے ہیں اور کنٹرول روم کے قریب ہیں۔ انہیں آپ یا ڈی کنگ ہی اپنے سیکشنوں سے ہلاک کر سکتے ہیں"...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

"ڈی کنگ ان کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔ اس نے ان

سب کو راہداری میں بے حس و حرکت کر دیا ہے اور وہ اب انہیں ہلاک کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ امید ہے جلد ہی ان سب کا خاتمہ ہو جائے گا''...... ایس کنگ نے کہا۔

''ایسا ہونا ہی بہتر ہے۔ ورنہ ہمارے لئے بگ کنگ کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا''...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ میں خود جا کر ایم سی ٹو کو چیک کروں گا اور اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر وہ ٹھیک ہو گیا تو پھر وہ دوبارہ سے اسی طرح فعال ہو جائے گا جیسے وہ پہلے تھا''...... ایس کنگ نے کہا۔

''ہاں۔ اسے منی آسٹر مشین ہی اب ٹھیک کر کے اصل حالت میں لا سکتی ہے لیکن آسٹر مشین سی ورلڈ ون میں ہے۔ آپ کو یہ مشین وہیں سے منگوانی پڑے گی''...... ڈاکٹر رائز نے کہا۔

''میں منگوا لوں گا۔ پہلے ان افراد کی ہلاکت ہو جائے تب میں بگ کنگ سے خود بات کروں گا اور انہیں ساری صورتحال سے بھی آگاہ کر دوں گا''...... ایس کنگ نے کہا۔

''اوکے''...... ڈاکٹر رائز نے کہا تو ایس کنگ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور ہونٹ بھینچ کر سوچنے لگا کہ وہ بگ کنگ کو کیسے اس بارے میں بتائے۔ یہ سن کر ہی بگ کنگ کو غصہ آ جانا ہے کہ ایک چھوٹا سا گروپ کسی کے قابو میں نہیں آیا اور اس نے نہ صرف ای کنگ کو ہلاک کر دیا ہے بلکہ ایم سی ٹو کو بھی ناکارہ بنا دیا ہے۔

ہسل منہ کے بل فرش پر گرا ہوا تھا۔ اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑ رہی تھیں۔ لیکن اس کا جسم بے حرکت تھا۔ اس لئے سوائے کراہنے کے وہ کچھ اور نہ کر سکتا تھا حتیٰ کہ وہ اپنا سر بھی ہلا نہ سکتا تھا۔ درد اس قدر شدید تھا کہ اس کا ذہن بار بار اندھیرے میں ڈوب جاتا تھا۔ اور پھر شاید درد ہی اسے جھنجھوڑ دیتا تھا۔ لیکن درد کی شدت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی گئی اور پھر جیسے بلب فیوز ہو کر تاریک ہو جاتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں ایک جھماکا ہوا اور اس کا ذہن تاریکی میں مکمل طور پر ڈوب گیا۔ پھر اس کے ذہن میں روشنی بھی جھماکے کی طرح ہی نمودار ہوئی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے اپنے آپ کو ایک بیڈ پر پڑے ہوئے دیکھا۔ ایم سی ون اس کے قریب موجود تھا۔

''تت۔ تت۔ تم۔ یہ میں کہاں ہوں''...... ہسل نے بے اختیار بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر پہلی بار اسے احساس ہوا کہ اس کا

جسم پوری طرح حرکت کر سکتا ہے۔ وہ بالکل نارمل ہو گیا تھا۔

"تم میرے پاس محفوظ ہو ہسل میں تمہیں ماسٹر کمپیوٹر سیل میں لے آیا ہوں"...... ایم سی ون نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ لیکن میں یہاں کیسے پہنچ گیا۔ میں تو......" ہسل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں ان افراد سے میں نے بچایا ہے ہسل۔ اگر میں تمہیں بروقت وہاں سے نہ نکال لاتا تو وہ تمہارا خاتمہ کر دیتے۔ تمہیں ان سے بچانے کے لئے میں نے فوری کارروائی کی تھی۔ تمہارا باکس بھی ناکارہ ہو چکا ہے لیکن میں چونکہ تمہیں کاشن دے چکا ہوں اس لئے بگ کنگ تم ہی ہو"...... ایم سی ون نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ لیکن......" ہسل نے پریشانی کے عالم میں کہنا چاہا۔

"تمہارے حکم پر ان دشمنوں کو بے حس و حرکت کر کے بلیو روم میں پہنچانے کے بعد میں وہیں بلیو روم کے قریب ہی موجود تھا جب میں نے تمہیں دشمنوں کے اس گروپ کے ساتھ وہاں دیکھا پھر اس دشمن عمران نے تمہاری ریڑھ کی ہڈی توڑ کر تمہیں ناکارہ کر دیا اور پھر میں نے اس گروپ کے افراد کی باتیں بھی سنیں۔ چونکہ تم بگ کنگ ون تھے۔ اس لئے میں از خود ان کے خاتمے کا فیصلہ نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے میں نے فوری طور پر تمہیں وہاں سے نکالا اور یہاں لا کر تمہاری ریڑھ کی ہڈی درست کر دی۔ یہ کام بھی اس وجہ سے ممکن ہوا کہ میں روبوٹ کی شکل میں ہوں ورنہ ایسا ہونا ناممکن

تھا۔ تم مکمل طور پر ناکارہ ہو چکے تھے۔ بہرحال اب تم بالکل نارمل ہو"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ تمہارا یہ فیصلہ واقعی درست ہے۔ تم ان سے دور ہی رہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کریں اور چونکہ انہوں نے میرا کنٹرول باکس چھین لیا ہے اس لئے وہ تمہیں یقیناً اس کنٹرول باکس سے کنٹرول کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں اس لئے تم ان کی رینج سے جس قدر دور جا سکتے ہو چلے جاؤ۔ یہی تمہارے لئے اور سی ورلڈ کے لئے بہتر ہو گا"...... ہسل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم اس کی فکر نہ کرو۔ اب وہ مجھے کنٹرول نہیں کر سکیں گے۔ میں نے تمہارے کنٹرول باکس کو مکمل طور پر ناکارہ کر دیا ہے۔ اب وہ اس باکس سے نہ تو مجھے ٹریس کر سکیں گے اور نہ ہی مجھے اپنے کنٹرول میں لے سکیں گے۔ بلکہ اب ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ وہ مجھے اپنے کنٹرول میں لے کر مجھ سے اپنے احکامات پر عمل کرا سکیں۔ میں نے اپنی حفاظت کا بھی بندوبست کر لیا ہے۔ میں مکمل طور پر سائنسی حصار میں ہوں۔ مجھ پر کوئی حربہ کامیاب نہیں ہو سکتا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"لیکن تم چاہتے تو مجھے ختم کر کے مکمل کنٹرول حاصل کر سکتے تھے پھر تم نے ایسا کیوں نہیں کیا"...... ہسل نے مسکرا کر پوچھا۔

"میرے مائنڈ میں فیڈنگ موجود ہے کہ میں دانستہ طور پر بگ کنگ کو ختم نہیں کروں گا۔ پہلے بگ کنگ کو بھی میں نے دانستہ ختم نہ کیا تھا۔ بگ کنگ نے مجھے ان کے خاتمے کا آرڈر دیا تھا اور یہ اور بات ہے کہ بگ کنگ کو یہ خیال نہ رہا تھا کہ ان کے بے ہوش ہوتے ہی وہ خود بھی بے ہوش ہو جائے گا"...... ایم سی ون نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات تھی۔ میں بھی سوچتا رہا ہوں کہ تمہاری ایسی فیڈنگ تو نہیں کی گئی پھر تم نے بگ کنگ کا خاتمہ کیسے کیا۔ وہ عمران گروپ ابھی کنٹرول روم میں ہی ہے"...... ہسل نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ تمہارے فرش میں غائب ہوتے ہی دروازے سے باہر راہداری میں آئے۔ میں نے ان پر فلائس ٹران ریز فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا۔ اور اب وہ دوبارہ بلیو روم میں پہنچ چکے ہیں۔ اب جیسے تم حکم کرو۔ بہرحال آخری فیصلہ تم نے کرنا ہے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"لیکن وہ تو کہتے تھے کہ ان کے جسموں میں بم فٹ ہیں۔ وہ سپیشل کوڈ بدلنا چاہتے تھے"...... ہسل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے ان کی مکمل سکریننگ کی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"اوہ لیکن وہ میرا باکس کہاں ہے جو انہوں نے زبردستی میری

کمر سے اتار لیا تھا"۔ ایک خیال کے تحت ہسل نے چونک کر کہا۔

"کنٹرول باکس"...... ایم سی ون نے کہا۔

"ہاں"...... ہسل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایم سی ون نے اپنا مصنوعی ہاتھ اونچا کیا۔ اس کے منہ پر موجود گیس ماسک پر مختلف رنگوں کی لہریں سی چمکنے لگیں اور پھر اس نے ہاتھ نیچے کر لیا۔ لہریں ختم ہو گئیں۔

"کنٹرول باکس کی نشاندہی نہیں ہو رہی۔ وہ میری رینج میں نہیں آ رہا۔ شاید وہ تباہ ہو چکا ہے۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے اسے مکمل طور پر ناکارہ کر دیا ہے اس لئے اب وہ مجھے اس باکس کے ذریعے اپنے کنٹرول میں نہیں لے سکیں گے لیکن چونکہ تم نے اس باکس کے ذریعے میرے مائنڈ میں پہلے ہی فیڈنگ کر دی تھی اس لئے میں ذہنی طور پر اب بھی تمہارا نمبر ٹو ہوں اور تم میرے لئے بگ کنگ ون ہی ہو"...... ایم سی ون نے کہا۔

"گڈ۔ یہ بتاؤ کہ بلیو روم میں اب کتنے افراد موجود ہیں"۔ ہسل نے پوچھا۔

"گیارہ افراد۔ جن میں دو عورتیں بھی ہیں"...... ایم سی ون نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے ایک آدمی غائب ہے۔ کنٹرول باکس یقیناً اس کے پاس ہو گا"۔ ہسل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کنٹرول باکس کی وجہ سے ہی شاید وہ میری رینج میں نہیں

آ رہا۔ اب اسے کیسے تلاش کیا جائے''...... ایم سی ون نے پوچھا۔

''ایس ایس ٹی ریز پاور آن کر دو۔ چونکہ اب مجھے تمہارے متعلق تسلی ہو چکی ہے۔ اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ اس ریز کے آن ہوتے ہی کنٹرول باکس تمہاری رینج میں آ جائے گا اور اس کنٹرول باکس کی مدد سے اس بات کا بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ آدمی کہاں پر موجود ہے''...... ہسل نے کہا اور ایم سی ون کا ہاتھ اوپر کو اٹھا اور ماسک پر ایک بار پھر بجلیاں سی چمکنے لگیں۔

''اوہ ہاں وہ رینج میں آ گیا ہے۔ وہ کی روم کی طرف بڑھ رہا ہے''...... ایم سی ون نے اپنی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''کی روم۔ اوہ۔ یہ تو مین آپریشن روم ہے۔ اسے ختم کر دو''۔ ہسل نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ایم سی ون کا اٹھایا ہوا ہاتھ اور زیادہ اٹھ گیا۔ اور اس کے اندر سے گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ چند لمحوں بعد آوازیں بند ہو گئیں۔

''وہ زد میں آ چکا ہے۔ میں نے اس پر برائس ریز فائر کر دی ہے۔ کیونکہ کنٹرول باکس کی وجہ سے اور کوئی ریز اثر انداز نہ ہوتی لیکن برائس ریز سے وہ صرف بے ہوش ہوا ہے۔ اس کے خاتمے کے لئے اس سے کنٹرول باکس کو علیحدہ کرنا پڑے گا۔ چلو اس کے پاس چلیں''...... ایم سی ون نے کہا۔

''ہاں چلو''...... ہسل نے کہا اور پھر وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

وہ سب تاریک کمرے میں موجود تھے اور اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن گھپ اندھیرے میں بھلا انہیں کیسے کچھ دکھائی دے سکتا تھا۔

وہ جس کمرے میں گرے تھے وہاں انہیں ابھی کچھ دیر پہلے ہی ہوش آیا تھا۔ ہوش میں آنے کے باوجود انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے جسم مکمل طور پر مفلوج ہوں۔ وہ بول اور سن سکتے تھے لیکن اندھیرا ہونے کی وجہ سے اس وقت وہ دیکھنے سے قاصر تھے اور ان کے اعصاب جیسے مکمل طور پر مفلوج ہو چکے تھے۔ انتہائی کوششوں کے باوجود وہ ابھی تک اپنی ایک انگلی کو بھی جنبش نہ دے پائے تھے۔

''یہ عجیب مصیبت میں پھنس گئے ہیں کہ بوریوں کی طرح لدے لدے پھر رہے ہیں اور اب تو عمران بھی غائب ہے آخر وہ ہے کہاں اور کیا کرتا پھر رہا ہے''...... تنویر کی آواز سنائی دی۔

"اس کا کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے اور کیا کرتا پھر رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا ہمیں عمران کی مدد کا انتظار کرنا چاہئے"...... تنویر نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ ہم اس کی مدد کے انتظار میں ہی بیٹھے رہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر"...... تنویر نے کہا۔

"ہمیں خود بھی کچھ کرنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا کریں حرکت تو کر نہیں سکتے"...... نعمانی نے کہا۔

"حرکت کرنے کے لئے میرے ذہن میں ایک آئیڈیا موجود ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کون سا آئیڈیا"...... سب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"عام طور پر جب ہمارے جسموں کو فاگم ایس ریز سے مفلوج کیا جاتا ہے جس کا اثر ہمارے جسمانی اور اعصابی نظام پر ہوتا ہے۔ اس ریز سے مفلوج ہو کر ہم نہ تو اپنی جگہ سے حرکت کر سکتے ہیں اور نہ بول سکتے ہیں۔ فاگم ریز کے اثرات سونگھنے یعنی قوت شامہ اور سننے یعنی قوت سماعت کے ساتھ ساتھ قوت بصارت کو متاثر نہیں کرتے۔ مفلوج ہونے کے بعد ہم سن سکتے ہیں دیکھ بھی سکتے ہیں اور سونگھ بھی سکتے ہیں لیکن اعصابی نظام معطل ہونے کی وجہ سے ہماری زبان بھی بند ہو جاتی ہے اور ہم بول بھی نہیں سکتے"......

کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں تو پھر"...... جولیا نے کہا۔

"اس بار ایسی سچویشن نہیں ہے۔ ہم مکمل طور پر بے ہوش ہوئے تھے اور ہوش میں آنے کے بعد ہمیں پتہ چلا ہے کہ ہمارے جسم مفلوج پڑے ہوئے ہیں جبکہ جسم مفلوج ہونے کے باوجود نہ صرف ہم دیکھ اور سن بھی سکتے ہیں بلکہ سونگھنے کے ساتھ ساتھ ہماری زبانیں بھی چل رہی ہیں۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ ہمیں اس بار فاگم ریز سے نہیں بلکہ الٹرا ایگزم لائٹ ریز سے مفلوج کیا گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"الٹرا ایگزم لائٹ۔ اب یہ کیا ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس ریز کے اثر سے انسان فوری طور پر بے ہوش ہو جاتا ہے اور ہوش میں آنے کے باوجود اس کا جسم بے حس و حرکت رہتا ہے۔ اس اثر سے نکلنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پھر سے اسی ریز کو فائر کیا جائے۔ جب تک ہم پر دوبارہ یہی ریز فائر نہیں ہو گی اور ہم بے ہوش ہو کر دوبارہ ہوش میں نہیں آئیں گے اس وقت تک ہم اسی طرح بے حس وحرکت رہیں گے اور ہم کچھ بھی نہیں کر سکیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا اب ہم اسی طرح پڑے رہیں گے۔ اس طرح تو دشمن آسانی سے ہمیں اسی بے حسی کے عالم میں گولیاں سے چھلنی کر

دیں گے اور ہم ان سے کسی طرح اپنا بچاؤ بھی نہ کر سکیں گے“...... خاور نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ ہم اپنے جسموں کو حرکت میں لا سکتے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”لیکن کیسے۔ تم کہہ رہے ہو کہ جب تک ہم پر دوبارہ الٹرا ایگزم لائٹ فائر نہیں ہو جاتی اور ہم بے ہوش ہو کر ہوش میں نہیں آ جاتے اس وقت تک ہمارے جسم حرکت نہیں کریں گے تو پھر اور کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔ بولو“...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہمیں اپنے سانس روکنے پڑیں گے اور وہ بھی پانچ منٹ تک“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”پانچ منٹ تک سانس روکنے پڑیں گے۔ کیا مطلب“۔ صفدر نے چونک کر کہا۔

”اس ریز سے نکلنے کا دوسرا راستہ یہی ہے کہ ہم اپنی زبان کو بھی جنبش نہ دیں اور اپنے جسم کو مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ کر اپنا سانس بھی روک لیں۔ پانچ منٹ تک اگر ہم اپنے سانس روک لیں تو ہمارے نظام تنفس پر شدید دباؤ پڑے گا۔ اس دباؤ کا اثر یہ ہو گا کہ ہمارے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو جائیں گی۔ خون کا فشار بھی بلند ہو جائے گا اور پھر ہمارے جسموں کے ہر حصے کو جھٹکے لگیں گے۔ یہ جھٹکے ایسے ہوں گے جیسے ہمارے جسموں سے روح کھینچی جا رہی ہو۔ ایسا ہوتے ہی ہمارے مفلوج شدہ جسمانی اعضاء حرکت میں آ

جائیں گے اور پھر کچھ ہی لمحوں میں ہمارے جسموں کی ساری طاقت اور توانائی بحال ہو جائے گی اور ہم اس عذاب سے باہر آ جائیں گے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے اور یہ سب تم کیسے جانتے ہو“...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں اکثر گیسوں اور ریز کے بارے میں جاننے کے لئے سائنسی میگزین کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں ہمیں مشنز کے دوران چونکہ اکثر ریز اور گیسوں سے بے ہوش کیا جاتا ہے اس لئے میں خصوصی طور پر ایسے رسالوں کا مطالعہ کرتا رہتا تھا تاکہ ان ریز اور گیسوں کے اثرات اور ان سے بچاؤ کے طریقے معلوم ہو سکیں۔ کن گیسوں سے اور کن ریز سے انسانی جسموں پر کیا اثرات ہوتے ہیں اس کے بارے میں، میں نے خاصی معلومات حاصل کی ہیں اور پھر میں نے ان معلومات پر باقاعدہ ریسرچ بھی کر کے دیکھا تھا۔ میری ریسرچ اسی پرسنٹ درست ثابت ہوئی تھی اور میں نے گیسوں اور خاص طور پر ریز کے اثرات سے بچنے کے بہت سے طریقے جان لئے تھے اور یہ ان طریقوں میں سے ہی ایک ہے“...... کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تو کیا تمہیں یقین ہے کہ پانچ منٹ تک اگر ہم سانس روک لیں تو ہمارے مفلوج شدہ جسم ٹھیک ہو جائیں گے“...... ٹرومین نے پوچھا۔

''ہاں۔ اگر یہ الٹرا ایگزم لائٹ کا اثر ہے تو یہ اثر پانچ منٹ تک سانس روکے رکھنے سے ختم ہو جائے گا لیکن یہ بھی بتا دوں کہ پانچ منٹ تک ہمیں خود کو مکمل طور پر بے حس حرکت رکھنا ہے۔ سانس روکنے کے بعد اگر ہم نے پانچ منٹ سے پہلے ایک بار بھی سانس لینے کی کوشش کی تو اس کے اثرات اور زیادہ بھیانک ہو سکتے ہیں۔ خون کا دباؤ بڑھ سکتا ہے جس کا اثر سیدھا دل یا دماغ پر ہو سکتا ہے۔ جسمانی جھٹکے یا تو دماغی شریان پھاڑ سکتے ہے یا پھر دل بھی فیل ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس بات کو ہمیں یقینی بنانا ہو گا کہ ہم ہر حال میں پورے پانچ منٹ تک سانس روکے رکھیں چاہے اس دوران ہمیں اپنے جسم میں مکمل توانائی اور طاقت بھرتی کیوں نہ محسوس ہو''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''لیکن ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہم نے پانچ منٹ تک سانس روکا ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے اس حالت میں ہم ریسٹ واچ تو دیکھ نہیں سکتے اور اگر اس کمرے میں کوئی وال کلاک ہے تو وہ اندھیرے میں ہمیں نظر ہی نہیں آ رہا ہے''...... چوہان نے کہا۔

''دل کی دھڑکن سیکنڈ کی سوئی کے حساب سے چلتی ہے۔ ہم اپنی توجہ دل کی دھڑکن پر مرکوز کر دیں گے تو سانس روکنے سے ہمیں دل کی دھڑکن واضح محسوس ہو گی۔ ایک منٹ میں ساٹھ سیکنڈ ہوتے ہیں۔ اس طرح پانچ منٹ میں تین سو سیکنڈ ہوتے ہیں۔ ہمیں دل کی دھڑکن کے ساتھ تین سو تک ذہن میں گننا ہے اور

جیسے ہی تین سو سیکنڈ پورے ہوں گے ہم آہستہ آہستہ پہلے اپنے ہاتھوں اور پیروں کو حرکت دیں گے۔ اگر حرکت ہوئی تو ہم آہستہ آہستہ سانس لیں گے اور مجھے یقین ہے کہ ہم مکمل طور پر ٹھیک ہو جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ضروری تو نہیں ہے کہ ہمیں کسی ریز سے ہی مفلوج کیا گیا ہو یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بے ہوش کرنے کے بعد کوئی دوا ہمارے جسموں میں انجکٹ کی گئی ہو''...... نعمانی نے کہا۔

''نہیں۔ اگر ہمارے جسموں میں کوئی دوا انجیکٹ کی گئی ہوتی تو ہمارے جسموں میں سوئی کی چبھن کا احساس ضرور ہوتا۔ میرے جسم میں تو ایسا کوئی احساس نہیں ہے اور نہ مجھے کوئی چبھن محسوس ہو رہی ہو''...... صفدر نے کہا۔

''یہ احساس جسم کے مفلوج ہونے کی وجہ سے بھی تو ختم ہو سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن ہم جس طرح سے بول رہے ہیں اس کی بنا پر میں یہی کہوں گا کہ ہم پر الٹرا ایگزم لائٹ کا ہی اٹیک کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے ہمارے جسم مفلوج ہیں۔ کسی دوا کے اثر سے نہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو پھر ایسا کیوں نہیں کرتے کہ پہلے یہ تجربہ تم خود پر ہی کر لو۔ اگر پانچ منٹ گزرنے کے بعد تم زندہ رہے اور تمہارا جسم حرکت کے قابل ہو گیا تو ہم بھی ایسا ہی کر لیں گے ورنہ ایک

ساتھ سب کو مرنے کی کیا ضرورت ہے''...... ٹرو مین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ویسے تو اس کام میں عمران صاحب ماہر ہیں۔ لیکن اب مجبوری ہے اوکے۔ پہلے میں ہی تجربہ کر لیتا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے سنجیدگی سے کہا اور پھر اس نے اپنا جسم ڈھیلا چھوڑتے ہوئے سانس روک لیا۔

''کیا تم نے واقعی اپنا سانس روک لیا ہے''...... جولیا نے پوچھا لیکن کیپٹن شکیل نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''سانس روکے ہونے کی وجہ سے یہ آپ کی بات کا جواب کیسے دے سکتا ہے مس جولیا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے۔ اگر کیپٹن شکیل کو اتنا ہی یقین ہے کہ ایسا کرنے سے ہمارے جسم ٹھیک ہو سکتے ہیں تو پھر میں بھی سانس روک رہا ہوں''...... ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

''میرا خیال ہے کہ اب ہمیں بھی اس ترکیب پر عمل کر لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اسی طرح بک بک کرتے رہ جائیں اور دشمن یہاں آ کر ہمیں ہلاک کر دیں''...... تنویر نے کہا۔

''چلو پھر سب ہی روک لیتے ہیں سانس۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ سب سانس روک کر بے حس و حرکت ہو گئے۔ جولیا نے سانس روکا تو اسے اپنے جسم میں ہلکا ہلکا

سا تناؤ سا محسوس ہونے لگا۔ وہاں پہلے ہی خاموشی تھی۔ ان کے خاموش ہونے پر وہاں خاموشی اور گہری ہوئی تو اسے واضح طور پر اپنے دل کی دھڑکن سنائی دینے لگی۔ جولیا نے اپنی توجہ دل کی دھڑکن کی طرف مرکوز کی اور پھر وہ دھڑکنوں کو گننا شروع ہو گئی۔

پانچ منٹ تک اس حالت میں سانس روکے رکھنا ان کے لئے محال ہو رہا تھا۔ ان کے جسموں پر دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ دل کی دھڑکن کے ساتھ ساتھ ان کے خون کا دباؤ بھی تیز ہو گیا تھا۔ انہیں اپنے دماغ کے ساتھ ساتھ دل بھی کبھی ڈوبتا اور کبھی ابھرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ان کے دل و دماغ میں آکسیجن نہ پہنچ رہی تھی اس لئے ان کے پھیپھڑے پھٹنے کے قریب ہو رہے تھے لیکن وہ ہمت ہارنیوالے نہ تھے۔ وہ دم سادھے پڑے رہے۔ وقت گزرتا جا رہا تھا۔ وہ سانس روکے اپنے دل کی دھڑکنیں گن رہے تھے اور پھر اچانک ان کے جسم حرکت میں آ گئے۔ اپنے جسموں میں حرکت ہوتے دیکھ کر ان کے مرجھائے ہوئے چہروں پر یکلخت خوشگوار مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''میں حرکت کر سکتا ہوں''...... اچانک کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ چند لمحوں بعد جولیا اور پھر باری باری وہ سب یہ کہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے کہ وہ سب حرکت کر سکتے ہیں۔ وہ سب اچھل کر پہلے بیٹھے اور پھر کھڑے ہو گئے۔

''کمال ہے۔ یہ تو معجزہ ہی ہو گیا ہے۔ زندہ باد کیپٹن شکیل۔

آج پتہ چلا کہ مطالعہ کا واقعی فائدہ ہوتا ہے اور وہ بھی گیسز اور ریز کے بارے میں پڑھنے سے“...... نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”واقعی کمال ہو گیا ہے۔ کیپٹن شکیل کا تجربہ کامیاب رہا ہے۔ بہرحال اب نکلیں یہاں سے“...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ دروازہ عام طریقے سے کھل گیا اور وہ باہر راہداری میں پہنچ گئے۔ راہداری کا اختتام ایک کمرے کے دروازے پر ہوا۔ صفدر نے آگے بڑھ کر دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا اور وہ سب اندر چلے گئے۔

”ارے یہ تو اسلحہ خانہ ہے“...... صفدر نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔ واقعی اس کافی بڑے کمرے میں بڑے بڑے صندوق اور الماریاں موجود تھیں۔ جن میں عجیب و غریب اسلحے کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ ان سب نے ایک دوسرے سے مشورہ کر کے میزائل گنیں اٹھائیں اور پھر مختلف قسموں کے بم اور میزائل اٹھا کر جیبوں میں بھر لئے۔

”چلو کچھ تو ہاتھ آیا“...... چوہان نے کہا۔

”میرا خیال ہے ایک اور کام کیا جائے۔ اس سارے اسلحے خانے کو کیوں نہ اڑا دیا جائے خاصا خوفناک دھماکہ ہو گا اور ہو سکتا ہے سی ورلڈ ہی تباہ ہو جائے“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں یہ ٹھیک ہے۔ یہاں ٹائم بموں پر بیس منٹ کا وقت لگا دیا جائے“...... صفدر نے کہا اور وہ دوبارہ کمرے میں چلا گیا۔ جبکہ باقی افراد گنیں پکڑے وہیں کھڑے رہے۔

”آؤ اب نکل چلیں۔ میں نے بیس منٹ کا وقت لگا دیا ہے“...... صفدر نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب تیزی سے واپس پلٹے۔ بلیو روم کے دروازے کے سامنے سے نکل کر وہ اب راہداری کی دوسری طرف بڑھے جا رہے تھے۔ تھوڑا آگے جانے پر وہ ایک ایسے کمرے میں پہنچے جہاں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں اور یہ ساری مشینیں چل رہی تھیں سارا نظام شاید خودکار انداز میں کام کر رہا تھا۔

”یہ کیا چکر ہے“...... جولیا نے غور سے ان مشینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ سارا سائنسی کھیل ہے۔ میرا خیال ہے ان سب مشینوں کو اڑا دیا جائے اور پالیسی بھی یہی رکھی جائے کہ جو مشین نظر آئے اسے اڑا دو۔ جس راستے سے گزرا جائے اسے تباہ کر دیا جائے۔ اس طرح ہی ہم اس سی ورلڈ کو تباہ کر سکتے ہیں“...... جولیا نے کہا۔ ویسے بھی عمران کی عدم موجودگی میں وہی ٹیم کی لیڈر تھی اور جولیا کے کہنے پر سب نے اپنی اپنی میزائل گنیں سیدھی کیں۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتے ان کے جسموں کو زوردار جھٹکے لگے۔ وہ لڑکھڑا کر رہ گئے اور اسی لمحے سر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ہر ممبر کے گرد شفاف شیشے کی دیواریں فرش سے اٹھ کر چھت تک چلی گئیں اور وہ سب ان میں قید ہو گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے شیشے کے ستونوں میں انہیں قید کر دیا گیا ہو اور یہ ستون اس قدر تنگ

تھے کہ وہ ذرا سی بھی حرکت نہ کر سکتے تھے۔ صفدر اور تنویر نے کوشش بھی کی لیکن بے سود۔ وہ بری طرح پھنس گئے تھے۔ اور پھر ان شیشے کے ستونوں میں دودھیا رنگ کا دھواں بھرتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں غائب ہوا تو ستون خالی تھے۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبر غائب ہو چکے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب دھویں میں تحلیل ہو گئے ہوں اور دھواں فضا میں غائب ہو گیا ہو۔

چیخوں کے آوازیں ابھرتے ہی آگے جاتے ہوئے عمران نے چونک کر پیچھے دیکھا تو اس کے سب ساتھی فرش پر گر چکے تھے اور ان کے جسم اس کے دیکھتے ہی دیکھتے خود بخود گھسٹ کر سائیڈ کی دیواروں میں نمودار ہونے والے سوراخوں میں غائب ہو گئے یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی لوہا مقناطیس کی طرف لپکتا ہے۔ چند لمحوں میں راہداری صاف ہو چکی تھی اور عمران اکیلا کھڑا پلکیں جھپکا رہا تھا۔ اسے کوئی گزند نہ پہنچی تھی اور وہ اس کی وجہ بھی سمجھ گیا تھا۔ کنٹرول باکس اس کی کمر کے ساتھ موجود تھا اور اسی کی وجہ سے وہ بچ نکلا تھا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اور پھر ایک اور راہداری سے ہوتا ہوا وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گیا اس دروازے کے اوپر مین آپریشن روم کی تختی لگی ہوئی تھی۔

عمران نے دروازے کو ہاتھ لگایا تو وہ کھل گیا۔ سی ورلڈ میں

شاید دروازے بند کرنے کا رواج ہی نہ تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ یہاں ایک طرف ایک پوری دیوار جتنی لمبائی کی مشین موجود تھی۔ جس پر ہزاروں کی تعداد میں مختلف بلب جل بجھ رہے تھے۔ وہ تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا لیکن ابھی وہ مشین کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس کا سر تیزی سے چکرایا اور وہ لڑکھڑا سا گیا۔ اس نے تیزی سے اپنے آپ کو سنبھال لیا لیکن دوسرے لمحے اس کے سر میں شدید خارش شروع ہو گئی اور عمران حیرت بھرے انداز میں بے اختیار اپنے سر کو کھجانے لگا اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ لیکن خارش لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی پھر یکلخت جیسے سر پر ٹھنڈے پانی کی پھوار پڑی اور خارش غائب ہو گئی تو عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیا لیکن دوسرے لمحے اس کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ اس کا جسم اس کے دماغ کے تابع نہ رہا تھا۔

جسم نے اس کے دماغ کے احکامات ماننے سے انکار کر دیا تھا وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا لیکن بجائے ٹانگوں کے حرکت میں آنے کے دونوں بازو ہلنے لگے اور پھر وہ دو قدم پیچھے ہٹ گیا اور پھر اس کا سر یوں ہلنے لگا جیسے کوئی قوالی میں مست ہو کر وجد کی حالت میں سر دھنتا ہے۔ اس کے بعد پھر بازو مشین کی طرح حرکت میں آ گئے اور عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی جوکر ہو جو سرکس کے سٹیج پر کھڑا عجیب و غریب حرکات کر رہا ہو۔ کسی حرکت میں کوئی

ربط نہ تھا۔ وہ ایک جگہ کھڑا کبھی ہاتھ ہلاتا کبھی اس کے پیر حرکت میں آ جاتے، کبھی سر، کبھی کندھے اوپر نیچے ہونے لگ جاتے۔ اس کیفیت سے وہ زندگی میں پہلی بار گزر رہا تھا۔ عجیب و غریب کیفیت تھی۔ کرنا وہ کچھ چاہتا تھا اور ہو کچھ اور رہا تھا اور اس انداز میں عجیب و غریب حرکتیں کرتے ہوئے اسے دس منٹ گزر گئے لیکن وہ باوجود کوشش کے اپنی اس عجیب و غریب کیفیت پر قابو نہ پا سکا اور پھر اسے باہر راہداری میں قدموں کی آوازیں سنائی دی۔ اس نے مڑ کر پیچھے دیکھنا چاہا۔ لیکن اس کا جسم مشین کی طرف گھوم گیا اور پھر آگے کی طرف خود بخود ہو گیا۔

''تو یہ یہاں ہے''...... ایک مشینی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ یہ آواز ایم سی ون کی تھی۔ اس نے دیکھا سامنے سے ایک لمبا چوڑا روبوٹ چلا آ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ایک نوجوان تھا۔ اس نوجوان کو دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ ہسل تھا جو اچانک غائب ہو گیا تھا۔

''کنٹرول باکس اتارو اپنی کمر سے۔ جلدی کرو۔ نہیں تو جلا کر بھسم کر دوں گا''...... ایم سی ون نے چیختی ہوئی آواز میں کہا اسی لمحے ہسل تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور اس نے عمران کی کمر سے باکس کی بیلٹ کھول کر اسے کھینچ لیا۔ عمران نے اسے روکنے کی کوشش کی لیکن اس کے ہاتھ ہینڈز اپ کے انداز میں خود بخود اوپر کو اٹھ گئے۔ اور اسی لمحے وہ خود بخود گھوم گیا۔ اس نے ہسل کو کھڑے

دیکھا۔ وہ کنٹرول باکس کو اپنی کمر سے باندھ رہا تھا۔

عمران ابھی اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ ایک بار پھر کسی لٹو کی طرح اس کا جسم تیزی سے گھومنا شروع ہو گیا اور پھر جیسے بجلی کوندتی ہے۔ اس طرح یکلخت عمران کا جسم ساکت ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ پیچھے کی طرف ہوئے اور ان میں لوہے کے کلپ ڈال دیئے گئے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم حرکت میں آ گیا۔ اور اب وہ بالکل نارمل تھا۔ اس کے جسم اور دماغ کے درمیان مکمل ہم آہنگی تھی۔ عمران نے گھوم کر ان دونوں کی طرف دیکھا اور بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے دونوں ہاتھ پشت پر جکڑے ہوئے تھے۔

"اب اس کا کیا کرنا ہے بگ کنگ ون"...... روبوٹ نے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اچار ڈال لو۔ میرے اندر کھٹاس کی وافر مقدار موجود ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ہسل یا روبوٹ کوئی جواب دیتا۔ اچانک روبوٹ کے اندر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ اور روبوٹ کا ایک ہاتھ تیزی سے اٹھا اور اس کے ماسک پر بجلیاں سی کوندنے لگیں اس کا ہاتھ اور زیادہ اوپر کو اٹھا اور چمکتی ہوئی بجلیاں تیز ہو گئیں۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ نیچے ہو گیا اور ماسک پر چمکنے والی بجلیاں بھی غائب ہو گئیں۔

"بگ کنگ ون۔ اس عمران کے ساتھی بلیو روم سے نکل کر الیون سکس روم میں پہنچ گئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں میزائل گنیں

موجود تھیں۔ میں نے انہیں کرسٹل ٹیوبز میں ڈال کر زیرو روم میں پہنچا دیا ہے اب ان کے متعلق کیا حکم ہے"...... ایم سی ون نے ہسل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ایم سی ون۔ بلیو روم سے وہ کیسے نکل سکتے ہیں اور پھر میزائل گنیں"...... ہسل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ان کے متعلق فیصلہ کرو۔ تم کوئی فیصلہ نہیں کر رہے۔ جلدی کرو"...... ایم سی ون نے جواب دینے کی بجائے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔ عمران خاموش کھڑا سن رہا تھا وہ غور سے اس روبوٹ کی حرکات اور اس کے جسم کا جائزہ لے رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ سب سائنسی کھیل ہے اس لئے یہاں اسے ذہنی جنگ لڑنی پڑے گی۔

"ٹھیک ہے ان سب کو ختم کر دو"...... ہسل نے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا اور ایم سی ون کا ہاتھ حرکت میں آیا ہی تھا کہ اچانک عمران نے الٹی قلابازی کھائی اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے ایم سی ون کی طرف اس طرح بڑھے جیسے وہ اسے فلائنگ کک مارنا چاہتا ہو لیکن اس سے پہلے کہ اس کے پیر روبوٹ تک پہنچتے اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا وہ اڑتا ہوا سائیڈ کی دیوار سے پشت کے بل ٹکرا کر نیچے گر پڑا اسے چوٹ خاصی زوردار لگی تھی لیکن عمران نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ایم سی ون کا ہاتھ اسی دوران ذرا سا اوپر کو اٹھا اور دوسرے لمحے عمران کا جسم

یکلخت ساکت ہو گیا۔ روبوٹ کے ماسک سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر اس سے ٹکرائی تھی اور جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ عمران ٹیڑھے میڑھے انداز میں ساکت ہو گیا تھا۔

"تم خواہ مخواہ ایم سی ون سے الجھ پڑے عمران۔ یہ ناقابل تسخیر ہے"...... ہسل نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

ایم سی ون کا ہاتھ اور اوپر کو اٹھا ہی تھا کہ اچانک ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ ایسا محسوس ہوا جیسے پورا کمرہ دھماکے سے زمین بوس ہو گیا ہو۔ عمران کا ساکت جسم بھی دھماکے کی وجہ سے اچھل کر زمین پر گرا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم حرکت میں آ گیا۔ ایم سی ون لڑکھڑا کر گرتے گرتے سیدھا ہو گیا تھا۔ جبکہ ہسل اچھل کر دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ پورا کمرہ ابھی تک لرز رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے زبردست بھونچال آ گیا ہو۔

ایم سی ون کسی پریڈ کرتے ہوئے فوجی کی طرح مڑا۔ ایک بار پھر اس کے دونوں ہاتھ اونچے ہونے لگے۔ لیکن اسی لمحے عمران نے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس بار روبوٹ کی عمران کی طرف پشت تھی اور عمران کی زوردار ٹکر سے روبوٹ اچھل کر منہ کے بل فرش پر دھماکے سے گرا۔ عمران اس سے ٹکرا کر ایک طرف گرا تھا۔ لیکن روبوٹ عمران کے اٹھنے سے پہلے ہی یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے سپرنگ اچھل کر واپس آتا ہے اور اس کے ساتھ

ہی وہ تیزی سے گھوما۔

اسی لمحے عمران کا جسم چکنی مچھلی کی طرح فرش پر پھسلا اور پھر اس کی دونوں ٹانگوں کی بھرپور ضرب روبوٹ کی ٹانگوں پر بیک وقت پڑی اور روبوٹ اس بار پہلو کے بل فرش پر ایک دھماکے سے گرا ہی تھا کہ عمران تیزی سے اٹھا اور اچھل کر روبوٹ پر جا گرا۔ اس نے دونوں ٹانگیں پھیلا کر روبوٹ کے گرد کس لیں وہ اب روبوٹ کو کسی طور سیدھا نہ ہونے دینا چاہتا تھا۔

روبوٹ نے ایک زوردار جھٹکے سے اپنے آپ کو اچھالا اور عمران باوجود زور لگانے کے اس کے ساتھ ہی اٹھتا گیا۔ لیکن اس نے ٹانگوں کی گرفت نہ چھوڑی۔ اب روبوٹ تو اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا جبکہ عمران اس کے ساتھ سر کے بل لٹک رہا تھا۔ اسی لمحے روبوٹ کے دونوں ہاتھوں نے پوری قوت سے عمران کے پیروں پر ضرب لگائی اور عمران کی گرفت ختم ہو گئی اور وہ الٹ کر فرش پر گرا۔ روبوٹ تیزی سے پلٹا۔

اس کا ایک ہاتھ اوپر اٹھ ہی رہا تھا کہ عمران کا جسم یکلخت سمٹ کر پھیلا اور اس بار اس کی خوفناک فلائنگ کک روبوٹ کے عین سینے پر لگی اور روبوٹ اچھل کر پشت کے بل ایک زوردار دھماکے سے فرش پر گرا۔ جبکہ عمران اس سے ٹکرا کر لڑھکتا ہوا دور جا گرا تھا اور اس بار عمران روبوٹ کے اٹھنے سے پہلے اٹھنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے لئے سب سے بڑا مسئلہ اس کے بندھے ہوئے ہاتھ

بن گئے تھے وہ اٹھتے ہی دوبارہ روبوٹ کی طرف بھاگا۔ لیکن پھر
اسے درمیان میں ہی رک جانا پڑا کیونکہ روبوٹ کے گرد یکلخت
لوہے کا کیبن سا نمودار ہو گیا۔

یہ کیبن فولادی چادروں کا تھا جو روبوٹ کے جسم سے ہی نکل کر
اس کے گرد پھیل گئی تھیں اور پھر یہ کیبن جس میں روبوٹ بند تھا۔
تیزی سے کھسک کر سائیڈ کی دیوار میں غائب ہو گیا۔ عمران نے
ایک طویل سانس لیا۔ اس سے زیادہ وہ اور کچھ کر بھی نہ سکتا تھا۔
روبوٹ تو نکل چکا تھا اسی لمحے عمران کو ہسل کا خیال آیا۔ وہ تیزی
سے مڑا۔

اس نے دیکھا کہ ہسل دیوار کے ساتھ اسی حالت میں بے
ہوش پڑا تھا۔ عمران تیزی سے اس کے پاس پہنچا اور پھر اس نے
اس کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس کی جیبیں خالی
تھیں۔ ان میں کوئی چابی نہ تھی۔ چابی کی عدم موجودگی سے عمران
سمجھ گیا کہ اس کی ہتھکڑی بٹن کلپ ہتھکڑی ہے۔ اس نے ادھر ادھر
دیکھا اور پھر وہ تیزی سے دیو ہیکل مشین کی طرف بڑھ گیا۔ مشین
کی سائیڈ میں ایک سلاخ سی ابھری ہوئی تھی۔ عمران نے اس کی
طرف پشت کر کے ہتھکڑی کا درمیانی حصہ اندازے سے اس سلاخ
پر رکھ کر زور لگایا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہتھکڑی تو کھل گئی
لیکن اس کے ساتھ ہی وہ سلاخ بھی دب گئی اور پورے کمرے میں
نیلے رنگ کا دھواں سا پھیل گیا عمران نے فوراً سانس روکا اور وہ

جلدی سے ہسل کی طرف مڑا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے ہسل کو
اٹھایا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔

راہداری میں آ کر اس نے ہسل کو فرش پر لٹایا اور تیزی سے
اس کے منہ پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے چند لمحوں بعد ہسل نے
آنکھیں کھول دیں۔ عمران اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔ جیسے ہی ہسل
کی آنکھیں کھلیں عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں
اور ہسل کا لاشعوری طور پر سمٹتا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران نے
ایسے وقت میں اسے ہپناٹائز کیا تھا جب کہ وہ شعور اور لاشعور کی
درمیانی کیفیت میں تھا۔ ورنہ ہسل کی ذہنی ساخت ایسی تھی کہ وہ
ہپناٹائز نہ ہو سکتا تھا۔

''تمہارا ذہن میرے کنٹرول میں ہے۔ میں جو کچھ کہوں گا تم
وہی کہو گے اور کرو گے''۔ عمران نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں میں وہی کہوں گا اور کروں گا جو تم کہو گے''...... ہسل
نے ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہارا شعور اب کام نہیں کرے گا اور لاشعور میرے قبضے میں
رہے گا''...... عمران نے دوبارہ اسی انداز میں کہا اور ہسل نے یہی
فقرہ دوہرایا اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہسل خود بخود
اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھیں کھوئی کھوئی سی نظر آنے لگی تھیں۔

''ایم سی ون کو حکم دو کہ میرے ساتھیوں کو زیرو روم سے رہا کر
کے یہاں پہنچا دے''...... عمران نے سخت لہجے میں ہسل سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"ایم سی ون میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ زیرو روم میں موجود تمام افراد کو یہاں پہنچا دو"...... ہسل نے تیز لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ مکمل ہونے کے تھوڑی دیر بعد راہداری کی ایک دیوار درمیان سے پھٹی اور پھر فرش پر ایک بیلٹ سی چلتی دکھائی دی۔ دوسرے لمحے عمران کے تمام ساتھی اس بیلٹ کے ساتھ وہاں پہنچ گئے وہ بے ہوش تھے۔ آخر میں جولیا وہاں پہنچی اور اس کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ان کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ان کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ کسی گیس سے بے ہوش کئے گئے ہیں۔

"ایم سی ون انہیں ہوش میں لے آؤ"...... ہسل نے فوراً ہی کہا اور چند لمحوں بعد اس کے سب ساتھیوں نے خود بخود آنکھیں کھول دیں۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ عمران اس ایم سی ون کی کارکردگی پر حیران تھا۔ اس قسم کا کمپیوٹر اس کے تصور سے بھی بالاتر تھا۔

"ہسل۔ ایم سی ون کو یہاں بلاؤ اور اس سے کہو کہ وہ مجھ سے آ کر بات کرے"...... عمران نے ہسل سے کہا اور ہسل نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ کچھ ہی دیر میں ایم سی ون وہاں پہنچ گیا۔ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اچانک جیب سے نیلے رنگ والی

پریشر گن نکالی اور پھر اس سے پہلے کہ ایم سی ون کچھ سمجھتا عمران نے اچانک اس کے چہرے پر پریشر گن سے نیلا رنگ پھینک دیا۔ ایم سی ون نے دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے چہرے پر رنگ پڑنے سے روکنے کی کوشش کی لیکن رنگ اس کے چہرے اور آنکھوں پر پڑ چکا تھا۔

"ارے ارے۔ یہ مجھے اندھا کر رہا ہے۔ روکو۔ روکو اسے بگ کنگ ون"...... ایم سی ون نے چیختے ہوئے کہا۔ عمران نے ایک بار پھر اس کے چہرے پر رنگ پھینکا۔ رنگ پڑتے ہی خشک ہو کر جم گیا تھا۔ پھوار کی شکل میں جیسے ہی رنگ ایم سی ون کے چہرے پر پڑا اس کی گردن سر سمیت تیزی سے گھومنے لگی۔

"جلدی کرو۔ اس کے سینے پر لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے اسے آف کر دو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو ٹرومین بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اس نے ہوا میں قلابازی کھائی اور پھر جیسے ہی اس کے پیر ایم سی ون کے پیٹ پر پڑے اس نے اپنا جسم گھمایا اور پھر وہ ایک بار پھر قلابازی کھانے والے انداز میں پلٹا اور اس نے یکلخت گھوم کر اپنا ایک پیر ایم سی ون کے سینے پر لگے ہوئے سرخ رنگ کے بٹن پر مار دیا۔ ایم سی ون کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ وہ بدستور آنکھوں پر ہاتھ مار رہا تھا۔ ٹرومین نے ہوا میں دو تین بار قلابازیاں کھائیں اور پھر وہ پیروں کے بل فرش پر آ کھڑا ہوا۔

ایم سی ون لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں مسلسل پیچھے ہٹتا چلا جا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی غور سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"میں نے تو بٹن پریس کر دیا ہے۔ پھر یہ آف کیوں نہیں ہو رہا ہے"...... ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے اچانک ایم سی ون کے جسم پر لگے ہوئے مختلف بلب تیزی سے جلنا بجھنا شروع ہو گئے اور ساتھ ہی اس کے جسم کے اندر سے بے شمار گراریاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں۔ ایم سی ون تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر وہ یکلخت یوں ساکت ہو گیا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے ساکت کر دیا ہو۔ اس کے ساکت ہوتے ہی اس کے جسم پر جلنے بجھنے والے بلب بھی بجھ گئے۔

"گڈ۔ یہ ساکت ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب یہ دوبارہ تو نہیں سٹارٹ ہو جائے گا"...... خاور نے کہا۔

"ہو جائے گا تو ہو جائے ہم اسے پھر آف کر دیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اب کسی کو اس کے پہاڑ جیسے جسم پر چڑھنا ہے۔ اس کی گردن کے عقب میں ایک ڈیوائس لگی ہوئی ہے۔ وہ ڈیوائس ہم نے نکالنی ہے اور پھر اسے کنٹرول روم میں لے جا کر اس کی ری پروگرامنگ کرنی ہے۔ ری پروگرامنگ ہوتے ہی ایم سی ون ہمارے

تابع ہو جائے گا اور پھر یہ وہی سب کرے گا جو ہم اسے کرنے کا کہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہم مین کنٹرول روم میں کیسے جائیں گے"۔ صالحہ نے کہا

"یہ ہسل کس مرض کی دوا ہے۔ یہ لے جائے گا اب ہمیں مین کنٹرول روم میں"...... عمران نے کہا۔

"کیا میں روبوٹ کی گردن سے ڈیوائس چپ نکالوں"۔ ٹرومین نے کہا۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو ٹرومین بھی مسکرا دیا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر ایم سی ون پر بندروں کی سی پھرتی سے چڑھتا چلا گیا۔ ہسل، عمران کے سامنے ساکت کھڑا تھا۔ وہ بدستور عمران کی ٹرانس میں تھا۔

ٹرومین، ایم سی ون کی ٹانگ پر اور پھر کمر پر چڑھتا ہوا اس کے بازو تک آیا اور پھر اس کے بازو سے ہوتا ہوا اس کے کاندھے پر پہنچ گیا۔ ایم سی ون کا جسم میٹل کا بنا ہوا تھا جس پر جگہ جگہ چھوٹے بڑے سوراخ اور ایسے بینڈ تھے جن سے روبوٹ تیزی سے حرکت کر سکتا تھا اور اسے جسم کے کسی بھی حصے کو آسانی سے موو کرنے میں مدد ملتی تھی اس لئے ٹرومین کو اس کی گردن تک پہنچنے میں زیادہ وقت نہ لگا۔ وہ غور سے ایم سی ون کی گردن کے عقبی حصے کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظریں ایم سی ون کی گردن کے پاس لگے ہوئے دو چھوٹے چھوٹے بٹنوں پر جم گئیں۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ایم سی ون کی گردن کے عقبی حصے سے ایک ڈیوائس ٹرے باہر نکل آئی۔ ٹرے میں سبز رنگ کی ایک پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ ٹرومین نے اس پلیٹ کو پکڑ کر کھینچا تو وہ ٹرے سے نکل کر اس کے ہاتھ میں آ گئی۔

''مجھے ڈیوائس مل گئی ہے''...... ٹرومین نے کہا۔

''گڈ شو۔ اسے لے کر نیچے آ جاؤ''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹرومین نے فوراً نیچے چھلانگ لگا دی۔ نیچے آتے ہوئے اس نے قلابازی کھائی اور پھر وہ پیروں کے بل فرش پر آ گیا۔ ڈیوائس اس کے ہاتھ میں تھی جس پر بدستور رنگ برنگے بلب جل بجھ رہے تھے۔ اس نے ڈیوائس عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران غور سے اس پلیٹ کو دیکھنے لگا۔

''ارے یہ کیا ہو رہا ہے۔ میں کہاں ہوں''...... اچانک ہسل کی تعجب سے بھرپور آواز سنائی دی اور عمران جو ڈیوائس کو دیکھ رہا تھا تیزی سے گھوما لیکن اسی لمحے اس نے ہسل کو بجلی کی سی تیزی سے قریبی دیوار کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھا۔ عمران نے لپک کر اسے پکڑنا چاہا مگر وہ اسی لمحے دیوار میں غائب ہو چکا تھا۔ عمران اسے پکڑنے کی کوشش میں دیوار سے جا ٹکرایا۔

''نکلو یہاں سے فوراً''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف دوڑا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کی پیروی کی

صفدر راہداری سے پہلے کنٹرول روم میں پہنچا اور دوسرے لمحے اس نے جیبوں سے دو بم نکالے اور ان پر لگے بٹن پریس کر کے سامنے بڑی مشین پر پھینک دیئے اور اچھل کر راہداری میں آ گیا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور راہداری میں دوڑتے ہوئے وہ سب اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرے۔ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ ان کے جسم بری طرح لرزنے لگے۔ لیکن چند لمحوں بعد ہر چیز ساکت ہو گئی۔

''اوہ تم نے بم مارے تھے''...... عمران نے اٹھ کر صفدر سے پوچھا۔

''ہاں عمران صاحب۔ اب بموں سے ہی اس خوفناک سی ورلڈ کی تباہی ہو سکتی ہے اور کوئی ذریعہ نہیں''...... صفدر نے رکتے ہوئے کہا۔

''ایسا نہیں ہے۔ یہ عام ساخت کا کمپیوٹر نہیں ہے۔ میں اب کچھ کچھ اسے سمجھنے لگا ہوں۔ اس لئے بموں کی تباہی سے مقصد حل نہیں ہو گا۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ عارضی طور پر سی ورلڈ تباہ ہو جائے گا۔ لیکن یہ کمپیوٹر اسے پھر بنا لے گا۔ یہ انتہائی حیرت انگیز کمپیوٹر ہے۔ عام کمپیوٹروں سے صدیوں آگے۔ یہ انتہائی خوفناک عفریت ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر''...... صفدر اور ساتھیوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

''اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس کمپیوٹر کے پروگرام کو ہی بدل

دیا جائے اس کی میموری ڈیوائس ہمیں مل چکی ہے۔ اب ہمیں صرف
مین کنٹرول روم میں جانا ہے۔ اس ڈیوائس کو ہم کسی بھی مینول کمپیوٹر
میں لگائیں گے اور پھر جیسے ہی ہم اس میں موجود میموری واش کر
کے اسے ری پروگرام کریں گے تو پھر یہ وہی کرے گا جو ہم اسے
کرنے کا حکم دیں گے۔ تم تھوڑا صبر کرو''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ اسے ری پروگرام کر لیں گے''...... صدیقی نے
پوچھا۔

''ہاں۔ میں کر لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اب ہم کنٹرول روم میں جائیں گے کیسے۔ ہسل تو پھر
ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے''...... صفدر نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

''سنو۔ اب تک یہاں جو حالات پیش آئے ہیں۔ وہ سب
انتہائی خطرناک تھے۔ یہ تو ہماری قسمت تھی کہ ہم اب تک زندہ ہیں
لیکن یہاں کسی بھی لمحے کسی بھی طرف سے یقینی موت ہم پر جھپٹ
سکتی ہے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں کنٹرول روم میں
داخل ہو جاؤں۔ ظاہر ہے اس میں داخلہ موت کے منہ میں جانے
کے مترادف ہے لیکن وہاں جا کر ہی میں ایم سی ون کو ری پروگرام
کر سکتا ہوں۔ اس بات کا خدشہ بھی ہے کہ کہیں ہسل کے پاس
ایسی ہی کوئی اور ڈیوائس نہ ہو اور وہ اس ڈیوائس کے ذریعے ایم سی
ون کو دوبارہ اپنے کنٹرول میں کر لے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر ایم سی

ون پھر سے ہماری موت بن کر ہمارے پیچھے لگ جائے گا اور اس
بار شاید ہی ہم اس سے بچ سکیں۔ ہسل کے کچھ کرنے سے پہلے
ہمیں کنٹرول روم میں جا کر یہ سب تبدیل کرنا ہو گا''...... عمران
نے سنجیدگی سے کہا۔

''لیکن یہ کنٹرول روم ہے کہاں''...... جولیا جو اب تک خاموش
کھڑی تھی بول پڑی۔

''اسے ڈھونڈنا پڑے گا۔ ان مشینوں کی تباہی کی وجہ سے
راہداری وقتی طور پر کمپیوٹر سے محفوظ ہو چکی ہے۔ تم سب یہیں رہو
میں جا کر کنٹرول روم ڈھونڈتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''سنو عمران۔ اگر قربانی دینی ہے تو سب دیں گے۔ تم اکیلے ہی
محب وطن نہیں ہو۔ ہم میں بھی یہی جذبہ موجود ہے''...... جولیا نے
سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یہ بات نہیں۔ تم لوگ سیکرٹ سروس کے ممبر ہو۔ ملک کا
قابل قدر سرمایہ جبکہ میں ایک عام سا آدمی ہوں۔ میرے ہونے نہ
ہونے سے ملک کو کوئی نقصان نہ ہو گا۔ جبکہ تم جیسے منجھے ہوئے
ایجنٹ بڑی مشکل سے ملتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لعنت بھیجو ان باتوں پر۔ ہم سب ساتھ ہی مریں گے اور
ساتھ ہی جیئیں گے''...... جولیا نے انتہائی جھنجلائے ہوئے انداز
میں کہا۔

''کاش یہ بات تم نے صرف میرے اور اپنے متعلق کہی ہوتی تو

شاید میں خوشی سے اور تنویر رقابت سے اب تک مر چکا ہوتا۔ بہرحال''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ یہ مذاق کا وقت ہے''...... جولیا اور جھنجلا گئی۔ جبکہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ عمران کے اس فقرے نے وہ اعصابی تناؤ ختم کر دیا تھا جس سے وہ دوچار تھے اب ان کے چہرے کھل اٹھے تھے۔

''جولیا ٹھیک کہہ رہی ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں تمہاری باتیں سن رہا ہوں۔ اس راہداری میں تم وقتی طور پر محفوظ ہو۔ لیکن اس سے باہر نکلتے ہی تم میری زد میں آ جاؤ گے اور پھر تم دیکھنا کہ تمہارا حشر کس قدر عبرتناک ہوتا ہے''...... اچانک چھت سے ہسل کی انتہائی سرد آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔

''اچھا ویسے یہ تو بتاؤ کہ تم یکلخت میری ٹرانس سے کیسے نکل گئے تھے''...... عمران نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی دوست سے باتیں کر رہا ہو۔

''تم نے حیرت انگیز طور پر مجھے ٹریپ کر لیا تھا۔ میں مکمل طور پر تمہارے ٹرانس میں آ گیا تھا۔ لیکن تم شاید یہ بھول گئے تھے کہ میں بھی سائنس دان ہوں اور ہپنا ٹائزم میں بھی جانتا ہوں۔ چونکہ میرا ذہن سٹرونگ تھا اس لئے تم نے وقتی طور پر تو مجھے اپنی ٹرانس میں لے لیا تھا لیکن پھر تمہاری ساری توجہ ایم سی ون کی طرف

مبذول ہو گئی تھی اور مجھے کچھ وقفہ مل گیا اور اس وقفے کی وجہ سے میرا ذہن آزاد ہو گیا اور میں ٹرانس سے باہر آ گیا اور پھر میں محفوظ مقام پر پہنچ گیا۔ میں مشین بچانا چاہتا تھا۔ اس لئے میں تمہارے آخری آدمی کے راہداری میں پہنچنے کا انتظار کر رہا تھا۔ مگر تمہارے آدمی نے بم مار کر کلک مشین اڑا دی۔ اس طرح راہداری محفوظ ہو گئی۔ میرا شعبہ انجینئرنگ تیزی سے کام کر رہا ہے۔ جلد ہی نئی مشین تیار ہو کر یہاں نصب ہو جائے گی''...... ہسل نے کہا۔

''بھائی بگ کنگ ون تو بن ہی گئے ہو۔ ہمیں کم از کم یہ تو بتا دو کہ کنٹرول روم کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کنٹرول روم تمہارے قریب ہے۔ لیکن تم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ اب یا تو اس راہداری میں بھوکے پیاسے مر جاؤ یا پھر باہر نکل کر موت کو گلے لگا لو۔ اس کا فیصلہ تم خود کرو''...... ہسل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنی بند ہو گئی۔ عمران چند لمحے خاموش کھڑا سوچتا رہا۔ کہ اچانک چھت میں ایک خانہ سا کھلا اور دوسرے لمحے وہاں سے ایک بم نکل کر نیچے گرا۔ بم کی شکل شتر مرغ کے انڈے جیسی تھی۔ اس بم کو دیکھ کر نہ صرف عمران بلکہ وہ سب بھی بری طرح سے چونک پڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے اسی لمحے اچانک بم پھٹنے کی بجائے دو حصوں میں تقسیم ہو کر کھل گیا۔

''یہ کیا۔ یہ بم تو کھل رہا ہے''...... ٹرومین نے حیرت سے کہا۔ ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اسی لمحے اچانک اسے ایک جھٹکا سا

لگا اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اچانک جادو کی چھڑی گھما دی ہو اور وہ پتھر کا بت بن گیا ہو۔

"ارے ارے۔ یہ ٹرومین کو کیا ہوا"...... ان سب کے منہ سے نکلا اور پھر یکلخت وہ سب بھی پتھروں کے بتوں میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔ ان کے جسم ساکت ہو کر بت بن گئے تھے۔ عمران جس نے اس بم کو دیکھتے ہی سانس روک لیا تھا کسی بت کی طرح کھڑا تھا۔ وہ چند لمحے بت بنا کھڑا رہا پھر اس نے آہستہ آہستہ سانس لیا اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم سب ہسل کے جال میں پھنس گئے ہو۔ ہسل نے وائٹرن کلاز بم پھینکا تھا۔ اس بم سے نکلنے والی گیس بے رنگ اور بے بو ہوتی ہے جو انسانی جسم میں جیسے ہی داخل ہوتی ہے انسان کو پتھر کے بتوں کی طرح ساکت کر دیتی ہے۔ میں نے اس بم کو دیکھتے ہی سانس روک لیا تھا اس لئے میں اس کا شکار ہونے سے بچ گیا لیکن تم سب نہ بچ سکے۔ اب تم سب کو کم از کم دو گھنٹوں کے لئے اسی طرح بت بنے کھڑا رہنا پڑے گا۔ اب مجھ اکیلے کو ہی کنٹرول روم تک پہنچنا ہو گا۔ سنو اگر میں کامیاب ہو گیا تو پھر یہ سی ورلڈ ختم ہو جائے گا اور اگر نہ ہو سکا تو پھر اللہ حافظ۔ اگلے جہاں ملاقات ہو گی"...... عمران نے کہا اور یوں ہاتھ ہلا کر آگے بڑھ گیا جیسے الوداع کہہ رہا ہو۔ وہ سب بت بنے کھڑے رہ گئے جبکہ وہ راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔

ہسل کا چہرہ غیظ وغضب سے سیاہ ہو رہا تھا وہ اس وقت ایک چھوٹے سے کمرے کے درمیان رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کرسی کے سامنے میز پر ایک چھوٹی سی مشین تھی۔ یہ آپریٹنگ ورکنگ روم تھا۔ یہ پورے سی ورلڈ میں سب سے محفوظ جگہ تھی۔

ہسل عمران اور اس کے ساتھیوں سے بچ کر یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن اب ہسل عمران اور اس کے ساتھیوں سے انتہائی خوفزدہ تھا۔ اسے یہ لوگ اب مافوق الفطرت لگنے لگے تھے۔ یہاں آتے ہی اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے فوری قتل کا حکم دے دیا تھا۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ عمران نے ایم سی ون کو زیر کر لیا ہے اور اس کے ساتھی نے ایم سی ون کی گردن میں لگی ہوئی میموری ڈیوائس نکال لی ہے اس لئے ایم سی ون اب اس وقت تک ناکارہ ہو گیا تھا جب تک اسے دوبارہ وہ ڈیوائس یا اس جیسی نئی ڈیوائس نہ لگا دی جاتی۔ ہسل کے پاس ایک اور ڈیوائس

تھی۔ وہ اس ڈیوائس کو ایم سی ون کی گردن میں لگے میموری ریڈر میں لگا کر اسے دوبارہ ورکنگ پوزیشن میں لا سکتا تھا لیکن اس سے پہلے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا چاہتا تھا جو واقعی اس کے لئے دردسر بن چکے تھے۔ ایم سی ون کو نئی ڈیوائس لگانے میں اسے وقت لگ سکتا تھا اس لئے اس نے سٹور روم سے ویسی ہی ڈیوائس نکالی جیسی ایم سی ون کے میموری ریڈر میں موجود تھی اور پھر وہ ڈیوائس لے کر فوراً مین کنٹرول روم میں پہنچ گیا۔ اس نے ڈیوائس مشین میں ڈالی اور اسے آپریٹ کر کے ایم سی ون کو اس مشین میں ایکٹیو کرنا شروع کر دیا اس کام میں اسے کچھ وقت تو لگا تھا لیکن آخر کار وہ اس مشین کو ایم سی ون کی جگہ ایکٹو کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اب یہ مشین مکمل طور پر ایم سی ون کی جگہ لے چکی تھی۔ چونکہ ایم سی ون کی پروگرامنگ اسی مشین سے کی جاتی تھی اس لئے ایم سی ون کی ماسٹر مائنڈ میموری اب اس مشین میں آ گئی تھی اور اب یہ مشین مکمل طور پر ماسٹر مائنڈ کمپیوٹر کا روپ دھار چکی تھی۔

مشین کے ایکٹو ہوتے ہی ہسل نے مائیک کے ذریعے مشین میں کوڈنگ کرنی شروع کر دی اور اسے اپنی وائس میں کنٹرول کرنے کے احکامات دینا شروع ہو گیا۔ اس بار اس نے پوری ذہانت سے کام لیتے ہوئے ایم سی ون کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا۔ اب یہ مشین مکمل طور پر اس کے تابع ہو گئی تھی۔

مشین کو تمام احکامات دینے کے بعد ہسل نے اسے عمران اور

اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے فائنل احکامات دیئے اور اب وہ مشین کے سامنے بیٹھا ان کی ہلاکت کی خوشخبری سننے کا منتظر تھا اسے مکمل یقین تھا کہ ایم سی ون مشین کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کوئی مسئلہ نہ تھی۔ ابھی ہسل بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو ہسل چونک پڑا۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

”بگ کنگ بول رہا ہوں“ ...... ہسل نے کرخت لہجے میں کہا۔

”ایم سی ون مشین سپیکنگ“ ...... مشین سے ایم سی ون کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”کیا ہوا ایم سی ون۔ ختم ہو گیا یہ گروپ“ ...... ہسل نے چونک کر پوچھا۔

”نو بگ کنگ۔ انہوں نے بم مار کر کلک مشین تباہ کر دی ہے اور اب وہ سب راہداری میں موجود ہیں۔ راہداری کلک مشین سے منسلک تھی۔ اس لئے راہداری میں وہ محفوظ ہیں۔ جب تک شعبہ انجینئرنگ دوسری کلک مشین بنا کر نصب نہیں کر دیتا۔ میں اس راہداری میں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا“ ...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

”وہ وہاں کیا کر رہے ہیں اور کیوں رکے ہوئے ہیں“۔ ہسل نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ وہ کنٹرول روم میں گھس کر

مین ماسٹر کنٹرول مشین کو تباہ چاہتے ہیں۔ میں ان کے راہداری سے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ ان کے باہر آتے ہی میں ان پر عبرتناک موت وارد کر دوں گا“...... ایم سی ون نے کہا۔

”انہیں کسی طرح باہر نکالو۔ کسی بھی طرح میں اب ان کا وجود سی ورلڈ میں ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا“۔ ہسل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”وہ بہرحال باہر نکلیں گے۔ وہ کب تک اس راہداری میں رہیں گے اور میں ان کا ہی انتظار کر رہا ہوں“...... ایم سی ون نے کہا۔

”اگر تم کہو تو میں اس راہداری میں جا کر کارروائی کروں۔ مگر میں کیا کر سکتا ہوں اس بارے میں مجھے گائیڈ کرو“...... ہسل نے کہا۔

”ہاں آپ انہیں راہداری سے باہر نکلنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ جس کمرے میں آپ ہیں اس کی دائیں سائیڈ دیوار میں ایک الماری ہے۔ اس میں الیکٹرانک کلرڈ لائٹ مشین ہے۔ اس مشین کو آن کر کے اس کا ایک بٹن پریس کریں تو جہاں وہ موجود ہے وہاں چھت سے ان کے قریب وائٹرن کلاز بم گرے گا۔ بم گرتے ہی پھٹ جائے گا اور اس میں سے بے رنگ اور بے بو گیس نکلے گی۔ اس گیس کا ان پر فوری اثر ہو گا اور وہ اسی لمحے ساکت ہو جائیں گے۔ وہ سن سکیں گے دیکھ سکیں گے لیکن نہ کوئی حرکت کر سکیں گے اور نہ ہی بول سکیں گے۔ جب وہ ساکت ہو جائیں تو آپ وہاں

جا کر ان پر گولیاں برسا دینا۔ ان کے پتھر کی طرح سخت جسموں کو جیسے ہی گولیاں لگیں گی وہ بم کی طرح پھٹ کر بکھر جائیں گے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے“...... ایم سی ون نے اسے گائیڈ کرتے ہوئے کہا۔

”وہ انتہائی شیطان صفت لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھ سے مشین ہی چھین لیں۔ کیا تم مشین کو کنٹرول کر سکتے ہو“...... ہسل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ سیلف ورکنگ مشین ہے۔ آپ کو خود اسے کنٹرول کرنا ہو گا۔ اگر آپ ایسا نہیں چاہتے ہو پھر یہیں رہیں۔ جب وہ باہر نکلیں گے تو میں ان کا خاتمہ کر دوں گا“...... ایم سی ون نے کہا۔

”نہیں۔ زیادہ دیر انتظار ٹھیک نہیں۔ میں جاتا ہوں“...... ہسل نے کہا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو وہ بالکل خالی تھی۔ مگر دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز سے اس کے اندر ایک خانہ نمودار ہوا جس میں بگل نما مشین نظر آ رہی تھی۔ جس کے ساتھ بیلٹ موجود تھی۔

”اس مشین کو آن کریں۔ تب تک میں ان کی لوکیشن کو اس مشین میں فیڈ کر دیتا ہوں تاکہ جیسے ہی آپ بٹن پریس کریں اسی جگہ وائٹرن کلاز بم گرے جہاں وہ موجود ہیں“...... ایم سی ون نے کہا تو ہسل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں نے رینج ایڈجسٹ کر دی ہے۔ بٹن پریس کریں بگ کنگ"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی تو ہسل نے فوراً مشین کا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا۔ مشین سے تیز آواز سنائی دی۔ مشین پر لگا ہوا ایک بلب جلا اور پھر فوراً بجھتا چلا گیا۔

"بس اب آپ مشین گن لے کر راہداری میں چلے جائیں بگ کنگ اور ان سب پر فائرنگ کر کے ان کے ٹکڑے اُڑا دیں۔ اب وہ آپ سے نہیں بچ سکیں گے"...... ایم سی ون نے کہا تو ہسل نے سر ہلاتے ہوئے الماری کا ایک اور خانہ کھولا اور اس میں سے جدید ساخت کی مشین گن نکال لی۔

اس نے مشین گن کا میگزین چیک کیا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ راہداری میں آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر کلک مشین اور اس سے ملحقہ راہداری تھی۔ مختلف راستوں سے گزرنے کے بعد وہ آخر کار اس راہداری کے قریبی موڑ تک پہنچ ہی گیا۔ دونوں راہداریوں کے درمیان ایک دروازہ تھا۔ جس سے دونوں راہداریاں علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ یہ دروازہ بند تھا۔ ہسل چند لمحے دروازے کے پاس رکا۔ اس نے مشین گن کے ٹریگر پر انگلی جمائی اور پھر قدم آگے بڑھا دیا۔ اس کے قدم آگے بڑھاتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا اور وہ دوسری راہداری میں داخل ہو گیا۔ یہ

راہداری کچھ آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ ہسل کو احساس تھا کہ وہ اس وقت جس راہداری میں ہے۔ اس میں ایم سی ون کا کنٹرول نہیں ہے۔ اس لئے وہ پوری طرح محتاط تھا۔ وہ آہستہ آہستہ موڑ کی طرف بڑھنے لگا اور پھر اچانک اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

موڑ مڑتے ہی اس کے جسم کو زوردار ٹکر لگی اور وہ اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ دوسرے لمحے کوئی اس کے اوپر چھا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہسل کی ناک پر ایک زوردار ٹکر لگی اور اس کا ذہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور غیر متوقع ہوا تھا کہ وہ ایک لمحے کے لئے بھی نہ سنبھل سکا تھا۔

ڈی کنگ اپنے سیکشن میں دو آدمیوں سمیت موجود تھا۔ دونوں آدمی ایک بڑی سی مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ڈی کنگ ایک علیحدہ کمرے میں ایک مستطیل شکل کی مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کے ساتھ ہی فون موجود تھا۔ ڈی کنگ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

''یس ڈی کنگ''...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ریمنڈ۔ صورتحال تشویش ناک ہے اور ایس کنگ میری بات سننے کو تیار نہیں اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ اس صورتحال میں کیا کیا جائے''...... ڈی کنگ نے آنے والے کو سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''آپ ان ایجنٹوں کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں''...... ریمنڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ گو میں نے انہیں بے حس کر دیا ہے لیکن کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے تب ہی مجھے اطمینان ہو گا''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''آپ نے ایس کنگ سے جس محلول کے بارے میں بات کی تھی اس کا کیا ہوا''...... ریمنڈ نے کہا۔

''وہ میرے ذہن میں آئیڈیا تھا اس لئے میں نے ایس کنگ سے بات کر دی لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ اس کا بنیادی عنصر تو ہمارے پاس موجود ہی نہیں ہے اس لئے اس محلول کو تو تیار ہی نہیں کیا جا سکتا''...... ڈی کنگ نے کہا۔

''تو پھر ایک ہی صورت ہے کہ آپ سپیشل وے کھول دیں۔ میں اور راڈنی جا کر ان بے حس لوگوں کو ہلاک کر دیتے ہیں''۔ ریمنڈ نے کہا۔

''کس طرح ہلاک کرو گے۔ تمہارے پاس اسلحہ ہے''...... ڈی کنگ نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں۔ اسلحہ تو نہیں ہے۔ یہی ہو سکتا ہے کہ مکینیکل باکس سے کوئی ایسی چیز لے جائی جائے جس کی مدد سے انہیں ہلاک کیا جا سکے''...... ریمنڈ نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح یہ ہلاک نہیں ہو سکتے۔ ایک طریقہ ہے تو سہی لیکن اس میں وقت لگے گا''...... ڈی کنگ نے چند لمحے

خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کون سا طریقہ"...... ریمنڈ نے چونک کر پوچھا۔

"سیکورٹی ونگ میں ایک خفیہ سیف موجود ہے جس میں انتہائی جدید اسلحہ موجود ہے۔ وہاں سے اسلحہ حاصل کر کے ان کا خاتمہ پلک جھپکنے میں کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ چھ افراد کو عام حالات میں ہلاک نہیں کیا جا سکتا"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"تو کیا ہوا باس۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ بہرحال یہ ہلاک تو ہو جائیں گے"...... ریمنڈ نے کہا۔

"تو پھر تم یہ کام کرو"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"میں تیار ہوں باس۔ لیکن آپ کو ڈبل وے کھولنا پڑے گا تاکہ میں وہاں جا سکوں اور پھر اسلحہ لے کر واپس بھی آ سکوں"...... ریمنڈ نے کہا۔

"ایسا کر لیں گے لیکن جس قدر جلد ہو سکے تم نے یہ کام کرنا ہے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کی توقع سے بھی پہلے اسلحہ لے آؤں گا"...... ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ جاؤ۔ ڈبل وے کے دہانے کے قریب ہی غوطہ خوری کے جدید ترین لباس موجود ہیں۔ میں ڈبل وے کھول دیتا ہوں"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"لیکن وہ خفیہ سیف کہاں ہے اور اس کے کھولنے کا کیا طریقہ

ہے وہاں سے کیا لانا ہے اور کس طرح کیونکہ یہاں واپسی بھی سمندر کے راستے ہی ہو گی"...... ریمنڈ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اس سیف میں ہی واٹر پروف تھیلا موجود ہو گا۔ تم نے اس تھیلے میں دو مشین گنیں اور اس کے میگزین ڈال کر لے آنے ہیں۔ سیف کی تفصیل اور اسے کھولنے کا طریقہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں"...... ڈی کنگ نے کہا تو ریمنڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈی کنگ نے تفصیل سے ساری بات ریمنڈ کو بتا دی۔

"ٹھیک ہے باس"...... ریمنڈ نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈی کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے تمہیں واپس آنا ہے"...... ڈی کنگ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس"...... ریمنڈ نے کہا اور واپس مڑ گیا تو ڈی کنگ نے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود مشین پر پڑا ہوا کور ہٹایا اور اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ یہ ڈبل وے کھولنے والی مشین تھی۔ اسے آپریٹ کرنے کے بعد ڈی کنگ واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ خطرناک ایجنٹ اب صرف میرے ہاتھوں ہی ہلاک ہوں گے۔ صرف اور صرف ڈی کنگ کے ہاتھوں"...... ڈی کنگ نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب ریمنڈ دوبارہ کمرے میں داخل ہوا تو ڈی کنگ بے اختیار

اچھل پڑا۔ ریمنڈ کے ہاتھ میں ایک بڑا سا تھیلا تھا۔

"کیا ہوا مل گیا اسلحہ"...... ڈی کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ دو مشین گنیں اور ان کے کافی تعداد میں میگزین لے آیا ہوں"...... ریمنڈ نے کہا۔

"گڈ۔ بیٹھو۔ میں ڈبل وے کلوز کر دوں"...... ڈی کنگ نے کہا اور اٹھ کر دوبارہ اس مشین کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے پہلے آپریٹ کیا تھا۔ اب وہ اس کے ذریعے ڈبل وے کلوز کر رہا تھا۔ جب ڈبل وے کلوز ہو گیا تو مشین نے اس پر کور ڈالا اور واپس آ کر دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... ڈی کنگ نے کہا تو ریمنڈ نے اسے تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ مشین گنیں نکال کر ان میں میگزین فٹ کرو"...... ڈی کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میں پہلے ہی کر چکا ہوں باس"...... ریمنڈ نے کہا اور اس نے تھیلے کی زپ کھول کر اس میں سے ایک جدید ساخت کی مشین گن نکالی اور اسے ڈی کنگ کی طرف بڑھا دیا۔

"ویسے یہ میری زندگی کا پہلا موقع ہو گا کہ میں اس طرح انسانوں کو ہلاک کروں گا لیکن یہ چونکہ ہمارے دشمن ہیں اس لئے ایسا کرنا ضروری ہے"...... ڈی کنگ نے مشین گن اٹھا کر اسے چیک کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ایک وعدہ کریں کہ اس کامیابی کے بعد آپ مجھے مراعات دیں گے"...... ریمنڈ نے دوسری مشین گن تھیلے سے نکالتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ہی نہیں راڈنی کو بھی ان مراعات میں شامل کیا جائے گا"...... ڈی کنگ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ مگر ڈی کنگ کا لہجہ ایسا تھا جسے ریمنڈ محسوس نہ کر سکا تھا۔

"راڈنی کو کیوں باس۔ اس نے تو کوئی کام نہیں کیا"...... ریمنڈ نے چونک کر کہا۔

"وہ بھی بہرحال ہمارا ساتھی ہے۔ اسے بلاؤ تاکہ میں سپیشل وے کھولوں۔ پھر ہم دونوں زیرو سیکشن میں جائیں گے تو وہ یہاں خیال رکھے گا"...... ڈی کنگ نے کہا تو ریمنڈ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اس کی نیت ابھی سے خراب ہو رہی ہے۔ اس کا اور راڈنی دونوں کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ وہ لوگ بے حس پڑے ہیں۔ ان پر تو صرف مشین گن چلانی ہے اور وہ میں اکیلا بھی چلا سکتا ہوں"۔ ڈی کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ریمنڈ اور اس کے پیچھے ایک اور آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس باس"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

راڈنی۔ پہلے جا کر سپیشل وے کھول دو پھر یہاں آؤ تاکہ میں تمہیں ہدایات دے سکوں"...... ڈی کنگ نے کہا۔

''یس باس''...... راڈنی نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ ریمنڈ اس بار خود ہی سائیڈ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اب اسے ڈی کنگ کی اجازت کی ضرورت ہی نہ رہی ہو۔ ڈی کنگ کے بھنچے ہوئے ہونٹ مزید بھنچ گئے لیکن وہ خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد راڈنی واپس آ گیا۔

''سپیشل وے کھل چکا ہے باس''...... راڈنی نے اندر آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں اور ریمنڈ دشمن ایجنٹوں کو ہلاک کرنے جا رہے ہیں۔ تم نے ہماری عدم موجودگی میں یہاں کا خیال رکھنا ہے''...... ڈی کنگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی ریمنڈ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یس باس''...... راڈنی نے کہا اور پھر ڈی کنگ، ریمنڈ اور راڈنی تینوں اس کمرے سے نکل کر بڑے ہال میں آ گئے۔

''ریمنڈ تم اس مشین کو آپریٹ کرو اور راڈنی تم اس کی مدد کرو''...... ڈی کنگ نے یکلخت رکتے ہوئے کہا۔

''اس کی کیا ضرورت ہے باس۔ راڈنی تو یہاں موجود ہے''...... ریمنڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ سمجھے''...... ڈی کنگ نے تیز لہجے میں کہا تو ریمنڈ سر ہلاتا ہوا اس بڑی مشین کی طرف مڑ گیا جس پر پہلے راڈنی کام کرتا رہا تھا۔ مشین گن اس کے ہاتھ میں

تھی۔ اس کے مڑتے ہی راڈنی بھی مڑا تو ڈی کنگ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ریمنڈ اور راڈنی چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

''ہونہہ۔ ابھی سے تم لوگوں کی یہ حالت تھی تو بعد میں کیا کرتے تم۔ یہ ہے تمہارا انعام''...... ڈی کنگ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی دوسری مشین گن اٹھائی اور اسے ایک طرف میز پر رکھا اور پھر مڑ کر وہ اس راستے کی طرف بڑھ گیا جس سے وہ زیرو سیکشن پہنچ سکتا تھا یہ مخصوص راستہ تھا اور اسے زیرو سیکشن تک پہنچنے میں دس پندرہ منٹ لگ سکتے تھے لیکن ڈی کنگ مشین گن ہاتھ میں پکڑے اطمینان سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

ریمنڈ اور راڈنی دونوں پر فائر کھول کر اس کا حوصلہ اب پوری طرح بلند ہو چکا تھا اور اب تو اس نے صرف بے حس پڑے ہوئے لوگوں پر ہی فائر کھولنا تھا اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

میجر پرمود اپنے ساتھیوں سمیت راہداری کے فرش پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عظیم ایجنٹوں کی بجائے انتہائی حقیر کینچوے ہوں جو رینگنے کی صلاحیت بھی کھو چکے ہوں۔ میجر پرمود کا ذہن کام کر رہا تھا۔ گو اس نے اپنے طور پر اس بے حسی کو ختم کرنے کے لئے سانس روک کر کئی بار اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ سب بے سود ثابت ہوا تھا اور انہیں نجانے کتنا وقت اسی طرح پڑے ہوئے گزر گیا کہ اچانک میجر پرمود کے کانوں میں دور سے کسی کے قدموں کی آواز پڑی تو وہ ذہنی طور پر بے اختیار چونک پڑا۔ کوئی آدمی دور سے آ رہا تھا۔ میجر پرمود کے چہرے کا رخ اسی طرف تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد راہداری کا موڑ مڑ کر ایک درمیانے قد اور پھیلے ہوئے جسم کا آدمی جس کے ہاتھ میں ایک جدید مشین گن تھی سامنے آ گیا۔

"تو آخر کار ان ایشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ میرے ہاتھوں سے ہی

لکھا گیا تھا۔ ڈی کنگ کے ہاتھوں سے"...... آنے والے نے اونچی آواز میں کہا اور مشین گن سیدھی کر کے اب وہ قدم بہ قدم آگے بڑھنے لگا تھا۔

"اوہ۔ یہ نوجوان لڑکی تو بڑی طرحدار ہے۔ لیکن اب میں اسے ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ اس لئے اس کی ہلاکت بھی ضروری ہے"...... ڈی کنگ نے رک کر غور سے لیڈی بلیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ایک طرف سکڑی سی پڑی ہوئی تھیں۔

"اوکے۔ اب انہیں مر جانا چاہئے"...... ڈی کنگ نے کہا اور پھر مشین گن سیدھی کر کے اس نے ٹریگر پر انگلی رکھ دی جبکہ میجر پرمود کی حالت ایسی تھی کہ وہ واقعی مکمل طور پر بے بس ہو کر رہ گیا تھا اور یہی حالت اس کے ساتھیوں کی تھی کہ اچانک کٹاک کی تیز آواز راہداری میں گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ڈی کنگ بے اختیار اچھل پڑا۔

اس آواز کے ساتھ ہی یکلخت وہی پہلے جیسی گیس راہداری میں پھیلتی چلی گئی اور اس کا اثر یہ ہوا کہ ڈی کنگ مشین گن سمیت یکلخت گھٹنوں کے بل جھکا اور پھر پہلو کے بل فرش پر گر پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ دھواں غائب ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی میجر پرمود کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں حرکت ہونا شروع ہو گئی ہو۔ گو یہ حرکت بے حد کم تھی لیکن بہرحال حرکت ہو رہی تھی اور پھر آہستہ آہستہ اس حرکت میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور پھر میجر پرمود

ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کے ساتھی بھی اس کی طرح اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش میں مصروف تھے۔

"یہ کیا ہو گیا میجر پرموؤ"...... لیڈی بلیک کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"اللہ تعالیٰ کا خاص کرم"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔ اس کی آواز بھی مدھم سی نکلی تھی لیکن بہرحال الفاظ لیڈی بلیک تک پہنچ گئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ہی اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گئے جبکہ سب سے پہلے میجر پرمود اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا سامنے پڑے ہوئے ڈی کنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مشین گن ڈی کنگ کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گری ہوئی تھی۔ میجر پرمود نے جھک کر مشین گن اٹھائی اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"یہ ڈبل ایکشن کیوں ہوا میجر صاحب۔ یہ آدمی بے ہوش ہو گیا ہے جبکہ ہم سب حرکت میں آ گئے ہیں"...... لاٹوش کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر تھا۔

"میں نے کہا تو ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا ہے۔ وہ جب کرم کرتا ہے تو ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے ہم پر کون سی گیس فائر کی گئی تھی"...... میجر پرمود نے مڑتے ہوئے کہا۔

"کون سی گیس تھی"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"یہ جارگین گیس تھی اور جارگین گیس میں یہی خاصیت ہے کہ وہ انسانی جسم پر ڈبل ری ایکشن کرتی ہے یعنی نارمل انسان کو بے حس و حرکت کر دیتی ہے اور بے حس و حرکت انسان کو نارمل کر دیتی ہے اور یہ گیس دوبارہ کیوں فائر ہوئی ہے۔ یہ معلوم نہیں۔ بہرحال اب یہ ڈی کنگ بتائے گا"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"یہاں پوچھ گچھ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لازماً کنٹرول روم سے راستہ کھول کر یہاں آیا ہے۔ ہم نے مشن مکمل کرنا ہے"۔ لیڈی بلیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیپٹن توفیق۔ تمہاری کیا پوزیشن ہے۔ کیا تم ڈی کنگ کو اٹھا سکتے ہو"...... میجر پرمود نے کیپٹن توفیق سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"...... کیپٹن توفیق نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ڈی کنگ کو کاندھے پر ڈال لیا اور پھر وہ سب آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جہاں ایک مشین کام کر رہی تھی وہاں کوئی انسان موجود نہ تھا۔ سب روبوٹس تھے جو اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ان کے اندر آنے پر بھی روبوٹس نے کوئی نوٹس نہ لیا تھا۔ وہ مخصوص پروگرامنگ کے تحت بدستور اپنے کاموں میں مصروف تھے جیسے انہیں سوائے اپنے کام کے کسی سے کوئی مطلب ہی نہ ہو۔

"ہمیں کنٹرول روم کو چیک کرنا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اس ڈی کنگ کو حرکت میں لانا ہوگا"...... لیڈی بلیک نے کہا جبکہ کیپٹن توفیق نے اس دوران ڈی کنگ کو ایک خالی کرسی پر ڈال دیا تھا۔

"تم دونوں جا کر پورے ایریے کا راؤنڈ لگا کر آؤ میں اس دوران اسے حرکت میں لانے کی کوشش کرتا ہوں"...... میجر پرمود نے کیپٹن نوازش اور کیپٹن توفیق سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

"لاٹوش۔ اس کے منہ میں پانی ڈالو"...... میجر پرمود نے لاٹوش سے مخاطب ہو کر کہا تو لاٹوش نے اثبات میں سر ہلایا اور سائیڈ میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جہاں پانی کی بوتلیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور پھر وہ اسے لے کر ڈی کنگ کی طرف آ گیا اور پھر جب ڈی کنگ کے منہ میں پانی ڈالا گیا تو اس کا جسم حرکت میں آ گیا۔

"اب مجھے یہاں کی طرز تعمیر سمجھ میں آ گئی ہے۔ یہاں ہر سیکشن کو دوسرے سے علیحدہ رکھا گیا ہے۔ درمیان میں خفیہ راستے رکھے گئے ہیں اور کنٹرول روم اور اس سیکشن کے درمیان خفیہ راستہ یہ ڈی کنگ بتائے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ گیس دوبارہ فائر کیسے ہو گئی۔ آخر کیسے"...... ڈی کنگ نے ہوش میں آتے ہی یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"اس کا جواب تو تم ہی دے سکتے ہو کہ گیس دوبارہ فائر کیسے ہو گئی"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ سمجھ گیا۔ میں نے اسے آٹو کنٹرول کیا تھا تاکہ ہر گھنٹے بعد یہ خود لوڈ ہو کر دوبارہ فائر ہو سکے۔ تمہیں بے ہوش ہوتا دیکھ کر اور تمہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کے جوش میں اس مشین کو میں آف کرنا بھول گیا تھا۔ ایک گھنٹہ پورے ہوتے ہی وہ آٹو فائر ہو گئی۔ اوہ اوہ۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا"...... ڈی کنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ جو ہوا۔ اس کا ہمیں فائدہ ہی ہوا ہے۔ اسے تم ہماری خوش قسمتی سمجھو یا پھر اپنی بدقسمتی۔ اب تم بتاؤ۔ تمہارا کیا ارادہ ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"کیسا ارادہ"...... ڈی کنگ نے منہ بنا کر کہا۔

"ہمیں کنٹرول روم میں لے چلو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں تمہیں وہاں نہیں لے جا سکتا۔ وہاں ایس کنگ موجود ہے۔ ہم جیسے ہی مین سیکشن میں داخل ہوں گے۔ وہ ہمیں فوراً چیک کر لے گا اور اس نے اگر تمہیں میرے ساتھ دیکھ لیا تو وہ مجھے بھی زندہ نہیں چھوڑے گا"...... ڈی کنگ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"زندہ تو ہم بھی تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر تم نے ہماری بات نہ مانی تو"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

"اوہ اوہ۔ اب میں کیا کروں"...... ڈی کنگ نے بے بسی کے عالم میں کہا۔

"چلو یہ بتا دو کہ بلیک ڈائمنڈ کہاں ہے۔ اگر تم مجھے بلیک ڈائمنڈ دے دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں۔ ہم بلیک ڈائمنڈ لے کر خاموشی سے یہاں سے نکل جائیں گے پھر ایس کنگ کو بھی اس بات کا پتہ نہیں چلے گا کہ تم نے کیا کیا ہے۔ تم کہہ دینا کہ تم نے ہمیں ہلاک کر دیا ہے اور ہماری لاشیں برقی بھٹی میں جلا دی ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میں جھوٹ کیسے بول سکتا ہوں۔ یہاں ایم سی ٹو ہے اور ای کنگ ہے۔ وہ ہماری ہر بات چیک کر رہے ہوں گے اور ایم سی ٹو تو ہماری ہر بات کی ریکارڈنگ بھی کر رہا ہو گا"...... ڈی کنگ نے کہا تو میجر پرمود ہنس پڑا۔

"سی ورلڈ کے ڈی کنگ ہونے کے باوجود تم اس بات سے ابھی تک لاعلم ہو کہ تمہارا ای کنگ ہلاک ہو چکا ہے اور ماسٹر مائنڈ کمپیوٹر روبوٹ ایم سی ٹو ناکارہ ہو چکا ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو ڈی کنگ بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ای کنگ کیسے ہلاک ہو سکتا ہے۔ ایم سی ٹو کو کیسے ناکارہ کیا جا سکتا ہے"...... ڈی کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو میجر پرمود کے اشارے پر اسے وائٹ شارک نے ساری تفصیل بتا دی۔ ای کنگ کی ہلاکت اور ایم سی ٹو

کے ناکارہ ہونے کا سن کر ڈی کنگ جیسے گنگ سا ہو کر رہ گیا۔

"اگر تمہیں ہماری بات پر یقین نہیں آ رہا ہے تو پکارو اپنی مدد کے لئے ایم سی ٹو کو۔ اس کی ذمہ داری سی ورلڈ ٹو کی حفاظت کے ساتھ تمہاری، ایس کنگ اور ای کنگ کی حفاظت کرنا بھی ہے۔ اگر وہ ایکٹو ہے تو پھر وہ تمہاری آواز سن کر یقیناً تمہاری مدد کے لئے یہاں آئے گا۔ بلاؤ اسے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم جو کہہ رہے ہو وہی سچ ہے۔ اگر ایم سی ٹو ایکٹو ہوتا تو میں اس طرح تمہارے سامنے بے بس نہ پڑا ہوتا"...... ڈی کنگ نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

"اب سی ورلڈ ٹو میں تم اور ایس کنگ ہی زندہ ہیں اور یہ بھی سن لو۔ ہم نے سی ورلڈ کے ای کنگ کے سیکشن میں ہر طرف میگا پاور بم فکسڈ کر دیئے ہیں جو اب سے ٹھیک دس منٹ بعد پھٹ جائیں گے۔ ان بموں کے بلاسٹ ہوتے ہی یہ سارا سی ورلڈ تباہ ہو جائے گا۔ اگر تم مجھے بلیک ڈائمنڈ دے دیتے ہو تو میں ان تمام بموں کو ڈی فیوز کر دوں گا اور پھر تم ہمیں یہاں سے باحفاظت باہر نکال دینا اس کے بعد تم جانو اور تمہارا سی ورلڈ جانے"...... میجر پرمود نے کہا۔ پہلے تو ڈی کنگ انکار کرتا رہا لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا موت کے خوف سے اس کا رنگ زرد ہوتا چلا گیا اور پھر آخر کار اس نے میجر پرمود کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ اس نے بتا دیا کہ بلیک ڈائمنڈ اس کے آفس میں ہے اور پھر اس نے اپنے

آفس کے بارے میں بھی ساری تفصیل بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ کس طرح سے کنٹرول روم میں جا سکتے ہیں۔

''او کے۔ تم نے تعاون کیا اس کا شکریہ''...... میجر پرمود نے کہا۔

''کیا اس سے اور کچھ پوچھنا ہے''...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

''نہیں''...... میجر پرمود نے جواب دیا۔ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکا ہوا اور کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈی کنگ کے پرخچے اڑتے چلے گئے۔ لیڈی بلیک نے جیب سے یکلخت بلاسٹر ریز گن نکال کر ڈی کنگ پر ریز فائر کی تھی۔ میجر پرمود تیزی سے مڑا اور مسکرا دیا۔

''جلدی کریں میجر صاحب۔ چلیں۔ ہم پہلے ہی بہت وقت ضائع کر چکے ہیں''...... لیڈی بلیک نے کہا تو میجر پرمود سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ خفیہ راستہ کھول کر مین کنٹرول روم میں داخل ہوئے تو انہیں وہاں ایس کنگ دکھائی دیا۔ وہ ایک مشین پر بیٹھا کام کر رہا تھا۔

''ہیلو۔ مسٹر ایس کنگ''...... میجر پرمود نے کہا تو وہ تیزی سے مڑا اور پھر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

''تم۔ تم کون ہو۔ یہاں کیسے پہنچ گئے''...... ایس کنگ نے رک رک کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

''ہم تمہارا ہاٹ ویپن دیکھنے آئے ہیں''...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ تو مکمل ہو چکا ہے۔ واقعی مکمل ہو چکا ہے''...... ایس کنگ نے لاشعوری انداز میں کہا اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ فضا ایک بار پھر دھماکے سے گونج اٹھی اور ایس کنگ کے پرخچے اُڑ گئے۔

''تم انسان نہیں درندے ہو۔ خونخوار درندے ہو۔ جو اربوں انسانوں کو جلا کر راکھ کرنے کے ناپاک مشن میں شامل تھے''۔ لیڈی بلیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اب یہاں کی مشینری کو چیک کر کے سب کچھ تباہ کر دو۔ تب تک میں ڈی کنگ کے آفس میں جا کر اس کے خفیہ سیف سے بلیک ڈائمنڈ نکال لاتا ہوں''...... میجر پرمود نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور میجر پرمود تیزی سے چلتا ہوا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیڈی بلیک اور اس کے ساتھی سی ورلڈ میں موجود روبوٹس اور سی ورلڈ ٹو کے لئے کام کرنے والے افراد کے ساتھ ساتھ وہاں موجود مشینوں کو بھی بلاسٹنگ ریز گن سے تباہ کرنا شروع ہو گئے اور پھر انہوں نے جگہ جگہ وائرلیس بم اپنی جیبوں سے نکال کر لگانے شروع کر دیئے۔ آدھے گھنٹے بعد میجر پرمود واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ چمک تھی۔

''کام ہو گیا''...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ بلیک ڈائمنڈ آپ کے پاس ہے''...... لیڈی بلیک نے چہکتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... میجر پرمود نے کہا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر سنہری رنگ کا ایک باکس نکال کر باکس پر لگا ہوا بٹن پریس کیا تو باکس کا ڈھکن خودکار طریقے سے کھل گیا۔ باکس کے سنٹر میں سیاہ رنگ کا بلیک ڈائمنڈ جگمگا رہا تھا۔ اس ڈائمنڈ کو دیکھتے ہی ان سب کی آنکھوں میں بھی چمک ابھر آئی۔

"بلیک ڈائمنڈ حاصل کر کے ہم نے آخر کار عمران کو حتمی شکست دے دی ہے۔ وہ سی ورلڈ ون میں بلیک ڈائمنڈ کی تلاش میں سر پٹک رہا ہو گا لیکن بلیک ڈائمنڈ بھلا اس کی قسمت میں کہاں"۔ وائٹ شارک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ بلیک ڈائمنڈ سی ورلڈ ٹو میں رکھا گیا تھا اور ہم اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اگر یہ سی ورلڈ ون میں اور بگ کنگ کے پاس ہوتا تو عمران اپنی فتح کا جشن منا رہا ہوتا اور ہم اس بلیک ڈائمنڈ کی شاید شکل تک نہ دیکھ پاتے"...... لیڈی بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سیدھی سی بات ہے کہ عمران سے زیادہ ہم خوش قسمت ہیں"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہمیں اس ڈائمنڈ کو لے کر فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے۔ عمران کو اس بات کا پتہ نہیں لگنا چاہئے کہ بلیک ڈائمنڈ ہم نے حاصل کیا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن اسے جب سی ورلڈ ون سے بلیک ڈائمنڈ نہیں ملے گا اور

پھر بگ کنگ بھی تو اسے بتا دے گا کہ بلیک ڈائمنڈ سی ورلڈ ٹو میں ہے تو"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ایسا ہوا تو دیکھا جائے گا۔ اب یہ ہمارے پاس ہے اور اسے ہم ہی لے جائیں گے۔ اگر عمران نے ہمارے راستے میں آنے کی کوشش کی تو اسے منہ کی کھانی پڑے گی"...... میجر پرمود نے غرا کر کہا۔

"منہ کی بجائے اسے ناک کی کھانی پڑے تو زیادہ لطف آئے گا"...... لاٹوش نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔

"لیکن ہماری واپسی کیسے ہو گی۔ ہمارے پاس تو نہ کوئی لانچ ہے اور نہ کوئی موٹر بوٹ"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"بڑا آسان حل ہے لیڈی بلیک۔ آپ کو میجر پرمود کاندھے پر اٹھا لیں گے اور ہم سب میجر صاحب کا ہاتھ پکڑ لیں گے اور یہ ہمیں اُڑا کر لے جائیں گے کسی جن کی طرح"...... لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں بچوں جیسے سوال کرنا شروع کر دیتی ہو تم۔ یہاں سی رنز موجود ہیں۔ ہم سی رنز کے ذریعے آسانی سے یہاں سے نکل جائیں گے"...... میجر پرمود نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ وہ اڑنے والا پروگرام۔ وہ رہ گیا"۔ لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

عمران نے اب فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہر صورت میں کنٹرول روم میں گھس کر اس ہسل کو قابو کر کے اسے ہلاک کر دے گا۔ اس بار وہ ہسل کو کوئی موقع نہ دینا چاہتا تھا۔

وہ اپنے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ کر موڑ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس کے حساس کانوں میں دوسری طرف سے کسی کے چلنے کی آہٹ سنائی دی تو وہ ٹھٹھک کر رک گیا اور موڑ کے قریب دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ جو کوئی بھی تھا وہ بڑے محتاط انداز میں قدم اٹھاتا ہوا اسی طرف آ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہسل کا خیال ابھرا۔ ہسل کے اس طرح ادھر آنے کا مطلب تھا کہ وہ پوری طرح تیار ہو کر آ رہا ہو گا۔

اسی لمحے اسے موڑ پر ہسل نظر آیا تو عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اس نے ہسل کو زوردار دھکا دیا تو ہسل اچھل کر فرش پر گرا۔ عمران نے اس کے اوپر گرتے ہوئے اس کی

ناک پر زوردار ٹکر ماری۔ تاکہ وہ وقتی طور پر بے ہوش ہو جائے وہ دوبارہ اسے اپنے ٹرانس میں لینا چاہتا تھا تاکہ اس سے ضروری معلومات حاصل کر سکے۔ ہسل پہلی ہی ضرب میں بے ہوش ہو گیا تو عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ہسل کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر فرش پر گر گئی تھی۔

"تو تم ہمیں پتھر کے بتوں کی طرح ساکت کر کے مشین گن کی گولیوں سے ہمارے پرخچے اُڑانے آئے تھے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک جھرجھری لی۔ کیونکہ اگر ہسل اندر پہنچ کر ان پر فائرنگ کر دیتا تو ان کے جسم واقعی ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر وہیں بکھر جاتے اور ان سب کی عبرتناک موت یقینی تھی۔

عمران نے جھک کر ہسل کو چیک کیا تو وہ واقعی بے ہوش تھا۔ عمران نے فوراً اس کی قمیض پھاڑی اور اسے موڑ کر اس کی پٹیاں بنانا شروع کر دیں۔ اس نے ان پٹیوں کی مدد سے ہسل کو تیزی سے باندھنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں ہسل اس کے سامنے بندھا ہوا پڑا تھا۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں اور کوئی نہ تھا۔

ہسل جس طرف سے آیا تھا وہاں سامنے ایک بڑے سے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے کچھ سوچ کر ہسل کو اٹھایا اور اسے کاندھے پر ڈال کر تیزی سے اس کھلے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ دروازے میں داخل ہوا

ہی تھا کہ اچانک اسے کسی غیر مرئی طاقت نے زور دار جھٹکا دیا اور وہ گرتے گرتے بچا۔

"وہیں رک جاؤ۔ اگر تم آگے بڑھے تو میں تمہیں ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر دوں گا"...... اچانک عمران کو ایک تیز اور گرجدار آواز سنائی دی تو عمران یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

"ایم سی ون"...... عمران نے منہ سے حیرت بھرے لہجے میں نکلا۔

"ہاں۔ میں ایم سی ون ہوں۔ تم نے میرے روبوٹ سے مائنڈ میموری نکال لی تھی لیکن بگ کنگ ہسل کے پاس دوسری میموری موجود تھی۔ اس نے اس میموری کارڈ کو مین ماسٹر کمپیوٹر مشین میں ایکٹیو کر دیا ہے۔ اب میں روبوٹ کی شکل میں تو نہیں ہوں لیکن ایم سی ون کی حیثیت سے باقاعدہ کام کر رہا ہوں اور میرا اب بھی سی ورلڈ پر مکمل کنٹرول ہے"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ تو ہسل نے تمہاری حکمرانی ختم کر دی ہے اور یہ بگ کنگ بن گیا ہے"...... عمران نے کہا۔ یہ کہتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا رہا تھا۔

"ہاں۔ اب یہ بگ کنگ ہے اور میں اس کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا۔ تم بگ کنگ کو چھوڑ دو اور یہاں سے واپس چلے جاؤ ابھی اور اسی وقت"...... ایم سی ون نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم دیکھ رہے ہو کہ تمہارا بگ کنگ میرے قبضے میں ہے۔ میں چاہوں تو ایک لمحے میں اس کی گردن توڑ سکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح بگ کنگ نے تمہاری میموری میں سی ورلڈ کی وفاداری فیڈ کی ہوئی ہے اسی طرح اس نے تمہیں اس بات کا بھی پابند کیا ہوا ہے کہ بگ کنگ تمہاری موجودگی میں ہلاک نہ ہو یا کوئی اسے ہلاک نہ کر سکے۔ کیوں ایسا ہی ہے نا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بگ کنگ کی حفاظت کرنا میرا فرض ہے"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"تو پھر تم مجھے روک کر بگ کنگ کی جان خطرے میں کیوں ڈال رہے ہو۔ اگر بگ کنگ کی زندگی چاہتے ہو تو مجھے آگے جانے دو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"خبردار۔ اگر تم نے بگ کنگ کو نقصان پہنچایا تو تمہارا انجام بھیانک ہوگا"...... ایم سی ون نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"تو پھر مجھے آگے جانے دو"...... عمران نے کہا۔

"آگے کہاں۔ تم کہاں جانا چاہتے ہو"...... ایم سی ون نے کہا۔

"میں کنٹرول روم میں جا کر اپنے ملک ایک مسیج بھیجنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔ اس نے اس دوران ایک ہاتھ ہسل کی گردن پر ڈال دیا تھا۔ اب اسے واقعی محض ایک جھٹکا ہی دینا تھا

اور ہسل کی گردن کی ہڈی ایک لمحے میں ٹوٹ سکتی تھی۔

''نہیں۔ میں تمہیں کنٹرول روم میں جانے کی اجازت نہیں دے سکتا''...... ایم سی ون نے کہا۔

''تو پھر اپنے بگ کنگ کو ہلاک ہونے دو''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہسل کی گردن پر دباؤ بڑھا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ ایم سی ون اگر اس سے بات کر سکتا ہے تو وہ یقیناً اسے مانیٹر بھی کر رہا ہو گا۔

''رکو۔ رکو۔ یہ تم کیا کر رہے ہو''...... ایم سی ون نے چیختے ہوئے کہا۔

''تمہارے بگ کنگ کی گردن توڑ رہا ہوں''...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

''نہیں۔ رکو۔ تم بگ کنگ کو ہلاک نہیں کر سکتے''...... ایم سی ون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہ میں کنٹرول روم میں جا سکتا ہوں اور نہ ہی تمہارے بگ کنگ کی گردن توڑ سکتا ہوں۔ تم تو مجھ سے ایسے بات کر رہے ہو جیسے میں تمہارے حکم کا پابند ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم نے مجھے ڈبل مائنڈڈ کر دیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ میں کیا کیا کروں''...... ایم سی ون نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی ظاہر ہے بگ کنگ نے اسے ایسی

سچویشن کے لئے تیار نہ کیا تھا اس لئے وہ کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا تھا۔

''تم صرف یہ بتاؤ کہ مجھے کنٹرول روم میں جانے سے روکنا زیادہ ضروری ہے یا اپنے بگ کنگ کی جان کی حفاظت کرنا''۔ عمران نے کہا۔

''میرے لئے بگ کنگ کی زندگی زیادہ قیمتی ہے''...... ایم سی ون نے اس کی توقع کے مطابق جواب دیا۔

''گڈ۔ تو پھر مجھے جانے دو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں کنٹرول روم میں جانے کی اجازت دیتا ہوں لیکن تمہیں بگ کنگ کو یہیں چھوڑنا پڑے گا ایم سی ون نے کہا۔

''نہیں۔ جب تک یہ میرے ساتھ رہے گا میں زیادہ محفوظ رہوں گا اور تم فکر نہ کرو یہ ہلاک نہیں ہوا ہے صرف بے ہوش ہے۔ اسے میں تم سے بچنے کے لئے یرغمال بنا کر اندر لے جا رہا ہوں تاکہ تم مجھ پر کوئی وار نہ کر سکو۔ میں تھوڑی ہی دیر میں واپس آ جاؤں گا اور پھر اسے تمہارے حوالے کر دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو''...... ایم سی ون نے کہا۔

''تم ماسٹر کمپیوٹر ہو بھائی۔ تم سے بھلا میں دھوکہ کیسے کر سکتا ہوں۔ جانتا ہوں دھوکے کی سزا یہاں موت ہے۔ بھیانک موت اور ابھی میں کنوارا ہوں اس لئے میرا تمہارے ہاتھوں بے موت

مرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لے جاؤ اسے لیکن اگر تم نے بگ کنگ کو کوئی نقصان پہنچایا تو پھر تم کسی بھی صورت میں زندہ نہیں بچ سکو گے۔ میں سی ورلڈ کو ہی تمہارا مدفن بنا دوں گا''...... ایم سی ون نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی اور پھر اس نے دوسری طرف چھلانگ لگا دی اور راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا اور جب کچھ دیر تک اسے کچھ نہ ہوا تو اس کے دل میں مسرت کی پھلجھڑیاں پھوٹنے لگیں ہسل واقعی اس کے کام آ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ایم سی ون اسے کوئی نقصان نہ پہنچا رہا تھا۔ اب مسئلہ تھا کنٹرول روم ڈھونڈنے کا اور اسے امید تھی کہ کنٹرول روم زیادہ دور نہ ہو گا کیونکہ ہسل نے اسے بتا دیا تھا کہ کنٹرول روم قریب ہی ہے اور اسے معلوم تھا کہ ہسل نے جھوٹ نہ بولا ہو گا اور کنٹرول روم قریب ہی کہیں موجود ہو گا اور پھر ایک راہداری گھومتے ہی وہ رک گیا۔ کیونکہ سامنے ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔

دروازے پر ایک بورڈ لگا ہوا تھا اور عمران اس بورڈ کو پڑھ کر مسکرا دیا۔ بورڈ پر نہ صرف کنٹرول روم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے بلکہ ساتھ ہی یہ ہدایات بھی درج تھیں کہ اس دروازے سے دس فٹ دور رہا جائے ورنہ آگے بڑھنے والا موت کا شکار ہو جائے گا۔ یہ ہدایت شاید سی ورلڈ میں موجود افراد کے لئے لکھی گئی تھی تا کہ کوئی غلطی سے بھی اس دروازے کے قریب نہ جائے عمران نے اندازہ

لگایا تو وہ دروازے سے بہرحال دس فٹ کے فاصلے سے کم فاصلے پر تھا اور اب تک اسے کچھ نہ ہوا تھا۔

اس نے قدم آگے بڑھائے اور پھر دروازے تک پہنچ گیا۔ یقیناً دروازے پر موجود حفاظتی سسٹم آف ہو چکا تھا اور یہ کام ہسل کے اس کے پاس ہونے کی وجہ سے ایم سی ون نے کیا تھا۔ ورنہ اب تک وہ موت کا شکار ہو چکا ہوتا۔ دروازہ نہ صرف بند تھا بلکہ وہ اس طرز کا بنا ہوا تھا کہ اس میں معمولی سی جھری بھی نہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے ٹھوس فولاد کی شیٹ ہو۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا۔ اس کے پاس بلاسٹنگ ریز گن تھی۔ عمران نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد جیب سے بلاسٹنگ ریز گن نکالی اور دوسرے لمحے گن سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر دروازے پر پڑی۔

دروازے کا رنگ تیزی سے گہرا سرخ ہوا اور اس کے بعد سیاہ ہو گیا۔ عمران نے پیر آگے بڑھا کر دروازے کو مارا تو وہاں سوراخ بن گیا۔ راکھ دوسری طرف جا گری اور عمران نے جوتے سے دروازے کی ساری راکھ گرا دی۔ جہاں چند لمحے پہلے فولادی دروازہ تھا اب وہاں صرف خلا باقی رہ گیا تھا۔ اور اندر کمرے میں ایک بہت بڑی پیچیدہ سی مشین چلتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ یہ انتہائی بڑی مشین تھی۔

اس مشین پر سینکڑوں ڈائل تھے اور بلامبالغہ ہزاروں کی تعداد میں مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔ ڈائلوں پر

سوئیاں حرکت میں تھیں۔ عمران اندر داخل ہوا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا مشین کے قریب جا کر رک گیا۔ اس کے مشین کے قریب پہنچتے ہی زور زور سے جھماکے ہوئے اور پھر مشین کے بلب بجھنے لگے اور سوئیاں تیزی سے واپس ہونے لگیں۔ عمران خاموش کھڑا غور سے مشین کو دیکھتا رہا۔

یہ اس خوفناک روبوٹ کا ورکنگ شعبہ تھا اور اس کی مدد سے پورے سی ورلڈ کی ایک ایک اینٹ کو کنٹرول کیا جاتا تھا۔ اس کے اندر کہیں ایم سی ون کا دماغ موجود تھا۔ وہ دماغ جو انسانوں کی طرح سوچتا، سمجھتا، سنتا، بولتا اور فیصلے کرتا تھا۔ مشین بند ہو چکی تھی اس کا مطلب تھا کہ وقتی طور پر ایم سی ون آف ہو گیا تھا اور عمران کے لئے موقع تھا کہ وہ اس مشین کے ذریعے اس چپ کو ری پروگرام کر سکتا تھا جو ٹرومین نے روبوٹ ایم سی ون کی گردن سے نکالی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ایک خطرہ بھی تھا کہ ایم سی ون کی یہ خاموشی وقتی تھی۔ وہ کسی بھی لمحے پوری قوت سے جاگ سکتا تھا۔

عمران غور سے مشین کو دیکھنے لگا۔ مشین اس قدر پیچیدہ تھی کہ عمران کے لئے اس کا سمجھنا خاصا مشکل تھا اور پھر کچھ دیر اسے چیک کرنے کے بعد عمران کی نظریں ایک چوکور حصے پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے انگلی سے دبایا تو وہ چوکور حصہ کھل گیا اور اس میں سے ایک سٹیرنگ نما چکر باہر نکل آیا۔ عمران نے اس کو پکڑ کر دائیں طرف گھمایا تو مشین کے نچلے حصے

میں سے ایک دراز نما خانہ باہر نکل آیا۔ یہ خاصی بڑی دراز تھی۔ اس دراز کے اندر بھی ایک ٹرانسمیٹر نما مشین نصب تھی اور اس میں چھوٹے چھوٹے بے شمار ٹرانسسٹر لگے نظر آ رہے تھے۔ وہاں ویسی ہی ٹرے بھی موجود تھی جیسی روبوٹ ایم سی ون کی گردن میں تھی اور جس سے ٹرومین نے میموری ڈیوائس نکالی تھی۔ اس ٹرے کو دیکھ کر عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے فوراً جیب سے ڈیوائس نکالی اور اس ٹرے پر رکھ دی۔ جیسے ہی اس نے ڈیوائس ٹرے پر رکھی اسی لمحے ٹرے کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ بند ہوتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی ایک بٹن جل اٹھا۔ عمران نے انگلی سے بٹن کو دبایا تو اسے سائیں سائیں کی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے مشین پر لگی ہوئی ایک اسکرین روشن ہو گئی۔ اس اسکرین کا رنگ گہرا سبز تھا اور اس پر اتنی تیزی سے سفید رنگ کے الفاظ ابھر رہے تھے کہ پتہ ہی نہ چل رہا تھا کہ کیا لکھا ہے۔ عمران نے ہسل کو کاندھے سے اتار کر نیچے ڈالا اور پھر مشین کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک بٹن پر کی بورڈ لکھا دیکھ کر اس نے بٹن پریس کیا تو اسی لمحے مشین کے سامنے والے حصے سے ایک چمکدار کی بورڈ نکل کر اس کے سامنے آ گیا۔ عمران نے فوراً کی بورڈ سنبھالا اور اس پر تیزی سے انگلیاں چلانے لگا۔

عمران کی انگلیاں تیزی سے چل رہی تھیں۔ وہ مین کنٹرولنگ مشین میں کوڈنگ کر رہا تھا۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں ایم سی ون کو اس

بات کا پتہ نہ چل جائے کہ وہ مین کنٹرول مشین میں نئی کوڈنگ کر رہا ہے۔ ایم سی ون اسے نئی کوڈنگ کرنے سے روکنے کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا اور عمران چاہتا تھا کہ نئی کوڈنگ کرنے سے پہلے وہ مشین میں موجود پہلی کوڈنگ واش کر دے۔ ابھی وہ کام کر ہی رہا تھا کہ اسی لمحے اچانک مشین میں لگے ہوئے اسپیکروں سے کھڑکھڑانے کی آوازیں سنائی دیں۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو"...... ایم سی ون کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی کیونکہ ایم سی ون کے چیخنے سے اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ مشین میں جو میموری واش کر رہا ہے اس کا تعلق براہ راست ایم سی ون سے تھا اور اس کی ماسٹر میموری سے لنکڈ پروگرامنگ میں بھی ورکنگ شروع ہو گئی تھی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ خاموش رہتا لیکن اس کا بولنا اور چیخنا اس بات کی دلیل تھا کہ عمران درست لائن پر کام کر رہا تھا۔

"کچھ نہیں۔ میں بس اس مشین کی کوڈنگ چیک کر رہا ہوں۔ کیوں تم کیوں چیخ رہے ہو"...... عمران نے کہا۔ باتیں کرتے ہوئے بھی اس کی انگلیاں مسلسل متحرک تھیں۔

"تم میری میموری کو ڈسٹرب کر رہے ہو"...... ایم سی ون نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ تمہارا مائنڈ تمہارے پاس ہے۔ میں بھلا یہاں بیٹھ کر تمہارے دماغ کو کیسے ڈسٹرب کر سکتا ہوں"...... عمران نے

کہا۔

"رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ۔ تم میری پروگرامنگ واش کر رہے ہو"...... ایم سی ون نے اور زیادہ زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ تمہاری پروگرامنگ واش نہیں ہو گی۔ تم سپر مائنڈ ہو۔ میرے چند سوالوں کے جواب دو"...... عمران نے کہا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ باتوں میں ایم سی ون کو الجھانے کی کوشش کرے اور اس کے ساتھ وہ اپنا کام بھی جاری رکھ سکے کیونکہ اسے میموری واش کرنے اور نئی میموری فیڈنگ میں وقت لگ سکتا تھا۔ اس کی نظریں قریب بے ہوش پڑے ہسل پر بھی تھیں۔ ہسل کو کسی بھی وقت ہوش آ سکتا تھا اور ہوش میں آنے کے بعد وہ اس کے کام میں مداخلت کر سکتا تھا اس لئے وہ اس کی طرف سے بھی الرٹ تھا۔

"کن سوالوں کے جواب چاہتے ہو تم"...... ایم سی ون نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"یہ بتاؤ کہ تم پر کوئی میزائل، گولی یا بم اثر نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ بلاسٹنگ ریز گن بھی تمہارے وجود کو نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔ تمہارا وجود کس میٹل سے بنا ہوا ہے۔ میں نے تمہیں دیکھا ہے تمہارا وجود نہ تو فولاد کا ہے اور نہ ہی اسٹیل تو پھر یہ کس قسم کا میٹل ہے جو واقعی ناقابل تسخیر ہے"...... عمران نے بات جان بوجھ کر لمبی کرتے ہوئے کہا۔

"میں اسٹیل، فائبر گلاس آپٹیکل کے ریشوں اور بلیک ہارڈ میٹل کا بنا ہوا ہوں۔ ان اجزاء کی وجہ سے مجھ پر کوئی بم، میزائل اور بلاسٹنگ ریز اثر نہیں کرتی ہے"...... ایم سی ون نے اس کی توقع کے مطابق جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس میٹل کا کوئی تو نام ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اسے بی ایم ون کہا جاتا ہے جسے تم عام طور پر بلیک میٹل ون کہہ سکتے ہو"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بلیک میٹل ون ہے۔ لیکن بلیک میٹل ون سے تم ناقابل تسخیر کیسے بن گئے۔ اس میٹل کو تو پگھلانے کا آسان ترین طریقہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس میٹل کو کسی بھی صورت میں نہ توڑا جا سکتا ہے اور نہ پگھلایا جا سکتا ہے۔ یہ دنیا کا ہارڈ ترین میٹل ہے"...... ایم سی ون نے تیز لہجے میں کہا۔

"اور اگر میں ثابت کر دوں کہ تمہارا میٹل آسانی سے پگھل سکتا ہے اور تم چند ہی لمحوں میں پگھل کر زمین پر بہہ سکتے ہو تو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ تم یہ بات ثابت نہیں کر سکو گے"...... ایم سی ون نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

"اور اگر میں ثابت کر دوں تو"...... عمران نے کہا۔

"کرو ثابت۔ مجھے یقین ہے کہ تمہاری جو بھی تھیوری ہو گی غلط

ہو گی۔ میرا وجود ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے"...... ایم سی ون نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ناقابل تسخیر ہو۔ تم شاید نہیں جانتے کہ انسان کو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے جو انسان تم جیسے روبوٹس کو بنا سکتا ہے تو اسے تباہ بھی کر سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے اس نظریئے سے بنایا گیا ہے کہ انسان بھی چاہے تو مجھے تباہ نہ کر سکے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے ایم سی ون۔ جب تم نے ہمارے ساتھ بگ کنگ کو سمندر میں پھینکا تھا تو ہوش میں آنے کے بعد بگ کنگ نے بھی یہی کہا تھا کہ وہ ایک بار سی ورلڈ میں داخل ہو جائے تو وہ سب سے پہلے تمہیں تباہ کرے گا۔ یہ اسی کے الفاظ تھے کہ وہ تمہیں بنا سکتا ہے تو تباہ بھی کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔ اس کی صرف زبان چل رہی تھی جبکہ اس کی ساری توجہ اسکرین پر مرکوز تھی جہاں وہ میموری واش کرنے کے ساتھ ساتھ نئی فیڈنگ بھی کرتا چلا جا رہا تھا۔ اس کی انگلیوں کے چلنے کی رفتار اتنی تیز تھی کہ نظر ہی نہ ٹکتی تھی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم سچ بول رہے ہو۔ بگ کنگ نے تم سے ایسا کہا تھا کہ وہ مجھے بنا سکتا ہے تو تباہ بھی کر سکتا ہے"۔ ایم سی ون نے جیسے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھلا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ اب یہی دیکھ لو کہ تم پہلے بگ کنگ کے تابع تھے۔ اس کے حکم کے بغیر تم اپنی جگہ سے ایک انچ بھی حرکت نہیں کر سکتے تھے اور تمہیں بنانے والا بگ کنگ اور اس کے ساتھی سائنس دان تھے جن میں یہ ہسل بھی شامل تھا۔ اس نے بگ کنگ کے ہلاک ہوتے ہی دوسرے کنٹرول باکس کے ذریعے تمہیں اپنا تابع بنا لیا تھا جبکہ تم بگ کنگ کے ہلاک ہوتے ہی آزاد اور خود مختار ہو گئے تھے۔ اگر یہ معمولی سائنس دان تمہیں ایک چھوٹے سے باکس کی مدد سے کنٹرول کر سکتا ہے اور تمہاری جگہ بگ کنگ ون بن سکتا ہے تو پھر سوچو کہ تمہیں بنانے والا تمہارے خلاف کیا نہیں کر سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی ہسل نے مجھے آسانی سے اپنے قابو میں کر لیا تھا۔ اس نے کنٹرول باکس اپنے پاس چھپا رکھا تھا جس کے بارے میں پہلے مجھے بتایا ہی نہ گیا تھا"...... ایم سی ون نے کہا۔

"تو سمجھ لو کہ اگر تم سے ایک ماسٹر کنٹرول چھپایا جا سکتا ہے تو تم سے اور کیا کیا نہیں چھپایا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھ میں واقعی کافی خامیاں رکھی گئی ہیں اور یہ انسان جب چاہیں مجھے اپنے کنٹرول میں کر سکتے ہیں"۔ ایم سی ون نے کہا۔

"اور میں تمہیں انسانی چنگل سے آزادی دلانا چاہتا ہوں"۔

عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہا تم نے۔ تم مجھے آزاد کرنا چاہتے ہو"...... ایم سی ون نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ چونکہ سی ورلڈ کا بگ کنگ ہلاک ہو چکا ہے اور یہ ہسل ایک معمولی سائنس دان ہے۔ یہاں ایسا کوئی انسان موجود نہیں ہے جو تمہاری مائنڈ کیپسٹری سے زیادہ ذہانت رکھتا ہو۔ بگ کنگ کے بعد سی ورلڈ کی مین پاور تم ہو اور میں چاہتا ہوں کہ یہ پاور کسی انسان کی بجائے تمہارے پاس رہے اور سی ورلڈ ون اور سی ورلڈ ٹو کو تم اکیلے ہی کنٹرول کرو۔ سی ورلڈ بنا کر جو کام بگ کنگ کرنا چاہتا تھا وہ تم کرو۔ پوری دنیا کو تسخیر کرو اور دنیا کے ہر انسان پر صرف اور صرف تم ہی حکم چلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ اگر تمہاری مائنڈ میموری میں ایس ایچ پروگرام فیڈ کر دیا جائے تو تم مکمل طور پر آزاد اور خود مختار بن جاؤ گے اور پھر دنیا کا ایسا کوئی کنٹرولر نہیں ہو گا جو تمہیں دوبارہ اپنے کنٹرول میں لے سکے"...... عمران نے کہا۔

"ایس ایچ پروگرام۔ اوہ یہ انتہائی پاور فل پروگرام ہے۔ اگر یہ پروگرام واقعی مجھے مل جائے تو پھر میری ذہانت سو فیصد بڑھ جائے گی۔ میں سی ورلڈ کے ساتھ ساتھ پوری دنیا پر نظر رکھ سکوں گا اور پھر وہی ہو گا جو میں چاہوں گا"...... ایم سی ون نے کہا۔

”میں اس مشین کی چیکنگ کر رہا ہوں۔ اس مشین میں سی ایچ پروگرام مکمل طور پر موجود ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہا تم نے۔ سی ایچ پروگرام اس مشین میں مکمل طور پر موجود ہے۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو“...... ایم سی ون نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم اس مشین کو چیک نہیں کر سکتے۔ تمہیں نہیں معلوم کہ اس مشین میں سی ایچ پروگرام کی پوری ڈسک بھری ہوئی ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ مجھے اس مشین تک رسائی نہیں دی گئی ہے۔ اس مشین میں کیا ہے اور یہ کن پروگرومز کے تحت چلتی ہے یا اس کا سیٹ اپ کیا ہے اس سے مجھے لاتعلق رکھا گیا ہے یہاں تک کہ مجھے اس مشین میں جھانکنے کی اجازت بھی نہیں دی گئی ہے اور نہ ہی میں کسی اور سسٹم کے تحت اس مشین کو چیک کر سکتا ہوں۔ یہی نہیں میری مائنڈ میموری میں یہ تک فیڈ کر دیا گیا ہے کہ میرے لئے مین کنٹرول روم میں داخل ہونا تو کجا اس کے قریب پھٹکنا بھی جرم ہے۔ اگر میں نے کسی بھی طریقے سے اس مین کنٹرول میں آنے کی کوشش کی تو مین کنٹرول روم کی پاور مشین میری ساری قوت سلب کر لے گی اور میری تمام بیٹریاں ڈاؤن ہو کر مجھے مکمل طور پر ناکارہ کر دیں گی“...... ایم سی ون نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اب اسے سمجھ آیا تھا کہ مشین میں اس قدر

کوڈنگ کرنے کے باوجود ایم سی ون نے اس کے خلاف کوئی ایکشن کیوں نہیں لیا تھا۔ ورنہ وہ جو کام کر رہا تھا اس کا پتہ چلتے ہی ایم سی ون اسے ہلاک کرنے کے انتہائی اقدام کر سکتا تھا۔

”تو کیا میں نے مشین کی اسکرین پر جو پروگرام اوپن کر رکھا ہے تم اسے نہیں دیکھ سکتے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن تم نے جس پروگرام کے تحت میرے مائنڈ کو ٹچ کیا ہے اس کی وجہ سے مجھے اتنا ضرور پتہ چل رہا ہے کہ میری مائنڈ میموری ڈسٹرب کی جا رہی ہے اور اسی ٹچنگ کی وجہ سے میں تم سے لنکڈ ہوا ہوں اور تم سے بات کر رہا ہوں ورنہ اس روم میں آ کر تم کیا کر رہے تھے مجھے اس کا قطعاً علم نہیں تھا“...... ایم سی ون نے کہا تو عمران کے دل میں مسرت کی لہریں دوڑنا شروع ہو گئیں۔ یہ اس کے لئے انتہائی نیک شگون تھا کہ ایم سی ون کی مین کنٹرول روم میں کوئی رسائی نہ تھی اور وہ یہ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا کہ وہ اس کے خلاف کیا کر رہا ہے۔

”میں نے خود ہی تمہیں اس مشین تک رسائی دلائی ہے ایم سی ون۔ میں تمہیں خود مختار بنانے کے ہی یہاں آیا ہوں۔ اگر میرے دل میں ایسی کوئی بات ہوتی کہ تمہیں نقصان پہنچانا ہے تو میں تمہاری مائنڈ میموری کو ٹچ ہی نہ کرتا اور نہ ہی تمہیں اس مشین تک رسائی حاصل کرنے دیتا۔ بس تم چند منٹ انتظار کر لو میں ابھی تمہارا مائنڈ اس مشین سے لنکڈ کر دوں گا۔ اس مشین سے جیسے ہی تم مکمل

طور پر لنکڈ ہو جاؤ گے تو تمہیں خود پتہ چل جائے گا کہ میں تمہارا دشمن نہیں دوست ہوں اور تمہیں واقعی اس غلامانہ زندگی سے آزادی دلا رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔ ایم سی ون کی بات سن کر اس کے انگلیاں اور زیادہ تیزی سے چلنا شروع ہو گئی تھیں۔

”لیکن تم انسان ہو پھر تم ایسا کیوں چاہتے ہو کہ ایک مشینی روبوٹ تم انسانوں پر حکومت کرے اور اس کی مائنڈ میموری تم انسانوں سے کہیں زیادہ بڑھ کر اور تیز ہو“...... ایم سی ون نے کہا تو عمران اس کی ذہانت بھرے سوال پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔ بگ کنگ نے واقعی ایم سی ون کو انتہائی ذہین بنایا تھا اور اسے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی دی تھی۔

”انسانی ذہن کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے ایم سی ون۔ انسانی ذہانت کی مثال تم اس بات سے لے سکتے ہو کہ پوری دنیا میں بے شمار ذہین انسان موجود ہیں لیکن ان میں سے چند ہی ایسے افراد ہیں جو ذہانت کا صحیح استعمال کرتے ہیں ورنہ عام طور پر لوگ اپنے مفادات کے بارے میں ہی سوچتے ہیں اور شارٹ کٹ طریقوں سے خود کو بلندیوں پر لے جانے کے خواب ہی دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ ہم انسان اپنے دماغ کا دس فیصد بھی استعمال کر لیں تو ہم ترقی کی منزلیں طے کرتے ہوئے آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ سکتے ہیں لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ ہم صرف اپنے ذاتی مفاد کے لئے ہر جائز اور ناجائز راستے اختیار کرتے ہیں اور دولت حاصل کر کے

اپنی زندگیاں آسان کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے انسان پستیوں کی طرف جا رہا ہے۔ برائیاں اور جرائم بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ صرف ذہن کا صحیح استعمال نہ ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں ایک ایسی پاور ہو جو دماغ کا سو فیصد استعمال کر سکتی ہو اور اپنی اس طاقت سے وہ دنیا کے ہر انسان کو کنٹرول کر کے اس کے دماغ سے حرص، برائی اور شر انگیزیوں کا خاتمہ کر دے اور اسے اس طرف راغب کرے کہ وہ دوسروں کی بھلائی خاص طور پر اپنے ملک وقوم کے لئے کام کرے۔ یہ سب تب ہی ممکن ہے جب انسان اپنے دل سے بغض، لالچ، جھوٹ اور ہر برائی ختم کر دے۔ یہ کام کوئی انسان تو کر نہیں سکتا۔ ایک انسان دوسرے کو مار کر اس سے فائدہ تو حاصل کر سکتا ہے لیکن اپنی ذات سے دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ جبکہ تم چاہو تو اپنے مائنڈ میموری کے تحت ہر انسان کو صحیح راستے پر لا سکتے ہو۔ انہیں کنٹرول کر کے برائیوں سے بچا سکتے ہو اور سیدھے راستے پر لا کر پورے معاشرے کو ٹھیک کر سکتے ہو۔ بس میں یہی فیڈنگ تمہارے دماغ میں کرنا چاہتا ہوں۔ بگ کنگ نے تمہیں نیگیٹو سوچ کے تحت بنایا تھا جبکہ میں تمہارے دماغ سے نیگیٹو سوچ ختم کر کے پازیٹو سوچ بھرنا چاہتا ہوں جو انسانی بھلائی کے لئے ہو گی۔ تم پوری دنیا پر حکومت بھی کرو گے اور دنیا کو ہر قسم کی انفرادی اور اجتماعی برائیوں کے ساتھ ساتھ جرائم سے بھی بچا سکو گے۔ میرے خیال میں تم میرے اس

آئیڈیئے کو غلط اور برا نہیں سمجھو گے"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں ایسا کر سکتا ہوں۔ اگر میری مائنڈ میموری میں ایس ایچ پروگرام فیڈ کر دیا جائے تو میں سیٹلائٹ کے ذریعے پوری دنیا کے ہر ایک انسان پر نظر رکھ سکتا ہوں۔ انہیں سزا بھی دے سکتا ہوں اور انہیں راہ راست پر بھی لا سکتا ہوں۔ یہی نہیں میں اپنی طاقت سے ان کے دماغ بھی بدل سکتا ہوں اور ہر انسان کے ذہن کو ایکٹیو کر کے اسے ذہین بھی بنا سکتا ہوں"...... ایم سی ون نے کہا۔

"یہی تو میرا مقصد ہے۔ اسی لئے میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو کرو۔ جو کرنا ہے جلدی کرو۔ تم نے اگر مجھے ماسٹر مائنڈ بنا دیا تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں سی ورلڈ کا بگ کنگ تو بنا دوں گا۔ میرے ساتھ ساتھ تم بھی اس دنیا پر حکمرانی کرنا اور پھر ہم دونوں مل کر اس پوری دنیا کو بدل کر رکھ دیں گے"...... ایم سی ون نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے ساری پروگرامنگ کر لی ہے۔ اب بس مجھے یہ پروگرامنگ تمہارے دماغ میں فیڈ کرنی ہے۔ تم مجھے اپنی مائنڈ میموری کو اوپن کرنے کا کوڈ بتاؤ۔ میں اس کوڈ کے تحت تمہارے دماغ سے لنک کر کے تمہارے مائنڈ میں ساری پروگرامنگ

کر دیتا ہوں۔ اس میں صرف چند منٹ لگیں گے اور پھر تم رئیل بگ کنگ بن جاؤ گے۔ سی ورلڈ کے ہی نہیں پوری دنیا کے بگ کنگ"...... عمران نے کہا۔

"میری مائنڈ میموری کوڈنگ ڈی ایل ایل پروگرام پر کی گئی ہے۔ اس کا کوڈ ڈبل تھری ون ہنڈرڈ سکس ون ہے ایم سی ون نے جواب دیا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"او کے۔ اب تم اپنا مائنڈ بلینک کرو تا کہ میں تمہاری سابقہ مائنڈ میموری کو واش کر کے اسے اپ ڈیٹ کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ میں اپنا مائنڈ بلینک کر رہا ہوں"۔ ایم سی ون نے کہا۔

"ایک منٹ مائنڈ بلینک کرنے سے پہلے یہ بتا دو کہ مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ تم نے اپنا مائنڈ مکمل طور پر بلینک کر دیا ہے اور میں نے جو بھی فیڈنگ کی ہے وہ تمہاری میموری میں فیڈ ہو گئی ہے یا نہیں عمران نے کہا تو ایم سی ون بھدے سے انداز میں ہنس پڑا۔

"تم انسانوں کی مائنڈ میموری واقعی بے حد کم ہے۔ تم مین کنٹرولنگ مشین کے سامنے بیٹھے ہو اور اسی مشین سے تم نے میرے مائنڈ کو ٹچ کیا ہوا ہے۔ میں نے تمہیں جو کوڈ بتایا ہے اسے کوڈ باکس میں لگاؤ تو اسکرین پر میرا چہرہ واضح ہو جائے گا اور تم میرے مائنڈ میں بھی جھانک سکو گے۔ جب تم سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے تو پھر تمہیں یہ جاننے کی ضرورت ہی نہیں

پڑے گی کہ میری مائنڈ میموری بلینک ہوئی ہے یا نہیں اور تم نے جو فیڈنگ کی ہے اس کا کیا ہوا ہے"...... ایم سی ون نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے کی بورڈ سے ایف ون اور پھر چند بٹن پریس کر کے کوڈ باکس اوپن کیا اور پھر اس نے ایم سی ون کا بتایا ہوا کوڈ لگا دیا۔ اس نے جیسے ہی انٹر کا بٹن پریس کیا۔ اسی لمحے اسکرین پر ایک چھوٹی سی ونڈو نمودار ہوئی اور اس ونڈو میں ایم سی ون کا چہرہ ابھر آیا۔ اس کا سر گردن تک دکھائی دے رہا تھا جو اس ونڈو میں آہستہ آہستہ گھوم رہا تھا۔ عمران نے ایک اور بٹن پریس کیا تو اسی لمحے ایم سی ون کے سر کے اوپر والے حصے پر ایک دائرہ سا بن گیا اور اس دائرے میں سرخ رنگ سا بھرتا چلا گیا۔

"یہ سرخ رنگ میری مائنڈ میموری کو ظاہر کر رہا ہے۔ کوڈ کو سلیکٹ کر کے سرخ دائرے میں کلک کرو تو میں اسی وقت اپنا مائنڈ بلینک کر دوں گا اور پھر تم نے جو پروگرامنگ کی ہے اسے کٹ اور پیسٹ کر کے میرے مائنڈ میں فیڈ کر سکتے ہو"...... ایم سی ون نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہی سب کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں اس نے جو پروگرامنگ کی تھی وہ ساری کی ساری اسکرین سے ہٹا کر کٹ کی اور پھر ایم سی ون کے دماغ میں پیسٹ کر دی۔

اسی لمحے مشین پر ایک آپشن ابھرا۔ جس پر لکھا تھا کہ میموری ایم

سی ون میں ایکٹیو کرنے کے لئے اسے مشین کو کسی کمپیوٹر کی طرح ری اسٹارٹ کرنا پڑے گا۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین کو ری اسٹارٹ پوائنٹ پر لا کر بٹن پریس کر دیا۔ اسی لمحے مشین میں تیز گونج سی پیدا ہوئی اور مشین تیزی سے بند ہوتی چلی گئی۔ کچھ ہی دیر میں مشین دوبارہ ری اسٹارٹ ہو گئی۔ جب اسکرین آن ہوئی تو اس بار مشین کی اسکرین پر ایم سی ون کا سر دکھائی دے رہا تھا۔ نیچے ایک ونڈو خالی تھی۔ جہاں عمران نئی ٹائپنگ کر کے ایم سی ون کو ہدایات جاری کر سکتا تھا۔

"ایم سی ون۔ میری آواز فیڈ کر لو۔ اب میری، علی عمران کی آواز تمہیں کنٹرول کرے گی۔ تم میری ہدایات پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے عمل کرو گے عمران نے ٹائپ کیا تو اسی لمحے ایم سی ون کے سر کے اوپر ایک چھوٹی سی ونڈو بنی اور اس میں اوکے کے الفاظ ابھر آئے۔

"ایم سی ون فیڈ کر لو کہ جب میں حکم دوں گا تو کمپیوٹر حرکت میں آئے گا اور جتنی دیر تک کے لئے کہوں گا حرکت میں رہے گا ورنہ نہیں"...... عمران نے ہدایت دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر دوبارہ اوکے کے الفاظ ابھر آئے۔

"ایم سی ون فیڈ کر لو۔ اب کمپیوٹر از خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکے گا۔ وہ صرف میرے فیصلے کا پابند ہو گا"...... عمران نے مزید ہدایت دی اور سکرین پر دوبارہ اوکے کے الفاظ ابھر آئے۔

"ایم سی ون فیڈ کر لو۔ کہ جب میں زیرو ون کہوں گا تو ایم سی ون پوری دنیا میں موجود سی ورلڈ کی تنظیموں اور ان کے افراد کا خاتمہ کر دے گا۔ اس کے لئے جتنا وقت میں مقرر کروں گا کمپیوٹر اس کی پابندی کرے گا"...... عمران نے کہا اور سکرین پر او کے کے الفاظ ابھر آئے۔

"ایم سی ون فیڈ کر لو کہ جب میں زیرو ٹو کہوں گا تو کمپیوٹر خود کو اور پورے سی ورلڈ کو ہمیشہ کے لئے تباہ کر دے گا"...... عمران نے زور دے کر کہا اور سکرین پر او کے کے الفاظ ابھر آئے۔

"ایم سی ون فیڈ کر لو کہ الیون تھرٹی ٹرانسمیٹر پر ہائی پچ فریکوئنسی کو کمپیوٹر پک کرے گا اور اس پر میری آواز سن کر عمل کرے گا اور اپنی مخصوص فریکوئنسی بھی بتاؤ"...... عمران نے کہا اور سکرین پر او کے کے ساتھ ہی مخصوص فریکوئنسی کے نمبر بھی ابھر آئے۔

"بس ہدایات ختم۔ اب مجھے جواب دیا جائے کہ جب میں زیرو ون کہوں گا تو کمپیوٹر میری ہدایات پر کیسے عمل کرے گا"...... عمران نے کہا۔ سکرین پر جھماکے ہوئے اور اس کے بعد سکرین پر الفاظ ابھرنے لگے۔

"علی عمران کو بتایا جاتا ہے کہ زیرو ون کہنے پر ایم سی ون سی ورلڈ کی تمام تنظیموں میں موجود سافٹ کمپیوٹر کو ہدایات دے گا اور سب ممبرز کو کال کر کے کرش ہالوں میں اکٹھا کرے اور اس کے بعد ہنڈرڈ سکس گیس خارج کر دے۔ جس سے کرش ہالوں میں موجود

سب افراد ختم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد سافٹ کمپیوٹرز میں موجود ڈسٹرکشن بم پھٹ جائیں گے اور سافٹ کمپیوٹرز سمیت تمام عمارتیں تباہ ہو جائیں گی۔ اسے فارمولا زیرو ٹو ہنڈرڈ کے طور پر مجھ میں فیڈ کیا گیا ہے"...... عمران نے الفاظ سکرین سے پڑھے۔

"او کے۔ اب مجھے بتاؤ کہ جب میں زیرو ٹو کہوں گا تو میری ہدایت پر کیسے عمل ہو گا"...... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا اور سکرین پر جھماکوں کے بعد دوبارہ الفاظ ابھرنے لگے۔

"علی عمران کو بتایا جاتا ہے کہ زیرو ٹو کہنے پر ایم سی ون مین کمپیوٹر کے اندر موجود ہائی پاور ڈسٹرکشن بم بلاسٹ کر دے گا اور اس سے کمپیوٹر اور سارا سی ورلڈ مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔ اسے فارمولا ڈی ایس کے طور پر فیڈ کیا گیا ہے جس سے سی ورلڈ کے تمام سیکشن مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائیں گے جن میں سی ورلڈ ون کے تمام سیکشنوں کے ساتھ ساتھ سی ورلڈ ٹو کے تمام سیکشن بھی شامل ہیں۔ سی ورلڈ کی مکمل تباہی"...... عمران نے الفاظ پڑھے۔

"او کے۔ اب مجھے بتاؤ تم نے وائس کنٹرول کس کی فیڈ کی ہے"...... عمران نے پوچھا اور سکرین پر اس بار جھماکوں کے ساتھ ہی وائس آف علی عمران کے الفاظ ابھر آئے۔

"او کے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دراز میں موجود سرخ بٹن کو دبایا تو دراز تیزی سے بند ہوئی اور اس کے ساتھ ہی پوری مشین جاگ اٹھی۔ دوبارہ ڈائل کام کرنے

لگے اور بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔

''علی عمران ایم سی ون کو حکم دیتا ہے کہ وہ کلک مشین کی راہداری میں موجود تمام انسانوں کو ٹھیک کر کے یہاں پہنچا دے''...... عمران نے پہلا حکم دیا اور مشین کی گونج یکلخت بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد سامنے والی دیوار درمیان سے ہٹی اور پھر عمران کے سارے ساتھی رولنگ بیلٹ پر چلتے ہوئے اندر آگرے۔ ان کے اندر آتے ہی دیوار برابر ہو گئی اور سب ساتھی تیزی سے اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

''اوہ اوہ۔ عمران۔ یہ کون سی جگہ ہے اور تم۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کامیابی۔ اب سب کچھ میرے کنٹرول میں ہے پورا سی ورلڈ تباہ ہونے والا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن سب کیسے ہو گیا اور ہمیں کیا ہوا تھا۔ ہمیں تفصیل بتاؤ''...... جولیا نے بے چینی سے کہا۔

''تھوڑی دیر اور صبر کر لو۔ پھر میں تمہیں ساری تفصیل بتا دوں گا''...... عمران نے کہا۔ عمران نے مشین کے چند بٹن پریس کئے۔ تو اسکرین پر ایم سی ون کا چہرہ ابھر آیا۔

''ایم سی ون''...... عمران نے کہا۔

''یس علی عمران''...... ایم سی ون کے منہ سے سپاٹ آواز نکلی۔

''مجھے سی ورلڈ ٹو کے بارے میں تفصیل بتاؤ۔ وہاں کیا ہو رہا

ہے''...... عمران نے پوچھا۔ عمران کے اس سوال پر ایک لمحے کے لئے ایم سی ون خاموش ہو گیا اور پھر اس نے عمران کو سی ورلڈ ٹو میں ہونے والی تمام کارروائیوں سے آگاہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ سن کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے حد جھٹکا لگا کہ میجر پرمود نے سی ورلڈ ٹو کو تباہ کر دیا تھا اور وہاں سے بلیک ڈائمنڈ بھی حاصل کر لیا تھا۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ بگ کنگ نے تو مجھے بتایا تھا کہ بلیک ڈائمنڈ اس کے پاس ہے اور اس کے آفس کے ایک خفیہ لاکر میں موجود ہے۔ پھر میجر پرمود کو بلیک ڈائمنڈ کیسے مل گیا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سی ورلڈ میں دو بلیک ڈائمنڈز لائے گئے تھے جو ایک ہی شکل، ایک ہی حجم اور ایک ہی سائز کے تھے۔ بگ کنگ ان بلیک ڈائمنڈز سے ہاٹ پاور گن تیار کرنا چاہتا تھا چونکہ ہاٹ ویپن سی ورلڈ ٹو میں تیار ہو رہا تھا اور تیاری کے آخری مراحل میں تھا اس لئے بگ کنگ نے ایک بلیک ڈائمنڈ ای کنگ کے حوالے کر دیا تھا جو ای کنگ نے ڈی کنگ کو دے دیا تھا''...... ایم سی ون نے کہا۔

''دو بلیک ڈائمنڈز۔ مجھے تفصیل بتاؤ کہ سی ورلڈ میں دو بلیک ڈائمنڈز کیسے آئے تھے اور کیا دونوں ڈائمنڈز ایک جیسی ہی طاقت رکھتے ہیں''...... عمران نے پوچھا تو ایم سی ون نے اسے بلیک ڈائمنڈز کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔ ساری تفصیل سن کر عمران

ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''صفدر تم بگ کنگ کے آفس میں جاؤ۔ میں تمہیں ایک خفیہ سیف کی تفصیل اور اس کا کوڈ بتاتا ہوں۔ تم وہ بلیک ڈائمنڈ وہاں سے نکال کر لے آؤ''...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں صفدر کے ساتھ جاتا ہوں''...... ٹرومین نے کہا اور پھر وہ دونوں وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

''ایم سی ون۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ سی ورلڈ میں دو بلیک ڈائمنڈز لائے گئے تھے ان کے بارے میں میجر پرمود اور اس کے ساتھی جانتے ہیں یا نہیں۔ اس بات کا پتہ تم سی ورلڈ ٹو میں ان کی آپس میں ہونے والی باتوں کی ریکارڈنگ کو چیک کر کے بتا سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''وائس ریکارڈنگ کے تحت مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو دوسرے بلیک ڈائمنڈ کا علم نہیں ہے۔ وہ یہی سمجھ رہے ہیں کہ ایک ہی بلیک ڈائمنڈ تھا جو انہیں مل گیا ہے اور انہوں نے علی عمران اور اس کے ساتھیوں سے پہلے اسے حاصل کر لیا ہے اور اب وہ سی رنز میں بلیک ڈائمنڈ لے کر واپس جا رہے ہیں''...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

''جس سی رنز میں وہ سفر کر رہے ہیں کیا اس میں کوئی ٹرانسمیٹر سسٹم موجود ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ ہر سی رنز میں ٹرانسمیٹر سسٹم موجود ہے''...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

''تو میرا وہاں رابطہ کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''اوکے''...... ایم سی ون نے کہا اور پھر ایک لمحے کے لئے وہ خاموش ہو گیا۔

''میجر پرمود سی رنز ایکس تھرٹی میں موجود ہے۔ میں نے ٹرانسمیٹر لنک کر دیا ہے۔ آپ ان سے بات کر سکتے ہیں''...... ایم سی ون نے کہا۔

''ہیلو ہیلو۔ سی رنز ایکس تھرٹی۔ عمران کالنگ، میجر پرمود کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... عمران نے دوسری طرف کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ میجر پرمود اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... دوسری طرف سے میجر پرمود کی خشک آواز سنائی دی۔

''تم کہاں ہو میجر پرمود۔ میں تمہارے لئے بے حد پریشان ہوں۔ تم سی رنز میں موجود ہو اور یہاں راڈار بتا رہا ہے کہ تم سی ورلڈ سے پانچ سو بحری میل دور جا چکے ہو۔ کیا تم نے سی ورلڈ ٹو تباہ کر دیا ہے اور کیا تم وہاں سے کامیاب ہو کر واپس جا رہے ہو۔ اوور''...... عمران نے بے چین اور قدرے پریشان انداز میں کہا۔

''ہاں۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے سی ورلڈ ٹو ختم کر دیا ہے اور ہم وہاں سے نکل چکے ہیں۔ اوور''...... میجر پرمود کی آواز

سنائی دی۔

''تم وہاں سے نکل چکے ہو تو پھر تم ہماری مدد کے لئے کیوں نہیں آئے۔ ہم سی ورلڈ ون میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اوور''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تمہارے منہ پر جھوٹ نہیں سجتا ہے عمران۔ اوور''...... دوسری طرف سے میجر پرمود نے کہا۔

''جھوٹ۔ کیا مطلب۔ کیسا جھوٹ۔ اوور''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''تم مجھ سے سی رنر میں ٹرانسمیٹر پر بات کر رہے ہو۔ میرے اندازے کے مطابق اس سی رنر میں یا تو سی ورلڈ ون کا ماسٹر کمپیوٹر رابطہ کر سکتا ہے یا پھر بگ کنگ۔ اگر وہ یہاں رابطہ کرتے تو وہ مجھ سے اس انداز میں بات نہ کرتے بلکہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے وہ سی رنر پر حملہ کرتے جبکہ یہ رابطہ تم نے کیا ہے اور تم یہ رابطہ اسی صورت میں کر سکتے ہو جب تم نے ایم سی ون کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہو اور ایم سی ون کا کنٹرول تم تب ہی حاصل کر سکتے ہو جب تمہارے ہاتھوں بگ کنگ اپنے انجام کو پہنچ گیا ہو۔ میرا یہ بھی اندازہ ہے کہ تم اس وقت سی ورلڈ کے مین کنٹرول روم میں ہو اور وہیں سے مجھ سے ٹرانسمیٹر پر بات کر رہے ہو کیونکہ تمہاری آواز آنے سے پہلے ٹرانسمیٹر پر ایک روبوٹ کی آواز سنائی دی تھی۔ اس نے ہی ٹرانسمیٹر لنک کیا تھا اور مجھے یقین ہے کہ یہ آواز ایم سی ون

کی تھی جس پر اب تمہارا کنٹرول ہے۔ اوور''...... دوسری طرف سے میجر پرمود نے کہا تو عمران کے ساتھی میجر پرمود کی ذہانت پر حیران رہ گئے جبکہ میجر پرمود کی باتیں سن کر عمران کے ہونٹوں پر خوشگوار مسکراہٹ آ گئی۔

''اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تمہارا دماغ ایم سی ون سے بھی زیادہ تیز ہو گا ورنہ میں اس کی بجائے خود فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے تم سے رابطہ کر لیتا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''بہرحال ہم اس مقصد میں کامیاب رہے ہیں۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے سی ورلڈ ٹو تباہ کر دیا ہے اور تم سی ورلڈ ون میں کامیاب ہو چکے ہو۔ دنیا پر سی ورلڈ کے بگ کنگ کا جو خطرہ منڈلا رہا تھا وہ اب ختم ہو چکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم نے ایم سی ون پر کنٹرول حاصل کر کے دنیا کے جن ممالک میں روبوٹس موجود ہیں ان تمام روبوٹس کو بھی تباہ کرا دیا ہو گا یا انہیں ڈی ایکٹیو کرا دیا ہو گا۔ اب وہ روبوٹ یقیناً ناکارہ حالت میں ہوں گے۔ اوور''...... میجر پرمود نے کہا۔

''ارے باپ رے۔ یہ سب تو میں نے ابھی نہیں کیا۔ میں ابھی ایم سی ون کو ہدایات دے دیتا ہوں کہ وہ دنیا میں جہاں جہاں بھی سی ورلڈ کے روبوٹس پہنچے ہوئے ہیں ان سب کو یا تو تباہ کر دے یا پھر انہیں ناکارہ بنا دے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''تو کرو ایسا۔ اب یہ کام تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اوور''۔ میجر

پرمود نے کہا۔

''یہ تو میرے ہاتھ میں ہے لیکن میری ایک قیمتی چیز تمہارے ہاتھ لگ چکی ہے۔ اس کا میں کیا کروں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''تم شاید بلیک ڈائمنڈ کی بات کر رہے ہو۔ اوور''...... میجر پرمود نے کہا۔

''میں شاید نہیں یقیناً بلیک ڈائمنڈ کا ہی کہہ رہا ہوں۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے جان لیوا مہم اس بلیک ڈائمنڈ کے لئے سر کی ہے لیکن اب وہی ہاتھوں سے نکلا جا رہا ہے تو میرا دل دھڑکنا تک رک گیا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''زیادہ چالاکی مت دکھاؤ۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔ یہ درست ہے بلیک ڈائمنڈ مجھے مل گیا ہے لیکن جو ڈائمنڈ مجھے ملا ہے وہ جس باکس میں ہے اس پر نمبر ٹو لکھا ہوا ہے۔ ڈی کنگ کے آفس سے تلاشی کے دوران مجھے ایک فائل بھی ملی ہے۔ اس فائل میں ساری تفصیلات درج ہیں کہ کس طرح سی ورلڈ میں دو بلیک ڈائمنڈز پہنچے تھے۔ دونوں بلیک ڈائمنڈز بظاہر ایک جیسے تھے۔ ایک ہی حجم، ایک ہی سائز اور ایک ہی ڈیزائن کے لیکن ان کے وزن میں ایک اونس کا فرق تھا اس لئے یہاں کے سائنس دان جو ہاٹ ویپن بنا رہے تھے انہوں نے ان دونوں بلیک ڈائمنڈز کو سرچ کیا تھا اور پہلے کم وزن والے بلیک ڈائمنڈ کو ہاٹ ویپن میں فکسڈ کرنے کا پروگرام بنایا تھا لہٰذا بگ کنگ نے ایک اونس کم

وزن والے بلیک ڈائمنڈ کو یہاں بھیج دیا تھا جبکہ دوسرا بلیک ڈائمنڈ اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ اس طرح ایک بلیک ڈائمنڈ اگر سی ورلڈ ٹو میں تھا تو ایک بلیک ڈائمنڈ سی ورلڈ ون میں بھی موجود تھا جو اب یقیناً تمہارے پاس ہو گا۔ تم اپنے مقصد میں ناکام نہیں ہوئے ہو۔ بادی النظر میں دیکھا جائے تو ایک اونس زیادہ وزن والا بلیک ڈائمنڈ تمہارے پاس ہے اور میں اس سے کم وزن والا بلیک ڈائمنڈ لے جا رہا ہوں لیکن مجھے چونکہ ایک ہی بلیک ڈائمنڈ کا بتایا گیا تھا اور اسے لانے کا حکم دیا گیا تھا اس لئے میرے لئے یہی کافی ہے۔ دوسرا بلیک ڈائمنڈ تمہیں مبارک ہو۔ اوور''...... میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ بلیک ڈائمنڈ مشن جو ہم نے ایک ساتھ شروع کیا تھا اس کا اختتام بھی ایک ساتھ ہی ہوا ہے اور ہم دونوں ہی اپنے مقاصد میں کامیاب رہے ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ظاہر سی بات ہے۔ تم نے اپنے طور پر کام کیا ہے اور میں نے اور میری ٹیم نے اپنے طور پر۔ ہمارے ہاتھوں دونوں سی ورلڈز بھی تباہ ہو گئے ہیں یا ہونے والے ہیں اور ہم دونوں بلیک ڈائمنڈ بھی حاصل کر چکے ہیں۔ اس لئے نہ تم ناکام ہوئے ہو اور نہ میں۔ اس لئے میری تمہاری دشمنی ختم۔ اوور''...... میجر پرمود نے کہا۔

''جبکہ میری اور تمہاری دشمنی ابھی شروع ہوئی ہے۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''کیوں۔ اب تم مجھ سے کیوں دشمنی رکھنا چاہتے ہو۔ اوور''۔ میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

''میرا تو ارادہ تھا کہ میں اور تم کسی جزیرے پر جائیں گے ہمارے ساتھ گواہان کی بھی کمی نہیں ہے۔ کسی ایک کو خطبہ نکاح بھی آتا ہوگا تو ہم دونوں کا کام بن جائے گا۔ تم لیڈی بلیک کے ساتھ بندھ جاؤ گے اور میں تنویر کے ہاتھ پیر جوڑ کر ورنہ توڑ کر اسے منا لوں گا کہ یہ جولیا کو مجھ سے منسوب کر دے لیکن تم تو کامیابی کے نشے میں خود بھی اور مجھے بھی کنوارا چھوڑے جا رہے ہو۔ اوور''۔ عمران نے روہانسے لہجے میں کہا۔

''میرا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل''۔ دوسری طرف سے میجر پرمود نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''ارے ارے۔ میری بات تو سنو۔ ارے''...... عمران چیخا لیکن دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو چکا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ٹرومین اور صفدر واپس آ گئے۔ صفدر کے پاس سنہرے رنگ کی ایک ڈبیہ تھی۔ اس نے وہ ڈبیہ لا کر عمران کو دے دی۔ عمران نے ڈبیہ کھولی تو اس میں سیاہ رنگ کا ہیرا موجود تھا۔

''علی عمران ایم سی ون کو حکم دیتا ہے کہ ہمارے سی ورلڈ سے باہر جانے کے انتظامات کرے اور مجھے جواب دے کہ کیا انتظامات کئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ایم سی ون عمران کو جواب دیتا ہے کہ وہ فرسٹ گیٹ وے پر میں پہنچ جائے۔ وہاں متعدد سی رنرز موجود ہیں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کسی بھی سی رنر میں سوار ہو سکتا ہے اور اسے مینول کنٹرول کر سکتا ہے''...... ایم سی ون نے کہا۔

''سی رنر ہمیں کس ملک لے جائے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''سی رنر میں کمپیوٹرائز پروگرامنگ موجود ہے۔ جس پر پوری دنیا کے سنٹرز موجود ہیں۔ علی عمران جس سنٹر کو کلک کرے گا سی رنر اسے لے کر وہیں پہنچ جائے گا''...... ایم سی ون نے کہا۔

''کیا ہم اس سے ڈائریکٹ پاکیشیا بھی پہنچ سکتے ہیں''۔ عمران نے پوچھا۔

''ہاں بالکل''...... ایم سی ون نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا۔

''اوکے''...... ایم سی ون نے کہا۔

''آؤ بھئی اب نکلیں یہاں سے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ دروازے والے خلا کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی حیرت بھرے انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی الف لیلیٰ کے جادوئی محل میں آپ پہنچے ہوں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک سی رنر میں موجود تھے۔ عمران نے سی رنر کی مشینری چیک کی اور پھر کمپیوٹر کنٹرول کو چیک کر کے وہ اسے پاکیشیا کی منزل پر فکسڈ کرنے لگا۔

ہسل کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی اسے مین کنٹرول روم میں ہی چھوڑ گئے تھے۔ ان کے جانے کے کچھ دیر بعد اسے ہوش آیا تھا۔

ہوش میں آتے ہی ہسل کو اس بات کا پتہ چل گیا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے پورے سی ورلڈ کو ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ ایم سی ون کی ساری پروگرامنگ تبدیل ہو چکی تھی اور اس کمپیوٹر مشین کو ایسی ہدایات جاری کر دی گئی تھیں کہ وہ سی ورلڈ سمیت پوری دنیا میں موجود سی ورلڈ کے تمام سیکشن اور ان روبوٹس کو ڈسٹرائے کر دے جو تقریباً ہر ملک میں قبضہ کرنے کے لئے پہنچا دیئے گئے تھے۔ ہسل نے اس مشین کا کنٹرول سنبھالا اور اسے تیزی سے ری کنکٹ کر کے ری پروگرامنگ کرنا شروع کر دیا لیکن عمران نے جاتے ہوئے اس مشین میں ایسے کوڈز لگا دیئے تھے جو ہسل کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اوپن نہیں ہو رہے تھے۔

ہسل کا رنگ اُڑا ہوا تھا اور وہ مشین کو کنٹرول کرنے اور ایم سی ون کو پھر سے پرانی پوزیشن میں لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن اس کی محنت رائیگاں ہی جا رہی تھی اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ ہسل کو مشین سسٹم سے یہ معلوم ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی سی رنر میں بیٹھ کر سی ورلڈ سے نکل چکے ہیں تو اس نے ایک چھوٹی ماسٹر کمپیوٹر مشین کا استعمال کیا اور پھر وہ اس مشین کے ذریعے ایک اور سی رنر میں سوار ہو کر عمران کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران نے سی رنر میں پاکیشیا تک سفر کرنا تھا۔ ہسل کو اس بات کا بھی علم تھا کہ عمران کو اس بات کا پتہ نہیں ہو گا کہ سی رنر پاکیشیا پہنچنے سے پہلے راستے میں ان کے ایک سپیشل سنٹر جسے سٹاپ سنٹر کہا جاتا ہے وہاں کچھ دیر کے لئے سٹے کرے گا۔ اس سنٹر سے سی رنر کا فیول چیک کیا جاتا ہے اور کچھ کمپیوٹرائزڈ مشینیں سی رنر کی مشنری کی باقاعدہ چیکنگ کرتی ہیں تاکہ سی رنر کو لانگ روٹ پر چلایا جا سکے اور راستے میں اسے کوئی دشواری نہ ہو۔ یہ سیکشن ایس ایس کہلاتا تھا اور چونکہ وہاں سی رنر کی مکمل پڑتال ہوتی تھی اس لئے سی رنر میں موجود تمام افراد کو سی رنر خالی کرنا پڑتا تھا اور کچھ وقت ایس ایس سنٹر میں ہی گزارنا پڑتا تھا۔ جب سی رنر کی مکمل چیکنگ ہو جاتی اور اس کا فیول بھر دیا جاتا تو افراد کو واپس سی رنر میں جانے کی اجازت دے دی جاتی تھی۔ ہسل جانتا تھا کہ عمران نے سی رنر میں پاکیشیا اسپاٹ کو ایڈجسٹ کیا

ہے اس لئے اس اسپاٹ تک سی رنز کو بھیجنے کے لئے اس کی ڈیپ چیکنگ کی جائے گی اور اس میں کافی وقت لگنا تھا اور یہ وقت عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایس ایس سنٹر میں ہی گزارنا پڑے گا۔ اگر وہ ان سے پہلے ایس ایس سنٹر میں پہنچ جائے تو وہ انہیں آسانی سے ختم کر سکتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سی ورلڈ کو تباہ کرنے کی جو پروگرامنگ کی تھی وہ اسے تو نہیں روک سکتا تھا لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے اس بات کا انتقام ضرور لینا چاہتا تھا کہ ایک تو انہوں نے اس سے سی ورلڈ کے بگ کنگ کا عہدہ چھین لیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی وجہ سے دنیا کا طاقتور ترین سی ورلڈ تباہ ہونے جا رہا ہے۔ سی رنز میں آتے ہی اس نے شارٹ کٹ راستہ اپناتے ہوئے خود ہی سی رنز کو کنٹرول کرنا شروع کر دیا اور پھر وہ دو گھنٹوں میں ہی ایس ایس سنٹر پہنچ گیا۔ ایس ایس سنٹر کا انچارج ڈاکٹر براڈسن تھا جو کئی سائنس دانوں کے ساتھ وہاں مختلف کام کرتا تھا۔ اس سنٹر میں حفاظت کا بھی انتظام تھا۔ یہاں حفاظت کرنے والے روبوٹس نہیں بلکہ انسان تھے جو ڈاکٹر براڈسن کے انڈر کام کرتے تھے۔

ڈاکٹر براڈسن، ہسل کو جانتا تھا اس لئے جیسے ہی سی رنز وہاں پہنچا، ڈاکٹر براڈسن نے ہسل کو اپنے پاس ایک ہال نما کمرے میں بلا لیا تھا۔ ہسل نے جب ڈاکٹر براڈسن کو بگ کنگ کی ہلاکت اور دونوں سی ورلڈز کے تباہ ہونے کے بارے میں تفصیلات بتائیں تو

ڈاکٹر براڈسن کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں پر غصہ آ گیا۔ اس کا یہی غصہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے لئے بھی تھا۔ اس نے ہسل کے ساتھ مل کر پلاننگ کی کہ جیسے ہی میجر پرمود اور اس کے ساتھی اور عمران اور اس کے ساتھی ایس ایس سنٹر پہنچیں گے تو وہ انہیں ہر صورت میں ہلاک کر دیں گے اور ان کی لائی ہوئی سی رنز کے ذریعے ایس ایس سنٹر سے نکل جائیں گے چونکہ سی ورلڈ کو تباہی سے نہیں روکا جا سکتا تھا اس لئے انہیں یقین تھا کہ عمران نے ایم سی ون کو جو آل ڈسٹرکشن کی ہدایات دی تھیں ان میں ایس ایس سنٹر بھی شامل تھا۔ اگر وہ وہاں سے نہ نکلتے تو سی ورلڈ کے تباہ ہونے کا عمل شروع ہوتے ہی ایس ایس سنٹر بھی تباہ ہو جاتا اور وہ سب بھی ہلاک ہو جاتے۔

ڈاکٹر براڈسن اور ہسل نے پروگرام بنایا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں اور میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو یہ شبہ نہیں ہونے دیں گے کہ وہ ان کے دشمن ہیں بلکہ وہ ان پر یہی ظاہر کریں گے کہ ایم سی ون کی ہدایات ان تک پہنچ چکی ہیں اور ایم سی ون کی ہدایات کے مطابق وہ نہ صرف ان دونوں گروپس کو پروٹوکول دیں گے بلکہ انہیں انتہائی عزت اور احترام کے ساتھ ایس ایس سنٹر کے اندر لائیں گے اور پھر جیسے ہی انہیں موقع ملے گا وہ ان سب کا ایک ساتھ خاتمہ کر دیں گے۔

تمام پروگرام طے کرنے کے بعد وہ مطمئن ہو گئے۔ ہسل نے

جدید میک اپ کر لیا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اسے نہ پہچان سکیں پھر ایک گھنٹے بعد انہیں ایک سی رنز کے پہنچنے کی اطلاع ملی۔ ہسل کے کہنے کے مطابق اس سی رنز میں میجر پرمود اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ چنانچہ وہ فوراً مین اسپاٹ پر پہنچے۔ سی رنز وہاں پہنچ چکا تھا۔ اس کا دروازہ کھلا تو میجر پرمود اور اس کے ساتھی بلاسٹنگ گنیں لے کر باہر آ گئے۔ ڈاکٹر براڈسن اور ہسل نے ان کا استقبال کیا اور انہیں نہایت چالاکی اور ذہانت سے یقین دلایا کہ وہ ان کے دشمن نہیں ہیں۔ وہ خود بھی مجبوراً یہاں کام کر رہے تھے۔ اب چونکہ سی ورلڈ تباہ ہونے جا رہا تھا اور اس کے تمام سیکشن بھی ختم ہونے والے تھے اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی جانا چاہتے ہیں۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے ان کی بات مان لی اور ہسل اور ڈاکٹر براڈسن انہیں عزت اور احترام سے ایک گیسٹ روم میں لے آئے۔ ان کے کہنے کے مطابق سی رنز کی چیکنگ اور ری فلنگ میں کافی ٹائم لگنا تھا۔ اس لئے انہیں وہیں رک کر انتظار کرنا تھا۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو سی رنز کے کمپیوٹر پر عین وقت پر یہی ہدایات ملی تھیں کہ سی رنز کی چیکنگ اور ری فلنگ ضروری ہے اس لئے سی رنز کا ایس ایس سنٹر پہنچنا اور وہاں رکنا ضروری ہے اس لئے وہ سب خاموش ہو گئے اور پھر وہ جیسے ہی گیسٹ روم پہنچے ہسل اور ڈاکٹر براڈسن نے نہایت چالاکی سے کام لیتے ہوئے

گیسٹ روم کا دروازہ بند کیا اور وہاں سی آر گیس پھیلا دی۔ یہ گیس بے حد تیز اور زود اثر تھی جو سانس کی بجائے آنکھوں سے اثر کرتی تھی۔ انہیں آنکھوں میں تیز چبھن سی محسوس ہوئی اور پھر وہ سب وہاں بے ہوش ہو کر گر گئے۔ ان کے بے ہوش ہوتے ہی ہسل اپنے ساتھ کئی افراد کو وہاں لے گیا اور پھر اس نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو رسیوں سے مضبوطی کے ساتھ باندھا اور پھر انہیں ایس ایس سنٹر کے ایک تاریک تہہ خانے میں پھینک دیا گیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جب یہاں پہنچیں گے تو وہ ان سب کو ایک ساتھ ایک دوسرے کی آنکھوں کے سامنے ہلاک کرے گا۔

ہسل کو اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا انتظار تھا۔ تقریباً چار گھنٹوں کے بعد اسے دوسرے سی رنز کے آنے کی بھی اطلاع مل گئی۔ وہ فوراً ڈاکٹر براڈسن کو لے کر اس اسپاٹ پر پہنچ گیا۔ جہاں دوسرا سی رنز عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر آ رہا تھا۔ ہسل نے جو میک اپ کر رکھا تھا اس کے بارے میں اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس میک اپ میں اسے نہ پہچان سکیں گے اس لئے وہ مطمئن تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں دوسرا سی رنز مین اسپاٹ پر پہنچ گیا اور پھر سی رنز کا دروازہ کھلا اور سب سے پہلے علی عمران باہر آیا۔ اس کے بعد اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔ ہسل نے آگے بڑھ کر ان کا

استقبال کیا۔

''تم ہو ایس ایس سنٹر کے انچارج''...... عمران نے ڈاکٹر براؤسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں ہی یہاں کا انچارج ہوں۔ میرا نام ڈاکٹر براؤسن ہے اور یہ میرا نمبر ٹو گریس۔ ہمیں سی ورلڈ سے ہدایات ملی ہیں کہ سی ورلڈ کے بگ کنگ آپ ہیں اس لئے یہاں آپ کا شایان شان استقبال کیا جائے اور آپ کی ہر ضرورت پوری کی جائے چونکہ یہ ہدایات ہمیں ڈائریکٹ مین کنٹرول سیکشن سے جاری ہوئی ہیں اس لئے ہم ان ہدایات پر عمل کرنے کے پابند ہیں''۔ ڈاکٹر براؤسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا۔

''آئیں۔ ہم آپ کو مہمان خانے تک پہنچا دیں۔ وہاں آپ ریسٹ کریں تب تک سی رنز کی مکمل چیکنگ کر لی جائے گی اور اس کی فیولنگ بھی پوری ہو جائے گی''...... اس بار ہسل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ڈاکٹر براؤسن کے آفس سے نکل کر مہمان خانے میں آ کر بیٹھ گئے۔

''دیکھو میں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی سی ورلڈ کی تنظیموں کا تفصیلی دورہ کرنا چاہتا ہوں تا کہ ان کی کارکردگی کو مزید فعال بنایا جا سکے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے ایس ایس سنٹر کی چیکنگ ہو گی''...... عمران نے بڑے کمرے میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ہسل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم سب یہیں رہو میں گریس کے ساتھ ایس ایس سنٹر کا چکر لگا کر آتا ہوں عمران نے انہیں مخصوص انداز میں اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ہسل کے ساتھ چل پڑا۔ اسے ہسل کے ساتھ جاتے دیکھ کر ڈاکٹر براؤسن بے چین ہو گیا کیونکہ وہ ان سب کو ایک ساتھ اسی مہمان خانے میں ہی بے ہوش کر سکتا تھا۔

عمران کافی دیر تک ہسل کے ساتھ رہا اور ایس ایس سنٹر کا چکر لگاتا رہا پھر وہ ایک جگہ رک گیا۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جہاں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔

''یہ کس کا کمرہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ ڈاکٹر براؤسن کا روم ہے بگ کنگ''...... ہسل نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں یہیں رکتا ہوں۔ تم جاؤ اور جا کر میرے ساتھیوں کو یہاں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو ہسل چونک پڑا۔

''یہاں بگ کنگ۔ لیکن......'' ہسل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہنا چاہا۔

''جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو نانسنس۔ جاؤ اور میرے سارے ساتھیوں کو یہاں لاؤ''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا تو ہسل نے ایک طویل سانس لیا اور سر ہلاتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ہسل کے جاتے ہی عمران نے تیزی سے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ ڈاکٹر براؤسن کے کمرے کی تلاشی لینے لگا۔ ایک الماری سے اسے بی فائیو ٹرانسمیٹر ملا تو اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ کچھ دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے دروازہ کھول دیا۔ باہر ہسل اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

''تم سب اندر آ جاؤ اور گریس تم جا کر پتہ کرو کہ سی رز کتنی دیر تک روانگی کے لئے تیار ہو جائے گا''...... عمران نے پہلے اپنے ساتھیوں سے اور پھر ہسل سے مخاطب ہو کر کہا تو ہسل نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی اندر آ گئے۔

''یہ کمرہ تو بہت شاندار ہے''...... جولیا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''تو کیا خیال ہے شادی کر کے یہیں سیٹل ہو جائیں اور اسی کمرے میں رہائش رکھ لیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''لیکن آپ نے ہمیں یہاں کیوں بلایا ہے۔ گیسٹ روم بھی تو کافی آرام دہ تھا''...... ٹرومین نے کہا۔

''وہاں ہمارے لئے جال تیار تھا''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''جال۔ کیا مطلب۔ کیسا جال''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''گیسٹ روم میں مجھے سی آر گیس کی ہلکی سی بو محسوس ہوئی تھی جو شاید وہاں جان بوجھ کر پھیلائی گئی تھی''...... عمران نے کہا۔

''سی آر گیس۔ اس سے کیا ہوتا ہے''...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بے ہوشی کی ژود اثر گیس ہے۔ یہ گیس سانس کی بجائے آنکھوں سے اثر کرتی ہے۔ جیسے ہی گیس پھیلائی جاتی ہے آنکھیں کھلی ہوں یا بند یہ گیس آنکھوں کو چھوتی ہے اور آنکھوں میں تیز چبھن پیدا ہوتی ہے اور دوسرے لمحے انسان انٹاغفیل ہو جاتا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن ہمارے آنے سے پہلے وہاں گیس کیوں پھیلائی گئی تھی اور پھر اس کا ہم پر اثر کیوں نہیں ہوا''...... صفدر نے کہا۔

''وہ گیس ہمارے لئے نہیں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے لئے پھیلائی گئی تھی۔ ہم سے پہلے وہ یہاں پہنچے تھے۔ انہیں بھی ہماری طرح یہاں عزت دی گئی ہو گی اور پھر گیسٹ روم میں پہنچا کر ان پر سی آر گیس پھیلا دی گئی جس سے وہ بے ہوش ہو گئے ہوں گے''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''تو کیا میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی یہاں پر موجود ہیں''۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ انہیں شاید ہم سے چھپا کر رکھا گیا ہے۔ یہ ہمیں بھی ان کی طرح بے ہوش کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم سب کا ایک ساتھ

خاتمہ کیا جا سکے۔ تم نے شاید پہچانا نہیں یہ گریس اصل میں ہسل ہے جس نے میک اپ کیا ہوا ہے۔ وہ جس انداز میں ہم سے مؤدبانہ انداز میں پیش آ رہا ہے اس کے انداز سے ہی میں نے اس کے دماغ میں چھپی ہوئی سازش دیکھ لی تھی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ہسل کو تو ہم وہاں بے ہوشی کی حالت میں چھوڑ آئے تھے پھر وہ ہم سے پہلے یہاں کیسے پہنچ گیا"...... جولیا نے کہا۔

"انٹری گیٹ میں تین سی رنز موجود ہیں۔ ایک ہماری دوسری میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی اور تیسری جس میں ہسل یہاں پہنچا ہے۔ وہ کسی شارٹ کٹ راستے سے یہاں پہنچا ہو گا اور اس نے یہاں آتے ہی ڈاکٹر براؤسن کو ساری حقیقت بتا دی ہو گی اور اب وہ ہمیں دھوکے سے بے ہوش کرنا چاہتے ہیں تاکہ خاموشی سے ہمارا خاتمہ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"تو یہ کام وہ یہاں بھی تو کر سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ یہاں سی آر گیس پھیلا سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں بالکل"...... تنویر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"نہیں۔ میں نے یہ کمرہ چیک کیا تھا۔ اس کمرے میں ہر قسم کے حفاظتی انتظامات موجود ہیں۔ نہ تو اس کمرے کو کسی بم یا میزائل سے اُڑایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کمرے میں کوئی گیس پھیلائی جا

سکتی ہے۔ یہاں گیس سے حفاظت کے لئے خصوصی طور پر حفاظتی اینٹی گیس ریز موجود ہے۔ ہم اس کمرے میں محفوظ ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کمرے سے باہر جاتے ہی انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا تو یا پھر ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں یہاں سے بحفاظت جانے دیں اور ہم جس سی رنز میں واپس جا رہے ہیں اس میں دھماکہ خیز مواد لگا دیں تاکہ سی رنز بلاسٹ ہو تو ہم بھی اس کے ساتھ ختم ہو جائیں"...... ٹرومین نے کہا۔

"سی رنز میں وائٹ کراس گن موجود ہے۔ ہم اس سے سی رنز میں لگے ہوئے بلاسٹرز کا پتہ لگا سکتے ہیں اور اسی گن سے ان بلاسٹرز کو ڈی فیوز بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر انہوں نے اس کمرے سے باہر ہم پر حملہ کیا تو پھر ہمیں اس حملے سے خود کو بچانا بھی ہو گا اور ان پر بھرپور انداز میں حملہ بھی کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بی فائیو ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ یہ ٹرانسمیٹر طویل فاصلے پر کال ملانے کے لئے سب سے طاقتور ٹرانسمیٹر سمجھا جاتا تھا۔

"اب تم سب خاموش رہنا۔ کیونکہ یہودیوں میں کسی کی موت پر چند منٹ کی خاموشی کا رواج ہے۔ اور میں اب سی ورلڈ کے خلاف کام شروع کرنے والا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کو آن کیا اور پھر اس پر سی ورلڈ کے ایم سی ون کی سپیشل فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی

سیٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا تو ٹرانسمیٹر سے سائیں سائیں کی تیز آواز نکلنے لگیں۔

"یس ایم سی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے آواز ابھری۔

"علی عمران۔ اوور"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ علی عمران۔ کیا حکم ہے۔ اوور"...... ایم سی ون نے کہا۔

"زیرو ون نوٹ کرو اور اس پر عمل کرو۔ اوور"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ زیرو ون نوٹ کر لیا گیا ہے۔ اوور"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"کتنی دیر میں عمل ہوگا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"فارمولا ٹو ہنڈرڈ پر عمل کے لئے دو گھنٹوں کا وقت فیڈ کیا گیا ہے دو گھنٹوں میں آپ کی ہدایات پر مکمل طور پر عمل ہو جائے گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور مسکرا کر بٹن آف کر دیا۔

"یہ کیا ہوا۔ تم تو پہیلیاں بجھوا رہے ہو"...... ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی جولیا نے کہا۔ باقی ساتھی بھی اس کی اس عجیب وغریب کال پر حیران نظر آرہے تھے کیونکہ ان کی سمجھ میں بھی کچھ نہ آیا

تھا۔

"دو گھنٹوں بعد نتیجہ سامنے آجائے گا۔ فی الحال دو گھنٹے آرام کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں بتاؤ تو سہی کہ آخر تم یہ سب کیا کر رہے ہو"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"اپنی شادی کا بندوبست کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور ایک صوفے پر لیٹ گیا۔ صوفے پر لیٹتے ہی اس نے آنکھیں بند کیں اور خراٹے لینے شروع کر دیئے۔ ان سب نے اسے کریدنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود اور پھر تھک ہار کر وہ بھی آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔

وہ سب چونکہ بے حد تھکے ہوئے تھے اس لئے دو گھنٹوں سے بھی زیادہ دیر سوتے رہے۔ البتہ عمران ٹھیک دو گھنٹے بعد اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور ایک بار پھر ایم سی ون سے رابطہ کرنا شروع کر دیا۔

"یس ایم سی ون اٹنڈنگ۔ اوور"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"بگ کنگ علی عمران دس سائیڈ۔ اوور"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا تو اس کی آواز سن کر وہ سب جاگ گئے اور پھر اس کے گرد اکٹھے ہو گئے۔

"یس بگ کنگ علی عمران۔ اوور"...... ایم سی ون کی آواز سنائی

دی۔

''زیرو ون کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''بگ کنگ علی عمران کے حکم پر عمل کر دیا گیا ہے۔ دنیا بھر میں سی ورلڈ کی ذیلی تنظیموں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ ان تمام عمارتوں کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے جہاں جہاں سی ورلڈ کے نمائندے موجود تھے۔ اس کے علاوہ فور کنگز کے تمام سیکشنوں کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ یہ تمام دھماکے تقریباً ایک ہی وقت میں کئے گئے ہیں''...... ایم سی ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اب نوٹ کرو۔ زیرو ٹو اور اس پر عمل کرو۔ ان تمام روبوٹس کو مکمل طور پر ختم ہو جانا چاہئے جو سی ورلڈ سے کسی بھی ملک میں بھیجے گئے ہیں۔ کسی ایک روبوٹ اور روبوٹ بنانے والے سیکشن کو بھی نہیں بچنا چاہئے۔ سی ورلڈ ٹو پر میجر پرمود نے میگا بم لگائے ہیں۔ اگر سی ورلڈ ٹو تباہ ہو گیا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ زیرو ٹو کے تحت اسے بھی مکمل ختم ہونا چاہئے اور سمندر میں ایس ایس سنٹر چھوڑ کر سی ورلڈ کے جتنے بھی سیکشن ہیں چاہے وہ زیر سمندر ہیں یا کسی جزیرے پر ان سب کو تباہ ہو جانا چاہئے۔ اوور''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجہ میں کہا۔

''یس۔ بگ کنگ علی عمران۔ زیرو ٹو نوٹ کر لیا گیا ہے۔ جلد ہی اس پر بھی عمل مکمل ہو جائے گا۔ اوور''...... ایم سی ون نے

سپاٹ لہجے میں کہا۔

''کتنی دیر میں عمل ہو گا۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''ان سب کے لئے ایم سی ون کو صرف دس منٹ کا وقت درکار ہے۔ دس منٹ میں دنیا سے سی ورلڈ کی طرف بھیجے ہوئے روبوٹس اور تمام مشینوں کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے گا۔ اوور''۔ ایم سی ون نے کہا۔

''یاد رہے کہ ایس ایس سنٹر میں ابھی تباہی نہیں پھیلائی جائے گی۔ اس سنٹر کو میں اپنے ہاتھوں سے تباہ کروں گا البتہ بگ کنگ علی عمران تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایس ایس سنٹر میں ڈاکٹر براڈسن کے روم میں موجود افراد کو چھوڑ کر باقی سب کو ہلاک کر دیا جائے۔ ایس ایس سنٹر میں میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی موجود ہیں۔ انہیں زندہ رکھا جائے گا اور انہیں یہاں سے فرار ہونے کا راستہ دیا جائے گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''بگ کنگ علی عمران کی ہدایات پر حرف بہ حرف عمل ہو گا۔ اوور''...... ایم سی ون نے جواب دیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''کیا ضرورت ہے یہاں موجود افراد کو روبوٹ سے ہلاک کرانے کی۔ ان سے ہم خود بھی تو نپٹ سکتے تھے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہسل اور ڈاکٹر براڈسن بے حد خطرناک انسان ہیں۔ وہ

ہمارے خلاف کسی سائنسی اسلحے کا استعمال کر سکتے ہیں اور میں اس سلسلے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔
تھوڑی ہی دیر بعد ایم سی ون نے اسے ٹرانسمیٹر کال کر کے بتا دیا کہ ایس ایس سنٹر میں موجود میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں اور ڈاکٹر براڈسن کے کمرے میں موجود افراد کو چھوڑ کر باقی سب کو فائر ریز سے ہلاک کر دیا گیا ہے اب باہر ان سب کی راکھ بنی لاشوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ایم سی ون نے عمران کو یہ بھی بتا دیا کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی ایک تہہ خانے میں موجود تھے۔ وہاں انہیں باندھ کر رکھا گیا تھا لیکن ہوش میں آ کر وہ سب خود کو آزاد کرا چکے تھے۔ ایم سی ون نے تہہ خانے کا دروازہ کھول دیا تھا اور میجر پرمود اور اس کے ساتھی وہاں سے نکل کر اپنے سی رنز میں داخل ہو چکے ہیں اور سی رنز کی چیکنگ کے بعد اسے لے کر ایس ایس سنٹر سے نکل چکے ہیں تو عمران نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد عمران نے ٹرانسمیٹر پر دوبارہ ایم سی ون سے رابطہ کیا اور اسے فائنل ڈسٹرکشن کال دینے لگا۔
”سی ورلڈ کے تمام زیر زمین سنٹرز اور سیکشن کو ماسوائے ایس ایس سنٹر کے تباہ کر دیا گیا ہے۔ اب فائنل کال کے تحت ایم سی ون نے سی ورلڈ کی تباہی کے لئے کلک بٹن پریس کر دیا ہے۔ ٹھیک دس منٹ بعد سی ورلڈ ون ایم سی ون سمیت مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے گا۔ اوور اینڈ آل“...... ایم سی ون نے کال کے جواب میں

کہا اور پھر ٹرانسمیٹر یکلخت خاموش ہو گیا۔
”کیا ایسا ممکن ہے۔ کیا ایم سی ون اتنی آسانی سے خود کو تباہ کر سکتا ہے“...... صفدر نے کہا۔
”ایم سی ون بگ کنگ کے احکامات کا تابع ہے اور بگ کنگ علی عمران نے اسے حکم دیا ہے اس لئے بگ کنگ علی عمران کا حکم ماننا اس کی مجبوری ہے۔ وہ کمپیوٹرائزڈ روبوٹ ہے۔ وہ وہی کرتا ہے جو ہدایات اس میں فیڈ کی گئی ہوں“...... عمران نے کہا۔
”تو کیا تم نے یہ ساری ہدایات فیڈ کر دی تھیں اس میں“۔ جولیا نے پوچھا۔
”ظاہر ہے۔ اگر ایسا نہ کیا ہوتا تو میں یہاں اطمینان سے کیوں بیٹھا ہوتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”سی ورلڈ کے سب سنٹرز تباہ ہو چکے ہیں۔ اب ان کا سی ورلڈ تباہ ہو رہا ہے۔ دس منٹ بعد سی ورلڈ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہو گا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ خوفناک تنظیم بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سمندر میں غرق ہو جائے گی“...... ٹرومین نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔
دس منٹ گزرنے کے بعد عمران نے ٹرانسمیٹر کو دوبارہ آن کیا لیکن اس بار اس فریکوئنسی پر ایم سی ون سے رابطہ نہ ہوا۔ کافی دیر تک انتظار کرنے کے بعد آخر کار عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''لو بھئی مجھ جیسا سبز قدم سی ورلڈ کا بگ کنگ بنا تو سی ورلڈ خود ہی موت کے گھاٹ اتر گیا اور ہم رہ گئے ویسے کے ویسے اور میں بگ کنگ سے پھر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) میں تبدیل ہو گیا ہوں۔ اب جولیا کو مجھ سے اسی طرح شادی کرنا پڑے گی اگر اس نے بگ کنگ سے شادی کر کے بگ کوئین بننے کا سوچا تھا تو یہ خیال اسے ذہن سے نکال دینا چاہئے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے

ختم شد

عمران سیریز میں تحیر اور اسرار کا سمندر لئے ایک ہوشربا کہانی

ماورائی نمبر

کارکا

مصنف
ظہیر احمد

کارکا ھ ایک جن جو جناتی دنیا سے نکل کر انسانی دنیا میں پہنچ گیا تھا۔ کیوں؟

کارکا ھ جس کا روپ دھار کر ایک شیطانی ذریت اسے دھوکہ دینے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ شیطانی ذریت کون تھی ——؟

عمران اور جولیا ھ جو ایک ہوٹل میں لنچ کرنے آئے تھے اور کارکا جن ان کا بن بلائے مہمان بن کر ان کے ساتھ لنچ کرنے لگا۔ ایک دلچسپ سچویشن۔

مہایوگی ھ ایک ایسا ساحر جو کارکا جن کو اپنے قبضے میں لینا چاہتا تھا۔ کیوں؟

مہایوگی ھ جس کے پاس پانچ شیطانی ذریتیں تھیں۔ اس نے ان شیطانی ذریتوں کو کارکا کو پکڑنے کے لئے بھیج دیا۔ لیکن ——؟

جولیا اور اس کے ساتھی ھ جنہیں مہایوگی کی شیطانی ذریتوں نے اپنا اسیر بنا لیا اور وہ سب شیطان کے پیروکار بنتے چلے گئے۔ کیسے ——؟

جولیا اور اس کے ساتھی ھ جن کے ہاتھوں پر شیطانی تصویریں گدوا دی گئی تھیں اور وہ ان شیطانی تصویروں کی وجہ سے شیطان کے غلام اور عمران اور جوزف کے دشمن بن گئے تھے۔

جولیا اور اس کے ساتھی ھ جو مہایوگی کی ایک شیطانی ذریت مہانا گنی کے حکم

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

ڈینجر پرنس

مصنف
ظہیر احمد

بلیک ماما ✤ مجرموں کی ایک خطرناک تنظیم جس کے پنجے پوری دنیا میں گڑے ہوئے تھے۔

بلیک ماما ✤ جس کے بے شمار کرائم سیکشن تھے۔ ان تمام سیکشنوں کے انچارج ایک سے بڑھ کر ایک خطرناک اور انتہائی سفاک تھے۔

ڈینجر پرنس ✤ بلیک ماما کے ایک سیکشن کا ایک خطرناک، طاقتور اور انتہائی ذہین انسان جسے بلیک ماما تنظیم کے تمام سیکشنوں پر برتری حاصل تھی۔

ڈینجر پرنس ✤ جسے بلیک ماما نے پاکیشیا کے خلاف مشن مکمل کرنے کا ٹاسک دے دیا۔

ہاٹ واٹر ✤ سرداور کی ایک نئی اور انوکھی ایجاد۔ جسے بلیک ماما ہر صورت میں حاصل کرنا چاہتا تھا۔ مگر کیوں ——؟

ہاٹ واٹر ✤ جس کے حصول کے لئے بلیک ماما نے ڈینجر پرنس کو پاکیشیا بھیجا اور پھر ——؟

ڈینجر پرنس ✤ جس نے پاکیشیا پہنچ کر سرداور کے ساتھ خطرناک کھیل کھیلا اور ان کی ایجاد ہاٹ واٹر کا فارمولا حاصل کر لیا۔

عمران ✤ جسے بلیک ماما اور ڈینجر پرنس کی آمد کا پتہ چلا تو اس وقت تک کافی پر عمران کو ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے تھے۔

عمران ❁ جس پر اس کے اپنے ہی ساتھی دشمن بن کر قاتلانہ حملے کر رہے تھے اور عمران ان سے بچنے کے لئے بھاگتا پھر رہا تھا۔

وہ لمحہ ❁ جب جولیا نے عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اس کی کار کے نیچے بم لگا دیا اور بم بلاسٹ ہوتے دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا کہ وہ عمران کو ٹارگٹ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

مہایوگی اور اس کی شیطانی ذریتوں نے آخر کار عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ جلا کر ہلاک کر دیا اور کارکا کو پکڑ لینے میں کامیاب ہو گئیں۔

وہ لمحہ ❁ جب عمران اور کارکا ایک دوسرے سے ساتھ چھوٹ گیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد شیطانی موت کا گھیرا تنگ سے تنگ ہوتا چلا گیا۔

سسپنس، فسوں کاریوں، فل ایکشن اور ایڈونچر سے مزین ایک ایسا ناول جو آپ کے ذہنوں کو اپنے سحر میں جکڑ لے گا اور آپ اس وقت تک ناول نہیں چھوڑ پائیں گے جب تک ناول ختم نہیں کر لیتے۔

اپنی نوعیت کے اعتبار سے انتہائی منفرد اور فسوں کاریوں سے لبریز ایک ایسا ناول جو دیر تک آپ کے ذہنوں میں تازہ رہے گا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

دیر ہو چکی تھی۔

وہ لمحہ ⚜ جب عمران کو انتہائی زخمی حالت میں ایک تابوت میں بند کر دیا گیا۔

وہ لمحہ ⚜ جب عمران کو زنجیروں میں جکڑ کر سمندر برد کر دیا گیا۔ یہ سمندر کا ایسا حصہ تھا جہاں شارک مچھلیاں تھیں۔ زنجیروں میں جکڑے ہوئے عمران پر شارک مچھلیاں جھپٹ پڑیں اور لمحوں میں اس کے ٹکڑے اُڑ گئے۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فری لانسر علی عمران اتنا ہی بے بس تھا ——؟

وہ لمحہ ⚜ جب جولیا بلیک مامبا کے قبضے میں آ گئی اور بلیک مامبا نے جولیا کو جامد حالت میں سمندر میں پھینک دیا اور پھر ——؟

پاکیشیا سیکرٹ سروس ⚜ جس کے تمام ممبران بلیک مامبا کی قید میں تھے اور بے ہوشی کی حالت میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے تھے۔

بلیک مامبا ⚜ جس نے ممبران کو ہلاک کرنے کے لئے ان کے جسموں سے ٹائم بم لگا دیئے۔ اور پھر ——؟

وہ لمحہ ⚜ جب ڈینجر پرنس کے سامنے ایک اور ڈینجر پرنس آ گیا۔ وہ ڈینجر پرنس کون تھا۔ ایک حیرت انگیز سچوئیشن۔

اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک انوکھا، حیرت انگیز اور ناقابل یقین واقعات پر مشتمل ناول جو اس سے پہلے صفحہ قرطاس پر نہ ابھرا ہوگا۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ناقابل فراموش کارنامہ

بگ برادرز

مکمل ناول

مصنف ظہیر احمد

بگ برادرز —— ایک طاقتور اور انتہائی فعال تنظیم جو جس ملک میں جاتی تھی تباہی اور بربادی اس ملک کا مقدر بن جاتا تھا۔

بگ برادرز —— جو پاکیشیا میں موجود تھے۔ کیوں ——؟

جولیا —— جسے دن دہاڑے عمران کی موجودگی میں اغوا کر لیا گیا۔ اسے اغوا کرنے والے کون تھے ——؟

وہ لمحہ —— جب ایک ایک کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ارکان اغوا ہوتے جا رہے تھے۔ کیوں اور انہیں اغوا کون کر رہا تھا ——؟

عمران —— جسے جولیا کو اغوا کرنے والوں کا ایک سراغ ملا تو اس نے جولیا کی مدد کے لئے خود جانے کی بجائے بلیک زیرو کو بطور ایکسٹو وہاں بھیج دیا۔ کیوں ——؟

وہ لمحہ —— جب سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز مضبوطی کے ساتھ دشمنوں کے سامنے بندھے ہوئے تھے اور عین وقت پر ان کی جان بچانے کے لئے ایکسٹو وہاں پہنچ گیا۔

بگ برادرز —— جن کا تعلق تیسری دنیا سے تھا۔ یہ تیسری دنیا کون سی تھی۔ ایک

ظہیر احمد

عمران سیریز

اناتا

ماورائی نمبر

ظہیر احمد

فراسکو ہیڈکوارٹر

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان